



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

(سوموار 9، منگل 10، بدھ 11، جمعرات 12، جمعۃ المبارک 13- مارچ 2020)
(یوم الاثنین 13، یوم الثلاثاء 14، الاربعاء 15، یوم الخمیس 16، یوم الجمع 17- رجب المرجب 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : بیسواں اجلاس

جلد 20 : شماره جات : 1 تا 5



صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بیسواں اجلاس

سوموار، 9- مارچ 2020

جلد 20 : شمارہ 1

صفحہ نمبر	مندرجات
1	1- اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ
3	2- ایجنڈا
7	3- ایوان کے عہدے دار
15	4- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
16	5- نعت رسول مقبول ﷺ
17	6- چیئر مینوں کا پینل

صفحہ نمبر	مندرجات
	تعزیت
7-	معزز ممبر جناب عبدالرؤف مغل کے بھائی
17	جناب سعید احمد مغل سابق پارلیمانی سیکرٹری کی وفات پر دعائے مغفرت
	سوالات (محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن)
20	8- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
54	9- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
82	10- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)
11-	قرارداد نمبر 33 اور تحریک التوائے کاربابت سال 2019
90	کے بارے میں سیشنل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹوں کی میعاد میں توسیع
	توجہ دلاؤ نوٹس
12-	چکوال: تحصیل چو آسیدن شاہ قصبہ ڈنڈوٹ کے بہن بھائی
91	کے قتل سے متعلق تفصیلات
13-	شینو پورہ: ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر نوجوان مرل
94	کے قتل سے متعلق تفصیلات
	تحریک التوائے کار
14-	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)
95	سرکاری کارروائی
	آرڈیننس (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)
15-	آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچائیتیں اور نمبر ہڈ کو نسلیں پنجاب 2020
98	

صفحہ نمبر	مندرجات
	مسودات قانون (جو پیش ہوئے)
98	16- مسودہ قانون بابا گرو نانک یونیورسٹی، ننکانہ صاحب 2020
99	17- مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2020
99	18- مسودہ قانون کہسار یونیورسٹی مری 2020
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)
100	19- مسودہ قانون (ریفارمر) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019
101	20- کورم کی نشاندہی
	منگل، 10- مارچ 2020
	جلد 20 : شمارہ 2
105	21- ایجنڈا
107	22- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
108	23- نعت رسول مقبول ﷺ
	سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)
109	24- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
142	25- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
173	26- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
	تخاریک التوائے کار
	27- پاکپتن میں محکمہ کے عملہ کی ملی بھگت سے ریت مافیا
181	کاریت مقررہ ریٹ سے زیادہ میں فروخت کرنا (--- جاری)

صفحہ نمبر	مندرجات
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)
28-	پینے کے صاف پانی کی فراہمی کا بنیادی حق آئین
183	میں شامل کرنے کا مطالبہ (--- جاری)
29-	سابق معزز ممبر ملک عطاء محمد خان کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار
184	30-
187	قواعد کی معطلی کی تحریک
	قرارداد
31-	خواتین کے عالمی دن پر پاکستانی خواتین
188	کو اپنے حقوق کے حصول کی کوششوں پر خراج تحسین پیش کیا جانا
	پوائنٹ آف آرڈر
32-	پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں میں کمی،
197	فارم ٹومارکیٹ سڑکوں کی مرمت اور ہیلتھ پالیسی پر عملدرآمد کا مطالبہ
	بدھ، 11- مارچ 2020
	جلد 20 : شمارہ 3
203	33- ایجنڈا
205	34- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
206	35- نعت رسول مقبول ﷺ
	تعزیت
36-	معزز ممبر محترمہ مومنہ وحید کی چچی اور معزز ممبر جناب یاسر ظفر سندھو
207	کے والد محترم کی وفات پر دعائے مغفرت

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
37-	مسودہ قانون گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی 2020 کے بارے میں	
207	مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----
	سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)	
208	38- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----
249	39- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----
	تحریر الیٹوائے کار	
270	40- (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	-----
	پوائنٹ آف آرڈر	
271	41- تحصیل چوئیاں میں مسیحی نوجوان کا قتل	-----
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
274	42- مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019	-----
	تعزیت	
284	43- پاک فضائیہ کے ونگ کمانڈر نعمان اکرم شہید کے لئے دعائے مغفرت	-----
	44- مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز	
285	پنجاب 2019 (--- جاری)	-----
339	45- مسودہ قانون (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019	-----

صفحہ نمبر	نمبر شمار	مندرجات
		جمعرات، 12- مارچ 2020
		جلد 20 : شمارہ 4
345	46-	ایجنڈا
347	47-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
348	48-	نعت رسول مقبول ﷺ
349	49-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
386	50-	کورم کی نشاندہی
387	51-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
422	52-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
		جمعۃ المبارک، 13- مارچ 2020
		جلد 20 : شمارہ 5
439	53-	ایجنڈا
441	54-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
442	55-	نعت رسول مقبول ﷺ
		پوائنٹ آف آرڈر
443	56-	سروسز ہسپتال میں کرونا وائرس کے مریض علاج سے محروم
		سوالات (حکمہ جات مال و کالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)
450	57-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
488	58-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سوالات (حکمہ پرائمری و سیکنڈ

صفحہ نمبر	مندرجات
500	58- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
506	59- اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ
	60- انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(57)/2020/2209. Dated: 5th March, 2020. The following Order, made by the Acting Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi**, Acting Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 9th March 2020 at 3:00 PM** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

**Dated: Lahore,
5th March, 2020**

**PARVEZ ELAHI
ACTING GOVERNOR OF THE
PUNJAB"**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 9- مارچ 2020

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچائیتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچائیتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1- مسودہ قانون بابا گرو نانک یونیورسٹی، ننکانہ صاحب 2020

ایک وزیر مسودہ قانون بابا گرو نانک یونیورسٹی، ننکانہ صاحب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

2- مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

4

3- مسودہ قانون کہساریونیورسٹی مری 2020

ایک وزیر مسودہ قانون کہساریونیورسٹی مری 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1- مسودہ قانون (ریفارمر) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوٹس پنجاب 2019

(مسودہ قانون نمبر 31 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ریفارمر) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوٹس پنجاب 2019 جیسا کہ سینیٹنگ کمیٹی برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ریفارمر) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوٹس پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

2- مسودہ قانون (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی، پنجاب 2019

(مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2019) جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا اور 18- نومبر 2019 کو سینیٹنگ کمیٹی برائے زراعت کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154 (6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

5

3- مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2019
(مسودہ قانون نمبر 36 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 36 بابت 2019) جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا اور 18 نومبر 2019 کو سینیٹنگ کمیٹی برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154 (6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

4- مسودہ قانون (ترمیم) (کارکنوں کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات پنجاب 2019
(مسودہ قانون نمبر 37 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (کارکنوں کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 37 بابت 2019) جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا اور 18 نومبر 2019 کو سینیٹنگ کمیٹی برائے محنت و انسانی وسائل کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154 (6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (کارکنوں کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

- 1- میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی-258
- 2- جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی-29
- 3- سردار محمد اویس دریٹنگ، ایم پی اے پی پی-296
- 4- محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو-331

کابینہ

- 1- ملک محمد انور : وزیر مال
- 2- جناب محمد بشارت راجہ : وزیر قانون و پارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
- 3- راجہ راشد حفیظ : وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
- 4- جناب فیاض الحسن چوہان : وزیر کالونیز / اطلاعات

8

- 5- جناب یاسر ہمایوں : وزیر ہائر ایجوکیشن
پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
- 6- جناب عمار یاسر : وزیر کاشت و معدنیات
- 7- جناب محمد اخلاق : وزیر خصوصی تعلیم
- 8- جناب محمد رضوان : وزیر تحفظ ماحول
- 9- سید سعید الحسن : وزیر اوقاف و مذہبی امور
- 10- جناب عنصر مجید خان نیازی : وزیر محنت و انسانی وسائل
- 11- جناب محمد سبطین خان : وزیر جنگلات
- 12- جناب محمد اجمل : وزیر چیف منسٹر اسپریشن ٹیم
- 13- چودھری ظہیر الدین : وزیر پبلک پراسیکیوشن
- 14- جناب ممتاز احمد : وزیر آبکاری، محصولات و نار کوئکس کنٹرول
- 15- محترمہ آشفہ ریاض : وزیر ترقی خواتین
- 16- جناب محمد تیمور خان : وزیر امور نوجوانان، کھیلین، آثار قدیمہ و سیاحت
- 17- مہر محمد اسلم : وزیر امداد باہمی
- 18- میاں خالد محمود : وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
- 19- میاں محمد اسلم اقبال : وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
- 20- جناب مراد راس : وزیر سکولز ایجوکیشن
- 21- میاں محمود الرشید : وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
- 22- ملک اسد علی : وزیر جنگلی حیات و ماہی پروری

9

- 23- جناب محمد ہاشم ڈوگر : وزیر بہبود آبادی
- 24- سردار محمد آصف نکئی : وزیر مواصلات و تعمیرات
- 25- سید مصصام علی شاہ بخاری : وزیر اشتغال املاک
- 26- ملک نعمان احمد لنگڑیال : وزیر زراعت
- 27- سید حسین جہانیاں گردیزی : وزیر منجنت و پرو فیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
- 28- جناب محمد اختر : وزیر توانائی
- 29- جناب زوار حسین وڑائچ : وزیر جیل خانہ جات
- 30- جناب محمد جہانزیب خان کھچی : وزیر ٹرانسپورٹ
- 31- جناب شوکت علی لالیکا : وزیر زکوٰۃ و عشر
- 32- جناب سمیع اللہ چودھری : وزیر خوراک
- 33- مخدوم ہاشم جواں بخت : وزیر خزانہ
- 34- جناب محمد محسن لغاری : وزیر آبپاشی
- 35- سردار حسنین بہادر : وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
- 36- محترمہ یاسمین راشد : وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر /
سیٹلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
- 37- جناب اعجاز مسیح : وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

- 1۔ راجہ صفیر احمد : جیل خانہ جات
- 2۔ چودھری محمد عدنان : مال
- 3۔ جناب اعجاز خان : چیف منسٹر اسپیکر ٹیم
- 4۔ ملک تیمور مسعود : ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
- 5۔ راجہ یاور کمال خان : سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
- 6۔ جناب سلیم سرور جوڑا : سماجی بہبود
- 7۔ میاں محمد اختر حیات : داخلہ
- 8۔ چودھری لیاقت علی : صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
- 9۔ جناب ساجد احمد خان : سکولز اینڈ کچو کیشن
- 10۔ جناب محمد مامون تارڑ : سیاحت
- 11۔ چودھری فیصل فاروق چیمہ : آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
- 12۔ جناب فتح خالق : سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
- 13۔ جناب احمد خان : لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
- 14۔ جناب تیمور علی لالی : اوقاف و مذہبی امور
- 15۔ جناب عادل پرویز : تحفظ ماحول
- 16۔ جناب شکیل شاہد : محنت
- 17۔ جناب غضنفر عباس شاہ : کالونیز
- 18۔ جناب شہباز احمد : لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

12

- 19- جناب عمر آفتاب : منصوبہ بندی و ترقیات
- 20- جناب نذیر احمد چوہان : بیت المال
- 21- جناب محمد امین ذوالقرنین : امداد باہمی
- 22- جناب احمد شاہ کھگہ : توانائی
- 23- سید عباس علی شاہ : قانون و پارلیمانی امور
- 24- جناب محمد ندیم قریشی : اطلاعات و ثقافت
- 25- میاں طارق عبداللہ : ٹرانسپورٹ
- 26- جناب نذیر احمد خان : خصوصی تعلیم
- 27- رائے ظہور احمد : خوراک
- 28- سید افتخار حسن : مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
- 29- جناب محمد عامر نواز خان : کاشت و معدنیات
- 30- جناب محمد شفیق : زکوٰۃ و غنم
- 31- جناب محمد سبطین رضا : ہائر ایجوکیشن
- 32- جناب محمد رضا حسین بخاری : جنگلات، جنگلی حیات و مانی پرووری
- 33- جناب محمد عون حمید : خواندگی
- 34- جناب محمد اشرف خان رند : آبپاشی
- 35- جناب شہاب الدین خان : مواصلات و تعمیرات
- 36- جناب محمد طاہر : زراعت
- 37- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ : خزانہ
- 38- جناب مہندر پال سنگھ : انسانی حقوق

13

قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل
جناب محمد شان گل
ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

15

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

سوموار، 9- مارچ 2020

(یوم الاثنین، 13- رجب المرجب 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین لاہور میں شام 4 بج کر 46 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يُنِسَاءَ النَّبِيِّ

لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ
بِالنُّقُولِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ كَوَ لَا مَعْرُوفًا ﴿١﴾
وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقْنَ
الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ
لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿٢﴾
وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿٣﴾

سورة الاحزاب آیات 32 تا 34

اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے۔ ہاں اچھی بات کہو (32) اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر

والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خُوب سَتھرا کر دے (33) اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت۔ بے شک اللہ ہر بار کی جانتا ہے (34) وَمَا عَلَيْنَا الْإِبْلَٰغُ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے
حضورؐ آپ جو سن لیں تو بات بن جائے
حضورؐ آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے
تجلیات سے بھریوں میں اپنا کاسہ دل و جاں
میرا جو اُن کی گلی میں قیام ہو جائے

جناب سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

- (1) میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔ 258
 - (2) جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔ 29
 - (3) سردار محمد اویس دریٹک، ایم پی اے پی پی۔ 296
 - (4) محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈی پی۔ 331
- شکریہ

تعزیت

معزز ممبر جناب عبدالرؤف مغل کے بھائی

جناب سعید احمد مغل سابق پارلیمانی سیکرٹری کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: جناب عبدالرؤف مغل، ایم پی اے کے بھائی جناب سعید مغل سابق پارلیمانی سیکرٹری وفات پا گئے ہیں تو ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔
(اس مرحلہ پر مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

MR SPEAKER: Bismillah, Ar-Rahman, Ar-Rahim! We first strongly welcome Secretary and Head of Internal Political Team of British High Commission, Islamabad and appreciate and acknowledge his efforts in the capacity building of Pakistani Parliamentarians especially in strengthening of Parliamentary Committee System. So, we are really thankful to you.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ نے British Delegation کو welcome کہا ہے۔

Mr Speaker! I also whole heartedly welcome them on behalf of the Opposition Leader as well as the whole opposition. They are here and they are working too much in Pakistan just like in different projects and so many other projects and also to strengthen democracy through Parliamentary Committees. So, I also welcome the distinguished Delegation.

جناب سپیکر! میرا دوسرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ہم نے 2015 میں ایک decision لیا تھا کہ مرے کالج، سیالکوٹ اور گورنمنٹ کالج راولپنڈی کو privatize کیا جائے۔ جیسے یہ گورنمنٹ بہت ساری چیزوں کو privatize کر رہی ہے تو ہمیں ڈر ہے کہ یہ گورنمنٹ ہی نہ privatize ہو جائے تو میں نے وزیر قانون اور وزیر اقلیتی امور کو بھی یہ نوٹیفکیشن دیا ہے کہ جس طرح آپ کے دور میں ایف سی کالج کو Chartered University بنایا گیا تھا تو یہ ادارے چونکہ ہماری ملکیت ہیں اور

This is the judgment of the Supreme Court PLD 1989, page 387 "that properties can't be nationalized and only administration can be nationalized."

تو میری استدعا ہے اور محکمہ قانون نے بھی اپنی consent دے دی تھی کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے جن کر سچیں اداروں کو nationalize کیا تھا انہیں واپس کیا جائے۔

جناب سپیکر: میں نے ہی اس حوالے سے ایک ایکٹ پاس کر لیا تھا جس کے تحت FC College کو denationalize کیا گیا اور Presbyterian Church کے تمام سکول اور کالج واپس کئے گئے اور جب تک ہماری حکومت رہی ہم نے ان کو property بھی واپس کی اور ان کے سکول و کالج بھی واپس کئے لیکن مرے کالج، سیالکوٹ اور گورنمنٹ کالج راولپنڈی واپس ہونے سے رہ گئے تھے

تو یہ آپ کی حکومت میں ہو جانا چاہئے تھا۔ میں نے آپ کی حکومت میں بھی کوشش کی لیکن ان دونوں اداروں کی واپسی میں اُس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف ہی رکاوٹ تھے۔ میں نے ذاتی طور پر بھی کئی دفعہ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن سے بھی کہا تھا کہ اس کا ایکٹ پاس ہو گیا ہے تو آپ ان کی properties واپس کر دیں تو پھر ultimately مجھے پتا چلا کہ آپ کی حکومت کی طرف سے رکاوٹ تھی۔

MR TAHIR KHALIL SINDHU: Mr Speaker! Mian Shahbaz Sharif was not hidden in this regard because at that time the honourable Secretary Education, he was just from my class and he was also Sandhu and secondly the Law Minister as well as the Law Secretary, they decided and their five meetings were held here.

انہوں نے unanimously decide کیا تھا۔

Mr Speaker! Whatever the circumstances were or whatever the circumstances are now, my humble submission you is to please advise the government

کہ ہماری properties واپس کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ اپنے letter head پر یہ سارا لکھ کر دے دیں تو میں وزیر قانون اور وزیر اعلیٰ سے بھی ذاتی طور پر خود بات کر لوں گا کہ اس کا ایکٹ پاس ہو چکا ہے تو آپ ان properties کو واپس کر کے اس کا credit لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ

سوالات

(محکمہ سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج ایجنڈا پر محکمہ سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب عرفان بشیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب عرفان بشیر پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب عرفان بشیر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں ایک اہم مسئلہ کی طرف اس ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ میرے حلقے میں دریائے راوی کے اوپر ایک بند ہے جو کُنڈرام شاہ گاؤں کے پاس ہے۔ میں نے 2004 میں آپ سے ایک کروڑ روپیہ لے کر وہ پورا بند بنوایا تھا لیکن اب پانی کا کٹاؤ بڑے بڑے طریقے سے اُس کو کاٹ رہا ہے اور تقریباً آدھا بند کٹ چکا ہے۔ اگر چند دن میں وہ بند نہ بنایا گیا تو اس سے کافی سارے قریبی گاؤں زیر آب آجائیں گے جس سے میرے حلقے میں بہت نقصان ہو گا۔ پانی کی سطح آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر آبپاشی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو آپ یہ مسئلہ لکھ کر دے دیں میں کسی سے کہہ دیتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ پچھلے دس سالوں میں spurs کی repair نہیں ہوئی جس کی وجہ سے پانی کا flow خراب ہوا ہے۔ پچھلے دس سالوں میں ان چیزوں پر ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کیا گیا۔ ہم ہر سال ان پر خرچ کرتے تھے اسی وجہ سے ایسے نقصان سے بچے ہوئے تھے۔ آپ لکھ کر دے دیں میں بات کرتا ہوں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ راحیلہ نعیم!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کل 8 مارچ کو پوری دنیا کے اندر International Women Day منایا گیا تو میرے سمیت پنجاب اسمبلی کی بہت سی خواتین ممبران نے قراردادیں جمع کر رکھی ہیں تو آپ سے میری درخواست ہے کہ ان تمام قراردادوں کو اکٹھا کر کے آج کے اجلاس میں لایا جائے بے شک اس کی ownership حکومت لے لے لیکن خواتین کی طرف سے مشترکہ ایک قرارداد یہاں سے ضرور جانی چاہئے۔

جناب سپیکر! اب میں یہاں یہ بھی ذکر کر دوں کہ پچھلے دس سال میں ہم ہاؤس کے اندر فضول قراردادیں لاتے رہے لیکن خواتین کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! کل Private Member Day ہے تو اس پورے ہاؤس کی خواتین کی طرف سے ایک unanimous resolution آنا چاہئے۔

اب پہلا سوال نمبر 1284 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1285 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1577 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں چلڈرن ہسپتال کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

* 1577: سید عثمان محمود: کیا وزیر سیشٹلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان تقریباً 55 لاکھ آبادی رکھتا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ہذا میں واحد شیخ زید ہسپتال پورے ضلع کی طبی ضروریات کو پورا کر رہا ہے؟
- (ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت رحیم یار خان میں چلڈرن ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی، یہ درست نہیں ہے، بلکہ Pakistan Bureau Source of Statistics

Website کے مطابق ضلع رحیم یار خان کی آبادی تقریباً 48 لاکھ ہے۔

(ب) جی، نہیں۔ شیخ زید ہسپتال کے علاوہ تین تحصیل لیول ہسپتال، 23 رورل ہیلتھ سنٹرز اور

104 بی ایچ یو قائم ہیں جو کہ ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں طبی سہولتیں فراہم کر رہے

ہیں۔

(ج) اس وقت شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں 90 بیڈز پر مشتمل چلڈرن وارڈز ہیں

جو کہ رحیم یار خان کے بچوں کو طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ حکومت پنجاب نے

مالی سال 2019-20 میں رحیم یار خان میں ایک بڑا تدریسی ہسپتال قائم کرنے کے لئے

500 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ اس منصوبہ کا PC-I تیار کیا جا چکا ہے جس کی مالیت

6.5 ارب روپے ہے، منظوری کے بعد اس منصوبہ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

مذکورہ ہسپتال میں بچوں کے لئے بھی طبی سہولیات شامل ہوں گی۔ اس ہسپتال کے مکمل

ہونے کے بعد feasibility اور فنڈز کی دستیابی پر چلڈرن ہسپتال بنانے کے منصوبے

کو زیر غور لایا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت

رحیم یار خان میں چلڈرن ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر! اس کا جواب دیا گیا کہ اس وقت شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں 90 بیڈز

پر مشتمل چلڈرن وارڈز ہیں جو کہ رحیم یار خان کے بچوں کو طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

حکومت پنجاب نے مالی سال 2019-20 میں رحیم یار خان میں ایک بڑا تدریسی ہسپتال قائم کرنے

کے لئے 500 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ اس منصوبہ کا PC-I تیار کیا جا چکا ہے جس کی مالیت

6.5 ارب روپے ہے، منظوری کے بعد اس منصوبہ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! مذکورہ ہسپتال میں بچوں کے لئے بھی طبی سہولیات شامل ہوں گی۔ اس ہسپتال کے مکمل ہونے کے بعد feasibility اور فنڈز کی دستیابی پر چلڈرن ہسپتال بنانے کے منصوبے کو زیر غور لایا جائے گا۔

جناب سپیکر! بیسواں اجلاس ہو رہا ہے۔ میں نے بار بار آپ کے توسط سے وزیر صحت کو گزارش کی ہے کہ ہم جن محرومیوں کا شکار ہیں ان کا آج تک 17 ماہ میں بھی کوئی ازالہ نہیں کیا گیا۔ جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ 2019-20 میں PC-I بنایا ہوا دو ماہ بعد نیا بجٹ پیش ہو گا تو انہوں نے جو PC-I بنایا اور بقول ان کے کہ انہوں نے فنڈز رکھے ہیں وہ lapse ہو جائیں گے۔ انہوں نے جو منصوبہ بنایا تھا اس میں یہ طے کیا تھا کہ ایک نیا ہسپتال بنایا جائے گا۔ جناب سپیکر! اب پیشگوئی یہ ہے کہ یہ نیا ہسپتال نہیں بلکہ شیخ زید ہسپتال کی موجودہ عمارت میں ہی توڑ پھوڑ کر کے بنائیں گے۔ انہوں نے اس کے لئے 500 ملین رکھے ہیں جو اونٹ کے منہ میں زیرے کے برابر ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہی گزارش کر رہا ہوں 50 لاکھ کی آبادی کا رحیم یار خان ضلع ڈی ایچ کیو ہسپتال سے محروم ہے۔ انہوں نے جو وعدہ کیا تھا کہ جنوبی پنجاب میں 40-ارب روپے کی مالیت سے چھ نئے ہسپتال قائم کئے جائیں گے تو کیا شیخ زید ہسپتال کی نئی عمارت تعمیر کی جائے گی؟ یا یہ دوبارہ اپنی بات سے U-Turn لیں گے کہ شیخ زید ہسپتال کو جسے الگ سے ڈی ایچ کیو ہسپتال کا درجہ دیا گیا تھا جبکہ پہلے یہ طے ہوا تھا کہ اس کو as it is رکھا جائے گا اور ایک نیا ڈی ایچ کیو ہسپتال قائم کیا جائے گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ حکومت وہ نیا ہسپتال قائم کرنا چاہتی ہے اور کیا اسی existing infrastructure میں repairing and maintenance کا کام ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں انہیں correct کرنا چاہتی ہوں کہ رحیم یار خان شیخ زید ہسپتال کے علاوہ تین تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال، 23 رورل ہیلتھ سنٹر اور 104 بی ایچ یوز موجود ہیں۔ ان سارے ہسپتالوں کا باقاعدہ بجٹ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک یہ شیخ زید ہسپتال کا کہہ رہے ہیں تو اس میں 90 beds پر مشتمل چلڈرن ہسپتال کا وارڈ ہے۔ شیخ زید ہسپتال کی پرانی عمارت کو dangerous قرار دیا گیا ہے، اس کو demolish کر کے اسی جگہ پر نیا ہسپتال تعمیر کیا جائے کیونکہ متفقہ طور پر یہی سوچا گیا کہ یہ ہسپتال شہر کے درمیان میں ہے اس لئے اسی جگہ کو دوبارہ استعمال کیا جائے اور نیا ہسپتال بنایا جائے۔

جناب سپیکر! اس لئے میں اپنے بھائی کو پوری تسلی دینا چاہتی ہوں کہ آپ بالکل فکر نہ کریں کیونکہ یہ بالکل brand new ہسپتال ہو گا۔ It is not going to be just revamping of the hospital اس کے ساتھ ساتھ رحیم یار خان میں ایک بڑا تدریسی ہسپتال قائم کرنے کے لئے 500 ملین روپے already دیئے جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کا PC-I تیار ہو چکا ہے اور اس وقت یہ پی این ڈی کے پاس ہے۔ ہم اس میں مزید improvement کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ hub-and-spoke جس کا یہ مطلب ہے کہ ایک main hospital ہو اور اس کے ساتھ 20/20 beds کے ہسپتال بنا دیئے جائیں تو اس سے علاقے کے لوگوں کو بہتر سہولت ملے گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ آپ بالکل فکر نہ کریں۔ انشاء اللہ نیا ہسپتال بنے گا۔ یہ ہماری آپ کے ساتھ commitment ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ نشتر-II شروع ہو گیا ہے، اس کی construction ہو رہی ہے اور 30 سال بعد پہلی دفعہ وہاں ایک نیا 1000 beds کا ہسپتال بن رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! یہ وہی ضلع رحیم یار خان ہے جہاں سے آپ منتخب ہوئے تھے اور آپ نے وہاں بطور وزیر اعلیٰ بھی خدمت کے فرائض انجام دیئے تھے۔ یہ وہی ضلع رحیم یار خان ہے جو model district تھا۔ آج پنجاب کے 36 اضلاع میں یہ ضلع 36 ویں نمبر پر ہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ پہلے اس حکومت نے خود طے کیا تھا کہ ایک نیا ہسپتال قائم کیا جائے گا۔ آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ رحیم یار خان ایک ایسا ضلع ہے جو سندھ اور بلوچستان کو بھی border کرتا

ہے اور گھونکی، کسٹور اور ڈیرہ گٹی تک footfall آتا ہے۔ انہوں نے خود کہا تھا کہ انہوں نے نیا ہسپتال قائم کرنا ہے تو اب یہ حکومت خود اس سے ہٹ کر پرانے ہسپتال کے ڈیزائن کی طرف جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو کہہ رہی ہیں کہ اس کو گرا کر نیا ہسپتال بنائیں گے۔ اس بلڈنگ کو dangerous declare کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ نیا ہسپتال بنے گا کیونکہ پرانی بلڈنگ خطرناک قرار دے دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس کا PC-I بھی بن گیا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں اسی بات پر آ رہا ہوں کہ اسی حکومت کے بجٹ میں پہلے یہ طے ہوا تھا، میں نے بجٹ میں بیٹھ کر انہیں کوئی صلاح مشورہ نہیں دیا تھا بلکہ انہوں نے خود بجٹ بنایا تھا۔ اس بجٹ کے پیش ہونے تک اس کی بلڈنگ dangerous قرار نہیں دی گئی تھی۔ اس وقت یہ طے کیا گیا تھا کیونکہ رحیم یار خان کچے اور کچے کے علاقے میں تقسیم ضلع ہے۔ یہ ہسپتال کچے کے علاقے میں lay کرتا ہے، یہ شہری علاقے میں lay کرتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ طے کیا گیا تھا کہ ایک نیا ہسپتال قائم کیا جائے گا جو کچے کے علاقے کو مستفید کرے گا اور وہ پوری belt جس میں بلوچستان اور سندھ کے علاقے آتے ہیں وہ بھی مستفید ہوں گے۔ اس پالیسی سے یہ حکومت خود پیچھے ہٹی ہے۔

جناب سپیکر: اس میں دو چیزیں ہیں۔ آپ تو بالکل نئی proposal پر چل رہے ہیں۔ وہاں پر already جو سسٹم بنا ہوا ہے اسی میں اس بلڈنگ کو گرا کر نئی بنانے کی بات ہو رہی ہے۔ اس میں ظاہر ہے کہ فنڈز وغیرہ کی دقت ہوگی۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس وقت پی این ڈی کے پاس اس کا PC-I ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! اسی جگہ پر بنے گا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اسی جگہ پر بنے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ہسپتال تقریباً پچاس سال پرانا ہے۔ یہ بہت بُری حالت میں تھا جسے dangerous declare کر دیا گیا تھا اسی لئے اس کو demolish کرنے

کے لئے کہا گیا ہے۔ یہ آج کی بات نہیں بلکہ پرانی رپورٹ ہے کہ یہ demolish ہونا چاہئے۔ یہ اتنا خطرناک ہو گیا تھا کہ ہمیں ہسپتال کا کچھ حصہ ہاسٹل میں شفٹ کرانا پڑا۔ یہ بلڈنگ demolish کر کے انشاء اللہ نیا ہسپتال بنے گا۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کو سودن میں صوبہ بنانے والا جنوبی پنجاب محاذ آج یہاں نظر نہیں آتا۔ انہوں نے 40۔ ارب روپے بجٹ میں مختص کئے تھے۔ ان کی بجٹ رپورٹ میں یہ طے ہوا تھا کہ 9 نئے ہسپتال 40۔ ارب روپے کی مالیت سے بنائے جائیں گے۔ اس میں قطعی طور پر یہ نہیں تھا کہ توڑ پھوڑ کر کے پرانے revamp کر کے اس کے فیتے کاٹے جائیں گے باقی ان کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔ یہ پرانے کی بات نہیں ہو رہی کیونکہ یہ اس کو گرا کر نیا ہسپتال بنا رہے ہیں۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے بالکل درست کہا ہے کہ ہسپتال کی بلڈنگ ضرور خستہ ہے لیکن اتنی بھی خراب نہیں ہے کہ اس کو گرایا جاسکے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں لاؤں کہ اس کے اندر نئے یونٹس، نئی بلڈنگ اور ایمر جنسی ہے جس کی وجہ سے ہسپتال congested ہو چکا ہے کہ اگر آپ گرا کر بھی بنائیں گے تو چلڈرن ہسپتال کے لئے موزوں جگہ نہیں ہے۔ چونکہ یہ شہر بہت پھیل چکا ہے اس لئے کسی اور جگہ پر بھی چلڈرن ہسپتال بنا سکتے ہیں۔ اس ہسپتال میں رش اس لئے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ یہ تین صوبوں کو cater کرتا ہے۔ بلوچستان، سندھ سے ٹحلی سٹپ کے سب لوگ اسی ہسپتال میں آتے ہیں۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گی کہ منسٹر صاحب اس پر توجہ دیں کیونکہ وہاں پر حکومت کی کافی land پڑی ہے لہذا وہاں پر یہ بڑا چلڈرن ہسپتال بنائیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ اگلا سوال نمبر 1204 چودھری افتخار حسین چھپرہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1286 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

MALIK NADEEM KAMRAN: Mr Speaker! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، اُن کو آنے دیں کیونکہ اُن کے سوال ہم نے ابھی بھی pending رکھے ہوئے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1287 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1937 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1944 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چلڈرن ہسپتال کے پیڈ سرجری کے کیسز سے متعلقہ تفصیلات

*1944: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر سہیلانڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور کے چلڈرن ہسپتال میں روزانہ پیڈیاٹرک سرجری کے کتنے کیسز آتے ہیں؟
- (ب) پچھلے چھ ماہ میں کتنے بچوں کی سرجری کی گئی اور کتنے مریض ابھی انتظار میں ہیں؟
- (ج) کیا ہسپتال میں پیڈیاٹرک سرجنری کی تعداد "sanctioned" اسامیوں کے مطابق ہے اگر نہیں تو حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سکندری ہیلتھ کیئر / سہیلانڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) لاہور کے چلڈرن ہسپتال میں روزانہ تقریباً 220-250 پیڈیاٹرک سرجری کے مریض چیک کروانے کے لئے آتے ہیں۔

(ب) پچھلے چھ ماہ میں 13014 بچوں کی سرجری کی گئی اور تقریباً 16000 مریض ابھی انتظار میں ہیں۔

(ج) ہسپتال میں ٹوٹل سرجنز کی اسامیاں 28 ہیں، جن کی ترتیب وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کل 28 اسامیوں میں سے 9 پر سرجنز خدمات سرانجام دے رہے ہیں جبکہ چار ایسوسی ایٹ پروفیسرز، چھ اسٹنٹ پروفیسرز اور 9 سینئر رجسٹرارز کی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! محکمہ نے ج (ج) کے جواب میں بیان کیا ہے کہ پیڈیاٹرک سرجنز کی اسامیوں کی ٹوٹل تعداد 28 ہے ان میں سے 9 اسامیوں پر سرجنز اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جبکہ 19 اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں جن کو پُر کرنے کے لئے PPSC کے ذریعے سے اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، PPSC کو ریکوزیشن کب بھجوائی گئی ہے، اب تک process کس سٹیج پر پہنچ چکا ہے اور یہ process کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! چلڈرن ہسپتال کے اندر پیڈیاٹرک سرجری کا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ جس وقت ہماری گورنمنٹ آئی تھی تب زیادہ اسامیاں خالی تھیں۔

جناب سپیکر! دو دفعہ PPSC میں advertisement کے لئے ریکوزیشن بھیجی گئی اور اب ہم نے تیسری مرتبہ بھیجی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ پیڈیاٹرک سرجنز کے لئے صرف qualified persons ہی apply کر سکتے ہیں۔ جس طرح درخواستیں آئیں گی اسی طریقے سے ہم ان کو appoint کر کے ہسپتال میں لگا دیں گے۔

جناب سپیکر! اس وقت بھی پبلک سروس کمیشن کے اندر ہماری ریکوزیشن گئی ہوئی ہے۔
اب تک ہم 1150 فیکٹی ممبران پبلک سروس کمیشن کے ذریعے لے چکے ہیں۔
جناب سپیکر! اب ہم چیز یہ ہے کہ اگر ہمیں qualified persons نہ ملیں تو پھر اس
post کے against کیسے لے سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ کو لیٹر لکھنا چاہئے اور وزیر اعلیٰ کو بھی یہ کرنا چاہئے کہ پبلک
سروس کمیشن کی capacity بلڈنگ بڑھائیں اور کمیشن کو technical help provide کی
جائے کیونکہ وہاں نرسز اور ڈاکٹرز کی اسامیاں بھی stuck up ہیں اس لئے اس طرح یہ کبھی بھی
ٹھیک نہیں ہو گا۔

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! جہاں تک پبلک سروس کمیشن کا تعلق ہے تو اب تک پچھلے سال کے اندر انہوں نے
15 ہزار لوگوں کی induction کی ہے جس میں نرسز، ڈاکٹرز اور فارماسسٹ وغیرہ سب شامل
ہیں۔

جناب سپیکر: لیکن requirement بہت زیادہ ہے۔

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جی، requirement زیادہ ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ qualified persons موجود نہیں تھے اسی
چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ چائلڈ ہیلتھ یونیورسٹی بن جائے تاکہ چائلڈ ہیلتھ
یونیورسٹی اپنی specialty کے اندر لوگ produce کرے۔ تقریباً 32 specialties بنتی ہیں
جن کے لوگ یونیورسٹی خود produce کرے تاکہ یونیورسٹی نہ صرف اپنے ہسپتال میں اسامیاں
پوری کرے بلکہ باہر کے چلڈرن ہسپتالوں کے لئے بھی specialists بھیجے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جب ڈاکٹر صاحبہ وزیر صحت بنی تھیں تب انہوں نے on record میڈیا پر کہا تھا کہ چھ مہینے کے اندر اندر ہم ڈاکٹروں کی اسامیاں پُر کر دیں گے۔ جب ہماری گورنمنٹ میں یہ کام نہیں ہوتا تھا تو اُس وقت دھاڑیں اور چیخیں ماری جاتی تھیں اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ ان کے اپنے قول و فعل میں تضاد ہے۔

جناب سپیکر: ابھی یہی بات ہوئی ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! یوٹرن پہ یوٹرن ہے۔ بچے تو خوار ہو رہے ہیں لیکن اُن کے والدین بھی خوار ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ علیحدہ چیز ہے لیکن اصل میں مجھے پتا ہے کہ ان کی طرف سے نہیں بلکہ پبلک سروس کمیشن میں رکاوٹ ہے کیونکہ وہاں پر recruitment کرنے کے لئے لوگ کم ہیں۔ چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ رکاوٹ اس وجہ سے آرہی ہے کیونکہ qualified persons available نہیں ہیں اور انہوں نے پبلک سروس کمیشن میں requisitions بھیجی ہوئی ہیں۔ مجھے اس میں تھوڑا شک ہے اور میں منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گا کہ جو 19 اسامیاں خالی ہیں کیا یہ پیڈیاٹرک سرجنز کسی specialties کے ہیں یا جنرل پیڈیاٹرک سرجنز ہیں؟ جب کسی بھی پوسٹ پر پبلک سروس کمیشن میں لوگ apply کرتے ہیں تو دو پوسٹوں پر پچاس لوگوں نے apply کیا ہوتا ہے جبکہ محترمہ کہہ رہی ہیں کہ qualified persons available نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اب دو پوسٹوں والا زمانہ نہیں ہے بلکہ کافی ضرورت ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ specialist جس حساب سے qualify ہو رہے ہیں ان کی بہتات ہے۔ گورنمنٹ ملازمتوں کا جب بھی اشتہار آتا ہے تو دس پوسٹوں کے against پچاس، سو یا دو سو لوگوں نے apply کیا ہوتا ہے۔ I fail to understand کہ 19 اسامیوں پر آپ کو qualified persons نہیں مل رہے۔

جناب سپیکر: ان کی طرف سے نہیں بلکہ پبلک سروس کمیشن کے پاس یہ دقت ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ دقت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ اکثریت میں کئی جگہیں ایسی ہیں جہاں پر سب کچھ ہے لیکن ان کے انٹرویو جلدی نہیں ہو رہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! وہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: یہی مسئلہ ہے کیونکہ پبلک سروس کمیشن کی طرف سے لوگ آئیں گے تو یہ ہسپتالوں میں لگائیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ان کا جواب یہ تھا کہ qualified persons میسر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، منسٹر صاحبہ سے پوچھ لیتے ہیں۔

وزیر پرانمری و سکندری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں دہراتی ہوں کہ پبلک سروس کمیشن میں تیسری دفعہ ہماری ریکوزیشن گئی ہے۔ ہر مرتبہ ریکوزیشن پر certain specialties کے لوگ نہیں ملتے۔ انسٹیتھیزیا کی 250 سیٹیں بھیجی تھیں لیکن 71 بندے ملے ہیں۔

جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن کا ایک معیار ہوتا ہے جس کے مطابق ہی ہم لے سکتے ہیں۔ جیسے یہ 19 اسامیاں خالی ہیں اس کے لئے ہم نے تیسری دفعہ اس لئے advertise کروایا ہے کہ اگر کوئی رہ گیا ہے تو that person should be taken in اس کے

علاوہ ہم نے پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی Specialists کی 2100 پوسٹیں advertise کیں لیکن 1800 لوگ ملے اور 300 پوسٹیں خالی رہ گئیں۔

جناب سپیکر! وجہ یہ ہے کہ Specialist پوسٹوں کے لئے qualified لوگ چاہئیں لیکن اس پر آپ کسی میڈیکل آفیسر اور نہ ہی کسی سرجن کو لگا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ٹھیک ہے۔ چونکہ اس وقت بات specific اس ہسپتال کی ہو رہی ہے اس لئے 19 اسامیاں جو advertise ہوئی ہیں کیا یہ available ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بتا رہی ہوں کہ تیسری دفعہ advertise بھیجا ہے۔

جناب سپیکر: تیسری دفعہ advertise کیا ہے لیکن بندے نہیں مل رہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جو لوگ PPSC کی طرف سے آئے تھے ان کو لے لیا ہے اور جنہوں نے qualify نہیں کیا ان کو نہیں لیا۔ ہم نے دوبارہ اس لئے advertise کیا ہے تاکہ جن ڈاکٹرز نے کالج آف فزیشن اینڈ سرجنز کے امتحان پاس کئے ہیں وہ آسکیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے سوال ہو گئے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! صرف ایک سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: ایک سوال ڈاکٹر صاحب نے بھی کر لیا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال نمبر 1976 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا

جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جناح ہسپتال میں ایم آر آئی

اور سی ٹی سکین مشینوں کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*1976: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا جناح ہسپتال لاہور کی ایم آر آئی اور سی ٹی سکین مشینیں صحیح حالت میں موجود ہیں؟

(ب) روزانہ کتنے مریض ان مشینوں سے مستفید ہوتے ہیں؟

(ج) ان مشینوں کی مرمت و بحالی کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے؟

وزیر پرائمری و سکینڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جناح ہسپتال، لاہور میں ایک ایم آر آئی اور دو سی ٹی سکین مشینیں ہیں جن میں ایم آر آئی

مشین خراب ہے جبکہ دونوں سی ٹی سکین مشینیں صحیح حالت میں کام کر رہی ہیں اور

مریضوں کے ٹیسٹوں کے لئے مکمل طور پر دستیاب ہیں۔ ایم آر آئی مشین ہیلیم گیس کی

فلنگ کی وجہ سے بند ہے۔ اب یہ ہیلیم گیس خریدی جا رہی ہے جو کہ بیرون ملک سے

درآمد کی جاتی ہے۔ ایم آر آئی مشین جلد ہی فعال کر دی جائے گی۔

(ب) جناح ہسپتال، لاہور میں روزانہ تقریباً 150 سی ٹی سکین ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور جب

ایم آر آئی مشین ٹھیک تھی تو تقریباً روزانہ 40-50 ایم آر آئی ٹیسٹ کئے جاتے تھے۔

(ج) چونکہ یہ مشینیں انتہائی مہنگی اور حساس ہوتی ہیں لہذا ان کی مرمت و بحالی کے لئے

supplying firms کے ساتھ مرمت و بحالی کا Annual Maintenance

Contract کیا جاتا ہے جس میں پرزہ جات کی تبدیلی بھی شامل ہوتی ہے لہذا ان

مشینوں کے مرمت و بحالی کنٹریکٹ متعلقہ فرموں کے ساتھ کیا جاتا ہے جن کی ہر سال

تجدید کی جاتی ہے اور کسی بھی خرابی کی صورت میں متعلقہ فرم اپنے انجینئرز کو فوراً بھیجا

کر مشینوں کی مرمت کا کام کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! یہ مشین کب سے خراب ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! یہ مشین خراب نہیں ہے بلکہ اس میں helium جو ایک گیس ہوتی ہے جو اس کے اندر
ڈالنی پڑتی ہے جس کے لئے ہم نے last October سے جب یہ helium گیس ختم ہوئی اس
وقت باقاعدہ tendering کرا کے already اس کی import کے لئے ہم لوگوں نے کام شروع
کر دیا ہے اور جس دن import ہو کر یہ گیس آئے گی تو انشاء اللہ اس ایم آر آئی مشین کے اندر لگا
کر اسے functional کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ایم آر آئی مشین start ہو جائے گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ ہم نے tendering کرنے کے بعد سارا کام کر لیا ہے تو اب انشاء اللہ
in another couple of months it will work and be functional

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحبہ کی اس بات پر حیران ہوں کیونکہ
میں نے پچھلے سال مارچ میں یہ سوال دیا تھا اور میں نے خود اس چیز کا جائزہ لینے کے بعد سوال دیا تھا
کہ مارچ سے کئی ماہ پہلے سے وہ مشین خراب تھی۔

جناب سپیکر! اگر اس میں گیس نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ مشین نہیں چل رہی
اور اس مشین کی working نہیں ہو رہی۔ اب بھی ہم مارچ کے مہینے میں ایک سال کے بعد
کھڑے ہیں تو اس ایک سال کے اندر ان سے اس مشین میں گیس ہی نہیں بھروائی گئی حالانکہ
وفاقی حکومت بھی ان کی ہے تو ان کی اس کارکردگی پر کیا یہ سوالیہ نشان نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ تو
ہیلتھ پر بہت زیادہ focus کئے بیٹھے ہوئے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ہیلتھ کو بہت بہتر کریں گے۔
جناب ہسپتال لاہور کا ایک بہت نمایاں ہسپتال ہے جہاں ایک سال سے ان سے ایک ایم آر آئی
مشین میں گیس نہیں بھروائی گئی تو کیا ان کی کارکردگی پر یہ سوالیہ نشان نہیں ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے اپنے دور میں وہاں پر spare سلنڈر رکھنے تھے ناں۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! رکھے تھے۔

جناب سپیکر: "تے فیراوہ کتھے گئے؟" میں نے وہاں پر اتنا شاندار برن سنٹر بنایا تھا لیکن آپ نے delay کر کر کے، کر کر کے، delay کر کر کے delay ہی کر دیا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اگر ایک ایم آر آئی مشین میں ایک سال میں گیس بھرا نہیں سکے تو پھر یہ حکومت کو کیا چلائیں گے کیونکہ ان سے ایک مشین میں گیس نہیں بھروائی جارہی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! یہاں جواب میں اس کی لفٹوں کے متعلق بھی لکھا ہوا ہے کہ وہ کام نہیں کر رہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! "تسی اینہاں داساں نہ کڈایا کرو"۔

جناب سپیکر: "میں پرانی گل وی یاد کرانی اے ناں" (تہقہہ)

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں پہلے تو اپنے جواب کی منتظر ہوں کہ کیا ایک سال میں ایک ایم آر آئی مشین میں گیس کیوں نہیں بھروائی گئی؟

جناب سپیکر: محترمہ! اس حوالے سے انہوں نے بتا دیا ہے کہ already L.C کھل گئی ہوئی ہے تو اب باہر سے سلنڈر آئیں گے تو پھر اس کے بعد ہی گیس مشین میں بھری جائے گی۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! انہوں نے خود بتایا ہے کہ ایک دن میں اس مشین سے پچاس مریضوں کی جانچ ہوتی تھی۔ میں نے 365 دنوں کا حساب کیا تو 18250 مریض اس ایم آر آئی مشین سے محروم رہے تو کیا ان مریضوں کو کوئی اور remedy دی گئی ہے، کیا انہیں کسی اور مشین پر convert کیا گیا کسی اور ہسپتال میں refer کیا گیا یا پھر انہیں مرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا؟

جناب سپیکر: اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ اس مشین کا Annual Maintenance Contract آپ کے دور میں ہوا تھا اور اس کی جو مرمت ہونی تھی اس میں بھی میرے خیال میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اگر ہمارے دور میں ہوا ہے تو کیا ہم ہی حکومت میں آ کر یہ کام کریں گے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! یہ گیس کب تک بھروائی جاسکتی ہے؟
وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں نے آپ کو بتایا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! by air سلیڈر منگوالیں۔
محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! یہ کب تک منگوالیں گے؟
جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں وہ سلیڈر by air منگوار ہے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! Basically جب مارچ میں ذکر کیا تو اس مشین کو already جو فرم maintain کرتی ہے اس سے ان لوگوں نے کنٹریکٹ کیا تھا جس کے مطابق ہم اس کی maintenance کر رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کو بتایا کہ اس کی helium گیس ختم ہو چکی تھی جس کی وجہ سے وہ گیس منگوانی تھی۔ Naturally جن firms کے ساتھ کام کرتے ہیں اور جو prequalified ہوتی ہیں انہیں کہہ دیا گیا ہے تو انشاء اللہ جلد ہی helium گیس آجائے گی اور یہ مشین functional ہو جائے گی۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! جس فرم کے ساتھ annual contract تھا اس کی یہ ذمہ داری تھی کہ helium گیس کی میعاد اور تاریخ ختم ہونے سے چار پانچ ماہ پہلے اس کو import کرتی تاکہ پانچ ماہ کا تعطل نہ آتا۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس فرم کے خلاف آپ کیا کارروائی کر رہی ہیں اور اسی طرح پورے پنجاب میں جتنے بھی equipments ہیں ان کو کس حد تک ensure کریں گی کہ وہ فرم expiry date سے پہلے اس سارے process کو مکمل کر لے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ already جس فرم کے ساتھ contract تھا اس پر we have because already sent them a question کہ انہوں نے یہ اتنا delay کیوں کیا کیونکہ we have told them کہ آپ کے delay کی وجہ سے یہ سارا کچھ خراب ہوا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ ان کے خلاف ایکشن لیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، بالکل ان کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2065 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جناح ہسپتال میں ایم آر آئی مشین

کی تنصیب اور اس کی موجودہ حالت سے متعلقہ تفصیلات

* 2065: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جناح ہسپتال میں آخری دفعہ نئی ایم آر آئی مشین کب انسٹال کی گئی تھی؟

- (ب) موجودہ ایم آر آئی مشین کی اب تک کتنی دفعہ مرمت کروائی جا چکی ہے؟
- (ج) مشین کب سے خراب حالت میں پڑی ہوئی ہے؟
- (د) جناح ہسپتال میں نومبر 2018 سے اب تک کتنے مریضوں کی ایم آر آئی کی گئی ہے؟
- (ه) کیا حکومت جناح ہسپتال کے لئے نئی ایم آر آئی مشین خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جناح ہسپتال، لاہور میں ایک ہی ایم آر آئی مشین (ماڈل Philips 1.5t:achieva) موجود ہے جو کہ 15- نومبر 2008 میں انسٹال کی گئی تھی۔

(ب) ایم آر آئی مشین نصب کئے جانے سے اب تک وارنٹی اور سالانہ ریمپر کنٹریکٹ کے تحت تقریباً 85 بار ٹھیک کروائی جا چکی ہے۔۔

(ج) ایم آر آئی مشین 12- اکتوبر 2019 سے ہیلیم گیس کی فلنگ کی وجہ سے بند ہے۔ اب ہیلیم گیس بیرون ملک سے خریدنے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ اب مشین جلد فٹائنل کر دی جائے گی جس کے بعد مشین مریضوں کے ٹیسٹوں کے لئے دستیاب ہوگی۔

(د) جناح ہسپتال میں نومبر 2018 سے اب تک 5,086 مریضوں کی ایم آر آئی کی گئی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) جناح ہسپتال میں نئی ایم آر آئی مشین کی خریداری کا عمل زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: سپیکر گیلری میں سندھ اسمبلی سے جناب ذوالفقار علی شاہ ایم پی اے تشریف لائے ہیں جنہیں ہم welcome کہتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز مہمان نے سپیکر گیلری

میں اپنی نشست سے کھڑے ہو کر انہیں welcome کہنے پر شکریہ ادا کیا)

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! محکمہ نے جزی (ج) میں جواب دیا ہے کہ ایم آر آئی مشین 12- اکتوبر 2019 سے خراب ہے۔ میں بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہنا چاہوں گی کہ صورتحال تو بہت سنگین ہے کیونکہ میں جناح ہسپتال میں ذاتی طور پر گئی تو وہاں پر روز مریض خوار ہو رہے ہیں اور کوئی ان کا پراسان حال نہیں ہے۔ تقریباً چھ ماہ گزر گئے ہیں اور جب بھی سوال دیا جاتا ہے تو معزز ڈاکٹر صاحبہ یہی کہتی ہیں کہ process میں ہے۔

جناب سپیکر! مجھے لگتا ہے کہ ان کی حکومت کے دو slogans ہو گئے ہیں یعنی ہر چیز "زیر عمل" ہے یا پھر "زیر غور" ہے۔ اس کے علاوہ اور ان سے کوئی جواب نہیں ملتا۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایم آر آئی مشین کب تک ٹھیک ہو جائے گی تاکہ ہمارے مریض ذلیل و خوار ہونے سے بچ جائیں؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دور میں کوئی مشین نہیں لگی تو میرا معزز ڈاکٹر صاحبہ سے سوال ہے کہ یہ بتادیں کہ آپ نے اپنے ڈیڑھ سالہ دور حکومت میں کتنی مشینیں لگائی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ساری detail لکھی ہوئی ہے اور میں پہلے ہی جواب دے چکی تھی اور اکتوبر ہی کی میں نے بات کی کہ بھی helium gas نہیں ملی اور already اس کا جواب دے دیا تھا۔

جناب سپیکر! میں صرف بتاتی چلی جاؤں کہ یہ مشینوں کی بات کرتے ہیں تو 272 وینٹی لیٹرز ہماری حکومت لے کر آئی ہے۔ انہوں نے delay پر delay کر کے دو سال اتنا delay کیا حالانکہ ہائی کورٹ نے انہیں بلایا بھی اور وہاں پر انہوں نے commitment بھی کی لیکن اس کو بھی پاس نہیں کیا۔ ہم آئے تو الحمد للہ اب، یہ کہتے ہیں ناں کہ کتنی مشینیں ہیں تو سب سے اہم یہ چیز ہے کہ آپ کے delayed 272 وینٹی لیٹرز منگو کر تمام کو install کر دیا ہے جو کہ آپ نے نہیں کیا تھا اس لئے یہ کہنا کہ ہم نے کوئی کام نہیں کیا یہ غلط ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک ایم آر آئی مشین کا تعلق ہے تو ساری detail لکھی ہوئی ہے کہ 2008 میں یہ مشین install ہوئی۔ ہر ایک مشین کی اپنی life ہوتی ہے تو اس کے ساتھ ساری چیزوں کی detail دی گئی ہے۔ اگر یہ point scoring کی بات کرنا چاہ رہے ہیں تو میرے پاس بہت ساری چیزیں ہیں جو میں بتاؤں گی کہ آپ کی ساری مشینیں خراب پڑی ہیں۔ اس مرتبہ ہم لوگوں نے نئے L.Cs کھول کے 10- ارب روپے رکھے ہوئے ہیں تاکہ نئی مشینیں لائی جاسکیں جو آپ لوگ کبھی لائے ہی نہیں تھے کیونکہ آپ تو اور کاموں میں busy ہوتے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ویسے جب آپ نئی مشینیں لائیں تو ان کا contract اتنا strong ہونا چاہئے کہ جب بھی اس کی میعاد ختم ہو تو فوری اس کے parts وغیرہ change کرتے رہیں۔ وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، بالکل اسی طرح ہم نے پوری کوشش کی ہے اور وینٹی لیٹرز بھی اسی وجہ سے رُکے ہوئے تھے because of the wrong policy of procurement تو ہم نے اُسے سارا scrap کر کے دوبارہ نئے سرے سے procurement کا سسٹم چلایا۔ ان کی کوتاہی کی وجہ سے چیف جسٹس کے سامنے دودفعہ جا کر اپنی بے عزتی کرواتی رہی اور finally الحمد للہ وہ سارے وینٹی لیٹرز آگئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوری تسلی دینا چاہتی ہوں اپنے اپوزیشن کے بہن بھائیوں کو کہ جلد ہی ساری مشینیں آجائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! انہوں نے 272 ویٹنی لیٹرز کا ذکر کیا ہے تو پہلی بات یہ ہے کہ ان کی L.C ہمارے tenure میں کھولی گئی تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ویٹنی لیٹرز صرف مشین کا نام نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! "تیس دس سال کیوں انتظار کیا؟"

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! دس سالوں میں بے شمار کام کئے ہیں اور اگر آپ کہتے ہیں تو میں ان پر بھی بات کر لیتا ہوں لیکن میں اس وقت 272 ویٹنی لیٹرز کی L.C پر focus کر رہا ہوں کہ یہ ہمارے دور میں initiate کی گئی تھی اور procurement process کو شروع کیا گیا تھا جبکہ اس کے بعد مکمل اب کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میری بہن ریکارڈ کو درست کر لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! on record, I am putting it back آپ کو چیف جسٹس نے کورٹ میں بلایا اور آپ لوگوں نے اس کو مکمل نہیں کیا، ہم نے اس کو دوبارہ scrap کیا کیونکہ اس کی غلط procurement ہوئی تھی ہم نے اس کو دوبارہ ٹھیک کیا اور پھر ventilators لے کر آئے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جو جہاز کا ذکر کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ہو گیا ہے خواجہ سلمان رفیق نے بات کر لی ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 2271 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں ہسپتالوں کے فضلہ کو تلف کرنے سے متعلقہ تفصیلات

* 2271: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال کہاں اور کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ان کی ایمر جنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا ان ہسپتالوں کے خطرناک فضلہ کو تلف کرنے کے لئے incinerator ہیں؟

(ج) کن کن ہسپتالوں کے پاس incinerator نہ ہیں ان کے نام بتائیں ان کا فضلہ / خطرناک کوڑا کرکٹ کو تلف کیسے کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ہسپتالوں کا فضلہ انسانی صحت کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ کیا حکومت فیصل آباد شہر کے تمام ہسپتالوں کو incinerator فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) فیصل آباد شہر میں مندرجہ ذیل پانچ سرکاری ہسپتال موجود ہیں:

(1) فیصل آباد چلڈرن ہسپتال ٹوٹل بیڈز 250 ایمر جنسی 50 بیڈز

(2) ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوٹل بیڈز 916 ایمر جنسی 173 بیڈز

(3) الائیڈ ہسپتال ٹوٹل بیڈز 1520 ایمر جنسی 176 بیڈز

(4) گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد ٹوٹل بیڈز 250 ایمر جنسی 40 بیڈز

(5) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ٹوٹل بیڈز 250 ایمر جنسی 66 بیڈز

(ب) فیصل آباد شہر کے مندرجہ ذیل تین سرکاری ہسپتالوں میں incinerator کی سہولت موجود ہے:

(1) ڈی ایچ کیو ہسپتال۔

(2) گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد

(3) الائیڈ ہسپتال (اس وقت اس ہسپتال میں موجود incinerator مرمت کے لئے عارضی طور پر بند ہے۔ ہسپتال نے خطرناک فضلہ تلف کرنے کے لئے فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ساتھ ایم او پو کر رکھا ہے)۔ مندرجہ ذیل دو سرکاری ہسپتالوں نے خطرناک فضلہ تلف کرنے کے لئے گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد کے ساتھ ایم او پو کر رکھا ہے:-

1- چلڈرن ہسپتال

2- فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی

(ج) اس سوال کا جواب جز (ب) میں دیا گیا ہے۔

(د) جی، ہاں! ہسپتالوں کا خطرناک فضلہ انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ فیصل آباد شہر کے مذکورہ بالا پانچ ہسپتالوں کی ضروریات اورن کے خطرناک فضلہ کی مقدار کو سامنے رکھتے ہوئے محکمہ مزید incinerator بھی مہیا کرے گا جس کی سکیم منظور ہو چکی ہے اور خریداری کا عمل جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ فیصل آباد شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال کہاں اور کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ان کی ایمر جنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟ جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ فیصل آباد شہر میں پانچ سرکاری ہسپتال موجود ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حبیب شہید ہسپتال پینلز کالونی بٹالہ کالونی کے علاقہ میں ہے وہ تقریباً 50 لاکھ کی آبادی کو cater کرتا ہے۔

جناب سپیکر! کیا وجہ ہے کہ ابھی بھی یہاں پر جواب میں کہا گیا ہے کہ فیصل آباد میں صرف پانچ ہسپتال ہیں۔ کیا وہ گورنمنٹ کا ہسپتال نہیں ہے؟

جناب سپیکر! اس کا جواب میں ذکر ہے اور نہ وہاں موقع پر کوئی کام کیا گیا ہے۔ کیا وہ ہسپتال ان کی منسٹری کے under نہیں آتا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! یہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کا سوال تھا، میں نے پانچ سرکاری ہسپتالوں کا بتایا ہے اگر یہ مجھ
سے تمام ہسپتال کا پوچھتے تو پھر میں سب کا بتا دیتی۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ کا یہ سوال اس میں نہیں آتا وہ پرائمری ہیلتھ کیئر میں
آئے گا۔ آپ سوال جمع کروادیں ہم اسی دوران پرائمری ہیلتھ کیئر کو بھی رکھ لیں گے۔ آپ کا یہ
سوال اس میں نہیں آسکتا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جو written دیا گیا ہے۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آج جو سوالات ہیں اس میں باقاعدہ لکھا ہوا ہے کہ یہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر
و میڈیکل ایجوکیشن کے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! کیا پرائمری ہیلتھ کیئر کی کوئی علیحدہ منسٹر ہیں؟
جناب سپیکر: اس کا سیکرٹری علیحدہ ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! محکمہ تو ان کے ہی under کام کر رہا ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں
تو میں پھر آنکھیں بند کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ آپ کے فائدے کے لئے ہے۔ پرائمری ہیلتھ کیئر کے سیکرٹری کا آنا
ضروری ہے تاکہ مسئلے کا حل ہو سکے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں پھر اگلا ضمنی سوال کر لیتا ہوں۔ میں نے جز (ب) میں
پوچھا تھا کہ کیا ان ہسپتالوں کے خطرناک فضلہ کو تلف کرنے کے لئے incinerator ہیں؟

جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں بھی آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے اس پر بڑا شور مچایا تھا اور
اس پر commitment کی گئی تھی کہ ہم انشاء اللہ آنے والے دو تین ماہ کے اندر اس کا عملہ پورا
کریں گے، اس کی جگہ مختص کریں گے، ہر وارڈ میں incinerator room بھی بنائیں گے تاکہ
کوئی پریشانی نہ بن سکے اور مریضوں کو جراثیم disturb نہ کر سکیں۔ اس پر اب تک کوئی کام نہیں
کیا گیا۔

جناب سپیکر! میری منسٹر صاحبہ سے یہ گزارش ہے کہ کیا یہ ہاؤس کو بتانا پسند فرمائیں گی کہ جو پچھلے اجلاس میں ہاؤس میں commitment کی گئی تھی اس پر کیا کام کیا گیا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! وہ incinerators کے حوالے سے پوچھنا چاہ رہے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں incinerators کے بارے میں بتانا چاہتی ہوں کہ وہ آخری جز پڑھ لیتے جس میں لکھا ہے کہ جی ہاں ہسپتالوں کا خطرناک فضلہ انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ فیصل آباد شہر کے مذکورہ بالا پانچ ہسپتالوں کی ضروریات اور ان کے خطرناک فضلہ کی مقدار کو سامنے رکھتے ہوئے محکمہ مزید incinerators بھی مہیا کرے گا جس کی سکیم منظور ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! اس مرتبہ سکیم منظور کروائی ہے اور ہم مزید incinerators بڑھانے لگے ہیں۔ ہمارے پاس already incinerators ہیں، یہ استعمال ہوتے ہیں اور جہاں incinerator خراب ہوا تھا اس کا پرائیویٹ کمپنی کے ساتھ باقاعدہ ایک معاہدہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ incinerators کب تک بڑھادیں گے؟ وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم انشاء اللہ اسی سال کے اندر کوشش کر رہے ہیں کہ یہ incinerators لگ جائیں۔ جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جو میں نے point out کیا ہے وہ اس وجہ سے کیا ہے کہ الائیڈ ہسپتال وہ ہے جو سرگودھا، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور چنیوٹ کو cater کرتا ہے۔ اس پورے ڈویژن کے اندر ایک ہی بڑا ہسپتال ہے جہاں پانچوں اضلاع سے لوگ آکر اپنا علاج معالجہ کرواتے ہیں۔ اس ہسپتال میں اس وقت incinerator مرمت کی وجہ سے عارضی طور پر بند ہے۔ ہسپتال نے خطرناک فضلہ تلف کرنے کے لئے فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ساتھ MOU کر رکھا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ اتنے بڑے بڑے دعوے، اتنی بڑی باتیں کہاں گئیں؟ ماشاء اللہ ہماری اتنی لائق منسٹر صاحبہ ہیں یہ اب تک الائیڈ ہسپتال کا فضلہ تلف کرنے والے room تیار نہیں کروا سکیں، اس کی مشینری کی مرمت نہیں کروا سکیں جبکہ یہ پچھلے سیشن کا سوال

ہے اور پچھلے سیشن میں بھی on the floor of the House یہ commitment کی گئی تھی کہ ہم اس کو ٹھیک کریں گے۔

جناب سپیکر! اب پھر یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم اس کو اگلے سال تک ٹھیک کروالیں گے۔ یہ کیسا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہے اور ان کے کیسے سیکرٹری ہیں؟ پھر اس محکمے کو بند کر دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ کا پوائنٹ آگیا ہے ایک منٹ سن لیں۔ منسٹر صاحبہ! یہ الائیڈ ہسپتال تو بڑی دیر سے ہے وہاں کچھ پراجیکٹ میں نے بھی شروع کئے تھے وہ بند ہو گئے تھے۔ یہ جو incinerators کی بات کر رہے ہیں جب آپ آئے تھے اس وقت اس کی کتنی کمی تھی اور اب کتنے ہیں اور کتنے بننے والے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جہاں تک incinerators کا تعلق ہے اس وقت الحمد للہ ہمارے 26 اضلاع میں جو THQs ہیں ان تمام میں incinerators لگ گئے ہیں۔ جو ہم نے نئے incinerators منگوائے تھے وہ سارے چل رہے ہیں۔ خاص طور پر جو فیصل آباد کے ہسپتال کا incinerator خراب ہوا ہے اس کا already ایک پرائیویٹ کمپنی کے ساتھ MOU sign ہو چکا ہے۔ لاہور کے ہسپتالوں کا پہلے MOU sign ہوا تھا اور باقاعدہ انہی کے دور میں ہوا تھا پہلے ہسپتالوں میں باقاعدہ سارا فضلہ اکٹھا کیا جاتا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، وہ تو ہو گیا لیکن جو فیصل آباد کے ہسپتال کا ہے اس کے بارے میں بتادیں۔ وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس کے بارے میں ابھی MOU sign کیا ہوا ہے لیکن already نئے incinerators منگوانے کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ نے MOU sign کئے ہیں؟ وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، کئے ہیں۔

جناب سپیکر: پھر اس سے پہلے requirement پوری کیوں نہیں ہوئی؟
وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں نے آپ کو بتایا ہے کہ۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، جب آپ آئے تھے تب ہی آپ کو کرنا چاہئے تھا۔۔
وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! اس سے پہلے تو آپ کو پتا تھا کہ یہ فضلہ بیچا جاتا تھا۔ پہلے اس کا باقاعدہ وزن کر کے بیچ دیا
کرتے تھے جب ہم آئے پھر ہم نے strict steps لینا شروع کئے تاکہ کوئی فضلہ فروخت نہ ہو۔
آپ کو تو پتا ہے کہ پچھلے دور میں ہسپتال کا فضلہ باقاعدہ فروخت ہوا کرتا تھا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے یہ آپ جلدی ٹھیک کروالیں۔
وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! ہم جلدی ٹھیک کروالیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا صرف ایک ضمنی سوال تھا کہ الائیڈ ہسپتال پانچ اضلاع کو
cater کرتا ہے اس میں ہزاروں کی تعداد میں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، یہ پوائنٹ آگیا ہے اور آپ کا مقصد یہ تھا کہ یہ کام جلدی ہو جائے۔
جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں بھی آپ نے منسٹر صاحبہ کو یہ بات کہی تھی
کہ آپ اس کو جلدی کریں لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، یہ کام جلدی ہو جائے گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جلدی ہو جائے گا اب آپ نے اس کو کیا کرنا ہے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! اس کا solution موجود ہے۔ غلام محمد آباد ٹچنگ ہسپتال میں ایک بہت بڑی capacity کا Incinerator لگا ہوا ہے اگر آپ اس کے ساتھ Hospital to Hospital contract کر لیں تو Incinerator وہیں insulate کر دیں اس کی capacity اس ہسپتال کی capacity سے بہت زیادہ ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! فیصل آباد کے تین سرکاری ہسپتالوں میں Incinerator کی سہولت موجود ہے جس میں ڈی ایچ کیو اور گورنمنٹ جنرل غلام محمد ہسپتال شامل ہے اس ہسپتال کو utilize کرتے ہیں باقی ہسپتال کے لئے یہ تین Incinerator ہیں۔ الائیڈ ہسپتال کا اپنا separate Incinerator تھا اب وہ چونکہ خراب ہے اور ہم اس کو replace کر رہے ہیں جب تک اس کی replacement نہیں ہو جاتی، ہم نے MOU ایک پرائیویٹ کمپنی سے sign کیا ہوا ہے۔ ہم یہ ensure کر رہے ہیں کہ سارے فضلے کی تلفی کا بندوبست کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، اگلا سوال محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔
محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! سوال نمبر 2386 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں نیا ڈی ایچ کیو ہسپتال بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*2386: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ غازی میڈیکل کالج بننے کے بعد ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان کو اپ گریڈ کر کے ٹچنگ ہسپتال بنا دیا گیا ہے؟
- (ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ڈیرہ غازی خان کی بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حکومت نیا ڈی ایچ کیو ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان اور اس کے گرد و نواح کے لوگوں کو صحت کی سہولیات بہم پہنچانے اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کو میڈیکل کی تعلیم کے حصول کے لئے غازی میڈیکل کالج کی تعمیر عمل میں لائی گئی ہے۔ یکم جولائی 2013 سے ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان کو اس میڈیکل کالج سے منسلک کر کے ٹیچنگ ہسپتال کا درجہ دے دیا گیا ہے جس سے ساؤتھ پنجاب کے مریضوں کو مستند ماہر ڈاکٹرز کی خدمات کے ساتھ ساتھ جدید ترین تشخیصی نظام و مشینری کی سہولیات حاصل ہیں۔ یہ ہسپتال اس وقت 890 سینکشن بیڈز پر مشتمل ہے جن میں سے 660 بیڈز فنکشنل ہیں۔

(ب) ابتداء میں ڈی ایچ کیو ہسپتال 540 سینکشن بیڈز پر مشتمل تھا جس کی توسیع کر کے ٹیچنگ ہسپتال میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ چونکہ عمارت کو سیلاب سے بہت نقصان پہنچا ہے اور کچھ حصہ قابل استعمال نہ ہے۔

350 بستروں پر مشتمل نیا بلاک زیر تعمیر ہے، دو فلور مکمل تعمیر اور فعال ہو چکے ہیں اور تیسرا فلور اسی سال مکمل ہو جائے گا۔ اس طرح فنکشنل بستروں کی تعداد 660 ہے۔ مزید برآں حکومت پنجاب نے ڈیرہ غازی خان کی آبادی کی طبی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مدر اینڈ چائلڈ بلاک، ایمر جنسی اور او پی ڈی بلاک کے تعمیراتی منصوبہ جات کو اس سال کے ترقیاتی بجٹ میں شامل کیا ہے جس کے لئے (491M) انچاس کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ کی تعمیر کا منصوبہ بھی رواں سال کی ADP میں شامل ہے۔ اس منصوبہ کی منظور شدہ لاگت 4.2 ارب روپے ہے اور رواں سال اس منصوبے کے لئے ایک ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ مذکورہ بالا تفصیلات سے عیاں ہے کہ صحت کی سہولیات ڈی جی خان کی آبادی کے لئے کافی ہیں اور فی الحال ڈی ایچ کیو ہسپتال بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں نے غازی میڈیکل کالج بننے کے بعد ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان کو اپ گریڈ کرنے کے حوالے سے سوال کیا تھا۔

جناب سپیکر! یہ صحیح ہے کہ یہاں پر 660 بیڈز functional ہیں اور 890 بیڈز sanctioned ہیں لیکن ادھر 30 لاکھ سے زیادہ کی آبادی ہے، بلوچستان کے north east کے علاقے سے بھی وہاں ہزاروں کی تعداد میں مریض آتے ہیں اور tribal areas سے بھی وہاں پر complicated cases آتے ہیں تو ان بیڈز کی تعداد بہت کم ہے even اگر پورے بیڈز بھی functional ہو جائیں گے تب بھی ایک اور ڈی ایچ کیو کی ضرورت ہے تو میری اپنی حکومت سے humble request ہے کہ next budget میں ایک نیا ڈی ایچ کیو ہسپتال اور 1000 بیڈز اس ایریا کو دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! already جو ڈیرہ غازی خان کا 540 بیڈز کا ڈی ایچ کیو ہسپتال تھا اس کو ٹیچنگ ہسپتال بنا دیا گیا، 350 بستروں پر مشتمل ایک نیا بلاک شروع کر دیا گیا تھا اور ہماری حکومت آنے کے بعد اس کے دو floor کو مکمل کر کے اس میں مریضوں کو شفٹ کر دیا ہے اور ڈاکٹر شاہینہ کریم کو پتا ہے کہ مدر اینڈ چائلڈ کیئر کے حوالے سے جتنا بڑا ارش تھا ان میں ہم نے ماں اور بچے کے لئے 100 بیڈز کا ایک وارڈ بنایا۔ اس وقت ہمارے 607 بیڈز functional ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ بتاتی چلوں کہ باقی حکومت پنجاب نے THQs اور سارے آر ایچ سی کو اپ گریڈ کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ یہ بھی بتاتی چلوں کہ ایمر جنسی کا نیا بلاک اور مدر اینڈ چائلڈ کیئر کا ایک نیا بلاک بن رہا ہے جس کی لاگت 491 ملین یعنی 49 کروڑ 10 لاکھ روپے ہے اور already اس ADP کے اندر ہے۔ اس کے علاوہ کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ کی تعمیر کا منصوبہ بھی رواں سال ADP میں شامل ہے اس منصوبے کی منظور شدہ لاگت 4.2 بلین روپے ہے اور رواں سال میں منصوبے کے لئے ایک ارب روپے کی خطیر رقم جو ہے وہ مختص کی گئی ہے۔ اس مرتبہ اس کا

PC-1 منظور ہو گیا ہے اور انشاء اللہ اس کی عنقریب ان ڈیڑھ دو مہینوں کے اندر اس کی ground breaking اور construction شروع ہو جائے گی۔ اب چونکہ بہت سارے بیڈز اور بن رہے ہیں اور ہم لوگوں نے مدرائنڈ چائلڈ کیئر کا انتظام علیحدہ کیا ہے تو the number of beds which will be in DG Khan will be coming to more than twelve hundred beds for the time being تو یہ ضرورت پوری ہوگی لہذا نیا ڈی ایچ کیو بنانے کی ضرورت نہ ہے لیکن جہاں جہاں ہمارے ٹچنگ ہسپتال ہیں تو وہاں ہم نے DHQs کو ہی ٹچنگ ہسپتال میں convert کیا ہے اور وہاں کوئی مزید ٹچنگ ہسپتال نہیں بنایا۔

جناب سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہے۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! لیکن وہاں جتنی آبادی ہے اور جتنے complicated cases آتے ہیں، میں اپنی حکومت کی بہت مشکور ہوں کیونکہ یہ پہلے بہت neglected area تھا اب کافی اس کو اپ گریڈ کیا گیا ہے لیکن مستقبل قریب میں ہمیں ایک ڈی ایچ کیو کی ضرورت پڑے گی تو kindly next budget میں اس کو considered کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آخری سوال ہے کیونکہ ایک گھنٹہ ٹائم ہو گیا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2499 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں کی نجکاری سے متعلقہ تفصیلات

*2499: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا درست ہے کہ حکومت صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں کی نجکاری کرنے جا رہی ہے؟

(ب) سرکاری ہسپتالوں کی نجکاری کرنے کی وجوہات کیا ہیں اس کی تفصیلات بتائی جائیں؟
وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) یہ تاثر بالکل غلط ہے کہ حکومت صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں کی نجکاری کرنے جارہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے سرکاری ہسپتالوں کی استعداد کار اور مریضوں کو صحت کی بہترین سہولیات مہیا کرنے کی خاطر ہسپتالوں کو زیادہ بااختیار بنانے کے لئے قانون سازی کی ہے۔

(ب) گورنر پنجاب کی منظوری کے بعد میڈیکل ٹچنگ انسٹیٹیوشن ریفرمز آرڈیننس 2019 کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ اس نوٹیفکیشن کے تحت تمام ہسپتال بدستور سرکاری ہسپتال ہی رہیں گے۔ تاہم ان ہسپتالوں کو مکمل بااختیار بنا دیا جائے گا۔ مریضوں کو مفت علاج معالجہ کی سہولیات پہلے کی طرح جاری رہیں گی ہسپتالوں کا انتظام بورڈ آف گورنرز چلائیں گے ہسپتالوں کو single line budget گورنمنٹ کی طرف سے مہیا کیا جائے گا لہذا ہسپتال اپنی ضرورت کے تحت اس بجٹ کو استعمال کر سکیں گے۔ ہسپتالوں کو مشینوں کی خریداری و مرمت کے لئے محکمہ صحت سے منظوری کی ضرورت نہیں رہے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! ج: (الف) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ حکومت کے بقول وہ سرکاری ہسپتالوں کی نجکاری نہیں کرنا چاہتی تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہسپتالوں میں بورڈز کیوں بنائے جارہے ہیں، ان بورڈز میں حکومتی لوگ کیوں شامل ہیں اور وہ بورڈز کیوں decide کریں گے کہ کس مریض کا مفت علاج ہو گا یا نہیں؟ اب اس سے پہلے جو سابقہ حکومت تھی کیا اس میں بھی اس طرح decide ہوتا تھا کہ مریضوں کا مفت علاج بورڈ decide کرتا تھا پلیز! اس پر ذرا مجھے منسٹر صاحبہ بتائیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میڈیکل ایچنگ انسٹیوشن ایکٹ کے اندر جو بورڈ لایا جا رہا ہے وہ بنیادی طور پر ہسپتالوں
کی مینجمنٹ کی بہتری کے لئے لایا جا رہا ہے۔ ہمیں یہ feeling تھی کیونکہ ایک ادارہ جس ادارے
کے اندر آپ ان کو administrative اور financial independence دیں تو مینجمنٹ
کرنا مشکل ہوتا ہے۔ جیسے مشینوں کا ذکر ہو رہا ہے، مشین خراب ہو جاتی ہے پھر یہ ڈیپارٹمنٹ کے
پاس آتے ہیں پھر ڈیپارٹمنٹ ان چیزوں کی delay ختم کرنے کے لئے sanction کرتا ہے۔
جناب سپیکر! ہم نے لکھ دیا ہے اور بار بار دفعہ بتایا ہے کہ کوئی نجکاری نہیں ہے۔ شاید میری
بہن کو پتا نہیں ہے کہ اس وقت تقریباً ہر ٹیچنگ ہسپتال پر ایک بورڈ ہے اس بارے میں ان کو خبر
نہیں ہے۔ اب ہماری چھ یونیورسٹیز ہسپتال ہیں ان سب پر بورڈ ممبرز ہیں اور ہمیشہ وہ بورڈ ممبرز
پرائیویٹ سیکٹر سے لئے جاتے ہیں تاکہ آپ کو اسے چلانے میں help کریں۔ جب یہ بات کہی گئی
ہے تو basically ان کے مریضوں کا خیال کرنے کے لئے جو بجٹ ہسپتالوں کو دیا جائے گا it is just
to improve the management system اور لکھا ہوا ہے کہ:

It's a Medical Teaching Institutions Management
System and it is to improve the management of these
teaching intuitions

جناب سپیکر! اس وقت جو ہم اپنے hospitals کو mega بجٹ دے رہے ہیں اگر
میں صرف 9 ہسپتالوں کا نام لوں تو 8- ارب روپے سالانہ دیا جاتا ہے اس حساب سے جتنے
ہمارے بیڈز ہیں تقریباً ہم 43 لاکھ ہر بیڈ پر استعمال کرتے ہیں but the services are not
satisfactory کیونکہ مینجمنٹ سسٹم میں گڑبڑ ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔
جناب سپیکر: بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابوان کی میز پر رکھے گئے)

ساہیوال: ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں لیبارٹری ٹیسٹ کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات
*1284: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش
بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں تمام ٹیسٹوں کے لئے لیبارٹری موجود ہے اگر
ہاں تو اس لیبارٹری میں کون کون سے ٹیسٹوں کی سہولت میسر ہے؟

(ب) کیا اس میں سی ٹی سکین اور ایم آر آئی کی سہولت موجود ہے اگر ہاں تو یہ سہولت کب
سے فراہم کی گئی اور روزانہ کتنے مریضوں کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں، مکمل تفصیل سے
آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا اس ہسپتال میں پتہ کی پتھری gall bladder caleus کا ٹیسٹ میسر ہے یا
مریضوں کو باہر سے ٹیسٹ کروانے کو کہا جاتا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں نیز
ہسپتال میں پتہ کی پتھری کے کتنے آپریشن 17-2016 اور 18-2017 میں کئے
گئے؟

وزیر پرائمری و سکندری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) جی ہاں! لیبارٹری کی سہولت موجود ہے ہسپتال ہذا کی لیبارٹری میں ہونے والے ٹیسٹوں
کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہسپتال ہذا میں سی ٹی سکین کی سہولت موجود ہے لیکن MRI فی الوقت موجود نہ ہے۔
ہسپتال کی اپنی سی ٹی سکین مشین ماہ مئی 2018 سے کام کر رہی ہے اس سے پہلے یہ
سہولت ایک لوکل NGO فراہم کر رہی تھی۔ روزانہ 70 تا 80 مریضوں کی سی ٹی سکین
کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔

(ج) جی ہاں! ہسپتال میں پتہ کی پتھری کے ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے۔ ہسپتال ہذا میں
17-2016 میں 232 اور 18-2017 میں 287 پتہ کی پتھری کے آپریشن ہوئے۔

ساہیوال: ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں ادویات کی دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*1285: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں ڈاکٹر زاور پیر امیڈیکل سٹاف کی کمی کے ساتھ ساتھ ادویات کی بھی شدید کمی ہے؟

(ب) ہسپتال ہذا میں کون کون سی ادویات N/A ہوتی ہیں اور وہاں پر کون کون سی کوالٹی کی ادویات فراہم کی جاتی ہیں اور کتنی ادویات expire ہو جاتی ہیں وہاں پر سٹورز میں ادویات کی صورت حال کیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا ہسپتال میں لیپر و سکوپ / انڈوسکوپ آپریشن کی سہولت موجود ہے اگر ہاں تو 18-2017 میں کتنے لیپر و آپریشن کئے گئے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکل سٹاف کی موجودہ پُر اور خالی اسامیوں کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ ہسپتال میں ادویات کی کوئی کمی نہ ہے، ہسپتال کے سٹور میں موجود ادویات کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) تمام ضروری ادویات ہسپتال ہذا میں موجود ہیں اور کوئی ادویات expire نہ ہوتی ہیں۔ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر نے صوبہ بھر کے تمام ہسپتالوں میں موجودہ ادویات کی expiry date جاننے کے لئے ایک online سسٹم لاگو کیا ہوا ہے جس کے تحت expiry کے قریب ادویات کی نشاندہی 90 روز قبل ہو جاتی ہے اور ان ادویات کو متعلقہ فرم سے معاہدے کے مطابق بروقت تبدیل کروالیا جاتا ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا میں آئندہ مالی سال میں لیپر و سکوپ مشین خرید لی جائے گی نیز اینڈوسکوپ مشین جولائی 2019 کے وسط میں نصب کر دی گئی ہے اور فکشنل ہے جبکہ اب تک 150 سے زائد اینڈوسکوپ کی جاچکی ہیں۔

لاہور: لیاقت آباد میں عطائی ہیلٹھ سنٹر کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات
 *1204: چودھری افتخار حسین چیمپھر: کیا وزیر سیشلائزڈ ہیلٹھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ
 نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن کے ساتھ ملحقہ آبادی لیاقت آباد میں کوئی ہیلٹھ سنٹر نہ
 ہے مذکورہ علاقہ میں آبادی بہت زیادہ ہے ہیلٹھ سنٹر نہ ہونے کی وجہ سے عطائی ڈاکٹروں
 کی بھرمار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 18-2017 میں ان عطائی ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی کی گئی
 لوگ ڈاکٹروں کے نام لکھ کر وہی کلینک دوبارہ کھول لیتے ہیں؟

(ج) مذکورہ آبادی میں کتنے کلینک رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ ہیں تفصیل بتائیں؟

(د) اگر جڑہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں ہیلٹھ سنٹر بنانے
 اور عطائی ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں
 تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلٹھ کیئر / سیشلائزڈ ہیلٹھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 (الف) ماڈل ٹاؤن کے ساتھ ملحقہ آبادی لیاقت آباد میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ای پی آئی
 سنٹر اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میڈیکل سنٹر نزد گورنمنٹ انٹر کالج فار گرلز لیاقت
 آباد کوٹ لکھپت میں موجود ہے۔

(ب) پنجاب ہیلٹھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے مل کر ضلع لاہور میں 5668
 عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا ہے جس میں سے 2794 عطائیوں کے اڈوں کو سر بمبر کر
 دیا ہے مزید برآں 1267 عطائیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں۔ لاہور کے علاقہ
 لیاقت آباد میں آٹھ عطائیوں کے اڈوں کو سیل کیا۔ پی ایچ سی اور ڈسٹرکٹ ہیلٹھ
 اتھارٹی کے ٹیمیں عطائیوں کے اڈوں پر مسلسل نظر رکھتی ہیں اگر کوئی عطائی دوبارہ
 پرکٹس کرتا ہوا پایا جاتا ہے تو اس کو سیل کر کے جرمانہ کر دیا جاتا ہے۔

(ج) مذکورہ علاقہ میں ٹوٹل 32 کلینک بشمول جی پی کلینک، ڈینٹل کلینک، مطب اور ہو میو پیٹھک کلینکس موجود ہیں جن میں سے 23 پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ چار کلینکس کی رجسٹریشن کو مطلوبہ دستاویزات کی عدم فراہمی کی وجہ سے زیر التواء ہے۔ دو کلینکس نے رجسٹریشن کے لئے اپلائی نہیں کیا جبکہ ایک کو سیل اور ایک زیر نگرانی ہے۔

(د) ہیلتھ سنٹر کے قیام کا اختیار محکمہ صحت پر انمری اینڈ سائنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ مل کر عطائیت کے خلاف بھرپور کارروائی کر رہا ہے۔ اب تک پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ مل کر ٹوٹل 57,149 مبینہ عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا جن میں سے 22,980 عطائی کلینکس بند کئے گئے۔ مزید برآں 12,503 عطائیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں اور تقریباً 46 کروڑ سے زائد کے جرمانے عائد کئے جا چکے ہیں۔

ساہیوال میڈیکل کالج میں ٹیچنگ کیڈر اور ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں سے متعلق تفصیلات
*1286: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر سیشلارنڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال میڈیکل کالج 2011 میں قائم کیا گیا کیا کالج ہذا میں ابھی کوئی کنسٹرکشن باقی ہے یا مکمل ہو چکی ہے کیا اس کے لئے مزید فنڈز درکار ہیں؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج ہذا میں پروفیسرز کی 22 اسامیوں کے برعکس اٹھارہ اسامیاں، اسسٹنٹ پروفیسر کی 26 اسامیوں میں سے 17 اسامیاں اور میڈیکل افسر WMOS/MOS کی 99 اسامیوں سے 65 خالی ہیں۔ درج بالا اسامیاں کب سے خالی ہیں اور یہ کب تک پر کی جائیں گی ان کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کالج ہذا میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد کتنی ہے اس کی تفصیل سال وار بتائیں، قیام سے تاحال کتنے طلباء سال وار فارغ التحصیل ہوئے اور ان کو ڈگریاں عطا کر دی گئی ہیں، فارغ التحصیل طلباء نے ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں کتنا عرصہ خدمات سرانجام دیں اور مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) یہ درست ہے کہ ساہیوال میڈیکل کالج 2011 میں قائم ہوا تھا۔ اور کنسٹرکشن کا کوئی کام باقی نہ ہے اور صرف گیس کنکشن کے لئے فنڈ زدر کار ہیں۔ سوئی گیس کے کنکشن کے لئے PC-I میں 1.5 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں، محکمہ سوئی گیس نے کنکشن کے لئے جو ڈیمانڈ نوٹس بھیجا ہے اس کی رقم 25.660 ملین روپے ہے لہذا پرنسپل ساہیوال میڈیکل کالج کو پہلے ہی ہدایت کر دی گئی ہے کہ revised PC-I بھیجے تاکہ اس کو منظوری کے لئے متعلقہ فورم کو بھیجا جائے۔

(ب) میڈیکل آفیسر کی 118 اسامیوں میں سے 179 اسامیاں پر ہیں اور 39 خالی ہیں۔
پروفیسر کی 22 اسامیوں میں سے 14 اسامیاں پر ہیں اور 18 خالی ہیں۔
ایسوسی ایٹ پروفیسر کی 28 اسامیوں میں سے 15 اسامیاں پر ہیں اور 13 خالی ہیں۔
اسسٹنٹ پروفیسر کی 36 اسامیوں میں سے 31 اسامیاں پر ہیں اور 5 خالی ہیں۔
باقی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بھرتی اور پروموشن کا عمل جاری ہے۔
(ج) کالج ہذا میں طلباء کی کل تعداد 500 ہے اور ہر سال 100 طلباء کی کلاس آتی ہے۔ اب تک 4 سیشن (400 طلباء) فارغ التحصیل ہو چکے ہیں اور ہر طالب علم ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ایک سال کی ہاؤس جاب مکمل کرتا ہے اور طلباء کو ڈگریاں دینے کے سلسلہ میں کام جاری ہے۔

ساہیوال ڈی ایچ کیو ہسپتال کی زیر تعمیر بلڈنگ و دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات
*1287: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کی 500 بیڈز پر مشتمل بلڈنگ زیر تعمیر ہے اگر ہاں تو اس کا کتنا کام مکمل ہو چکا ہے کتنا باقی ہے اس پر آنے والی مکمل لاگت مع فنڈز کی allocation سال وار بتائیں، کتنا فنڈ بقایا درکار ہے اور رواں سال 19-2018 میں ہسپتال ہذا کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ رحمت اللعالمین وارڈ جس کا افتتاح 1985 میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے کیا تھا اب اس کی حالت بہت ابتر ہے وہاں پر ای سی جی اور ECHO کے علاوہ کوئی دیگر سہولت میسر نہ ہے۔ کیا حکومت اس ہسپتال میں پی آئی سی لیول کی دل کے مریضوں کو اس ہسپتال میں سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے جس میں Angio Graphy/ E.T.T کے علاوہ heart stenting شامل ہیں اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ ہسپتال کے ایک بلاک کی 500 بیڈز پر مشتمل بلڈنگ زیر تعمیر ہے اس کا بیشتر کام مکمل ہو چکا ہے 15-2014 تا 19-2018 فنڈز کی allocation کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ رواں سال 19-2018 میں ہسپتال ہذا کے لئے 104.333 ملین (10) کروڑ 43 لاکھ 33 ہزار روپے کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں، یہ پراجیکٹ جون 2023 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ رحمت اللعالمین وارڈ کا افتتاح 1985 میں کیا گیا تھا۔ تاہم 128 بستروں پر مشتمل رحمت اللعالمین بلاک ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں پوری طرح فعال ہے دل وارڈ میں مریضوں کو دی جانے والی سہولیات درج ذیل ہیں:

Monitor=20، B.P Apparatus Medical، Defibrillator، Patient

Nebulizer، Gases، Suction Machines، ECG، ECHO کی سہولت

موجود ہے۔

معزز ایوان کو یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ 500 بستروں پر مشتمل زیر تعمیر بلاک میں شعبہ امراض دل میں 20 بستروں کا اضافہ کیا جا رہا ہے، جس سے کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ منصوبہ مکمل ہونے پر 60 بیڈز کا ہو جائے گا اور اس میں مندرجہ ذیل سہولیات دستیاب ہوں گی۔

- 1) (Cardiac Care Unit) CCU
- 2) Icu
- 3) Angiography
- 4) Angioplasty
- 5) Echo Cardiography
- 6) ETT
- 7) ECG
- 8) Resuscitation Trolley
- 9) Defibrillator

فیصل آباد: الائیڈ ہسپتال میں، پروفیسر، رجسٹرار و میڈیکل آفیسر سے متعلقہ تفصیلات
***1937: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن راز راہ نوازش**
بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہے؟
- (ب) اس میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر، سینئر رجسٹرار، رجسٹرار اور SMO/MO کی کتنی اسامیاں وارڈوار ہیں؟
- (ج) کتنی اسامیاں پر ہیں اور کتنی خالی ہیں؟
- (د) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟
- (ه) کتنے ڈاکٹرز اعزازی طور پر ان ہسپتال میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟
- (و) اس ہسپتال کے سال 2018-19 کے بجٹ کی تفصیل بتائیں۔ اس ہسپتال میں 2018-19 کے دوران کتنی رقم ایل پی پر خرچ کی گئی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف)

(1) الائیڈ ہسپتال 1520 بیڈز پر مشتمل ہے۔ اس ہسپتال میں فی الوقت 34 وارڈز
/ یونٹس موجود ہیں جن میں بذریعہ داخلہ مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کی
جاتی ہیں۔

(ب) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد جو کہ فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی سے الحاق شدہ ہے میں
پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، سینئر رجسٹرار، رجسٹرار، سینئر میڈیکل آفیسرز اور
میڈیکل آفیسرز کی کل اسامیاں 565 ہیں۔

(ج) فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں اسامیوں کی تفصیلات
ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ه) اعزازی طور پر کام کرنے والے ڈاکٹرز کی تعداد 56 ہے۔

(و)

(1) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کے لئے بجٹ کی مد میں سال 19-2018 میں مبلغ
/- 3,213,454,142 روپے مختص کئے گئے۔

(2) لوکل پراجیکٹ پر سال 19-2018 میں مبلغ -/ 27,865,281 روپے خرچ
ہوئے۔

فیصل آباد الائیڈ ہسپتال میں سی ٹی سکین مشینوں کی تعداد اور حالت سے متعلقہ تفصیلات
* 2602: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ
نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں کل کتنی سی ٹی سکین مشینیں نصب ہیں؟

(ب) کیا یہ مشینیں صحیح حالت میں کام کر رہی ہیں اگر ہاں تو روزانہ کی بنیاد پر کتنے لوگ اس
سے مستفید ہو رہے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں کل تین سی ٹی سکین مشینیں نصب ہیں۔

(ب) اس وقت الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں تین سی ٹی سکین مشینیں صحیح حالت میں کام کر رہی

ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ایک سی ٹی سکین مشین جو کہ 24 گھنٹے ایمر جنسی کے مریضوں کو فری سروسز مہیا کر

رہی ہے۔

ایک سی ٹی سکین مشین مین شعبہ ریڈیالوجی الائیڈ ہسپتال میں لگائی گئی ہے، جو کہ

ایمر جنسی، انڈور اور آؤٹ ڈور مریضوں کو سروسز مہیا کر رہی ہے۔

تیسری سی ٹی سکین مشین جو کہ مندرجہ بالا دونوں سی ٹی سکین مشینوں کے خراب

ہونے کی صورت میں کام کرنے کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر سی ٹی

سکین کی سہولت سے مستفید ہونے والے لوگوں کی تعداد تقریباً 100 ہے۔

نارو وال: تحصیل شکر گڑھ میں عطائیوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*2825: جناب منان خان: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان

فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن بنانے کے باوجود صوبہ بھر کے تمام شہروں

قصبہ جات، گاؤں خاص کر نارو وال میں عطائی ڈاکٹرز ابھی تک کام جاری رکھے ہوئے

ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس بابت سخت سے سخت ایکشن لینے اور غریب اور بے کس شہریوں کی

زندگیوں سے کھیلنے والے عطائی ڈاکٹرز کے خلاف کارروائی کرے گی، نہیں تو اس کی

وجوہات کیا ہیں؟

(ج) تحصیل شکر گڑھ میں خصوصی طور پر بتایا جائے کہ کیا کارروائی کی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے مل کو صوبہ بھر میں جون 2015

سے اب تک 64462 عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا ہے جس میں سے 24217

عطائیوں کے اڈوں کو سر بمہر کر دیا ہے۔ مزید برآں 13039 عطائیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں جون 2015 سے شروع کی گئی اس مہم کے دوران نارووال میں 570 عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا جن میں سے 205 عطائیوں کے اڈوں کو سر بمہر کر دیا گیا اور اس سلسلے میں ابھی تک کارروائی جاری ہے کمیشن نے اب تک صوبہ بھر میں 48 کروڑ سے زائد جرمانے کئے ہیں۔

- (ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ عطائیوں کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے اور ہفتہ وار ٹیمیں صوبہ بھر میں کارروائی کر رہی ہیں۔
- (ج) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے جون 2015 سے تحصیل شکر گڑھ میں اب تک 155 عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا ہے جن میں سے 35 کو سر بمہر کر دیا گیا ہے اور 57 عطائیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں اور اس سلسلہ میں مزید کارروائی جاری رہے گی۔

صوبہ میں صحت انصاف کارڈ کی بدولت عوام کو طبی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

* 2852: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے تقریباً 70 لاکھ خاندان اور $3\frac{1}{2}$ کروڑ افراد صحت انصاف کارڈ سے مستفید ہوں گے صوبے کی تقریباً 30 فیصد آبادی کو اس کارڈ کے ذریعے ہیلتھ کو حاصل ہوگا؟

(ب) اس کارڈ سے عوام کو صحت کی کیا سہولتیں فراہم ہوں گی؟

(ج) یہ کارڈ کن لوگوں کو فراہم کیا جاتا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) مورخہ 7- اکتوبر 2019 تک 3.5 ملین خاندانوں کو صحت انصاف کارڈ کی سہولت فراہم کی جا چکی ہے، اس طرح ان خاندانوں کے تقریباً 17.5 ملین افراد صحت کارڈ سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اندازاً 7.0 ملین خاندان جو کہ 30 ملین نفوس پر مشتمل ہوں گے

(اگر ایک خاندان پانچ افراد پر مشتمل ہو) جو کہ صوبہ کی آبادی کا 30 فیصد بنتی ہے، صحت کارڈ سہولت سے مستفید ہوں گے۔

(ب) صحت انصاف کارڈ پروگرام میں عوام کو صحت کی سالانہ بنیاد پر مندرجہ ذیل مفت سہولتیں دی جارہی ہیں۔

تمام ایمرجنسی کی سہولیات۔ دل کے امراض۔ شوگر۔ برن کیسز۔ گردوں کے امراض۔

جگر کے امراض۔ کینسر کے امراض۔ نیوروسرجری کے کیسز۔ HIV اور میپائٹس کے

کیسز۔ گل سہولت package۔ سالانہ - / 720,000 روپے

کارڈ ہولڈر کو 1000 روپے ہسپتال آنے جانے کے لئے کرائے کی مد میں دیئے جاتے ہیں

(تین بار)، ایسے مستحق افراد جو اس پروگرام کے تحت ہسپتال داخل ہوئے اور دورانِ علاج

انتقال کر گئے کی تجویز و تکفین کے لئے 10 ہزار فی کس کے حساب سے مالی معاونت کی جاتی

ہے۔

(ج) وہ تمام پاکستانی شہری جن کا ڈیٹا بیس NSER (نیشنل سوشل کنٹاکٹ رجسٹری) میں موجود

ہے اور جن کی روزانہ آمدنی دو ڈالر یا اس سے کم ہے، ان کو صحت کارڈ کی سہولت دی

جاتی ہے۔

گوجرانوالہ: شہر میں سرکاری ہسپتالوں کی تعداد اور طبی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

* 3012: محترمہ شاہین رضا: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان

فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال ہیں ہر ہسپتال کتنے بیڈز اور وارڈز پر

مشتمل ہے؟

(ب) کس کس ہسپتال میں کارڈیک وارڈ اور برن یونٹ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں میں روزانہ کتنے مریض دل کے امراض اور جلنے کے آتے ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ه) ان ہسپتالوں میں کتنے کارڈیک سرجن، فزیشن اور برن کے سپیشلائزڈ ڈاکٹر کام کر رہے

ہیں؟

- (و) کیا یہ درست ہے کہ ان ہسپتالوں میں روزانہ تیزاب سے متاثرہ اور فیکٹریوں / کارخانوں میں آگ سے جھلنے کے مریض کافی تعداد میں آتے ہیں مگر ان ہسپتالوں میں ان کو مکمل طبی سہولیات میسر نہیں ہوتی ہیں اور ڈاکٹر بھی نہیں ہوتے جن کا اس field میں تجربہ ہو حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟
- وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یا سمن راشد):
- (الف) گوجرانوالہ شہر میں ایک ہی سرکاری ہسپتال ڈی ایچ کیو ٹچنگ ہسپتال گوجرانوالہ موجود ہے۔ اس ہسپتال میں 700 بیڈز ہیں اور یہ 15 وارڈز پر مشتمل ہے۔
- (ب) ڈی ایچ کیو ٹچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں 45 بیڈز پر مشتمل کارڈیک وارڈ موجود ہے جبکہ برن یونٹ موجود نہیں ہے۔
- (ج) ڈی ایچ کیو ٹچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں روزانہ تقریباً 200 دل کے مریض اور اوسطاً دو، تین جلے ہوئے مریض آتے ہیں۔
- (د) ڈی ایچ کیو ٹچنگ ہسپتال گوجرانوالہ ہسپتال کی ایمرجنسی 47 بیڈز پر مشتمل ہے۔
- (ه) ڈی ایچ کیو ٹچنگ ہسپتال گوجرانوالہ ہسپتال میں کارڈیک سرجن اور برن کے سپیشلسٹ ڈاکٹر نہیں ہیں جبکہ چار کارڈیک فزیشن کام کر رہے ہیں۔
- (و) اوسطاً روزانہ دو، تین مریض فیکٹریوں، کارخانوں میں آگ لگنے اور تیزاب سے متاثرہ مریض آتے ہیں۔ تمام مریضوں کو ابتدائی طبی امداد یہاں ہی فراہم کی جاتی ہے۔ تاہم کوالیفائیڈ سرجن جلے ہوئے مریضوں کا علاج کرنے کی مہارت رکھتے ہیں جلے ہوئے مریضوں کو جنرل سرجری کے وارڈز میں علاج کی تمام تر سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اور بیس / تیس فیصد سے زیادہ جلے ہوئے مریضوں کو میوہسپتال اور جناح ہسپتال لاہور کے برن یونٹ میں refer کر دیا جاتا ہے۔

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں انسٹھیزیا ماہرین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3037: محترمہ سلٹی سعدیہ تیمور: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انسٹھیز یا ماہرین کی کمی پورا کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟
 (ب) کیا انسٹھیز یا ماہرین کو خصوصی الاؤنس دیا جاتا ہے کیا سرکاری ہسپتالوں میں نجی طور پر انسٹھیز یا ماہرین کی خدمت حاصل کی جاتی ہیں؟

(ج) صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں انسٹھیز یا ماہرین کی کتنی تعداد ہے؟
 وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 (الف) انسٹھیز یا ماہرین کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت نے جامع اقدامات اٹھائے ہیں جن کے تحت پنجاب پبلک سروس کمیشن کو خالی اسامیوں کی بھرتی کے لئے ریکوزیشن بھیجوائی جا چکی ہے اور عنقریب یہ خالی اسامیاں پُر کر لی جائیں گی، اسی طرح ہر سال صوبہ بھر کے PPSC سلیکٹڈ ڈاکٹرز کو ڈپلومہ آف انسٹھیز یا (دو سالہ) کورس کے لئے ٹریننگ پر بھیجا جاتا ہے۔ محکمہ صحت نے انسٹھیز یا ماہرین کی کمی پورا کرنے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی، بالکل! ریگولر انسٹھیز یا ماہرین کو دوران ٹریننگ ماہانہ الاؤنس دیا جاتا ہے اور جو ڈاکٹرز ٹریننگ مکمل کرتے ہیں ان کو مختلف ہسپتالوں میں بھیجا کر انسٹھیز یا میں خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔

جی، نہیں! انسٹھیز یا ماہرین کی نجی طور پر سرکاری ہسپتالوں میں خدمات نہیں لی جاتی۔ سرکاری انسٹھیز یا ماہرین روٹیشن (ڈیوٹی پلان) میں تمام ہسپتالوں میں اپنی ٹیم کے ہمراہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔

(ج) صوبہ بھر میں انسٹھیز یا ماہرین کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:
 منظور شدہ سیٹیں 415 ہیں ان میں سے 175 انسٹھیز یا ماہرین کام کر رہے ہیں جبکہ 241 سیٹیں خالی ہیں اور اپریل 2021 تک ہمارے موجودہ ٹرینرز جن کی تعداد 229 ہے:

(1) 1st Badge میں 39 ڈاکٹرز نے مارچ 2018 میں ٹریننگ مکمل کی جن کو مارچ

2016 میں ڈیپوٹیشن پر بھیجا گیا۔

(2) 2nd Badge میں 36 ڈاکٹرز نے دسمبر 2018 میں ٹریننگ مکمل کی، جن کو دسمبر 2016 میں ڈیپوٹیشن پر بھیجا گیا۔

(3) 3rd Badge میں 55 ڈاکٹرز کی ٹریننگ جنوری 2018 میں شروع کروائی گئی جو کہ 31- دسمبر 2019 کو مکمل ہوگی۔

(4) 4th Badge میں 190 ڈاکٹرز اپریل 2019 میں ٹریننگ پر گئے جن کی ٹریننگ اپریل 2021 میں ختم ہوگی۔

اس وقت (دو سالہ) ڈپلومہ آف انسٹھیزیا کی ٹریننگ کے لئے صوبہ بھر میں پندرہ ٹریننگ سنٹرز (ٹیچنگ ہسپتال) میں یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کی مدد سے ڈاکٹرز کی ٹریننگ کروائی جا رہی ہے۔

سول ہسپتال گوجرانوالہ کے ڈائریکٹرز سنٹر کو

پرائیویٹ ادارے کے حوالہ کرنے سے متعلق تفصیلات

*3075: محترمہ شاہین رضا: کیا وزیر سیشلز ڈیپارٹمنٹ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال گوجرانوالہ کا ڈائریکٹرز سنٹر کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اس وارڈ میں کتنی سرکاری ڈائریکٹرز کی مشینیں ہیں؟

(ب) یہ سنٹر کب پرائیویٹ ادارے کو کون شرائط پر دیا گیا تھا؟

(ج) اس سنٹر میں پرائیویٹ ادارے نے کتنی مشینیں فراہم کی ہیں؟

(د) اس ادارے کو کتنی سرکاری زمین فراہم کی گئی ہے؟

(ه) اس سنٹر میں روزانہ کتنے مریضوں کے ڈائریکٹرز کئے جاتے ہیں ان میں کتنے سول ہسپتال

کے مریض ہوتے ہیں اور کتنے پرائیویٹ ادارے کے مریض ہوتے ہیں؟

(و) کیا اس سنٹر کو چیک کرنے کا اختیار ایم ایس سول ہسپتال گوجرانوالہ یا اس کے کسی ماتحت کے پاس ہے؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ اس سنٹر میں زیادہ تر ڈائریکٹرز پرائیویٹ اداروں کے مریضوں کے کئے جاتے ہیں اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف)

(1) سول ہسپتال گوجرانوالہ میں 2 ڈائریسٹریونٹ کام کر رہے ہیں۔ ایک پونٹ سرکاری ہے، جو کہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سول ہسپتال گوجرانوالہ اور ماتحت ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کے زیر نگرانی کام کرتا ہے۔ اس پونٹ میں 15 بیڈز اور 15 ڈائریسٹریونٹ مشینیں ہیں۔

(2) سول ہسپتال گوجرانوالہ میں ایک اور پونٹ 15 اکتوبر 2000 سے فلاحی تنظیم جس کا نام نور فاؤنڈیشن یو کے (nfuk) کے زیر اہتمام کام کر رہا ہے۔ جہاں 15 ڈائریسٹریونٹ مشینیں کام کر رہی ہیں جبکہ دو مشینیں لیمر جنسی اور بیک اپ کے لئے ہیں۔

(ب) یہ سنٹر 15- اکتوبر 2000 میں فنکشنل ہوا، نور فاؤنڈیشن یو کے (NFUK) اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پنجاب لاہور کے درمیان طے پائی جانے والی شرائط کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ معاہدے کے صفحہ نمبر 2 سیکشن B کا نمبر A کے مطابق، NFUK، یو کے نے ڈائریسٹریونٹ کو چلانے کی تمام تر ذمہ داری انجمن فلاح و بہبود انسانیت (AFBI) گوجرانوالہ نامی مقامی NGO کو سونپ دی۔

(ج) اس ڈائریسٹریونٹ میں نور فاؤنڈیشن یو کے (NFUK) نے 17 ڈائریسٹریونٹ مشینیں فراہم کی ہوئی ہیں۔

(د) فی الحال یہ ادارہ سول ہسپتال کے انڈور بلاک میں 3293 سکوائر فٹ قائم ہے جبکہ یہ انجمن اس ڈائریسٹریونٹ کو توسیع دینے جارہی ہے جس کے لئے ہسپتال انتظامیہ نے ایک کنال 13 مرلے جگہ ہسپتال کی جنوبی طرف منتقل کی ہے۔

(ه) اس سنٹر میں روزانہ 28 مریضوں کے ڈائریسٹریونٹ کئے جاتے ہیں۔ یہ مریض وہی ہوتے ہیں جن کو ہسپتال میں کام کرنے والے گردہ ماہرین ڈائریسٹریونٹ کا مشورہ دیتے ہیں اور ان مریضوں کو جگہ کی دستیابی کی صورت میں اس سنٹر میں ایڈجسٹ کر دیا جاتا ہے۔ مریضوں کی اوپی ڈی سلیپ ہسپتال سے ہی جاری کر دی جاتی ہے۔ چنانچہ تمام مریض ہسپتال کے ہی ہوتے ہیں اور پرائیویٹ مریض کوئی نہیں ہوتا۔ سرکاری طور پر ڈائریسٹریونٹ کی کوئی فیس نہ ہے جبکہ انجمن بھی فری ڈائریسٹریونٹ کرتی ہے۔

- (و) عمومی طور پر ایم ایس یا ان کا کوئی ماتحت اس سنٹر کو چیک کرتے ہیں اور نہ ہی شرائط میں ایم ایس کو سنٹر چیک کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔
- (ز) یہ درست نہ ہے کہ اس سنٹر میں زیادہ تر پرائیویٹ اداروں کے مریضوں کا ڈائیلیسز کیا جاتا ہے۔

میو ہسپتال لاہور میں چلڈرن ڈیپارٹمنٹ

میں واش رومز کی ناگفتہ بہ حالت سے متعلقہ تفصیلات

* 3081: محترمہ شعوانہ بشیر: کیا وزیر سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ میو ہسپتال لاہور کے چلڈرن وارڈ میں واش رومز کی حالت کئی سالوں سے انتہائی ناقص ہے بچوں کے شعبہ میں بدبو اور ناقص صفائی کی وجہ سے پیپائٹس اور دیگر امراض پھیلنے کا شدید خطرہ ہے؟
- (ب) کیا حکومت اس سلسلے میں کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایم ایس اور دیگر سینئر ڈاکٹرز ان واش رومز کا وزٹ ہی نہیں کرتے، شہریوں کی طرف سے بارہا شکایت کے باوجود کوئی توجہ نہیں دی گئی؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) چلڈرن وارڈ کے ہر فلور پر مریضوں اور ان کے لواحقین اور سٹاف کے لئے باتھ رومز موجود ہیں بچوں کے شعبہ میں ڈیوٹی پر موجود عملہ تین شفٹوں میں 24 گھنٹے انہیں صاف رکھتا ہے۔ ان باتھ رومز کی مرمت کا کام حسب ضرورت ہوتا ہے۔ دو زنانہ اور دو مردانہ (چار) باتھ رومز کی تعمیر نو کی گئی ہے۔
- (ب) حکومت بلڈنگ کی ریپیر کے لئے بجٹ مہیا کرتی ہے۔ بجٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نارمل روٹین میں انتظامی ڈاکٹر زڈی ایم ایس اور اے ایم ایس ہسپتال کے واش رومز اور وارڈز کی صفائی روزانہ چیک کرتے ہیں۔ ایم ایس اور چیف ایگزیکٹو آفیسر گاہے بگاہے بھی visit کرتے رہتے ہیں۔

لاہور: فاطمہ جناح ڈینٹل ہسپتال / کالج جوہلی ٹاؤن

میں تعلیمی سرگرمیاں شروع نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3088: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2007 میں جوہلی ٹاؤن لاہور میں فاطمہ جناح ڈینٹل ہسپتال اور کالج بنایا گیا؟

(ب) کیا وجوہات ہیں جن کی بناء پر یہاں تعلیمی سرگرمیاں شروع نہیں ہو سکیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) فاطمہ جناح انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹل سائنسز جوہلی ٹاؤن لاہور کا منصوبہ 2007 میں

2778.021 ملین روپے کی لاگت سے منظور اور شروع ہوا، یہ منصوبہ 2010 میں

3448.210 ملین روپے کی revised لاگت سے منظور ہوا اور اس معزز ایوان کو یہ

بتانا ضروری ہے کہ اس منصوبے پر اب تک 540.986 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ب) ابتداء میں اس منصوبے کے scope میں 480 طلباء کے لئے یچنگ کالج، اکیڈمک

بلاک، ڈینٹل سکول، یچنگ ہسپتال، بوائز اینڈ گرلز ہاسٹل، رہائشی اپارٹمنٹس شامل

تھے۔ آخری بار یہ منصوبہ اپریل 2013 میں 633.209 ملین روپے کی لاگت سے

PDWP سے منظور ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ پہلے مرحلہ میں صرف اکیڈمک

بلاک کو مکمل کیا جائے گا۔ اس کی تکمیل کے بعد باقی کاموں کے لئے نیو-PC تیار کیا

جائے گا۔ تاہم حکومت پنجاب کی مالی مشکلات کے باعث اس منصوبے پر کام مکمل نہ ہو

سکا۔ اس وقت منصوبے کا revised PC، پی اینڈ ڈی بورڈ میں منظوری کے مرحلہ

میں ہے جس کی لاگت کا تخمینہ 2413.601 ملین روپے ہے۔ اس کے revised

سکوپ میں ایکڈمک بلاک، کالج / ہسپتال کو آپریشنل کرنا اور ایک تین منزلہ ہاسٹل بلڈنگ شامل ہے۔ جس میں ابتدائی طور پر گراؤنڈ فلور کو مکمل کیا جائے گا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ مالی مشکلات کے باعث یہ منصوبہ مکمل نہ ہو سکا اور تعلیمی سرگرمیاں شروع نہ ہو سکیں۔ اس سال اس منصوبہ کے لئے 600 ملین کی خطیر رقم مختص ہے اور منصوبے کے revised PC-I کی منظوری کے بعد اس پر جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔

صوبہ کے ہسپتالوں میں میڈیکل مشینری

کی دیکھ بھال کے لئے انجینئر اور ٹیکنیشنز کی خدمات سے متعلقہ تفصیلات

*3097: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں طبی مشینری کی دیکھ بھال اور مرمت کے لئے انجینئر اور ٹیکنیشنز کو تعینات کیا گیا ہے تو ان کی تعداد اور اپوائنٹمنٹ کی جگہ بتائیں؟
وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام صوبہ بھر میں 76 بائو میڈیکل انجینئرز اور 3846 ٹیکنیشنز کام کر رہے ہیں، تفصیلات تتمہ (الف اور ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ہسپتالوں کے خطرناک فضلہ کو کباڑیوں کے ہاتھوں فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*3146: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے سرکاری و پرائیویٹ ہسپتالوں، کلینکس اور لیبارٹریوں سے بڑی تعداد میں پیدا ہونے والا خطرناک فضلہ تلف کرنے کی بجائے کباڑیوں کو فروخت کیا جا رہا ہے؟

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس فضلے سے پلاسٹک کے کھلونے، برتن سمیت بہت سی اشیاء تیار کی جاتی ہیں جو کہ انسانی صحت کے لئے انتہائی خطرناک ہیں؟
- (ج) کیا حکومت محکمہ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد اور محکمہ کے ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیر نگرانی تمام ہسپتالوں میں سے جن ہسپتالوں کے اپنے incinerator موجود ہے اور وہ جو نزدیکی ہسپتال یا پرائیویٹ کمپنی کے ذریعے خطرناک فضلہ کو تلف کرتے ہیں ان کی مکمل تفصیل اپوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن پرائیویٹ ہسپتالوں کلائنکس اور لیبارٹریوں سے پیدا ہونے والا خطرناک فضلہ محفوظ طریقے سے تلف کرنے کے لئے ضروری اقدامات سرانجام دے رہا ہے۔

(ب) سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیر نگرانی تمام ہسپتالوں میں خطرناک فضلہ کے انتظام کی کمیٹی 2014 HWMR کے اصول و ضوابط کے تحت تشکیل دی گئی ہے۔ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیر نگرانی قائم تمام ہسپتالوں میں خطرناک فضلہ کو اکٹھا کرنے کے لئے تمام وارڈز، شعبہ جات میں تین مختلف رنگوں (سرخ، پیلی، سفید اور سبز) بالٹیاں / ڈبے مع ڈھکن رکھی گئی ہیں تاکہ جس جگہ پر خطرناک فضلے کا وزن اور ریکارڈ بھی رجسٹرڈ اُسی جگہ پر کیا جاتا ہے۔ تمام خطرناک فضلہ دن میں دو سے تین بار متعلقہ جگہ سے اُٹھایا جاتا ہے اور دن میں ایک بار اُسے تلف (جلایا) جاتا ہے، یا متعلقہ کمپنی کے حوالے کیا جاتا ہے۔

(ج) اس معاملہ میں محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ تمام امور پر سخت نظر رکھے ہوئے ہے۔ کسی بھی مجرمانہ سرگرمی کی صورت میں سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

لاہور: مینٹل ہسپتال میں ایکسرے، الٹراساؤنڈ مشینوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات
 *3250: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان
 فرمائیں گے کہ:-

- (الف) مینٹل ہسپتال میں ایکسرے / الٹراساؤنڈ مشینوں کی تعداد کتنی ہے؟
 (ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ مشینیں دوسری منزل پر نصب ہیں جس کی وجہ سے ذہنی
 مریضوں کو آمدورفت میں کافی پریشانی اور دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟
 (ج) کیا حکومت ان مشینوں کو گراؤنڈ فلور پر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں
 تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 (الف) ہسپتال میں ایک الٹراساؤنڈ مشین اور دو ایکسرے مشینیں موجود ہیں۔ تینوں مشینیں
 فعال حالت میں ہیں۔

- (ب) جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے ایک ایکسرے مشین ایمر جنسی ڈیپارٹمنٹ کی پہلی منزل پر
 نصب ہے۔ ایکسرے مشین 2012 میں جب خریدی گئی تھی تو کمپنی نے موجودہ جگہ پر
 نصب کی تھی۔ اس ایکسرے مشین کو گراؤنڈ فلور پر منتقل کرنے کی لاگت مشین کی
 موجودہ قیمت کے برابر ہو جائے گی۔ مریضوں کو پریشانی سے بچانے کے لئے ہسپتال ہذا
 میں ramp تعمیر کرنے کے لئے مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کو لیٹر لکھا گیا جس کا
 حوالہ نمبر PIMH/1017 بتاریخ: 14.01.2020 ہے اور اس کی تعمیر کے لئے
 پراسیس جاری ہے۔ جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ دوسری ایکسرے
 مشین ہسپتال ہذا کے سپیشل کیئر یونٹ میں گراؤنڈ فلور پر موجود ہے۔ جو مریضوں کی
 ایمر جنسی ضروریات پوری کر رہی ہے۔ الٹراساؤنڈ مشین ایمر جنسی ڈیپارٹمنٹ میں
 گراؤنڈ فلور پر کمرہ نمبر 12 میں موجود ہے اور وہاں مریضوں کی الٹراساؤنڈ کی جاتی ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا میں الٹراساؤنڈ کی مشین ایمر جنسی ڈیپارٹمنٹ میں گراؤنڈ فلور پر کمرہ نمبر 12 میں موجود ہے۔ ایک ایکسرے مشین پہلے ہی سپیشل کیئر یونٹ میں گراؤنڈ فلور پر موجود ہے اور دوسری ایکسرے مشین کے لئے جلد ramp کی تعمیر مکمل کر لی جائے گی۔

لاہور: مینٹل ہسپتال کے زنانہ وارڈ میں زخمی

ذہنی مریضوں کی مرہم پٹی کی سہولت ناپید ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3253: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مینٹل ہسپتال کے زنانہ بلاک میں ذہنی مریضوں کی dressing کا کوئی انتظام نہیں ہے زخمی عورتوں کو مردانہ وارڈ میں لا کر dressing کی جاتی ہے؟
(ب) کیا حکومت زخمی ذہنی مریض عورتوں کی dressing زنانہ وارڈ میں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) ہسپتال ہذا کے زنانہ وارڈ میں خواتین ذہنی مریضوں کی dressing کا انتظام موجود ہے۔ موجودہ حکومت سے پہلے major injury کی صورت میں علیحدہ main dressing room میں زنانہ مریضوں کو آیا کے ہمراہ بھیجا جاتا تھا اور فی میل سٹاف نرس اور ڈاکٹر کی موجودگی میں dressing کی جاتی تھی۔ البتہ اب موجودہ حکومت میں یہ انتظام بھی مکمل طور پر زنانہ بلاک میں کر دیا گیا ہے۔
(ب) اس جز کا جواب جز (الف) کے جواب میں بیان کر دیا گیا ہے۔

رحیم یار خان شیخ زید میڈیکل ہسپتال فیز II کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*3367: جناب ممتاز علی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے شیخ زید میڈیکل ہسپتال رحیم یار خان II کے قیام کا فیصلہ کیا ہے؟

(ب) اس ہسپتال کا قیام کس جگہ عمل میں لایا جائے گا؟

(ج) اس سلسلہ میں حکومت نے رحیم یار خان میں کس جگہ پر زمین حاصل کی ہے؟

(د) اس ہسپتال کے قیام کے لئے اب تک کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور اس کی باقاعدہ تعمیر کب تک شروع ہونے کا امکان ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) پرانے ہسپتال کی بلڈنگ 1950 میں تعمیر ہوئی تھی اور استعمال کے قابل نہ ہے، جس کو دو ڈیپارٹمنٹس (Building Research Station and Infrastructure Department, Lahore) نے خطرناک قرار دے دیا ہے اور بلڈنگ تقریباً خالی ہو چکی ہے۔ اب فیئر ٹو اس پرانے ہسپتال کی جگہ پر تعمیر ہو گا۔

(ج) نیا ہسپتال اب پرانے ہسپتال کی جگہ پر تعمیر ہو گا۔

(د) اس ہسپتال کے قیام کے لئے PC-I تیار کر کے محکمہ پی اینڈ ڈی کو بھیجا جا رہا ہے۔

بہاولنگر: میڈیکل کالج کی بلڈنگ کی تکمیل

اور ایم بی بی ایس کی کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*3459: جناب محمد جمیل: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولنگر میڈیکل کالج بہاولنگر کی تعمیر سال 15-2014 سے شروع ہے جس کا 42 فیصد سے زیادہ کام ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میڈیکل کالج اور ساہیوال میڈیکل کالج کی بلڈنگ بھی زیر تعمیر ہونے کے باوجود ان کالجز میں ایم بی بی ایس کی کلاسز شروع کر دی گئی تھیں؟

(ج) کیا حکومت بہاولنگر میڈیکل کالج کی پوسٹوں کی ایس این ای منظور کرنے اور اس میں ایم بی بی ایس کی کلاسز ڈی ایچ کیو ہسپتال بہاولنگر یا نزدیکی میڈیکل کالج جو کہ بہاولپور ہیں وہاں پر شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں کیونکہ بہاولنگر پانچ تحصیلوں پر مشتمل ہے جو کہ backward علاقہ ہے یہاں پر تعلیم کی شرح بہت کم ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) میڈیکل کالج بہاولنگر سکیم کی منظوری مورخہ 16.10.2014 کو ہوئی۔ تاہم کالج کی مین بلڈنگ کا تعمیراتی کام ابھی تک شروع نہ ہوا ہے اس کا revised PC-I جس کا کل تخمینہ لاگت 2312.529 ملین روپے مورخہ 12.11.2019 کو محکمہ پی اینڈ ڈی کو برائے منظوری ارسال کیا جا چکا ہے۔ اس وقت مندرجہ ذیل تعمیراتی کام جاری ہیں، جو کہ 75 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔

1- کیفیٹریا	2- بوائز ہاسٹل
3- ڈاکٹر ہاسٹل	4- ریڈیڈ نفل بلڈنگز
5- ٹرہائن	

(ب) ڈی جی خان میڈیکل کالج اور ساہیوال میڈیکل کالج کی تعمیر شروع کر دی گئی تھی اور تکمیل سے کچھ عرصہ قبل کلاسز کا انعقاد عارضی بلڈنگ میں کیا گیا تھا۔

(ج) حکومت کا مستعار یا عارضی بلڈنگز میں کلاسز شروع کرنے کا ارادہ نہ ہے۔ کیونکہ اس کے اپنے مسائل ہیں اور پی ایم سی سے کالج کو recognize کروانا مشکل ہے۔ حکومت میڈیکل کالج کے منصوبہ کو جلد از جلد مکمل کرنا چاہتی ہے۔ اور رواں مالی سال کے ADP میں اس منصوبے کے لئے 500 ملین روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے جس میں سے 200 ملین روپے جاری کر دیئے گئے ہیں جبکہ SNE کی منظوری کا کام کالج کی بلڈنگ کی تکمیل کے بعد ترجیحی بنیادوں پر کیا جائے گا۔

لاہور: پنجاب میٹل ہیلتھ اتھارٹی ایکٹ کے تحت مرتب کردہ پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

* 3491: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میٹل ہیلتھ اتھارٹی ایکٹ کے تحت نیا جامع پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا اس نئے پروگرام کے تحت ذہنی مریضوں کے لئے نئے سنٹر بنانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ سنٹر کہاں بنائے جائیں گے اور ان کی کل تعداد کتنی ہوگی؟
وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) میٹل ہیلتھ آرڈیننس 2001 کے تحت پنجاب میٹل ہیلتھ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال پنجاب کے تعاون سے نئے بحالی مراکز کی تعمیر زیر غور ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ سوشل ویلفیئر کی جانب سے ایک جامعہ منصوبہ اور ڈرافٹ PC-I بھی تیار کیا جا چکا ہے۔

(ج) ایسے بحالی مراکز ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کی سطح پر بنائے جائیں گے اور ابھی تک کے منصوبے میں تین مراکز کا منصوبہ زیر غور ہے۔ مزید تفصیل کے لئے محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال سے آگاہی حاصل کی جاسکتی ہے۔

پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے بجٹ اور عوام کو دی جانے والی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات
* 3622: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کا سالانہ بجٹ کتنا ہے؟

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن عوام کو کون کون سی سہولیات فراہم کرتا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کا سالانہ بجٹ 625 ملین روپے ہے۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن بنیادی طور پر صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کو ریگولیٹ کرنے کی غرض سے ایسے تمام اداروں کو رجسٹرڈ کرتا ہے اور ان اداروں کے لئے صحت کی سہولیات کے کم از کم معیار Minimum Service Delivery Standards (MSDs) مقرر کرتا ہے۔ جو طبی ادارہ ان (MSDs) پر پورا اُترتا ہے اُسے کمیشن کی جانب سے لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔ ماہرین اور سٹیک ہولڈرز کی مشاورت کے بعد کمیشن کی جانب سے بنائے گئے (MSDs) حکومت پنجاب کی جانب سے منظور شدہ ہیں۔

پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن عوام الناس کو وقتاً فوقتاً معیاری صحت کی سہولیات کی فراہمی کے ضمن میں آگہی بہتر بنانے اور عطائیت کے سدباب کے لئے الیکٹرانک، سوشل و پرنٹ میڈیا پر معلومات جاری کرتا رہتا ہے تاکہ کمیشن کے مقاصد کے لئے عوام الناس کا تعاون یقینی بنایا جاسکے۔

پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی جانب سے اب تک 59,121 طبی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کو رجسٹرڈ کیا جا چکا ہے اور 43,317 اداروں کو پرویزنل لائسنس جاری کئے جا چکے ہیں۔ کمیشن اب تک 22,000 سے زائد انسپکشنز کر چکا ہے۔

مزید برآں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن غیر مستند / عطائی حضرات کی پریکٹس کو ختم کرنے کے لئے انسداد عطائیت کی مہم جاری رکھے ہوئے ہے۔ کمیشن کے قواعد کے تحت اب تک صوبہ بھر میں 58,000 چھاپے مارے جا چکے ہیں اور اس کے نتیجے میں 23,087 عطائیت کے اڈے سیل کئے جا چکے ہیں۔ اس ضمن میں ضروری قانونی کارروائی کرنے کے بعد 47 کروڑ سے زائد جرمانہ عائد کیا جا چکا ہے۔ کمیشن طبی سہولیات کی فراہمی میں کسی شکایات کی صورت میں عدالتی انداز سے قانونی چارہ جوئی کی سہولت بھی عوام کے لئے مہیا کرتا ہے اور اس سلسلے میں کمیشن کو سول کورٹ کا درجہ حاصل ہے۔

پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے پاس اب تک صحت کی سہولیات کی فراہمی کے ضمن میں 1,787 شکایات درج ہو چکی ہیں اور ان میں سے 1,486 پر ضروری کارروائی کے بعد فیصلہ کر دیا گیا ہے۔

لاہور: پی آئی سی میں رہائشی اپارٹمنٹس کی الاٹمنٹ پالیسی سے متعلقہ تفصیلات
*3624: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی جیل روڈ لاہور میں نرسز فیملی کی رہائش کے لئے کیا بندوبست ہے؟

(ب) فیملی اپارٹمنٹ کی الاٹمنٹ کی کیا پالیسی ہے؟

(ج) کیا اس پالیسی کے تحت نرسز کو میرٹ پر اپارٹمنٹ الاٹ کئے ہوئے ہیں اس وقت ان اپارٹمنٹ میں کتنی نرسز میرٹ پالیسی کے تحت رہائش پذیر ہیں ان کے نام اور عہدہ بتایا جائے نیز کتنے اپارٹمنٹ ان کو الاٹ کرنے کے لئے بنے ہوئے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) پی آئی سی لاہور میں کام کرنے والی ہیڈ نرسز کے لئے آٹھ فیملی اپارٹمنٹس الاٹ کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ 190 نرسز ہوٹل میں رہائش پذیر ہیں۔

(ب) فیملی اپارٹمنٹ کی الاٹمنٹ پالیسی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی آئی سی لاہور میں تمام الاٹمنٹ میرٹ پر کی گئی ہے۔ ان میں رہائش پذیر ہیڈ نرسز کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ مزید برآں ہسپتال کے اندر واقع فیملی رہائش گاہیں صرف ان ملازمین کو الاٹ کی جاتی ہیں جن کی خدمات کی ادارہ اور مرلیضوں کو ہمہ وقت اشد ضرورت ہوتی ہے۔

گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں پیپائٹس ٹیسٹ مشین کی فعالیت سے متعلقہ تفصیلات

*3680: سیدہ فرح اعظمی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں پانچ سال قبل پیپائٹس (بی) اور (سی) کے علاج کے لئے ایک کروڑ روپے مالیت کی مشین نصب کی گئی لیکن صرف چار ماہ کے بعد اسے بند کر دیا گیا ہے مریض پرائیویٹ طور پر زیادہ فیس دے کر اپنے ٹیسٹ کرواتے ہیں یہ مشین دوبارہ کب تک فعال ہوگی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ علامہ اقبال ہیچنگ ہسپتال اور سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ کی OPD میں پروفیسرز اور سینئر ڈاکٹر ہفتہ میں دو روز مریضوں کا چیک اپ کرتے ہیں باقی تمام ایام اپنی سیٹوں سے غیر حاضر رہتے ہیں؟

(ج) علامہ اقبال ہسپتال اور سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ میں ڈاکٹرز مریضوں کو آپریشن کے لئے چار پانچ ماہ کا طویل ٹائم دیتے ہیں جس سے مریض یا تو پرائیویٹ ہسپتال میں زیادہ فیس ادا کر کے جلد علاج کروانے پر مجبور ہیں اس لئے ڈاکٹرز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے یا ان کو پورا ہفتہ کام کرنے کے لئے ہدایات جاری فرمائیں تاکہ ان مسائل کو حل کیا جائے؟

وزیر پرائمری و سینئر ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) گورنمنٹ علامہ اقبال ہیچنگ ہسپتال سیالکوٹ میں پیپائٹس (بی) اور (سی) کی تشخیص کے لئے جو مشین نصب ہے وہ فنکشنل ہے اور اس پر پیپائٹس (بی) اور (سی) کے علاج کے ٹیسٹ سستے داموں کئے جاتے ہیں۔

(ب) علامہ اقبال میموریل ٹیچنگ ہسپتال اور سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ کی اوپی ڈی میں پروفیسرز اور سینئر ڈاکٹرز ہفتہ میں وہ تمام دن جن دنوں میں ان کی اوپی ڈی ہوتی ہے مریضوں کا چیک اپ کرتے ہیں اور باقی تمام دن وہ ہسپتال یا کالج میں موجود ہوتے ہیں اور اپنے دوسرے انتظامی یا تدریسی کام سرانجام دیتے ہیں۔

(ج) گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ 1964 میں تعمیر کیا گیا تھا ہسپتال میں صرف تین آپریشن تھیٹر ہیں جن میں جتنے مریضوں کا آپریشن بخوبی کیا جاسکتا ہے کیا جاتا ہے اور وہ مریض جو ایمر جنسی میں آتے ہیں اور ان کو فوری آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے ان کا فوری آپریشن کر دیا جاتا ہے، لیکن وہ مریض جن کے مرض اس نوعیت کے ہوتے ہیں کہ وہ بغیر کسی تکلیف کے کچھ عرصہ گزار سکتے ہیں صرف ان مریضوں کو ہی اگلے دنوں کا وقت دیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں 500 بستروں پر مشتمل ہسپتال کے نئے بلاک PC-1A تیاری کے مراحل میں ہے۔

سیالکوٹ: علامہ اقبال ٹیچنگ اور سردار بیگم ہسپتال میں ادویات سے متعلق تفصیلات

* 3681: سیدہ فرح اعظمی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سیالکوٹ کے علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال اور سردار بیگم ہسپتال میں مستحق مریضوں کو ادویات نہیں ملتی جس سے غریب اور مستحق لوگوں کو از حد پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے کب تک مذکورہ ہسپتالوں میں ادویات مہیا کی جائیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

سیالکوٹ کے علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال اور سردار بیگم ہسپتال میں مستحق مریضوں کو ادویات ایمر جنسی ڈیپارٹمنٹ اور اوپی ڈی میں بالکل فری مہیا کی جاتی ہیں اور ان ڈور مریضوں کو بھی جس قدر ممکن ہوتا ہے ادویات فری فراہم کی جاتی ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: علامہ اقبال میڈیکل کالج کے ہاسٹلز کی تعداد اور تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

841: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان

فرمائیں گے کہ:-

(الف) علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کے ہاسٹلز کب بنے تھے اور ان کی تعداد بتائیں؟

(ب) کیا ان کی سالانہ مرمت کی جاتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یا سمن راشد):

(الف) کالج ہذا میں ٹوٹل سات ہاسٹلز ہیں جن کی تفصیل تعمیر درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہاسٹلز	سال تعمیر
1-	بوائز ہاسٹل نمبر 1	1978
2-	بوائز ہاسٹل نمبر 2	1973
3-	بوائز ہاسٹل نمبر 3	1973
4-	گرلز ہاسٹل نمبر 4	1978
5-	گرلز ہاسٹل نمبر 5	1973
6-	نرسنگ ہاسٹل نمبر 6	1988
7-	ڈاکٹرز ہاسٹل نمبر 7	1994

(ب) ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سالانہ مینٹیننس فنڈ / -7,470,000 روپے علامہ اقبال میڈیکل

کالج / جناح ہسپتال لاہور کے اکاؤنٹ نمبر A13301 میں مختص کرتا ہے اس کی تقسیم

مندرجہ ذیل ہے:

(1) علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کے لئے -/2,241,000 روپے (اس میں

سارے ڈیپارٹمنٹس مثلاً لیبارٹریز بشمول گرلز، بوائز ہاسٹلز اور کالج ہذا سے ملحقہ

تمام بلڈنگ کی مینٹیننس کی جاتی ہے۔)

(2) جناح ہسپتال لاہور کے لئے -/4,725,000 روپے

(3) جناح برن سنٹر لاہور کے لئے -/1,245,000 روپے

(4) نرسنگ کالج لاہور کے لئے -/249,000 روپے

مندرجہ بالا دیئے گئے تمام ڈیپارٹمنٹ اپنے مختص کئے گئے فنڈ کو ترجیحی بنیادوں کے مطابق استعمال کرتے ہیں اور ہاسٹلز میں بھی کام کی ضرورت کے مطابق فنڈ استعمال کیا جاتا ہے۔

لاہور: مینٹل ہسپتال زنانہ وارڈز میں ایئر کنڈیشنز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

856: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مینٹل ہسپتال لاہور زنانہ وارڈز میں کل کتنے اے سی لگے ہوئے ہیں؟
(ب) کیا ہر وارڈ میں اے سی صحیح حالت میں کام کر رہے ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت ان کو درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟
وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور کے زنانہ وارڈز میں کل 173 اے سی لگے ہوئے ہیں۔

(ب) زنانہ وارڈز میں ماسوائے چند ایئر کنڈیشنز کے تمام ایئر کنڈیشنز صحیح ہیں، خراب ایئر کنڈیشنز کی مرمت کا کام جاری ہے، یہ ایئر کنڈیشنز گرمیوں کے موسم سے پہلے فعال ہو جائیں گے۔

ضلع لاہور: غیر قانونی میڈیکل پریکٹس

کے حامل افراد کو سزا اور جرمانہ سے متعلقہ تفصیلات

862: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سال 2018-19 تک میڈیکل کی غیر قانونی پریکٹس کرنے والے کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا علاقہ وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں سال 19-2018 تک میڈیکل کی غیر قانونی پریکٹس کرنے والے کتنے افراد کو کتنا جرمانہ مع سزا دی گئی اور کتنے افراد کو چھوڑ دیا گیا نیز جرمانہ سے حاصل ہونے والی رقم کتنی تھی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع لاہور میں سال 19-2018 کے دوران پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے 5805 عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا جس میں سے 2160 عطائیوں کے اڈوں کو سرابھر کر دیا گیا مزید برآں 1275 عطائیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے ایکٹ کے تحت محکمہ کی مہر / سرکاری سیل کو توڑنا یا دکان / جگہ کو بغیر اجازت مجاز اتھارٹی کھولنا تعزیرات پاکستان کی دفعہ 186 کے تحت سنگین جرم ہے، اگر کوئی عطائی قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس عطائی کے خلاف متعلقہ تھانے میں ایف آئی آر کا اندراج کیا جاتا ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں سال 19-2018 کے دوران پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے 7 کروڑ سے زائد کے جرمانے کئے اڑھائی کروڑ سے زائد کے جرمانے وصول کئے۔

ضلع لاہور میں عطائی ڈاکٹروں اور حکیموں کے خلاف کارروائی سے متعلق تفصیلات

863: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سال 19-2018 کے دوران کتنے عطائی ڈاکٹروں اور حکیموں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ب) ضلع لاہور میں مذکورہ سالوں کے دوران جن جن عطائی ڈاکٹروں اور عطائی حکیموں کے خلاف کارروائی کی گئی ان کے نام و پتہ کی تفصیل علاقہ وار فراہم کی جائے؟

(ج) متذکرہ عرصہ کے دوران کتنے عطائی ڈاکٹروں اور عطائی حکیموں کو کتنا جرمانہ اور کتنوں کو سزائیں ہوئیں الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) ضلع لاہور میں سال 2018-19 کے دوران پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے 5805 عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا جس میں سے 2160 عطائیوں کے اڈوں کو سر بمہر کر دیا گیا اور جن میں سے 100 حکیموں کے اڈوں کو بھی سر بمہر کر دیا گیا مزید برآں 1275 عطائیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں کل 2160 عطائیوں کے اڈوں پر ایکشن لیا گیا جن عطائی ڈاکٹرز اور حکیموں کے اڈوں پر ایکشن لیا گیا ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) ضلع لاہور میں سال 2018-19 کے دوران پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے 7 کروڑ سے زائد کے جرمانے کئے جن میں سے حکیموں کو 29 لاکھ سے زائد جرمانے کئے گئے۔

پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے قیام اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

917: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن لاہور کب قائم ہوا اس کے نوٹیفیکیشن کی کاپی فراہم کی جائے؟
(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن میں کل کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں ان میں کتنی پر اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

(ج) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی طرف سے عطائیوں کے خلاف کارروائی کا کیا طریق کار ہے؟
(د) سال 2016 سے اب تک کتنے عطائیوں کے خلاف کارروائی کی گئی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن 25- اکتوبر 2011 کو برطابق گورنمنٹ نوٹیفیکیشن نمبر PA to SSH-1-1/2011 قائم ہوا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ابتداء میں کمیشن میں کل اسمیوں کی تعداد 89 تھی، جو بعد میں اس کے کام میں وسعت کے پیش نظر بورڈ آف کمشنرز کی منظوری سے مئی 2018 میں بڑھا کر 386 کر دی گئی۔ تاہم حکومت کی جانب سے اگست 2018 میں تمام سرکاری اداروں میں بھرتی پر پابندی لگنے کی وجہ سے کمیشن کچھ خالی اسمیاں پُر کرنے سے قاصر رہا۔ جن کی تعداد 143 ہے۔

(ج) عطائیت کے خلاف مہم کو درست سمت میں ٹارگٹ کرنے اور قانونی جواز رکھنے والے مستند طبی سہولیات کے فراہم کنندگان کی رجسٹریشن اور لائسنسنگ کے عمل میں شرکت کو یقینی بنانے کے لئے کمیشن نے طبی اداروں کی خانہ شماری کا عمل شروع کیا، جس کے مطابق صوبہ بھر میں 63803 عطائیوں کے کلینک موجود پائے گئے تھے۔ اس حکمت عملی کے تحت صوبہ بھر کے اعداد و شمار اکٹھا کرنے کے بعد ان کی تطہیر کا عمل جاری ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی جانب سے تفویض کردہ ان اختیارات کے تحت تمام اضلاع کی انتظامیہ کے افسران اور شعبہ صحت کے ماہرین کی مشترکہ ٹیمیں روزانہ کی بنیاد پر کارروائی کرتی ہیں جس میں ڈیٹا کے مطابق وہ مختلف علاج گاہوں کو چیک کرتی ہیں اگر سروس پرووائیڈر نامکمل کوائف / تعلیم کے ساتھ غیر قانونی پریکٹس کر رہا ہے تو اس کے یونٹ کو سیل کر دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کمیشن کی ویب سائٹ یا ہیلپ لائن پر وصول کی گئی شکایت اطلاع کی بنیاد پر بھی کمیشن کی جانب سے انکسپشن ٹیمیں عطائیت کے خلاف انسدادی کارروائی کرتی ہیں۔ مزید برآں کمیشن وقتاً فوقتاً عوام الناس کو عطائیت کے نقصانات کے بارے میں آگاہی مہیا کرتا رہتا ہے تاکہ عوام عطائیوں سے دور رہیں۔ کمیشن 2013 سے حکومتی اداروں کو کوالیفائیڈ افراد کی جانب سے دور افتادہ اور محروم علاقوں سے طبی سہولیات کی فراہمی آسان بنانے کے لئے اقدامات اٹھانے کی ضرورت پر زور دیتا رہتا ہے تاکہ عطائیت پر عوام کا انحصار کم کیا جاسکے۔

(د) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے مل کر صوبہ بھر میں جون 2015 سے اب تک 61,383 عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا ہے جس میں سے 23,717 عطائیوں کے اڈوں کو سر بہرہ کر دیا گیا ہے مزید برآں کمیشن campaign کے پیش

نظر 12,855 عطانیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں۔ کمیشن نے اب تک صوبہ بھر میں 48 کروڑ سے زائد جرمانے کئے ہیں اور کمیشن ان کے خلاف بھرپور طریقے سے کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے ملازمین، گاڑیوں اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

918: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میڈیکل فیکلٹی لاہور میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت مع عرصہ تعیناتی سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں ان گاڑیوں کی میٹیننس اور ریمپرنگ کی مد میں سال 2017 سے اب تک گاڑی وار کتنے اخراجات آئے تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

(ج) میڈیکل فیکلٹی کا سالانہ بجٹ کتنا ہے اس بجٹ کو کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت نے پنجاب میڈیکل فیکلٹی کا کبھی آڈٹ کروایا ہے اگر ہاں تو کب نہیں تو کیا حکومت اس کا آڈٹ تھرڈ پارٹی سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب میڈیکل فیکلٹی میں تعینات ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے پاس چار گاڑیاں تھیں جن میں سے ایک گاڑی مٹسوبشی وین

نمبر LZR 2653- مورخہ 6.10.2019 کو نیلام کر دی گئی ہے۔ گاڑیوں کی

میٹیننس اور ریمپرنگ کی مد میں خرچہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر	گاڑی	نمبر	مال سال	مال سال	مال سال	ٹوٹل خرچہ
			2017-18	2018-19	جولائی 19 تا دسمبر 19	
1	مٹسوبشی وین	LZR-2653	42,190/-	0	0	42,190/-
2	ہیڈرائیڈ کار	LZG-5725	45,700/-	84,400/-	35,640/-	165,740/-
3	ٹویو ہائی اس وین	LEG-2906	0	0	0	0
4	ٹویو ہائی اس وین	LEG-3348	0	0	0	0

(ج) پنجاب میڈیکل فیکلٹی ایک خود مختار ادارہ ہے جو کہ حکومت سے کسی قسم کی کوئی گرانٹ یافتہ وصول نہیں کرتا اور اپنے تمام اخراجات اپنی حاصل کردہ آمدنی (فیسوں) سے پورا کرتا ہے۔ پنجاب میڈیکل فیکلٹی اپنی آمدنی سے اخراجات عملے کی تنخواہیں و پنشن وغیرہ، تمام یوٹیلیٹی بلز، تمام امتحانی اخراجات مختلف اقسام کی سٹیشنری کی پرنٹنگ، دفتری استعمال کی تمام مشینری کی خرید اور اداروں کے الحاق کے لئے بھیجی جانے والی معائنہ جماعتوں کے آمد و رفت کے اخراجات کرتا ہے۔ پنجاب میڈیکل فیکلٹی کا سالانہ منظور شدہ بجٹ مالی سال 2018-19 کا -/59768900 روپے تھا جس میں سے -/50638022 روپے خرچ ہوا۔ اس بجٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب میڈیکل فیکلٹی کا سالانہ آڈٹ فیکلٹی کے Bye-Laws کے مطابق پنجاب لوکل فنڈ آڈٹ گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔ مالی سال 2017-18 تک کا آڈٹ ہو چکا ہے۔ آڈٹ ٹیم مالی سال 2018-19 کا آڈٹ کر رہی ہے۔

لاہور: گنگارام ہسپتال حشرات الارض

کے خاتمہ کے لئے سپرے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

920: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گنگارام ہسپتال لاہور کے تمام ان ڈور وارڈز میں چوہوں، کھٹل اور کیڑوں کی بھرمار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں کبھی بھی ان حشرات کے خلاف کوئی سپرے وغیرہ نہیں کیا گیا اگر سپرے کیا جاتا ہے تو اس کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ کام کے لئے مذکورہ ہسپتال میں سٹاف کی تعداد کیا ہے نام وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کے صفائی کے انتظام کو بہتر کرنے اور حشرات کے تدارک کے لئے کوئی مؤثر اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرانمری و سینڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) سرگنارام ہسپتال، لاہور کی بنیاد سال 1921 میں رکھی گئی۔ پرانی بلڈنگ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات چوہے اور کیڑے وغیرہ نکل آتے ہیں لیکن ہسپتال انتظامیہ نے اس مسئلہ کو جدید طریقے سے نمٹنے کے لئے انتظام کئے ہوئے ہیں۔

(ب) ان حشرات کے تدارک کے لئے روزانہ کی بنیاد پر تمام وارڈز اور کھلے ایریا میں Delta Metherine اور Alpha Cypermetherine سپرے کیا جاتا ہے اور صفائی کے انتظام کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔

(ج) مذکورہ کام کے لئے ہسپتال میں چار افراد پر مشتمل ایک ٹیم مختص کی گئی ہے، جن کے نام درج ذیل ہیں:

1	سبیلین شہزاد	سینٹری سپروائزر
2	یاسر ارشد	سپرے مین
3	پونس برکت	سینٹری ورکر
4	عباس صادق	سینٹری ورکر

اس کے علاوہ ریپیرو وغیرہ اور صفائی کا عملہ ہر وارڈ کے لئے مختص ہے۔

(د) ہسپتال ہذا حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق روزانہ کی بنیاد پر حشرات کے خاتمہ کے لئے مندرجہ بالا سپرے اور ادویات استعمال کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں متعلقہ صفائی کا عملہ تینوں شفٹوں میں کام کر رہا ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

قرارداد نمبر 33 اور تحریک التوائے کار بابت سال 2019 کے بارے

میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹوں کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قرارداد نمبر 33 اور تحریک التوائے کار نمبر 769، 851، 854 اور 849

بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں

پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- مئی 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قرارداد نمبر 33 اور تحریک التوائے کار نمبر 769، 851، 854 اور 849

بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں

پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- مئی 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قرارداد نمبر 33 اور تحریک التوائے کار نمبر 769، 851، 854 اور 849

بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں

پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- مئی 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس شروع کرتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 464 محترمہ مہوش سلطانی کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ ایک سیکنڈ بیٹھ جائیں۔ ان کو پڑھ لینے دیں کیونکہ ان کا توجہ دلاؤ نوٹس زیادہ ضروری ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! آپ مہربانی کر کے بقیہ سوالات کو pending کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، pending نہیں ہو سکتے۔ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ آپ ان کے جوابات دیکھ لیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے کافی سوالات کے غلط جوابات دیئے ہوئے ہیں لہذا آپ بقیہ سوالات کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ آپ رولز کے خلاف بات کر رہے ہیں جو کہ نہیں ہونا۔ جی، محترمہ!

چکوال: تحصیل چو آسیدن شاہ

قصبہ ڈنڈوٹ کے بہن بھائی کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

464: محترمہ مہوش سلطانی: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 25- فروری 2020 کو صبح کے وقت قصبہ ڈنڈوٹ تحصیل چو آسیدن شاہ ضلع چکوال کے بہن اور بھائی کو سکول جاتے ہوئے بے دردی سے قتل کر دیا گیا ہے؟

(ب) اس واقعہ کی ایف آئی آر درج ہو گئی ہے تو اس کیس پر ابھی تک کیا پیشرفت ہوئی ہے کیا قاتل گرفتار ہو گئے ہیں، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! (الف) یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ سرزد ہوا جس پر مقدمہ نمبر 20/73 مورخہ 25- فروری 2020 مجرم 302 تپ تھانہ کلر کھار ضلع چکوال درج ہو چکا ہے۔ مقتولین کے نام بھی درست ہیں کشمائل با عمر 17 سال اور منیزہ مریم با عمر 21 سال، یہ دونوں بہن بھائی ہیں اور یہ murder ہوئے ہیں۔ اس واقعے کی ایف آئی آر درج ہو چکی ہے اور میں محترمہ کو کاپی پیش کر سکتا ہوں لیکن اس واقعہ کا ملزم ابھی تک گرفتار نہیں ہوا۔ مقامی پولیس اس مقدمے کا سراغ لگانے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ اس وقت تقریباً چھ سات لوگوں کو شامل تفتیش کیا گیا تھا لیکن اس وقت جو lead جارہی ہے وہ ضلع باڑہ خیبر پختونخوا کا ایک رہائشی ہے اس کے متعلقہ شبہ یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ وہ اس قتل میں ملوث ہے اُس کی گرفتاری کے لئے geofencing وغیرہ بھی کروائی گئی ہے CDR location اور پاسپورٹ بھی حاصل کر لئے گئے ہیں اور اُس کی گرفتاری کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اُسے جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہے؟

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے تھوڑا سا add کرنا چاہوں گی یہ دونوں بچے اپنے والدین کی صرف یہی اولاد تھیں جن کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ بچی کالج جا رہی تھی اور اُس کا بھائی اُسے کالج چھوڑنے جا رہا تھا اُن کے والدین میرے پاس بھی آئے وہ بہت پریشان اور upset ہیں police is trying hard پولیس پوری کوشش کر رہی ہے لیکن انہوں نے ایک مجرم جس کو شاید وہ نامزد کر رہے ہیں کہ جس نے قتل کیا تھا اُس کے والد کو پکڑا تھا لیکن اب پولیس نے اُسے چھوڑ دیا ہے۔

جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ! جس کی بات کر رہے ہیں وہ خیبر پختونخوا میں جا چکا ہے اور شاید اُس کے گھر والوں نے اُس کا نام لیا ہے لیکن اُس کی فیملی میں اُس کا بھائی ہے جس کا nick name کمانڈو ہے۔ وہ پی ایس کلر کھار میں ملازم ہے اُس کے لئے بھی مدعی فیملی کہہ رہی ہے

کہ اُس کو شامل تفتیش کیا جائے کیونکہ اُن کو شک ہے کہ جس کو انہوں نے فرار کیا ہے اُس نے قتل نہیں کیا! اس بندے نے قتل کیا جو پی ایف میں ملازم ہے میں وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سے گزارش کروں گی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ! محترمہ کے دو خدشات ہیں۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ جس طرح محترمہ فرما رہی ہیں متعلقہ فیملی جن لوگوں کے متعلق بھی شبہ کا اظہار کریں گی اُن کو شامل تفتیش کیا جائے گا۔ اس میں کوئی کوتاہی نہیں کی جائے گی لیکن اس مقدمہ میں اصل حقائق تھوڑے سے مختلف ہیں ہماری محترمہ ایم پی اے کے شاید علم میں نہ ہو میں انہیں بتا دوں گا اسی فیملی کے اسی لڑکے نے جو دوسری فیملی ہے اُن کی فیملی کی کسی بچی کے ساتھ زیادتی کا واقعہ ہوا تھا ان تمام angles سے ہم معاملے کو دیکھ رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ملزم کو جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! وہ بچہ جس کے اوپر یہ blame کیا جا رہا ہے وہ پندرہ سال کا تھا میں پولیس کی انوسٹی گیشن کو interfere نہیں کرنا چاہتی یہ انہوں نے مجھے بھی بتایا اور شاید یہ زیادتی کا واقعہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! محترمہ جو بتائیں گی، جن لوگوں کے متعلق فرمائیں گی اُن لوگوں کو شامل تفتیش کیا جائے گا۔

MS MEHWISH SULTANA: Mr Speaker! Definitely we will follow your investigation

اور بالکل پولیس اس کو follow بھی کر رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پولیس تو follow کر رہی ہے آپ بھی اگر کوئی چیز ایسی دیکھیں تو جناب محمد بشارت راجہ کے نوٹس میں لائیں انشاء اللہ ضرور ان کی دادرسی ہوگی۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ آپ ضرور قاتلوں کو پکڑیں کیونکہ اُن ماں باپ کے لئے یہ بہت بڑا حادثہ ہے اور بڑا دکھ ہے۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔ جناب محمد بشارت راجہ! جو بھی ہوان کی پوری مدد کرنی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 466 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

شیخوپورہ: ڈکیتی کے دوران

مزاحمت پر نوجوان منزل کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

466: محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) روز نامہ "دنیا" کی خبر مورخہ 23- فروری 2020 کے مطابق تھانہ ہاؤسنگ کالونی شیخوپورہ کے علاقہ بدروڈ پر دوران ڈکیتی مزاحمت پر ڈاکوؤں نے رکشا سوار نوجوان منزل کو قتل کر دیا؟

(ب) اس کے ملزمان کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور رکشا ڈرائیور کو قتل کیا گیا اس سلسلے میں دس لوگوں کو اب تک گرفتار کیا جا چکا ہے ان سے leads بھی ملی ہیں اور مزید آگے تفتیش کو بڑھایا جائے گا اس میں کافی حد تک گرفتاریاں ہو چکی ہیں اس میں ہم صرف اس بات کو دیکھ رہے ہیں کہ اس کے اصل محرکات کیا تھے۔ انشاء اللہ بہت جلد انہی میں سے کوئی ناکوئی ہمیں trace مل جائے گا اس کے بعد اصل ملزم کو چلان کیا جائے گا۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، ایک سینڈ پہلے ہم ایک تحریک التوائے کار لے لیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 18/219 یہ شیخ علاؤ الدین نے move کی تھی۔ جی، شیخ صاحب تشریف فرما ہیں؟
شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤ الدین! آپ پہلے ادھر بیٹھتے ہیں آج آپ ادھر نہیں تھے۔ جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میاں محمود الرشید نے دینا ہے وہ تشریف نہیں لائے؟ شیخ علاؤ الدین یہ تحریک التوائے کار پہلے بھی pending ہے آج بھی وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نہیں آئے اس کو pending کر لیتے ہیں۔
شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! آپ صرف ایک بات دیکھ لیں کہ یہ تحریک التوائے کار کتنے عرصہ سے pending ہے؟

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤ الدین! واقعہ یہی ہے آپ کی بات ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! اگر یہ تحریک التوائے کار اتنے عرصہ سے pending ہے۔

جناب سپیکر: یہ جنوری سے pending ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار جنوری سے pending ہے تو اصولی طور پر اس کو ویسے ہی مان لیں اور اس پر ہاؤس میں بحث کی اجازت دے دیں کیوں وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میاں محمود الرشید کے پاس کہنے کو کچھ نہیں ہے۔ اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! اس میں ایک چیز سامنے آرہی ہے شیخ علاؤ الدین کی تحریک التوائے کار ہے یہ 10۔ جنوری سے pending چلی آرہی ہے تو جتنی دفعہ بھی ہاؤس میں جواب کے لئے تحریک التوائے کار آئی ہے اتنی دفعہ اس کو pending کیا گیا ہے تو kindly وزیر ہاؤسنگ

و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میاں محمود الرشید سے پوچھ لیں کہ اُن کے پاس کب ٹائم ہوگا پھر اس تحریک التوائے کار کو اُس وقت رکھ لیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! نہیں آپ دیکھیں۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤ الدین! آپ پہلے مجھے بات کرنے دیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ مجھے بات کرنے دیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں آپ کے تجربہ کو سیلوٹ کرتا ہوں لیکن آپ بتائیں۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤ الدین! ذرا ایک منٹ سن لیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! ایک سیکنڈ۔

جناب سپیکر: چلیں بول لیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! اگر اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آ رہا تو پھر ex parte ہی کر

دیں تو اس کو floor پر دے دیں کیونکہ کوئی اس کا جواب ہے ہی نہیں اور میں آپ سے ذمہ داری

سے عرض کر رہا ہوں اس کا یہ جواب نہیں دے سکیں گے۔ یہ ایسی تحریک التوائے کار ہے۔

جناب سپیکر: یہ کوئی اتنا بھی ڈر والا معاملہ نہیں ہے اس کا جواب آجائے گا۔ یہ کوئی اتنا خطرناک

ہے؟

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! اس میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ صحیح کہا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو آخری دفعہ pending کر لیتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے

کار نمبر 18/222 ہے یہ بھی آپ کی ہے یہ تحریک التوائے کار 14 تاریخ کو move ہوئی تھی اس

کا جواب وزیر اوقاف و مذہبی امور سید سعید الحسن نے دینا ہے جی، منسٹر صاحب! آپ کے پاس اس

تحریک التوائے کار کی کاپی ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن): جناب سپیکر! نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وزیر اوقاف و مذہبی امور سید سعید الحسن اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ آپ اس کا جواب کل لے آئیں۔ شیخ علاؤ الدین اس پر زیادہ لمبا کام نہیں ہو گا۔ کل جواب آجائے گا۔ سید سعید الحسن کو تحریک التوائے کار کی کاپی فراہم کی جائے۔ (اس مرحلہ پر وزیر اوقاف و مذہبی امور سید سعید الحسن کو تحریک التوائے کار کی کاپی فراہم کی گئی) اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/19 ہے یہ محترمہ راحیلہ نعیم کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر ٹرانسپورٹ جناب محمد جہانزیب خان کھچی نے دینا ہے یہ تحریک التوائے کار بھی جنوری سے pending ہوئی ہوئی ہے۔ جی، منسٹر صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب آپ کے پاس موجود ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کل کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے کے لئے کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: ایک منٹ پہلے اب ہم سرکاری بزنس شروع کرتے ہیں۔ ہم آرڈیننس lay کر لیں اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرتے ہیں۔

آرڈیننس

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچائیتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020

MR SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance 2020.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**
Mr Speaker! I lay the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to Standing Committee on the Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

(اذان مغرب)

مسودات قانون

(جو پیش ہوئے)

مسودہ قانون بابا گرو نانک یونیورسٹی، ننگانہ صاحب 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce Baba Guru Nanak University Nankana Sahib Bill 2020.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**
Mr Speaker! I introduce Baba Guru Nanak University Nankana Sahib Bill 2020.

MR SPEAKER: Baba Guru Nanak University Nankana Sahib Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**
Mr Speaker! I introduce the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020.

MR PEAKER: The Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Home for report within two months.

مسودہ قانون کہسار یونیورسٹی مری 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce Kohsar University, Murree Bill 2020.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**
Mr Speaker! I introduce Kohsar University, Murree Bill 2020.

MR SPEAKER: Kohsar University, Murree Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

اب نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفہ

برائے نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی

(وقفہ نماز مغرب کے بعد جناب سپیکر 7 بج کر 13 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب ہم آج کے ایجنڈے پر پہلے بل کو لیتے ہیں۔

مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem,

Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Raheela Naeem, Ms Aneez Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

کورم کی نشاندہی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہیں ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس 10- مارچ 2020 بروز

منگل کی سہ پہر 3.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

منگل، 10-مارچ 2020

(یوم الثلاثاء، 14-رجب المرجب 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد 20: شماره 2

105

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 10- مارچ 2020

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 25- فروری 2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

- 1- محترمہ سبین گل خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہیں۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19- الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25- الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔
- 2- جناب محمد ایوب خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ دیگر صوبوں کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے کے بعد گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی کی جائے اور قواعد و ضوابط مرتب کئے جائیں۔

106

موجودہ قرارداد

محترمہ مہوش سلطانی:

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 6 فروری 2020 کو ملک عطاء محمد خان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ایک بارع اور انفرادی حیثیت کے مالک تھے۔ وہ 25- اکتوبر 1941 کو پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم اپنی سن کالج اور اعلیٰ تعلیم آکسفورڈ یونیورسٹی سے حاصل کی۔ مرحوم نواب آف کالا باغ ملک محمد امیر خان کے داماد تھے۔ ان کے نانا ملک محمد نواز خان سابق وفاقی وزیر اور فرانس میں پاکستان کے سفیر رہے۔ مرحوم، سابق وزیر معدنیات چودھری شیر علی کے کزن تھے۔ مرحوم نے پاکستان میں نیزہ بازی اور Bull Racing کے فروغ کے لئے بہت کام کیا۔ انہوں نے دنیا کے سامنے پاکستان کا ایک ثقافتی، تاریخی اور پُر امن ملک کا تاثر پیش کیا۔ مرحوم نے Tent Pegging کے بے شمار عالمی مقابلوں میں حصہ لیا اور بہت سے اعزازات پاکستان کے نام کئے۔ BBC اور International Sports Channel نے ان پر Documentaries بنائیں اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ وطن عزیز کے لئے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

یہ ایوان ان کی خدمات پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے۔

107

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

منگل، 10- مارچ 2020

(یوم الثالثہ، 14- رجب المرجب 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝

وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ حَبِیْمٍ ۝ یَصْلُوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ وَمَا هُمْ

عَنْهَا بِعَآبِیْنَ ۝ وَمَا اَدْرٰیكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ ثُمَّ مَا اَدْرٰیكَ

مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا

وَ الْاٰهَمُ یَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ ۝

سورۃ الانفطار آیات 13 تا 19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔ (13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزاء کے دن اس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے (18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز اللہ ہی کا ہو گا (19) وَالْعَلِیْنَا الْاِلْبَاسُ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خدا کا ذکر کرے ذکرِ مصطفیٰ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے
درِ رسول پر ایسا کبھی نہیں دیکھا
کوئی سوال کرے اور وہ عطا نہ کرے
کہا خدا نے شفاعت کی بات محشر میں
پہل حبیب کرے کوئی دوسرا نہ کرے
اسیر جس کو بنا کر رکھیں مدینے میں
تمام عمر رہائی کی وہ دُعا نہ کرے

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 972 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1205 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1724 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: میاں غلام نبی پارک مسلم آباد

فتح گڑھ میں سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

* 1724: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور میں مسجد سیدنا صدیق اکبر کے بالمقابل سیوریج سسٹم اکثر بند اور خراب رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج سسٹم بند اور گٹروں کے اوور فلو ہونے کی وجہ سے گلیوں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گلیوں میں گندہ پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں اور ذہنی اذیت کا شکار ہو گئے ہیں؟

(د) کیا حکومت میاں غلام نبی پارک میں نیا سیوریج سسٹم ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
(الف) یہ درست نہیں ہے کہ علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور میں مسجد سیدنا صدیق اکبر کے بالمقابل سیوریج سسٹم اکثر بند اور خراب ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ سیوریج سسٹم بند اور گٹروں کے اوور فلو ہونے کی وجہ سے گلیوں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ مذکورہ علاقہ میں شکایت کی صورت میں فوری طور پر ازالہ کر دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ گلیوں میں گندہ پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں اور ذہنی اذیت کا شکار ہو گئے ہیں۔

(د) حکومت میاں غلام نبی پارک میں نیا سیوریج سسٹم ڈالنے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ میاں غلام نبی پارک میں سیوریج کا نظام بالکل درست کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال دو ماہ پہلے بھی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ میں submit کروایا تھا اور چیئرمین صاحب نے سیکرٹری سے کہا تھا کہ مہربانی کر کے آپ اس سوال سے متعلقہ رپورٹ submit کروائیں تو ابھی دو دن پہلے تک میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور میں مسجد سیدنا صدیق اکبر سے لے کر ریلوے لائن تک پوری گلی blocked تھی۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ 2017 میں، میں نے ڈیپارٹمنٹ سے یہ سوال کیا تھا اور انہوں نے مجھے جواب دیا کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے سیوریج کی کچھ چیزیں block ہیں They will be installed again. لیکن 2017 سے 2019 تک وہاں پر کوئی سسٹم انسٹال نہیں ہوا، ابھی بھی دو ماہ پہلے تک وہاں کے شہری یہی کہہ رہے ہیں کہ سیوریج سسٹم block ہونے کی وجہ سے گلیوں میں پانی کھڑا ہے۔

جناب سپیکر! دو سال پہلے بھی یہ سوال کیا گیا تھا تو یہی جواب تھا اب دو سال بعد دوبارہ سوال کیا ہے تو پھر وہی جواب ہے So I want to ask him did somebody go there and did a survey to see whether sewerage is the actually working or not? Two days back it was not working دیا ہے کہ وہاں سیوریج ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود): جناب سپیکر! محترمہ حنا پرویز بٹ کی طرف سے last time بھی یہ سوال put کیا گیا تھا اور اُس وقت میں نے ان سے یہ گزارش کی تھی کہ آپ نے جس مسئلہ کی طرف نشاندہی کی ہے اس کو ہم نے محکمہ کے ساتھ take up کیا ہے۔ اُس وقت بھی میں نے جواب دیا تھا کہ اس specific آبادی میں سیوریج کا کوئی مسئلہ نہیں ہے اور وہاں پر اس وقت سیوریج لائن functional ہے۔ بارشوں کے موسم میں جب وہاں پر پانی کھڑا ہوتا ہے تو وقتی طور پر سیوریج لائن ضرور بند ہو جاتی ہے لیکن واسکا عملہ فوراً وہاں پر جا کر اسے ٹھیک کر دیتا ہے۔ یہ کہنا کہ دو مہینے پہلے بھی وہاں پر سیوریج لائن ہو گئی تھی درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ وہاں پر سیوریج سسٹم کو چیک کرنے کے لئے کسی کو بھیجا یا جائے تو میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں personally اس علاقے کا visit کر کے آیا ہوں کیونکہ مجھے علم تھا کہ میری محترمہ colleague کا اس آبادی میں interest ہے۔ جن گلیوں یا آبادی کی محترمہ نے نشاندہی فرمائی ہے میرے پاس ان گلیوں اور آبادی کی آج کی pictures موجود ہیں۔ وہاں پر سیوریج کا پانی نہیں ہے بلکہ گلیاں اور سڑکیں بالکل صاف ستھری ہیں اگر محترمہ چاہتی ہیں تو ہم ان کو اپنے ساتھ لے جا کر اس علاقے کا visit کرانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ حنا پرویز بٹ! اب تو فوٹو بھی آگئی ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے سال 2017 میں جو جواب دیا گیا تھا میرے پاس اس وقت وہ موجود ہے۔ اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ کچھ پرانی سیوریج لائنز کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے اور فنڈز کی دستیابی نہ ہونے کی وجہ سے یہ تبدیل نہیں ہو سکیں۔

جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتادیں کہ 2017 سے لے کر اب تک اس علاقے میں کون کون سی سیوریج لائنز تبدیل کی گئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں محترمہ حنا پرویز بٹ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ پچھلے 35 یا 10 سالوں کا بوجھ ہم پر نہ ڈالیں۔ ہم پچھلے دو سالوں کے لئے جواب دہ ہیں۔ 2017 میں اگر وہاں پر سیوریج لائن خراب تھی یا تبدیل نہیں کی گئی تو اس کی ذمہ دار اُس وقت کی حکومت ہے۔ اُس وقت ان کی اپنی حکومت تھی تو انہوں نے اس مقصد کے لئے کیوں فنڈز مہیا نہیں کروائے؟ ہم نے ڈیڑھ سال کے عرصہ میں نہ صرف اس سیوریج لائن کو functional کیا ہے بلکہ یہ ensure کیا ہے کہ وہاں پر آئندہ کبھی بھی سیوریج کا مسئلہ درپیش نہ آئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ from now onwards ہم آپ کو یقین دہانی کراتے ہیں کہ آپ کو اس علاقے میں کبھی سیوریج کا problem نہیں آنے دیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2356 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سال 19-2018 کے دوران باغ جناح

اور ریس کورس میں پودے لگانے اور عوامی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*2356: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2018-19 کے دوران باغ جناح لاہور اور ریس کورس پارک لاہور میں کل کتنے پودے لگائے گئے نیز ان پودوں کے لگانے پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) باغ جناح اور ریس کورس پارک لاہور میں عوام کو تفریحی سہولیات پہنچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):

(الف) سال 2018-19 کے دوران ریس کورس پارک میں کل 3597 مختلف قسم کے پودے لگائے گئے یہ سارے پودے کچھ پی ایچ اے کی زسریوں سے لئے گئے ہیں۔ اور کچھ تنظیموں نے عطیہ کئے ہیں ان پر حکومت نے کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(ب) ریس کورس پارک لاہور میں عوام الناس کو تفریح کی سہولیات پہنچانے کے لئے کئی قسم کے اقدامات کئے گئے ہیں۔ جن میں بچوں کے جھولے، سپیشل چلڈرن پارک، کشتی رانی، فری پارکنگ سٹینڈ اور جوگنگ ٹریک کی سہولیات کے ساتھ ساتھ لیڈیز اینڈ جینٹس جم مع کوچز (لیڈیز اینڈ جینٹس) فری میا کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ چار کنٹینر بھی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ سوال 19- دسمبر 2019 کے ایجنڈے پر بھی تھا اور اس سوال کو آپ نے pending کیا تھا۔ سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ سال 2018-19 کے دوران باغ جناح لاہور اور ریس کورس پارک لاہور میں کل کتنے پودے لگائے گئے نیز ان پودوں کے لگانے پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

جناب سپیکر! اسی طرح سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ باغ جناح اور ریس کورس پارک لاہور میں عوام کو تفریحی سہولیات پہنچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟ انہوں نے اپنے جواب میں ریس کورس پارک لاہور کا بتا دیا ہے۔ بے شک جواب ادھورا ہے بہر حال

انہوں نے ریس کورس پارک کے حوالے سے جواب دے دیا ہے لیکن باغ جناح لاہور کے حوالے سے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں استدعا کرتا ہوں کہ محکمہ کی طرف سے جس نے یہ جواب دیا ہے اس کے خلاف کارروائی کی جائے اور مکمل جواب آنے تک اس سوال کو pending فرمایا جائے۔
جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جناب سپیکر! معزز ممبر کی بات بالکل درست ہے۔ جب last time انہوں نے سوال کیا تھا تو اس وقت محکمہ کی طرف سے یہی جواب آیا تھا۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ باغ جناح لاہور اور ریس کورس پارک میں کل کتنے پودے لگائے گئے ہیں نیز ان پودوں کے لگانے پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی ہے؟ محکمہ کی طرف سے جو تحریری جواب دیا گیا ہے اس میں ریس کورس پارک کے حوالے سے جواب دیا گیا ہے لیکن میرے پاس باغ جناح لاہور کے حوالے سے بھی جواب موجود ہے۔ میرے پاس جو فائل ہے اس میں جوابات آگے پیچھے ہو گئے ہیں۔ باغ جناح لاہور کے حوالے سے جواب بھی میرے پاس موجود ہے اگر معزز ممبر اسے دیکھنا چاہتے ہیں تو میں ان کی خدمت میں یہ جواب بھیجوا دیتا ہوں۔ اس جواب میں تفصیل موجود ہے۔

جناب سپیکر! تحریری جواب میں لکھا گیا ہے کہ سال 19-2018 کے دوران ریس کورس پارک میں کل 3597 مختلف قسم کے پودے لگائے گئے۔ ان میں سے کچھ پودے پی ایچ اے کی نرسریوں سے لئے گئے ہیں اور کچھ پودے مختلف تنظیموں اور این جی اوز نے عطیہ کئے ہیں۔ ان پودوں پر حکومت نے کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ کا یہ جواب تو آیا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جناب سپیکر! یہ ریس کورس پارک کے حوالے سے جواب ہے۔ باغ جناح کے حوالے سے جواب
بھی میری فائل میں موجود ہے اگر آپ فرمائیں تو میں اسے پڑھ دیتا ہوں۔ میرے پاس باغ جناح
لاہور اور ریس کورس پارک لاہور دونوں کا جواب موجود ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! میری بات سنیں۔ میرے پاس سوالات اور جوابات کی جو کاپی ہے
اس میں صرف ریس کورس پارک کا جواب دیا گیا ہے جبکہ اس میں باغ جناح کے حوالے سے جواب
موجود نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جناب سپیکر! مجھے جوابات کی جو کاپی دی گئی ہے اس میں باغ جناح کے حوالے سے بھی جواب موجود
ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس باغ جناح کے حوالے سے جواب ہو گا لیکن میرے پاس جو کاپی ہے
اس میں باغ جناح کے حوالے سے جواب نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جناب سپیکر! اگر آپ حکم دیں تو میں on the floor of the House اس کا جواب پڑھ دیتا
ہوں۔

جناب سپیکر: آپ بتادیں کہ اس وقت باغ جناح کے حوالے سے latest position کیا ہے؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جناب سپیکر! باغ جناح لاہور میں لگائے گئے مختلف اقسام کے پودوں کی تعداد 9500 ہے۔ یہ
پودے 19-2018 میں لگائے گئے تھے۔ یہ پودے باغ کی زسری میں تیار کئے گئے تھے اور باغ
کے مالیوں نے لگائے تھے۔ نایاب پودے لگانے اور نمائش پر تقریباً 8 لاکھ 37 ہزار روپے خرچ
ہوئے ہیں۔ اس کے لئے کوئی خصوصی رقم مختص نہیں کی گئی۔ باغ جناح کو جو سالانہ رقم ملتی ہے اسی
میں سے یہ اخراجات کئے گئے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ parliament ہے اور اس میں وہی بات پڑھی اور سُنی جاتی ہے جو ایجنڈے پر موجود ہو۔ ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم ممبران کو سوالات کا اس وقت پتا چلتا ہے جب ہم ایوان میں آتے ہیں۔ ہمیں جو تحریری جواب مہیا کیا جاتا ہے ہم نے وہی پڑھنا ہوتا ہے۔ اس تحریری جواب میں ریس کورس پارک کے حوالے سے جواب موجود ہے جبکہ باغ جناح کے بارے میں جواب نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری کے پاس باغ جناح کے حوالے سے جواب موجود ہو گا لیکن ہمیں یہ جواب مہیا نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ اس سوال کو pending کر دیں اور جواب دی کی جائے کہ آپ کے حکم پر عملدرآمد کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اس سوال کو pending نہیں کیا جاسکتا۔ آپ درست کہہ رہے ہیں کہ تحریری جواب جو آپ کو یا مجھے مہیا کیا گیا ہے اس میں باغ جناح کے حوالے سے جواب موجود نہیں ہے اور میں نے آپ کی بات کی تائید کی ہے لیکن پارلیمانی سیکرٹری کے پاس باغ جناح کے حوالے سے جواب موجود تھا اور انہوں نے آپ کو یہ جواب پڑھ کر سنایا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری اس جواب کی کاپی آپ کو دے دیتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! مجھے جو جواب مہیا کیا گیا ہے اس میں باغ جناح کے حوالے سے جواب موجود نہیں ہے بہر حال آپ کا جو حکم ہو گا میں اسے تسلیم کروں گا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کی بات صحیح ہے۔ یہ ان کے محکمہ کی نالائقی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ اپنے محکمہ کے ذمہ داران سے اس بابت پوچھیں کہ انہوں نے باغ جناح کے حوالے سے جواب print کیوں نہیں کیا، کیا متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری اس وقت آفیشل گیلری میں موجود ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! محکمہ کے سیکرٹری اس وقت آفیشل گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: محکمہ کے سیکرٹری کو اس چیز کا نوٹس لینا چاہئے کیونکہ باغ جناح کے حوالے سے جواب مجھے اور نہ ہی معزز ممبران کو مہیا کیا گیا ہے جبکہ پارلیمانی سیکرٹری کے پاس یہ جواب موجود ہے۔ آئندہ سے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ اس جواب کی کاپی چودھری اختر علی کو دے دیں۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3094 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔ 72 یونین کونسل حضور پور کے چکوک

میں پینے کے صاف پانی کی عدم فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

* 3094: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔ 72 ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ میں سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنے

چکوک، قصبوں اور آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل حضور پور کے تمام چکوک میں پانی پینے کے قابل نہ

ہے جس کی وجہ سے ہیپاٹائٹس جیسی موذی امراض میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب مذکورہ یونین کونسل کے تمام چکوک کو پینے کا

صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) تحصیل بھیرہ اور بھلوال ضلع سرگودھا میں واٹر سپلائی اور سیوریج ڈرنج کے مندرجہ

ذیل منصوبہ جات برائے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں زیر تعمیر ہیں۔

تحصیل بھیرہ پی پی۔ 72

کل آبادی بجٹ 19-2018 بجٹ 20-2019

ایک واٹر سپلائی سکیم بھیرہ 37776 5.427-M 11.035-M

تین سیوریج ڈسپوزل سکیم

10.000-M	3.750-M	19696	سیوریج ڈسپوزل سکیم میانی
2.307-M	0.857-M	3203	سیوریج ڈسپوزل سکیم گھگھیاٹ
4.040-M	1.094-M	15007	سیوریج ڈسپوزل سکیم مڈھ پرگنہ اسلام پورہ موڑ

حلقہ پی پی-72 کے 37776 نفوس کو واٹر سپلائی اور 37906 نفوس کو سیوریج ڈسپوزل کی سہولت 30.06.2020 میں مہیا کر دی جائے گی۔

(ب) یونین کونسل حضور پور دریاے جہلم بائیں کنارے پر واقع ہے جس کی وجہ سے زیر زمین پانی قابل استعمال ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے صوبہ کے تمام دیہات کو فراہمی آب و نکاسی آب کا ایک مربوط پروگرام بنا رکھا ہے۔ باری آنے پر حلقہ پی پی-72 تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کے تمام چلوک کو فراہمی آب و نکاسی آب کی سہولت مہیا کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے جس سکیم کے بارے میں سوال جمع کرایا ہے کیا یہ 18-2017 اور 2019-20 کی ongoing سکیم ہے یا نئی سکیم ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود): جناب سپیکر! میرے بھائی نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ پی پی-72 ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ میں سال 19-2018 اور 2019-20 میں کتنے چلوک، قصبوں اور آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی؟

جناب سپیکر! محکمہ نے اس کا جواب دیا ہے کہ 19-2018 اور 2019-20 میں زیر تعمیر جو سکیمیں اس وقت چل رہی ہیں وہ ongoing ہیں۔ ان سکیموں میں ایک واٹر سپلائی سکیم بھیرہ ہے اور تین سکیمیں سیوریج ڈسپوزل کی ہیں۔ یہ سکیمیں اس وقت ongoing ہیں اور یہ 30-جون 2020 تک مکمل کر لی جائیں گی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شاید پارلیمانی سیکرٹری میرا ضمنی سوال سمجھ نہیں سکے لہذا میں اپنے سوال کو repeat کر دیتا ہوں۔ میں نے جو سوال جمع کروایا ہے اس حوالے سے میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ سکیم ongoing ہے یا نئی ہے، کیا یہ سکیم 18-2017 اور 19-2018 میں موجود تھی یا سال 20-2019 میں نئی دی گئی ہے اور میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ پرانی ongoing سکیم ہے یا پھر نئی سکیم ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میرے بھائی جناب صہیب احمد ملک نے جو کچھ پوچھا ہے میں اس کی ابھی confirmation نہیں کر سکتا کیونکہ میرے پاس اس وقت ongoing سکیم کے حوالے سے specific جواب موجود نہیں ہے۔ محکمہ کی طرف سے مجھے صرف سکیموں کی تعداد اور ان کے completion time کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یہ انفارمیشن لے کر مہیا کر دوں گا کہ آیا یہ ongoing سکیم ہے اور کون سے سال کی ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ یہ انفارمیشن ابھی آفیشل گیلری سے منگوائیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! محکمہ کے سیکرٹری اس وقت آفیشل گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ ابھی ان سے پوچھ لیں کہ کیا یہ ongoing سکیم ہے یا پرانی سکیم ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ یہ انفارمیشن لے لیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! یہ ongoing سکیم ہے لیکن یہ کس تاریخ سے ongoing سکیم ہے یہ میں معلوم کر کے معزز ممبر کو بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: کیا یہ سکیم 2017 کی ہے؟ اگر یہ سکیم 2017 کی ہے تو اس وقت ان کی اپنی حکومت تھی۔ انہی کی حکومت میں یہ سکیم شروع ہوئی تھی اور موجودہ حکومت تو بعد میں برسر اقتدار آئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
جناب سپیکر! یہ 17-2016 کی ongoing سکیم ہے۔ اس سکیم کو ان کی اپنی حکومت نے شروع کیا
تھا اور یہ سکیم انشاء اللہ 30۔ جون 2020 تک مکمل ہو جائے گی۔
جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اکثر سوالات کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ پچھلے دس سال
کی حکومت والوں سے پوچھیں۔
جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری نے ایسا نہیں کہا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اکثر ہاؤس کے اندر یہ بات ہوتی ہے اس لئے میں نے سوچا
کہ اس کو clear کر دوں۔ اب میں اپنے ضمنی سوال نمبر 2 پر آتا ہوں۔ واٹر سپلائی سکیم بھیرہ
کے لئے انہوں نے 11.035 ملین روپے کا بجٹ رکھا ہے۔ 2018 کے بعد بھیرہ واٹر سپلائی سکیم
extendable ہو گئی ہے۔ It's a walled city، یہ پرانا شہر ہے، یہ شیر شاہ سوری کے وقت کا
شہر ہے اور یہاں پر آبادی میں اضافہ ہوا ہے۔ یہاں پر نئی آبادیاں قائم ہوئی ہیں۔ بھیرہ شہر کے
ارد گرد نئی آبادیاں بن رہی ہیں۔ وہاں پر صدیق آباد کالونی اور اسلام پور روڈ کڑی کالونی نئی قائم ہوئی
ہیں تو کیا حکومت اس واٹر سپلائی سکیم کو extend کرتے ہوئے ان آبادیوں تک لے جانے کا ارادہ
رکھتی ہے یا نہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری اس کو تھوڑا سا define کر دیں۔ بہت شکریہ
جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
جناب سپیکر! میرے فاضل دوست نے جس سکیم کے بارے میں بات کی ہے یہ 17-2016 کی
ongoing سکیم ہے۔ جب اس سکیم کا estimate تیار کیا گیا تھا تو obviously یہ چیز مد نظر رکھی
گئی ہوگی کہ آبادی پھیل رہی ہے اگر انہوں نے یہ provision اس سکیم کے اندر رکھی ہوئی ہے
تو پھر یہ سکیم ان نئی آبادیوں کو بھی cater کرے گی لیکن اگر آپ نے اس مخصوص آبادی کے
مطابق اس سکیم کی estimated cost دی ہے تو پھر یہ سکیم ان نئی آبادیوں کو cater نہیں کر سکے

گی۔ البتہ معزز ممبران آبادیوں کے لئے نئی سکیم identify کر دیں تو ہم اس کا estimate کروا دیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! مجھ سے پہلے اس علاقے کے ایم پی اے میرے بڑے بھائی ڈاکٹر مختار احمد بھر تھے اور اب وہ ایم این اے ہیں۔ ہم نے جو سکیم دی تھی اس کے مطابق یہ مکمل نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ جب آپ کی حکومت تھی تو انہوں نے اس واٹر سپلائی سکیم کا estimate لگایا اور انہوں نے کہا کہ یہ سکیم تین سال میں مکمل ہوگی۔ اسی حساب سے اس سکیم کا estimate لگایا گیا تھا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں اور میری بات ختم ہونے سے پہلے نہ بولیں۔ دیکھیں، کوئی بھی حکومت ہو جب متعلقہ محکمہ کے لوگ کسی سکیم کا estimate لگاتے ہیں تو وہ پہلے assess کرتے ہیں کہ یہ سکیم تین یا چار سال میں مکمل ہوگی اور اس حوالے سے تمام صورتحال کو مد نظر رکھا جاتا ہے کہ تین یا چار سال بعد آبادی میں کتنا اضافہ ہو جائے گا۔ ظاہر ہے کہ جب سابقا حکومت کے لوگوں نے اس سکیم کا estimate تیار کیا ہوگا تو ان تمام حالات کو مد نظر رکھا گیا ہوگا۔ موجودہ حکومت نے اس سکیم کو ہو بہو آگے چلایا ہے۔ موجودہ حکومت نے اس سکیم میں کوئی alteration نہیں کی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ یہ سکیم اسی طرح مکمل نہیں کی جا رہی جس طرح تیار کی گئی تھی۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سن لیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ کیا آپ کی سیٹ پر سپرنگ لگے ہوئے ہیں کہ آپ بار بار کھڑے ہو جاتے ہیں۔ موجودہ حکومت نے آپ کی واٹر سپلائی سکیم میں کوئی تبدیلی نہیں کی بلکہ اسی سکیم کو مکمل کیا جا رہا ہے۔ آپ کا اعتراض اس لئے valid نہیں ہے کیونکہ یہ سکیم ہو بہو follow ہو رہی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی بات بالکل قابل اعتماد ہے۔ آپ کی بات پر ہماری کوئی second opinion نہیں ہے لیکن میں نے یہ سوال نہیں کیا۔ خود پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ آپ کی ڈویلپمنٹ سکیم ویسے ہی مکمل ہوگی جیسے تیار کی گئی تھی۔ آپ بھی یہی فرما رہے ہیں کہ ہم نے جو سکیم اس وقت دی تھی اسی کے مطابق مکمل ہوگی۔

جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ تبدیلی سرکار غریب عوام کا نقصان کر رہی ہے۔ ہم نے پہلے جن maps کے ذریعے سکیم دی تھی وہ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری کے ساتھ share کر لیتا ہوں۔ آپ کا بھی حکم آگیا ہے تو میں یہ maps ان کے ساتھ share کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میری صرف یہی گزارش ہے کہ مہربانی کر کے اسی کے مطابق اس سکیم کو مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ پارلیمانی سیکرٹری کو ان maps کے بارے میں بتادیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا بھی تیسرا سوال باقی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے پہلے ہی پانچ چھ ضمنی سوال پوچھ لئے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں تو گن کر ضمنی سوال پوچھتا ہوں کیونکہ آپ مجھے time نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ اپنا تیسرا ضمنی سوال پوچھ لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا تیسرا اور آخری ضمنی سوال سیوریج ڈرین سکیم مڈھ پر گنہ اسلام پورہ موڑ کے بارے میں ہے۔ اس علاقے میں ایک مرکزی سڑک میانی سے ملک وال جارہی ہے اور اس پر ایک بلال کالونی آباد ہے۔ یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی تھی۔

جناب سپیکر! میں نے متعلقہ XEN سے اس بابت بات کی تو انہوں نے مہربانی کرتے ہوئے بلال کالونی تک سڑک کو repair کر دیا ہے۔ اسی طرح میانی سے کھگھیاٹ روڈ کی حالت بھی بہت زیادہ خراب ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ سڑک اس map کے اندر ہے لہذا مہربانی کر کے اس کو intact کر کے وہ رستہ بھی بنوادیں۔ مجھے خدشہ ہے کہ یہ فنڈز کہیں اور نہ لگ جائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میرے بھائی نے واٹر سپلائی سکیموں کے بارے میں specific سوال پوچھا تھا اور اس کی تفصیل دے دی گئی ہے۔

جناب سپیکر معزز ممبر نے اپنے ضمنی سوال میں ابھی ایک specific روڈ کا ذکر کیا ہے اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اس سڑک کی condition ٹھیک نہیں ہے تو یہ میرے ساتھ share کر لیں میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کو expedite کروادوں گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1409 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہوئی ہے کہ میرے سوال کو pending کیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1540 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔104 کے دیہات میں

واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

* 1540: جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔104 ضلع فیصل آباد کے کن دیہات میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں ان چلوک کے نام بتائیں؟

(ب) کیا حکومت اس حلقہ میں مزید واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے حلقہ پی پی-104 کے کسی بھی دیہات میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہیں کیا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے آب پاک اتھارٹی بنائی ہے جو کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں صاف پانی مہیا کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے اور جلد ہی تمام اضلاع میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا عمل شروع ہو جائے گا۔ حلقہ پی پی-104 کے عوام کو بھی یہ سہولت میسر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یقین دہانی کروائی ہے کہ میرے حلقہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1626 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2066 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 79 انصاف روڈ

رستم پارک روڈ میں سیوریج پائپ لائن سے متعلقہ تفصیلات

*2066: محترمہ سیمابیہ طاہر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 79 انصاف روڈ نزد برف خانہ سٹاپ رستم پارک (ملتان روڈ لاہور) کی سیوریج کے بڑے پائپ ڈالنے کے بعد آج تک دوبارہ مرمت یا تعمیر نہیں کی گئی اور عرصہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی حالت زار کی وجہ سے وہاں آئے روز حادثات رونما ہو رہے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت کب تک انصاف روڈ کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):

(الف) یونین کونسل نمبر 79 انصاف روڈ نزد برف خانہ سٹاپ رستم پارک ملتان روڈ پر بمطابق واسا سیوریج لائنیں بچھائی گئی ہیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ سڑک کی ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی سے ایڈمنسٹریشن approval ہو چکی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ڈائریکٹر ڈویلپمنٹ اینڈ فنانس کو فنڈز کی منتقلی کے لئے بذریعہ چھٹی نمبر NO.PD-II/LDA/07 بتاریخ 2019-05-29 استدعا کر دی گئی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فنڈز کی منتقلی کے بعد سڑک کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) جواب جز (الف) میں پیش کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سیمابہ طاہر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں پر جس سڑک کا ذکر کیا گیا ہے وہ کتنے عرصہ میں مکمل ہو جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2299 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب: مٹھ ٹوانہ شہر کی واٹر سپلائی سکیم کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*2299: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اذراہ

نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مٹھ ٹوانہ شہر (ضلع خوشاب) کی واٹر سپلائی سکیم منظور ہو گئی تھی۔

اگر ہاں تو اس پر کتنے فیصد کام ہوا ہے کتنا بچا ہوا ہے اور یہ کب تک مکمل ہوگی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس واٹر سپلائی سکیم پر جو کام ہوا ہے وہ بھی کامیابی سے نہیں چل

رہی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مٹھ ٹوانہ شہر کی آبادی پچاس ہزار نفوس پر مشتمل ہے جس کو پانی

پینے کے لئے دستیاب نہ ہے؟

(د) کیا حکومت اس واٹر سپلائی سکیم کو جلد از جلد مکمل کر کے اس کو فنانسنگ کرنے کا ارادہ

رکھتی ہے تو کب تک؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے پارلیمانی سیکرٹری کو تکلیف دوں گا

کہ وہ میرے سوال کے جواب کو ذرا پڑھ دیں کیونکہ انہوں نے میرے سوال کا جو جواب دیا ہے وہ

contradictory ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):

جناب سپیکر! آپ کا حکم ہے تو میں جواب پڑھ دیتا ہوں۔

(الف) یہ درست ہے کہ مٹھ ٹوانہ شہر ضلع خوشاب کے لئے واٹر سپلائی سکیم 2014 میں منظور

ہوئی۔ یہ سکیم 51.890 ملین روپے کی لاگت سے جون 2017 میں مکمل ہو گئی

تھی۔ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق مکمل ہونے کے بعد واٹر سپلائی سکیم کی دیکھ

بھال اور چلانے کی ذمہ دار میونسپل کمیٹی مٹھ ٹوانہ ہے مگر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی مسلسل کوششوں کے باوجود میونسپل کمیٹی مٹھ ٹوانہ نے اب تک سکیم take over کی۔

(ب) سکیم جون 2017 میں مکمل ہو گئی تھی مگر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی مسلسل کوششوں کے باوجود میونسپل کمیٹی مٹھ ٹوانہ نے اب تک سکیم take over کی۔ عوام کی سہولت کے پیش نظر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ دو سال (جولائی 2017 تا جون 2019) تک سکیم کو چلاتا رہا ہے جس سے مٹھ ٹوانہ شہر کے باسیوں کو پانی مہیا کیا جاتا رہا۔ اس دوران بل بجلی کے ضمن میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ مبلغ -/209,009 روپے واپڈ اکو ادا کر چکا ہے۔ اب محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے پاس بل بجلی کی ادائیگی کے لئے کوئی فنڈ موجود نہ ہیں۔ نتیجتاً واپڈ آنے عدم ادائیگی بل کی بناء پر ٹیوب ویلوں کے کنکشن کاٹ دیئے ہیں جس کی وجہ سے سکیم جولائی 2019 سے اب تک بند ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ مٹھ ٹوانہ شہر کی آبادی تقریباً پچاس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ شہر میں نہری پانی کو صاف کر کے واٹر سپلائی مہیا کرنے کی پہلے سے موجود سکیم چل رہی ہے۔ علاوہ ازیں میونسپل کمیٹی مٹھ ٹوانہ نے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی 2017 میں مکمل شدہ سکیم کے چھ میں سے دو ٹیوب ویل بھی چلا رکھے ہیں جن کے ذریعے شہر کے تقریباً آدھے حصہ کے شہریوں کو پینے کا صاف پانی دستیاب ہے۔ شہر کے باقی علاقہ کے شہریوں کو پانی نہ ملنے کی وجہ سے میونسپل کمیٹی مٹھ ٹوانہ کا سکیم کو take over کرنے سے گریز ہے۔

(د) جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ واٹر سپلائی سکیم مٹھ ٹوانہ جون 2017 میں مکمل ہو چکی ہے اور جولائی 2017 میں سکیم کے فنکشنل ہونے کے بعد سے لے کر جون 2019 تک شہر کو پانی مہیا ہوتا رہا ہے۔ سکیم اس وقت بھی چالو حالت میں ہے۔ اگر میونسپل کمیٹی مٹھ ٹوانہ سکیم کو take over کر کے بل بجلی کے ضمن میں واپڈ اکو بقایا جات کی ادائیگی کر دے تو شہریوں کو فوری طور پر پانی مہیا ہو سکتا ہے۔ سکیم کو میونسپل کمیٹی مٹھ ٹوانہ

کے حوالے کرنے کے لئے کیس محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ لاہور میں زیر غور ہے جس کے لئے مورخہ 16.08.2019 کو ایک میٹنگ ہو چکی ہے۔ امید ہے کہ دوسری میٹنگ میں سکیم میونسپل کمیٹی مٹھ ٹوانہ کے حوالے کر دی جائے گی جو سکیم چلا کر شہریوں کو پانی مہیا کر سکے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پبلک ہیلتھ انجینئرنگ والے صرف دو ٹیوب ویل چلاتے رہے ہیں جبکہ انہوں نے چار ٹیوب ویل بند رکھے ہیں۔ مٹھ ٹوانہ خوشاب کا آبادی کے لحاظ سے دوسرے نمبر کا شہر ہے۔ ان کی اتنی نااہلیت ہے کہ ڈیڑھ سال سے واٹر سپلائی کی تیار شدہ سکیم کو متعلقہ میونسپل کمیٹی کے hand over نہیں کر سکے اور وہاں کے لوگ پانی کے لئے ترس رہے ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری یہاں assurance دیں کہ ان کا محکمہ چھ ٹیوب ویلوں کے ساتھ واٹر سپلائی کی اس سکیم کو کب تک میونسپل کمیٹی کو hand over کر دے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد میرے لئے نہایت کی قابل احترام ہیں اور یہ پچھلے پانچ سال ماشاء اللہ جس طریقے سے اپنے حلقے کی نمائندگی کرتے رہے ہیں اور ہم تو حزب اختلاف کے بچوں پر بیٹھ کر ان پر رشک کرتے تھے کہ یہ اتنے energetic parliamentarian ہیں کہ انہوں نے اپنے حلقے کے اندر اتنے ترقیاتی کام کرائے ہوں گے شاید اگلے پانچ سالوں میں ان کے حلقے کے مسائل ختم ہو گئے ہوں لیکن انہوں نے اپنے ہی دور حکومت میں 2017 میں واٹر سپلائی کی جو سکیم شروع کرائی تھی یہ 2017 میں آپ ہی کی حکومت کے دور میں مکمل ہو چکی تھی۔

جناب سپیکر! اب گزارش یہ ہے کہ 2018 میں جب ہماری حکومت آئی تو ہونا یہ چاہئے تھا کہ آپ اس سے پہلے اس کو مکمل کرا کر اسے لوکل گورنمنٹ کے حوالے کر دیتے کیونکہ واٹر سپلائی کی کوئی بھی سکیم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ بنانا ضرور ہے لیکن اس کو چلاتا نہیں۔ آپ کے پاس یہ سکیم لوکل گورنمنٹ کے حوالے کرنے کے لئے ایک سال تھا جو آپ اس دوران نہیں کر

سکے۔ ہم نے یہ کیا کہ 19-2018 تک دو سال تک اس سکیم کو چلایا اور لوگوں کو پانی بھی دیا اور بجلی کے بل بھی دیئے لیکن آخر کار یہ واٹر سپلائی سکیم لوکل گورنمنٹ کے پاس ہی جانی ہے جس کے لئے ہم نے محکمہ کو letter بھی لکھ دیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ماہ کے اندر اگلی میٹنگ آنے تک یہ واٹر سپلائی سکیم لوکل گورنمنٹ کے سپرد کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا اچھا جواب آگیا ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! میرے خیال میں اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ آپ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو کہہ دیں کہ وہ اس سکیم کو take over کر لے اور جو پانی بند ہو گیا ہے یا بل ادا نہیں کیا جا رہا وہ کر دیں گے تو یہ شروع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ کام ہو جائے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2416 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: باغ جناح میں پرنیئل پلانٹ کی تعداد اور نرسریز سے متعلقہ تفصیلات

*2416: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) باغ جناح لاہور میں کل کتنے perennial plant ہیں ان کی قسم وار (درائٹی) کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) مذکورہ باغ میں پودے تیار کرنے کے لئے کتنی نرسریز ہیں؟

(ج) ان نرسریز میں جو پودے اور پھول دار پودے تیار کئے جاتے ہیں ان کے بیج اور مادر

پلانٹ کس کمپنی سے خریدے جاتے ہیں، کمپنی کا نام مع رجسٹرڈ نمبر سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا ان نرسریز میں پودے تیار کرنے کے بعد باغ کے مختلف حصوں میں لگایا جاتا ہے یا

افسران کے گھروں میں، وضاحت بیان فرمائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) باغ جناح لاہور میں مختلف اقسام کے perennial plants ہیں ان کی تعداد لاکھوں

میں ہے جن میں سے چند اقسام کی قسم وار فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) باغ جناح میں تین نرسریاں ہیں ان میں سے ایک نرسری میں perennial plants

تیار کئے جاتے ہیں اور باقی دو میں پھول دار پینیریاں اور نمائشی پودہ جات تیار کئے جاتے

ہیں۔

(ج) مختلف کمپنیاں جو حکومت پنجاب سے رجسٹرڈ ہوتی ہیں انہی سے پھولوں کے بیج لئے

جاتے ہیں۔ جہاں تک مادر پلانٹ کا تعلق ہے یہ باغ جناح میں موجود ہیں۔ البتہ کبھی

کبھار نئی قسم کے پودے پرائیویٹ نرسری / رجسٹرڈ کمپنی سے لئے جاتے ہیں۔

(د) باغ جناح کی نرسری میں تیار کئے جانے والے پودے باغ جناح پی ایچ اے میں ہی لگائے

جاتے ہیں اس کے علاوہ ضرورت کے مطابق پی ایچ اے لاہور کے دیگر علاقہ جات میں

مہیا کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری سے میرا پہلا ضمنی سوال ہے کہ perennial

plant جن کی تعداد انہوں نے لاکھوں کے حساب سے بتائی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کی نرسریاں باغ جناح میں موجود ہیں۔

موجودہ وزیراعظم پاکستان نے Green Pakistan کے نام سے ایک سکیم پیش کی Pollution

free اسی کا حصہ ہے جس میں free perennial plants عام شہریوں کو دیتے ہیں۔ آیا یہ بتا سکتے

ہیں کہ کتنے شہریوں کو کتنی تعداد میں پودے تقسیم کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

جناب سپیکر! میرے خیال میں میرے محترم فاضل دوست نے باغ جناح کے حوالے سے خصوصی

طور پر سوال پوچھا تھا، اس کے پودوں کی اقسام کے بارے میں اور اس کی تفصیل کے بارے میں

پوچھا تھا۔ عام لوگوں کو زسریاں بیج بھی دیتی ہیں اور نمائشیں بھی لگائی جاتی ہیں وہاں جو مختلف اقسام کی breed ہوتی ہے ان کے پھول بھی دیئے جاتے ہیں جو free of cost دیئے جاتے ہیں لیکن اب اتنے بڑے پیمانے پر اس کا data رکھنا کہ ان کو کس طریقے سے تقسیم کیا گیا مشکل ہے۔
جناب سپیکر: جی، آپ کی بات valid ہے اس کے لئے چودھری اختر علی! آپ نیا سوال کر لیں۔
اب آپ دوسرا ضمنی سوال کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے اچھا گول کیا ہے کہ یہ اتنی بڑی تعداد نہیں بتا سکتے۔ اس میں حقیقت تو یہ ہے کہ وہاں باغ جناح کی جتنی بھی زسریاں ہیں ان میں سے کبھی کسی کو مفت ایک پھول بھی نہیں دیا گیا بلکہ وہاں پر جو نمائشیں لگتی ہیں ان میں لوگ باہر سے اپنی نجی زسریوں سے وہ پھول لا کر نمائشیں سجاتے ہیں۔ وہاں موجودہ منسٹر اور موجودہ چیف منسٹر آکر فیتے کاٹتے ہیں اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اب جیسے آپ کا حکم۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ باغ جناح ایک تاریخی باغ ہے اور میرے خیال میں ایشیا کا رقبے کے حساب سے سب سے بڑا باغ ہے۔ اس میں جو perennial plants لگائے گئے ہیں وہ سوختہ بھی ہو جاتے ہیں تو انہیں کاٹا بھی جاتا ہے، جب وہ کاٹے جاتے ہیں تو ان کی فروخت بھی ہوتی ہے۔ یہ ان کی فروخت کا میکنزم بتادیں کہ وہ کس طرح فروخت کئے جاتے ہیں؟ یا یہ ہی کہیں گے کہ یہ بھی نیا سوال بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جناب سپیکر! مجھے معزز ممبر کا سوال سننے میں دقت ہوئی ہے لیکن میں یہ سمجھا ہوں کہ یہ کہہ رہے تھے کہ جو پودے یا درخت سوکھ جاتے ہیں ان کو کیسے dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں کوشش کروں گا کہ آئندہ ان کو micro level پر چیزوں کی معلومات فراہم کر سکوں اس کے لئے میں کوئی specific بندہ بٹھالوں گا۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی نے بڑے اچھے اور ٹیکنیکل سوال کئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ سمجھتے ہیں اس لئے انہوں نے یہ سوال کئے ہیں۔ آپ ان کی صحیح معلومات حاصل کر کے ان کو فراہم کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے specific معلومات اکٹھی کر لوں گا اور انہیں بتا دوں گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ سوال pending نہیں ہو سکتا۔ اس کا جواب آپ کو مل جائے گا۔ جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری پانچ سال ممبر رہے ہیں۔ یہ بڑے genius ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ مادر پلانٹ باغ جناح میں موجود ہیں۔ کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ کس کس قسم کے مادر پلانٹ وہاں موجود ہیں اور کیا وہ پرائیویٹ نرسریاں رجسٹرڈ ہیں جن سے یہ پودے خریدتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! معزز ممبر نے مادر پلانٹس کی تفصیل پوچھی ہے تو سوال کے جواب کے ساتھ تفصیل لف ہے۔ میں یہ بھی ان کو دے دیتا ہوں۔ اس میں specific companies ہیں جن کے نام بتائے گئے ہیں جن سے ہم خریدتے ہیں۔ یہ پنجاب کی registered companies ہیں۔ ہم تشکیل نرسری، Home Dec، Green Desert، اسحاق نرسری اور Move Green سے پودے لیتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! باغ جناح کی نرسری میں تیار کئے جانے والے پودے باغ جناح پی ایچ اے میں ہی لگائے جاتے ہیں اس کے علاوہ ضرورت کے مطابق پی ایچ اے لاہور کے دیگر علاقہ جات میں بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ لاہور کے کون کون سے دیگر علاقہ جات یا parks کو پودے بھیجے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
جناب سپیکر! جس جگہ یا park سے demand آتی ہے وہاں on demand پودے بھیجے جاتے
ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔
چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2417 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: باغ جناح میں تعینات

افسران و اہلکاران کی تعداد اور ڈیوٹی پوائنٹس سے متعلقہ تفصیلات

* 2417: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش
بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) باغ جناح لاہور میں تعینات افسران و اہلکاران کی تعداد سکیل وار بیان فرمائی جائے؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ اکثر افسران و اہلکاران اپنی ڈیوٹی پر لیٹ آتے ہیں اور اکثر غائب
رہتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی اور خاکروب افسروں کے گھروں میں کام کرتے ہیں؟
(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ان افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی
کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے نیز باغ جناح لاہور میں
شادیوں کے فنکشن کس کی اجازت سے ہو رہے ہیں اگر کوئی حکومت کی طرف سے
نوٹیفکیشن ہے تو فراہم فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
(الف) باغ جناح میں تعینات افسران و اہلکاران کی تعداد سکیل وار فہرست ایوان کی میز پر رکھ
دی گئی ہے۔

(ب) باغ جناح کے تمام ملازمین افسران و اہلکاران وقت پر آتے ہیں اور کوئی غائب نہیں ہوتا۔

(ج) تمام مالی اور خاکروب باغ میں اپنی ڈیوٹی پر تعینات ہیں۔

(د) افسران و اہلکاران کے خلاف کوئی شکایت نہیں ہے، اپنے اپنے کام پر مامور ہیں اس لئے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جارہی۔ باغ جناح میں شادی کے فنکشن کی اجازت نہیں ہے۔ باغ جناح میں شادی کے فنکشن کے لئے ادارہ ہڈانے کبھی اجازت نہیں دی۔ البتہ کبھی کبھار باغ جناح کے کم تنخواہ پانے والے رہائشی ملازمین (مالی / بیلدار) کے بچوں کی شادی کے لئے سرکاری رہائش گاہوں سے متصل ڈوگنگی گراؤنڈ میں شادی کی تقریب ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جز (الف) میں انہوں نے تفصیل دی ہے جس میں 158 ملازمین کی فہرست ہے۔ میرا پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال ہے کہ آیا ان کی حاضری biometric system کے ذریعے لگائی جاتی ہے یا ابھی تک manual system ہی ہے۔ اگر biometric system کے ذریعے لگائی جاتی ہے تو کیا اس کا data روزانہ کی بنیاد پر کسی آفس میں آتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر نے حاضری کے متعلق سوال پوچھا ہے تو یہ manual attendance ہے اور وہاں پر موجود رجسٹر پر حاضری لگتی ہے جبکہ بائیومیٹرک سسٹم نہیں ہے۔ چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ کے دور حکومت میں یہ باغ جناح ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے under ہوا کرتا تھا لیکن ہمارے پچھلے دور میں پی ایچ اے کے پاس آگیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ ضرور کہوں گا کہ باغ جناح کے ملازمین میں آج بھی ایسے ملازمین شامل ہیں جو افسران کے گھروں میں کام کرتے ہیں چاہے وہ پی ایچ اے کے افسران ہی ہوں۔

جناب سپیکر! میں وہاں پر 30 سال سے walk کرنے والا آدمی ہوں اس لئے مجھے پتا ہے کہ وہاں پر تین مایوں کے سوا کوئی مالی نظر نہیں آتا۔ انہوں نے جواب میں بتایا کہ تین ٹیوب ویل آپریٹر ہیں لیکن وہاں پر چھ ٹیوب ویل ہیں تو کیا تین آپریٹر چھ ٹیوب ویلوں کو operate کر سکتے ہیں؟ اگر وہاں پر حاضری کا manual system ہے تو کیا یہ وہاں پر بائیومیٹرک حاضری کا نظام رائج کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، اس میں زیادہ لمبی بات نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری! ملازمین کو چیک کرنے کے لئے کیا ملازمین واقعی باغ میں آتے ہیں، حاضری لگاتے ہیں یا کتنے آتے ہیں تو اس حوالے سے ایسا سسٹم بنانے کی بالکل ضرورت ہے لہذا گورنمنٹ اس پر کچھ کرے تاکہ ملازمین کی حاضری چیک ہو۔ جہاں تک ملازمین کا تین چار جگہ پر کام کرنے کا تعلق ہے تو یہ بات normally صحیح ہے لیکن اس کو روکنے کے لئے واحد طریقہ یہی ہے کہ ایسا نظام لایا جائے کہ ملازمین کی چیکنگ ہو جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! آپ کی بات ٹھیک ہے، میرے فاضل ممبر کا خدشہ بھی درست ہے اور یقیناً میں ان کی بات کو مکمل طور پر negate نہیں کرتا۔ اگر ہم صرف باغ جناح کی بات نہیں بلکہ باقی اداروں کی بات بھی کریں تو sanitary workers کو دفاتر سے ہٹ کر اپنی ذاتی ضرورت کے لئے لے جایا جاتا ہے اُس کو ensure کرنے کے لئے ضرور کچھ کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات صحیح ہے۔ اگر غریب آدمی اپنی ملازمت کے دوران صحیح وقت پر دفتر آتا ہے اور وقت پر چلا جاتا ہے تو اُس کے بعد off hours میں وہ جو مرضی کرے کیونکہ اُس نے اتنے بڑے گھر کا خرچہ بھی چلانا ہوتا ہے۔ وہ غریب ملازم بعد میں جہاں مرضی ملازمت کرے اُس پر کوئی رکاوٹ نہیں ہے لیکن آپ کا ڈیپارٹمنٹ چونکہ ملازمین کو تنخواہیں دے رہا ہے اس لئے آپ پارکوں میں کم از کم ایسا نظام بنادیں کہ کام میں مزید بہتری آسکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! یہاں پر سیکرٹری ہاؤسنگ موجود ہیں لہذا ہم اس پر working کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ سن رہے ہیں لیکن آپ ایسا کریں گے تو فائدہ مند ہو گا۔ چودھری اختر علی! آپ کی تجویز اچھی ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ انہوں نے جزد (د) میں یہ کہا ہے کہ باغ جناح میں شادی کے functions کی اجازت نہیں ہے۔ باغ جناح میں شادی کے function کے لئے ادارہ ہڈانے کبھی اجازت نہیں دی البتہ کبھی کبھار باغ جناح کے کم تنخواہ پانے والے رہائشی ملازمین (مالی/بیلدار) کے بچوں کی شادی کے لئے سرکاری رہائش گاہوں سے متصل ڈوگنگی گراؤنڈ میں شادی کی تقریب ہوتی ہے۔ مالی اور بیلدار کا نام استعمال کر کے وہاں پر شادی کے چھوٹے نہیں بلکہ بڑے بڑے functions کئے جاتے ہیں اور مسجد کی back side پر یہ گراؤنڈ ہے جس میں ہر تیسرے دن شامیانے اور کنویاں لگی ہوتی ہیں۔ پہلے گریڈ کا مالی یا بیلدار یہ afford نہیں کر سکتا کہ وہ بہت بڑے شامیانے لگائے اور اس کے نیچے شاہانہ ٹھاٹھ کے ساتھ شادی ہو رہی ہو لہذا میں اپنے محترم پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال کرتا ہوں کہ آیا ان کے پاس مالی اور بیلدار کے بچے بچیوں کی شادی کا ایسا کوئی ریکارڈ موجود ہے، اگر نہیں ہے تو ایسی کوئی بات نہیں؟

جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بڑے قابل ممبر ہیں لہذا یہ اس بات کا نوٹس لیں کہ وہاں پر ایسا کیوں ہو رہا ہے کہ مالی اور بیلدار کے نام پر امراء کو functions کی اجازت دی جاتی ہے جبکہ عام آدمی اُن کے پاس جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ شادی کرنے کی یہاں اجازت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اُن کی بات صحیح ہے کہ بیلدار یا مالی اپنے بچے کی شادی کرتا ہے تو سارا ریکارڈ چیک کیا جاسکتا ہے کیونکہ اُس بے چارے کے پاس اتنا پیسا نہیں ہوتا کہ وہ بڑا function کرے۔ اس حوالے سے misuse بالکل ہو رہا ہو گا لہذا اس کا ایسا نظام بننا چاہئے کہ باقاعدہ چیک ہو سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔ جس طرح فاضل ممبر نے کہا کہ اگر ہم نے اس چیز کو ensure کرنا ہے کہ وہ misuse نہ ہو اور مالی بیلداروں کی بجائے کسی اور کے نام پر شادی کے functions نہ

ہوں تو اس کے لئے ہم ڈی جی پی ایچ اے سے کہیں گے کہ وہ ریکارڈ maintain کریں کہ جو بھی شادی ہو اُس کو باقاعدہ رجسٹر پر لکھا جائے کہ کس ملازم کا function ہے۔

جناب سپیکر! میں specific یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ اس کا بڑا مقصد یہ تھا کہ پارک کی خوبصورتی اور پودوں کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے باغ جناح کے پارک کے اندر function نہ ہو اس پر ہم قطعاً اس کی اجازت دیتے ہیں اور نہ ہی پارک کے اندر کوئی شادی ہوئی ہے۔ پارک کے ساتھ آبادی ہے جس میں بہت سے ملازمین کی رہائش ہے اور گراؤنڈ کے ساتھ شادی کے functions ہوتے ہیں لیکن اس کو بھی مزید ensure کرنے کے لئے کہ misuse نہ ہو لہذا ریکارڈ چیک کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، یہ ریکارڈ چیک کرنے کی واقعی ضرورت ہے اور صرف دو مہینے یہ چیک کریں گے تو نظام ٹھیک ہو جائے گا۔ ابھی صرف تین منٹ بقایا ہیں پھر وقفہ سوالات ختم ہو جائے گا۔ چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے بڑا اچھا اور تفصیلی جواب دیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ گراؤنڈ پارک کا حصہ نہیں ہے جس میں شادیاں ہوتی ہیں لیکن پی ایچ اے کے قانون کے اندر موجود ہے کہ نہ صرف باغ جناح بلکہ کسی بھی پارک میں شادیاں کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ طے ہو گیا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! ان کو کہنا چاہئے کہ باغ جناح کے اندر شادی یا کوئی اور function بالکل ممنوع ہے لیکن وہاں پر functions ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے on the floor of the House یہ کہا ہے کہ ہم ایک دو مہینے چیک کر کے اس کی تہہ تک جاتے ہیں۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے اور یہ آخری سوال ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 2656 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: واسا کی سیوریج کے لئے

ملازمین، گاڑیوں کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*2656: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں سیوریج کی صفائی کے لئے کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وار تعینات ہیں؟

(ب) اس شہر میں واسا کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ج) واسا فیصل آباد کے پاس سیوریج کی صفائی کے لئے گاڑیاں اور مشینری ہے یہ گاڑیاں اور مشینری کون کون سی ہیں؟

(د) واسا فیصل آباد کے نالوں کی صفائی سال میں کتنی دفعہ کرواتا ہے سال 2018-19 کے دوران کس کس نالہ کی صفائی کتنی لاگت سے ہوئی؟

(ه) واسا فیصل آباد میں کتنے ملازمین عہدہ و گریڈ وار تعینات ہیں؟

(و) واسا فیصل آباد میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):

(الف) فیصل آباد شہر میں سیوریج کی صفائی کے لئے 710 سیوریج مین سکیل نمبر 1 تعینات ہیں؟

(ب) واسا فیصل آباد میں دفاتر کی تعداد 68 ہے جن کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) واسا فیصل آباد کے پاس سیوریج کی صفائی کے لئے درج ذیل مشینری اور گاڑیاں موجود ہیں۔

1-	انجن / ڈیولپرنگ سیٹ	100 عدد
2-	جیو مشین	10 عدد
3-	سکر مشین	04 عدد
4-	کرین	02 عدد

5-	ایکسیوٹر	03 عدد
6-	منی ایکسیوٹر	02 عدد
7-	ڈمپر ٹرک	07 عدد
8-	فیول پاورز	01 عدد
9-	ٹریکٹر ٹرائی	01 عدد
10-	ٹرک کرین 3.5 ٹن	02 عدد

(د) واسا فیصل آباد ہر سال یکم مارچ تا 30۔ جون شہر کے تمام نالوں (چیلنز) کی صفائی ایک مرتبہ خصوصی اور باقی پورا سال عمومی (ضرورت کے مطابق) کرواتا ہے۔ واسا فیصل آباد تمام نالوں کی صفائی اپنے ذرائع (مشینری اور سٹاف) سے کرتا ہے۔ مختلف نالوں کی صفائی پر 19-2018 کے دوران آنے والے خرچ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) واسا فیصل آباد میں 2043 ملازمین عہدہ گریڈ وار تعینات ہیں جن کی تفصیل تتمہ (پ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) واسا فیصل آباد میں خالی اسامیوں کی کل تعداد 752 ہے جن کی تفصیل تتمہ (ت) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی طرف سے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ڈیوٹرنگ سیٹ 100 ہیں، جیٹر مشینیں 10 ہیں جبکہ suker مشینیں چار ہیں۔

جناب سپیکر! جواب میں مشینری کی جو تفصیل دی گئی ہے اس پر میں ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ چالو حالت میں کون سی مشینری موجود ہے اور جو مشینری ورکشاپ میں خراب پڑی ہوئی ہے وہ کون سی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! فاضل ممبر نے سوال پوچھا تھا کہ واسا فیصل آباد کے پاس سیوریج کی صفائی کے لئے مشینری اور گاڑیاں ہیں، اگر ہیں تو مشینری اور گاڑیاں کون کون سی ہیں؟ مشینوں اور گاڑیوں کی تفصیل ہم نے دے دی ہے اور میرے خیال میں تمام مشینیں اور گاڑیاں working

condition میں موجود ہیں۔ اگر جناب کے پاس کوئی معلومات ہیں تو مجھے بتائیں میں اُس پر دیکھ لیتا ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں آپ کی ایک منٹ کے لئے توجہ چاہوں گا۔ میں نے مشینری کے متعلق پوچھا تھا لیکن میرے بھائی پارلیمانی سیکرٹری نے کہا ہے کہ ڈیوٹرنگ سیٹ، جیئر مشینیں، suker، مشینیں، کرین، ایکسکویٹر اور تمام مشینیں چالو حالت میں ہیں جبکہ میں ان کے جواب سے بالکل اتفاق نہیں کرتا کیونکہ ایک ہفتہ پہلے فیصل آباد میں بارشیں ہوئیں جس سے آدھا فیصل آباد تالاب کا منظر پیش کر رہا تھا۔ جب میں نے suker مشینوں کے لئے ایم ڈی واسا کو ٹیلیفون کیا تو ایم ڈی صاحب نے کہا کہ ہمارے پاس صرف دو suker مشینیں ہیں جو چلتی ہیں تو میاں صاحب آپ مہربانی کر کے wait کر لیں ہم انشاء اللہ کل شام تک آپ کو suker مشینیں provide کر دیں گے جبکہ یہاں on the floor of the House پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر ساری مشینری بالکل ٹھیک اور working حالت میں ہے۔

جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری سے پھر پوچھنا چاہوں گا کہ کیا آپ کے یا آپ کے محکمہ کے سیکرٹری کے نوٹس میں یہ بات ہے کہ وہاں پر جو suker مشینیں ہیں وہ ساری working حالت میں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود): جناب سپیکر! میں ایک بار پھر اپنے فاضل ممبر کی اس بات کو second کرتے ہوئے کہ جس specific طریقے سے انہوں نے suker مشینوں کے بارے میں بات کی تو چار suker مشینیں اس وقت واسا فیصل آباد کے پاس موجود ہیں اور میری معلومات کے مطابق وہ چاروں مشینیں اس وقت working condition میں ہیں۔

جناب سپیکر! جس طرح میرے بھائی نے کہا کہ ان کی ایم ڈی واسا فیصل آباد سے بات ہوئی ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہمارے پاس وہ مشینیں working condition میں موجود ہیں تو متعلقہ محکمہ کے افسران یہاں پر موجود ہیں اور میں یہ چیز ensure کرواتا ہوں کہ اگر اس

حوالے سے ایم ڈی واسانے غلط بیانی کی ہے تو وہ فاضل ممبر سے اس سے متعلق بات بھی کریں گے اور اس کے اوپر معذرت بھی کریں گے کیونکہ میرے پاس جو معلومات ہیں وہ چاروں sucker مشینیں working condition میں ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے کہ وہی جو سارے محکموں کی طرف سے جواب دیا جاتا ہے تو میں نے سوال پوچھا تھا کہ واسا فیصل آباد میں کتنے ملازمین، عہدہ اور گریڈ وار تعینات ہیں اور واسا فیصل آباد میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟ جناب سپیکر! اس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ 2043 ملازمین عہدہ اور گریڈ وار تعینات ہیں جن کی تفصیل میرے پاس موجود ہے اور خالی اسامیوں کی کل تعداد 752 بتائی گئی ہے جس میں بہت سے ایسے ملازمین ہیں جن کی واسا فیصل آباد میں بڑی اشد ضرورت ہے۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر level کے افسران کی بہت اشد ضرورت ہے۔ اسی طرح ڈائریکٹر صاحبان کی واسا فیصل آباد میں بڑی ضرورت ہے اور اسی طرح ہمارے سیورین کی بڑی ضرورت ہے جبکہ نچلے عملے کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے پچھلے اجلاس کے دوران بھی یہ ensure کیا تھا کہ ہم انشاء اللہ اس سال میں خالی اسامیوں کو پُر کریں گے لیکن وہ سال تو گزر گیا۔ اب پارلیمانی سیکرٹری کیا نیا وعدہ کرنا چاہتے ہیں، اس حوالے سے بتادیں؟ جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر کی اس بات پر اب بھی اسی طرح قائم ہوں کہ میں نے جو وعدہ پچھلے اجلاس میں سوالات کے دوران کیا تھا تو وہ وعدہ اسی طرح قائم ہے کیونکہ سال ختم نہیں ہوا بلکہ یہ سال 30۔ جون 2020 کو ختم ہو گا۔ اس حوالے سے 350 ملازمین کی بھرتی کے لئے وزیر اعلیٰ کو سری بھجوائی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔
جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں درختوں کی کٹائی سے متعلقہ تفصیلات

* 972: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے پانچ سال میں سگنل فری روڈ اور انج ٹرین کے لئے سینکڑوں کے حساب سے قدیم اور قد آور درخت لاہور میں کاٹے گئے؟

(ب) ان قیمتی درختوں کو کس قانون کے تحت کاٹا گیا؟

(ج) اس ناقابل تلافی نقصان کے ازالہ کے لئے پچھلے پانچ سالوں میں کتنے نئے درخت لگائے گئے تو ان کی نشاندہی کی جائے؟

(د) ان کی حفاظت کا کیا طریق کار ہے، واضح کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں سگنل فری روڈ سے 95 درخت ششم یونٹ 1262.221 کاٹے گئے ہیں۔ اور انج ٹرین کے راستے میں 198 درخت کاٹے گئے۔

(ب) اور انج ٹرین لائن اور سگنل فری روڈ کی تعمیر ایک عوامی فلاحی منصوبہ تھا جسے LDA اور

TEPA نے مکمل کیا پی ایچ اے نے درختوں کی کٹائی کا کام ڈیپازٹ ورک کی حیثیت

سے کیا ایسے منصوبوں میں جب سرکاری طور پر زمین حاصل کر لی جاتی ہے تو منصوبے کی

تکمیل کے لئے درختوں اور دوسری عمارتوں وغیرہ کو ہٹانا ضروری ہوتا ہے۔ پی ایچ اے

ایکٹ 2012 کی شق 5/21 کے مطابق غیر سرکاری سطح پر بلا اجازت درخت کاٹنا منع

ہے تاہم اتھارٹی کو عوامی فلاح کے لئے ایسا کرنا پڑا جس کی ایکٹ میں کوئی ممانعت نہیں مزید یہ کہ مکمل ہو جانے والی سڑکوں پر درخت لگوا دیئے گئے۔ جبکہ اورنج ٹرین لائن کے روٹ پر بھی 1600 کے قریب درخت لگانے کا منصوبہ ہے۔ ایل ڈی اے اور ٹیپا کے جاری شدہ خطوط کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) جیل روڈ سگنل فری corridor میں 500 درخت جبکہ ایوان تجارت سگنل فری روڈ پر موقع کی مناسبت کے مطابق 85 درخت لگائے گئے۔ اورنج لائن ٹرین کے راستے پر کام مکمل ہوتے ہی درخت لگا دیئے جائیں گئے۔ اندازے کے مطابق یہاں 1600 کے قریب درخت لگانے کی گنجائش ہے۔

(د) ان کی حفاظت کے لئے مالی اور سکیورٹی گارڈز موجود رہتے ہیں جبکہ بروقت پانی دینے اور بیماریوں سے بچانے کے لئے ادویات دکھا دینے کا مربوط نظام موجود ہے۔

لاہور: ٹاؤن شپ پیکورود تک سڑک و نالہ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

* 1205: چودھری افتخار حسین چھپھر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روہی نالہ پھانک منڈی ارفع کریم ٹاور سے ٹاؤن شپ پیکورود لاہور تک سڑک اور نالہ کی تعمیر شروع ہوئی تھی جو کہ اب تک مکمل نہ ہو سکی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) ایس بلاک تک روڈی وغیرہ بھی ڈال دی گئی تھی لیکن سڑک پھر روک دی گئی اور سڑک بنانے کے لئے ناجائز تجاوزات بھی ہٹا دی گئیں تھیں؟

(ج) مذکورہ سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے لوگوں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟

(د) اگر جڑھائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) واساند کورہ علاقے میں نالہ کی ریٹیننگ وال کا کام مکمل کر چکا ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سڑک کی تعمیر کا کام جلد شروع کر دیا جائے گا۔
- (ب) رواں مالی سال کے بجٹ میں ایس، بلاک کی سڑک کی تعمیر کے لئے فنڈ مختص کر دیا گیا ہے۔ ڈیپارٹمنٹل سب کمیٹی کی منظوری کے بعد جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔
- (ج) یہ درست ہے کہ یہ راستہ مولانا شوکت علی روڈ اور فیروز پور روڈ کو ملاتا ہے۔ سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے لوگوں کو کافی پریشانی کا سامنا ہے۔
- (د) جواب جز (ب) میں پیش کر دیا گیا ہے۔

لاہور میں فلٹریشن پلانٹس کی تعداد و کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

* 1626: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں اس وقت کتنے فلٹریشن پلانٹس موجود ہیں؟
- (ب) کیا تمام فلٹریشن پلانٹ درست حالت میں موجود ہیں؟
- (ج) کیا حکومت مزید نئے فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟
- وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسالاہور۔ واسالاہور کے زیر انتظام 573 واٹر فلٹریشن پلانٹس کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے 449 واسانے نصب کئے ہیں اور 124 محکمہ لوکل گورنمنٹ اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے لگوائے ہیں۔ ان کے علاوہ سابقہ ٹی ایم اے (موجودہ ایم سی ایل) کے زیر انتظام تقریباً 99 فلٹریشن پلانٹس کام کر رہے ہیں۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارتھ: محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے صوبائی دارالحکومت لاہور کے دیہی علاقوں میں 206 واٹر فلٹریشن نصب کئے ہیں۔

- (ب) واسالاہور: واسا کے زیر انتظام 573 فلٹریشن پلانٹس درست کام کر رہے ہیں۔
پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارٹھ: 206 نصب شدہ واٹر فلٹریشن پلانٹس میں سے 187 واٹر فلٹریشن پلانٹس درست حالت میں ہیں اور عوام اس سہولت سے مستفید ہو رہی ہے جبکہ انیس واٹر فلٹریشن پلانٹس 2019-05-10 سے بند ہیں ان پلانٹس کی مدت آپریشن مکمل ہو چکی ہے حکومت سے ان بند پلانٹس کو چلانے کے لئے مزید فنڈز ڈیمانڈ کئے گئے ہیں جس کے لئے حکومت پنجاب پالیسی بنارہی ہے اس کے بعد فنڈز کی دستیابی پر وہ بھی چالو کر دیئے جائیں گے۔
- (ج) واسالاہور: اگر مزید کہیں ضرورت ہوئی تو فلٹریشن پلانٹ لگایا جاسکتا ہے۔
پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارٹھ: مالی سال 2018-19 میں کوئی نیا منصوبہ برائے واٹر فلٹریشن پلانٹ زیر تکمیل نہیں ہے۔

- لاہور: گریٹر اقبال پارک میں مناسب سیوریج سسٹم نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات**
***2778: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ گریٹر اقبال پارک لاہور کی بحالی پر 4- ارب روپے خرچ کئے گئے مگر مبینہ طور پر ناقص منصوبہ بندی کے باعث پارک میں مناسب سیوریج سسٹم ہی نہیں ڈالا گیا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مناسب سیوریج سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے پلاٹوں میں ڈیڑھ فٹ بارشوں کا پانی کھڑا ہوا ہے جس سے پودے اور گھاس خراب ہو رہے ہیں؟
- (ج) کیا حکومت اس پارک کی بحالی پر خرچ کردہ رقم اور کاموں کی تحقیقات تھرڈ پارٹی سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے یا کوئی خصوصی آڈٹ ٹیم تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) یہ درست نہیں ہے گریٹر اقبال پارک پر کل خرچہ 3-ارب 42 کروڑ میں مکمل ہوا اور اس میں جتنی بھی بلڈنگز بنی ہیں اُس میں سیوریج سسٹم ڈالا گیا ہے اور وہ چل رہا ہے۔
- (ب) گریٹر اقبال پارک نشیب میں واقع ہے اور ارد گرد کے علاقوں کا بارش کا پانی پارک میں آجاتا ہے۔ جیسے کہ بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ، لیڈی ولنگڈن ہسپتال کی وجہ سے پارک میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ جیسے ہی بارش رکتی ہے۔ تو کچھ پانی زمین جذب کر لیتی ہے اور باقی کا پانی موجودہ سیوریج سسٹم کے ذریعے نکل جاتا ہے۔
- (ج) حکومت کی جانب سے سال 2018 میں بذریعہ خصوصی آڈٹ ٹیم پارک میں کئے گئے تعمیراتی کاموں کا سیشنل آڈٹ کروایا جا چکا ہے۔

لاہور میں برساتی نالوں کی صفائی ستھرائی سے متعلقہ تفصیلات

*2823: محترمہ سہیلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور کے برساتی نالوں کی صفائی کب کی گئی ان نالوں کی صفائی کا کیا میکنزم ہے کتنے عرصہ بعد ان نالوں کی صفائی کی جاتی ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ برساتی نالوں کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے بارشوں کا پانی سڑکوں پر کئی روز تک کھڑا رہتا ہے اگر ایسا ہے تو ان نالوں کی بروقت صفائی نہ کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) لاہور کے برساتی نالوں کی صفائی مستقل بنیادوں پر پورا سال جاری رہتی ہیں چاہے سردی ہو یا گرمی ان کی صفائی کے لئے ہیوی مشینری کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بشمول Cranes، Excavator، Dump Trucks و دیگر مشینری استعمال کی جاتی ہے۔

(ب) جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے۔ بارش کا پانی نشیبی علاقوں میں جو کہ برساتی نالوں سے کچھ نشیبی جگہ پر واقع ہونے کی وجہ سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ جس کو بارش کے بعد کم از کم وقت میں بذریعہ مشینری نکال دیا جاتا ہے۔

پنجاب لینڈ کمپنی کے ملازمین کی تعداد اور تنخواہوں کی ادائیگی سے متعلق تفصیلات
*** 2923: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب لینڈ کمپنی کے ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی کئی ماہ بعد ہوتی ہے؟
 (ب) اگر جواب اثبات میں ہے کہ تو اس کی وجہ کیا ہے اور کیا پنجاب لینڈ کمپنی کے ملازمین اپنی تنخواہیں کے حصول کے لئے احتجاج بھی کرتے ہیں؟
 (ج) پنجاب لینڈ کمپنی میں کتنے ملازمین ہیں اور ان کو تنخواہ کی مد میں سالانہ کتنی ادائیگی ہوتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی کے ملازمین کو باقاعدگی سے تنخواہ ملتی رہی ہے۔ ماہ جولائی 2019 میں سالانہ آڈٹ کیا گیا جس میں کچھ ملازمین کی تقرری کے بارے میں آڈٹ کے تحفظات تھے جس پر محکمہ خزانہ سے رہنمائی لینے کے بعد ان ملازمین کی تنخواہیں بھی جاری کر دی گئی ہیں۔

(ب) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی کے پاس موجودہ کوئی جاری منصوبہ نہ ہونے کی وجہ سے کچھ ملازمین کو فارغ کیا گیا تھا تا کہ PLDC پر مالی بوجھ کم کیا جائے۔ ان ملازمین نے اپنے نکالے جانے کے خلاف احتجاج کیا تھا۔

(ج) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی کے اٹھارہ ملازمین کو تنخواہ کی مد میں سالانہ 8.8 ملین روپے کی ادائیگی ہوتی ہے۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی اور چینی کمپنی

سن رائز کنسٹرکشن کے درمیان ایم او یو سے متعلقہ تفصیلات

* 3031: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چینی کمپنی سن رائز کنسٹرکشن اور پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی (پھانا) کے درمیان مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط ہو چکے ہیں؟
(ب) اس ایم او کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں نیز اس ایم او یو سے کیا فائدہ ہو گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) درست ہے کہ پنجاب ہاؤسنگ و ٹاؤن پلاننگ ایجنسی اور سن رائز کنسٹرکشن کے درمیان مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پھانا گورنگ باڈی کے اجلاس کے منظوری کی بعد مورخہ 08-06-2019 کو دستخط ثبت ہوئے جس کی میعاد تین ماہ تھی میعاد گزرنے کے بعد ایجنسی کی گورنگ باڈی کے 62 ویں اجلاس میں اس مفاہمتی یادداشت کی میعاد 31-03-2020 تک بڑھادی گئی ہے۔

(ب) ایم او یو کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز ایم او یو کم آمدنی والے / متوسط طبقے کے افراد کو کم لاگت والے گھروں کی فراہمی میں معاون و مددگار ثابت ہو گا۔

پارکوں میں عوام الناس سے انٹری فیس سے متعلقہ تفصیلات

* 3150: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پارکوں کی فیس مقرر کر کے عوام کو سیر و تفریح سے محروم کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے قبل اس فیس کو ختم کیا گیا تھا تاکہ عوام بچوں سمیت پارکوں میں فیس کے بغیر جاسکیں اور چند لمحے سکون سے گزار سکیں؟

(ج) کیا حکومت عوام کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے پارکوں کی فیس ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟
وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی ایچ اے ساہیوال:

پی ایچ اے ساہیوال نے پارکوں کے لئے آنے والوں پر کوئی فیس مقرر نہ کی ہے بلکہ پارکس میں سیر و تفریح کے لئے عوام کا داخلہ فری ہے۔

پی ایچ اے ملتان:

نہیں یہ درست نہیں ہے کیونکہ ابھی تک پی ایچ اے ملتان اپنے زیر انتظام کسی بھی پارک میں داخلہ کی کوئی فیس وصول نہ کر رہا ہے۔

پی ایچ اے بہاولپور:

پی ایچ اے بہاولپور کی زیر انتظام پارکس میں سیر و تفریح کے لئے آنے والے خواتین و حضرات سے پارک انٹری فیس لینے سے متعلق حکومت پنجاب کی جانب سے کوئی ہدایت دفتر ہذا کو موصول نہ ہوئی ہیں مزید یہ کہ پی ایچ اے، بہاولپور میں اپنے تمام پارکس میں کوئی انٹری فیس مقرر نہ کی ہے اور عوام کا داخلہ پارکس میں بالکل مفت ہے۔

پی ایچ اے راولپنڈی:

حکومت پنجاب نے راولپنڈی میں پارکوں کے لئے کسی قسم کی فیس مقرر نہیں کی۔

پی ایچ اے فیصل آباد:

یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ ہ پارکوں میں سیر و تفریح کے لئے آنے والے لوگوں سے کسی قسم کی کوئی داخلہ فیس نہیں لی جاتی۔

پی ایچ اے گوجرانوالہ:

پی ایچ اے گوجرانوالہ کی حدود میں تمام پارکوں میں داخلہ فری ہے اور کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

پی ایچ اے ڈیرہ غازی خان:

پی ایچ اے ڈی جی خان عوام کی تفریح کے لئے پارکوں میں کسی قسم کی کوئی فیس وصول نہیں کر رہی ہے۔

پی ایچ اے سرگودھا:

یہ درست نہ ہے کہ حکومت نے پارکوں کی فیس مقرر کر کے عوام کو سیر و تفریح سے محروم کر دیا ہے۔ پی ایچ اے سرگودھا عوام کو پارکوں میں داخلے کی کوئی فیس وصول نہیں کرتا۔

(ب) پی ایچ اے لاہور:

لاہور شہر میں پی ایچ اے لاہور کے زیر انتظام پارکوں میں داخلہ مفت ہے۔

پی ایچ اے ساہیوال:

پی ایچ اے ساہیوال نے پارکس میں داخلہ کے لئے آج تک کوئی فیس مقرر نہ کی ہے۔ بلکہ پی ایچ اے ساہیوال عوام الناس کو سیر و تفریح کے لئے بہترین مواقع فراہم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

پی ایچ اے ملتان:

یہ بات درست ہے اس سے قبل اس فیس کو ختم کر دیا گیا تھا اور ابھی تک اسے دوبارہ لاگو نہ کیا گیا ہے۔

پی ایچ اے بہاولپور:

پی ایچ اے بہاولپور 2016 میں اپریٹل ہوئی اور اس وقت سے پی ایچ اے، بہاولپور نے اپنے تمام پارکس میں فیس وصول نہ کی ہے۔

پی ایچ اے راولپنڈی:

جی یہ درست ہے کہ حکومت نے پارکوں کی فیس ختم کی تھی جو کہ ابھی تک نافذ العمل ہے۔

پی ایچ اے فیصل آباد:

یہ بات بھی غلط ہے کیونکہ نہ اس سے پہلے کوئی فیس لی جاتی تھی اور نہ ہی اب کوئی فیس لی جارہی ہے۔ عوام الناس کے لئے پارکس سیر و تفریح کے لئے کھلے ہوتے ہیں۔

پی ایچ اے گوجرانوالہ:

پی ایچ اے گوجرانوالہ کی حدود میں تمام پارکوں میں داخلہ فری ہے اور کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

پی ایچ اے ڈیرہ غازی خان:

پی ایچ اے ہڈانے اس سے قبل پارکوں میں کوئی انٹری فیس نہ لگا رکھی ہے۔

پی ایچ اے سرگودھا:

پی ایچ اے سرگودھا 2016 سے سرگودھا میں کام کر رہا ہے۔ اس ادارے نے اپنی

ابتداء سے کوئی فیس نافذ کی اور نہ ہی کوئی فیس وصول کرتا ہے۔

پی ایچ اے لاہور:

(ج)

لاہور شہر میں پی ایچ اے لاہور کے زیر انتظام پارکوں میں داخلہ مفت ہے۔

پی ایچ اے ساہیوال:

پی ایچ اے ساہیوال نے پارکس میں سیر و تفریح کے لئے آنے والوں کے لئے کسی قسم

کی کوئی فیس مقرر نہ کی ہے کہ جسے ختم کیا جاسکے۔

پی ایچ اے ملتان:

چونکہ پی ایچ اے میں فنڈز کی کمی ہے اور گورنمنٹ آف پنجاب بھی مالی امداد دینے سے

گریزاں ہے اس کی وجہ سے یہ اقدامات کرنا ادارے کی بقاء اور تعمیر و ترقی کے لئے

ضروری ہے۔ مزید پارکوں کی انٹری فیس لاگوں کرنے کا معاملہ BOD کی منظوری کے

لئے پیش کیا گیا تھا جس پر بورڈ آف ڈائریکٹرز نے معاملہ کو گورنمنٹ کی منظوری سے

مشروط کر دیا ہے۔ حکومت سے التجا ہے کہ یا پی ایچ اے کو پارک میں داخلہ فیس چارج

کرنے کی اجازت دی جائے یا پی ایچ اے کو پارکوں میں مرمت وغیرہ کے اخراجات کے

لئے سبسڈی دی جائے یا مالی امداد دی جائے۔

پی ایچ اے بہاولپور:

اب تک پارکوں میں فیس مقرر کرنے کے حوالے سے کوئی فیصلہ حکومت پنجاب نے کیا

ہے اور نہ ہی پی ایچ اے، بہاولپور کو اب تک اس حوالہ سے آگاہ کیا گیا ہے۔

پی ایچ اے راولپنڈی:

حکومت نے پارکوں کے لئے کسی قسم کی فیس مقرر نہیں کی ہے۔

پی ایچ اے فیصل آباد:

حکومت کی طرف سے پارکوں میں سیر و تفریح کے لئے آنے والے لوگوں سے کوئی

انٹری فیس لینے کی ہدایت موصول نہ ہوئی ہے۔

پی ایچ اے گوجرانوالہ:

پی ایچ اے گوجرانوالہ کی حدود میں تمام پارکوں میں داخلہ فری ہے اور کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

پی ایچ اے ڈیرہ غازی خان:

کوئی فیس لگائی ہے اور نہ ہی ختم کی جارہی ہے۔

پی ایچ اے سرگودھا:

پی ایچ اے سرگودھا پارکوں میں داخلے کی کوئی فیس وصول کرتا ہے اور نہ ہی کوئی ارادہ رکھتا ہے۔ پی ایچ اے سرگودھا عوام کو اپنی ابتداء سے تفریح کی فری سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

ایلیوٹیڈ ایکسپریس وے لاہور پر ایل ڈی اے

کی جانب سے جاری کردہ کام پر اخراجات اور تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*3190: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایلیوٹیڈ ایکسپریس وے لاہور پر ایل ڈی لاہور نے کام جاری رکھا ہوا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس پر اب تک کتنا خرچ ہو چکا ہے مکمل کئے گئے کام کی تفصیلات اور اخراجات بتائیں؟

(ج) اگر یہ منصوبہ قابل عمل ہے تو اس کا تخمینہ جات کیا ہوگا اور یہ کتنے عرصہ میں مکمل کر لیا جائے گا مکمل تفصیلات مہیا فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! اس پراجیکٹ کی لینڈ ایکوزیشن اور مختلف محکموں کی رکاوٹ بننے والی سروسز (داسا، ایس این جی پی ایل، پی ٹی سی ایل، لیسکو) کی منتقلی زیر عمل ہے۔

(ب) اس پراجیکٹ کو مرحلہ وار مکمل کیا جانا ہے۔ اس وقت اس کے پہلے مرحلے پر کام جاری ہے۔ جس کا کل تخمینہ تقریباً 5719 ملین روپے ہے جس میں سے تقریباً 5181 ملین روپے خرچ ہو چکا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) لینڈ ایکویزیشن، مین بلیو وارڈ گلبرگ ٹاموٹروے (M-2)۔ (3493 ملین روپے)

(2) زیر زمین Pile کی بنیادیں اور رکاوٹ بننے والی (واساء ایس این جی پی ایل، پی ٹی سی ایل، لیسکو) سروسز کی منتقلی فیروز پور روڈ تاملان روڈ (1688 ملین روپے)

(ج) جی، ہاں! یہ قابل عمل منصوبہ ہے اس کے باقی مرحلوں کا تخمینہ لاگت تقریباً 45 ارب روپے ہو گا۔ اس کی تکمیل کا عرصہ باقی مرحلوں کی انتظامی منظوری اور فنڈز کی فراہمی پر منحصر ہے۔

جھنگ شہر میں صاف واٹر سپلائی کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

* 3213: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) جھنگ شہر میں کتنے فیصد افراد کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے؟
- (ب) مذکورہ شہر میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے فیصد افراد کو صاف پانی فراہم کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے گئے اور ان پر سال وار کتنے اخراجات آئے؟
- (ج) حکومت جھنگ شہر میں واٹر سپلائی کی بہتری کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) جھنگ شہر Sweet Zone میں واقع ہے۔ حکومت پنجاب نے مالی سال 2007-08 میں واٹر سپلائی سکیم کی Extension and Rehabilitation مکمل کی جو کہ میونسپل کمیٹی جھنگ کی زیر نگرانی 10 سال تک چلتی رہی۔ بوجہ Sweet Zone اور لوگوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے سکیم عارضی طور پر بند ہے۔

- (ب) گزشتہ پانچ سال کے دوران جھنگ شہر میں نئی واٹر سپلائی سکیم شروع نہیں کی جاسکی۔
- (ج) صاف پانی کی فراہمی حکومت پنجاب کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ حکومت Brackish علاقوں سے میٹھے پانی والے علاقوں کی طرف مرحلہ وار صاف پانی کی سکیموں پر کام کر رہی ہے۔

سرگودھا: پی پی۔72 تحصیل بھیرہ موضع اسلام پورہ کے ملحقہ

سیم نالہ کی وجہ سے زیر زمین پانی کے خراب ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3245: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی۔72 تحصیل بھیرہ (سرگودھا) یونین کونسل نمبر 1 موضع اسلام پورہ موڑ سے ملحقہ سیم نالہ کی وجہ سے زیر زمین پانی خراب ہو گیا ہے جو پینے کے قابل نہ ہے اور لوگ میپائٹائٹس جیسی مرض کا شکار ہو رہے ہیں؟
- (ب) موضع اسلام پورہ موڑ کے زیر زمین پانی کالیبارٹری ٹیسٹ آخری مرتبہ کب کروایا گیا کیا اس ٹیسٹ کے مطابق یہ پانی پینے کے قابل ہے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ اس آبادی میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ ہے۔ اگر ہاں تو کیا حکومت اس موضع میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) یہ درست نہ ہے۔ موضع اسلام پورہ موڑ تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں زیر زمین پانی میٹھا ہے۔ ہاں البتہ سیم نالہ کے دونوں اطراف زیادہ سے زیادہ 100 فٹ تک زیر زمین پانی آلودہ ہے اور پینے کے قابل نہ ہے۔
- (ب) موضع اسلام پورہ موڑ کے زیر زمین پانی کالیبارٹری ٹیسٹ حال ہی میں کروایا گیا تھا جس کے مطابق پانی پینے کے قابل ہے۔ ٹیسٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس آبادی میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ ہے۔ حال ہی میں حکومت پنجاب کے پورے صوبہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے آب پاک اتھارٹی کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جو اس بابت سروے کا کام کر رہا ہے۔

سرگودھا: تحصیل سلاوالی میں تین مرلہ

ہاؤسنگ سکیم کی عدم تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*3247: جناب محمد منیب سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل سلاوالی سرگودھا میں تین مرلہ ہاؤسنگ سکیم شروع کی گئی جو کہ اب تک کام کی رفتار سست ہونے کی وجہ سے مقررہ وقت پر تیار نہ ہو سکی ہے؟
(ب) اس سکیم میں اب تک کتنے گھر تعمیر کئے جا چکے ہیں یہ سکیم کب شروع ہوئی، یہ منصوبہ کتنے سال کا تھا اور ٹھیکہ کون سی کمپنی کو دیا گیا ہے، بروقت یہ سکیم مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں نیز مقررہ وقت پر ہاؤسنگ سکیم مکمل نہ کرنے والوں کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست ہے کہ تحصیل سلاوالی ضلع سرگودھا میں ایک تین مرلہ ہاؤسنگ سکیم (Pro-poor) پلان کے تحت بعد از منظوری اپریل 2012 کو شروع کی گئی تھی جو کہ مقررہ وقت 30.06.2014 تک 97 فیصد مکمل ہو چکی ہے۔

(ب) اس سکیم میں اب تک 1290 پلاٹس پالیسی کے تحت لوگوں کو الاٹ کئے جا چکے ہیں لیکن ابھی تک الاٹیوں نے مکانات کی تعمیر نہ کی ہے یہ سکیم سال 2011-12 میں شروع ہوئی۔ یہ منصوبہ 2½ (اڑھائی سال) کا تھا جس کے ٹھیکہ جات مندرجہ ذیل کمپنیوں کو دیئے گئے۔

کام کمپنی

- (1) روڈ، گلیات، مارٹھ اینڈ کو
 - (2) واٹر سپلائی سسٹم اے اینڈ ایس انٹرپرائزز
 - (3) سیوریج سسٹم حماد رضا اینڈ کو
- صرف بجلی کا کام بروقت فیسکو کی طرف سے مکمل نہ ہو سکا ہے محکمہ فیسکو کو -/5,48,43,922 روپے برائے کام بجلی انشالیشن مع اپ گریڈیشن ادا کئے جا چکے ہیں۔ فیسکو نے بھی کام موقع پر شروع کر دیا ہے بجلی کے علاوہ سکیم کے تمام ترقیاتی کام 97 فیصد مکمل ہو چکے ہیں۔ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے تین فیصد کام باقی ہے۔ فنڈز کی ڈیمانڈ کی جا چکی ہے سکیم کی تکمیل میں کسی بھی قسم کی کوئی کوتاہی نہ ہوئی ہے۔

سرگودھا: بھلوال سٹی کے لئے 19-2018 اور 20-2019

میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے لئے مختص فنڈز اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

* 3312: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا درست ہے کہ ضلع سرگودھا بھلوال سٹی میں پانی پینے کے قابل نہ ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج کا نظام بھی درہم برہم ہے؟
- (ج) بھلوال سٹی کو 19-2018 اور 20-2019 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی مد میں کتنے فنڈز مہیا کئے گئے ان فنڈز کو کہاں کہاں خرچ کیا گیا؟
- (د) کیا حکومت بھلوال سٹی کے لئے نئی واٹر سپلائی سکیم شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) یہ درست ہی کہ بھلوال سٹی ضلع سرگودھا کا زیر زمین پانی کڑوا ہونے کی وجہ سے پینے کے قابل نہ ہے۔

- (ب) درست نہ ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے بھلوال شہر کے لئے سیوریج سکیم مکمل کر کے 2018 میں دیکھ بھال اور چلانے کی غرض سے میونسپل کمیٹی بھلوال کے حوالہ کر دی تھی جو کہ اب تک چالو حالت میں ہے۔
- (ج) بھلوال شہر کے لئے فراہمی آب اور نکاسی آب کی سکیمیں مکمل ہو کر میونسپل کمیٹی بھلوال کے زیر انتظام چل رہی ہیں لہذا اس ضمن میں سال 19-2018 اور 20-2019 کے لئے کوئی فنڈ موجود نہ ہے۔
- (د) حکومت پنجاب نے حال ہی میں فراہمی آب اور نکاسی آب کی سکیمیں مکمل کر کے میونسپل کمیٹی بھلوال کے حوالہ کی ہیں۔ مستقبل قریب میں کسی نئی واٹر سپلائی سکیم کے شروع کرنے کا کوئی امکان نہ ہے۔

لاہور: باغ جناح کے اندر موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں

کے آزادانہ آنے جانے سے ماحول پر گندا اور آلودہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3320: شیخ علاؤ الدین: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح باغ (لارنس گارڈن) لاہور میں موٹر سائیکلیں اور گاڑیاں اندرونی سڑکوں پر ممنوع ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ باغ مذکورہ کے اندر مختلف محکموں کے دفاتر قائم کر دیئے گئے ہیں اور ان کے عملہ اور افسران کی موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں کی وجہ سے باغ کے اندر سانس لینا سیر کرنا ناممکن ہو چکا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ باغ کے اندر ٹریفک اور دھوئیں نے باغ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے؟
- (د) حکومت باغ کی تباہی میں ملوث تمام لوگوں کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) باغ کے مغرب کی طرف مسجد اہلحدیث والے گیٹ پر ہزاروں موٹر سائیکلیں اور گاڑیاں امتحانی مرکز کی وجہ سے ٹریفک اور باغ کے لئے گھمبیر مسئلہ پیدا ہو چکا ہے حکومت اس بارے میں اور ایک قومی ورثہ کو بچانے کی خاطر کیا اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست ہے لیکن باغ جناح ایک بہت بڑا پارک ہے جو کہ 141 ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے لیکن بعض اوقات با امر مجبوری باغ کے کام کے لئے بڑی احتیاط سے باغ جناح کا عملہ موٹر سائیکل استعمال کر لیتے ہیں۔

(ب) انتظامیہ باغ جناح نے موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں پر مکمل پابندی عائد کی ہوئی ہے تاہم باغ کے اندر دس سے زیادہ پوائنٹس موجود ہیں جیسے کہ فلوری کلچر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، قائد اعظم لائبریری، کاسموپولیٹن کلب، جم خانہ کلب (کرکٹ گراؤنڈ)، لیڈیز کلب، ٹینس کلب، دارالسلام لائبریری، مسجد درالسلام، گلشن ریسٹورنٹ، دفتر، دربار تروت مراد شاہ اور رہائشیں بھی ہیں جو کہ باغ جناح کے ملازمین استعمال کرتے ہیں ان کی ضرورت کا سامان آتا جاتا رہتا ہے جس کی وجہ سے انتظامیہ باغ جناح با امر مجبوری انہیں گاڑیاں گزارنے کی اجازت دیتی ہے۔

(ج) باغ جناح کے اندر بہت کم چلنے والی ٹریفک جو کہ با امر مجبوری باغ جناح کی دیکھ بھال کا سامان فیلڈ میں پہنچانے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ مثلاً پنیریاں، گملے، بھل پہنچانا اور کوڑا اٹھانے کے لئے سرکاری ٹریکٹر ٹرالی / گاڑی استعمال ہوتی ہے اس کے علاوہ باغ جناح میں بجلی اور پانی کی لائنیں درست کرنے کے لئے سامان سٹور سے لے جانے اور لانے کے لئے موٹر سائیکل استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ سکیورٹی کی موٹر سائیکل عوام کے تحفظ کے لئے باغ میں سکیورٹی گارڈ چکر لگاتے ہیں اور اس کے علاوہ جو گنگ ٹریک پر چھڑ کاؤ کیا جاتا ہے اس سے پودوں کا نقصان نہیں ہوتا بلکہ باغ جناح کے ارد گرد ٹریفک 24 گھنٹے رواں دواں ہوتی ہے جس کا دھواں یہ درخت جذب کرتے ہیں اس وجہ سے درختوں / پودوں پر اثر ضرور پڑتا ہے۔

(د) باغ جناح میں کوئی تباہی نہیں ہوئی معمول کے مطابق باغ جناح میں دیکھ بھال کا کام جاری اور ساری ہے۔ انتظامیہ جدید تقاضوں کے مطابق اسکی پہلے سے زیادہ دیکھ بھال کر رہی ہے اس لئے کسی کے خلاف کارروائی کرنا درست نہیں ہے۔

(ه) یہ درست ہے باغ کے مغرب کی طرف مسجد المحدثہ والے گیٹ پر ہزاروں موٹر سائیکل اور گاڑیاں باغ جناح کے باہر سڑک پر پارک ہوتی ہیں جس کی وجہ سے ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔

کار پارکنگ سٹینڈ امتحانی مرکز کے بالکل سامنے ہے اور پارکنگ سٹینڈ کی جو جگہ ہے وہ صرف باغ میں سیر کرنے کے لئے آنے والے حضرات کے لئے بنایا گیا ہے اس کے باوجود امتحانی مرکز میں آنے والے طالب علم اور ان کے لواحقین وغیرہ پارکنگ میں گاڑیاں / موٹر سائیکل پارک کرتے ہیں۔

روڈ پر پارکنگ کو انتظامیہ باغ جناح نہیں روک سکتی کیونکہ سڑک ضلعی انتظامیہ کے زیر انتظام ہے اور ٹریفک پولیس ٹریفک کو کنٹرول کرنے کا بندوبست کرتی ہے۔

گزارش ہے کہ متعلقہ محکمہ تعلیم / سینڈری بورڈ کو ایک سپیشل پارکنگ سٹینڈ کے بندوبست کرنے کا کہا جائے اور ٹریفک پولیس کو ہدایت کی جائے کہ پارکنگ سٹینڈ کا بندوبست ہونے تک موٹر سائیکل اور گاڑیوں کی امتحانی مرکز کے سامنے باغ جناح کے گیٹ سے ہٹ کر موٹر سائیکل اور گاڑیاں سڑک کے کنارے ترتیب سے پارک کر وائیں تاکہ عام ٹریفک متاثر نہ ہو اور باغ جناح کا گیٹ بھی بند نہ ہو۔

گلشن اقبال پارک لاہور میں واش رومز کی تعداد کم ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3326: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلشن اقبال (پارک) لاہور کا کل رقبہ کتنا ہے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اتنے بڑے باغ میں صرف تین واش رومز باغ کے کناروں پر تعمیر ہیں جن کی حالت بہت ناگفتہ بہ ہے اور تعداد کے لحاظ سے بھی کم ہیں جس کی وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں آئے ہوئے لوگ خصوصاً خواتین اور بچوں کو بہت مشکلات کا سامنا رہتا ہے؟

(ج) کیا حکومت گلشن اقبال پارک میں موجود واش رومز میں بہتری لانے اور جھولے والے ایریا کے قریب نئے ماڈل واش رومز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف): گلشن اقبال پارک لاہور کا کل رقبہ 67 ایکڑ ہے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

ڈائریکٹر ایجنٹ	
ڈپٹی ڈائریکٹر	
مالی	99
سکیورٹی گارڈ	71
سوچر	16
دفتری سٹاف	6
الیکٹریکل سٹاف	5
ٹوٹل	199

ان کے نام اور عہدہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہاں یہ بات بھی درست ہے کہ اتنے بڑے باغ میں صرف تین واش رومز ہیں جو کہ باغ کے اندر مختلف جگہوں پر جاگنگ ٹریک کے ساتھ ساتھ تعمیر شدہ ہیں۔

ان تین واش رومز میں سے دو قابل استعمال ہیں جبکہ ایک واش روم میں سیوریج بند ہونے کی وجہ سے بند پڑا ہے۔ ہر واش روم چار سیٹ پر مشتمل ہے جن میں سے دو خواتین اور دو مردوں کے استعمال کے لئے ہیں۔ یہ واش رومز دوسٹ اور دو جدید طرز کے کموڈ پر مشتمل ہیں۔

(ج) جی، ہاں! محکمہ پی ایچ اے گلشن اقبال پارک میں موجودہ واش رومز میں بہتری لانے اور جھولے والے ایریا کے قریب نئے ماڈل واش رومز بنانے کا ارادہ رکھتا ہے اور واش رومز کی نئی تعمیر زیر غور ہے۔

لاہور: زیر زمین پانی کو محفوظ بنانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات
 *3343: محترمہ اسوہ آفتاب: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کا واٹر لیول 200 فٹ سے بھی نیچے چلا گیا ہے؟
 (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر کے اکثر علاقوں میں زیر زمین پانی پینے کے لئے مضر صحت ہے؟
 (ج) حکومت پانی کو محفوظ بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟
 (د) کیا حکومت پانی کو محفوظ بنانے کے لئے کوئی قانون سازی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک یہ قانون سازی کی جائے گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) یہ درست نہ ہے۔ واسالاہور کے زیر انتظام علاقے میں پانی کا لیول 150 سے 175 فٹ کے درمیان ہے۔
 (ب) یہ درست نہ ہے۔ لاہور کا زیر زمین پانی صحت کے لئے موزوں ہے۔
 (ج) حکومت زیر زمین پانی کو محفوظ بنانے اور اخراج کو کم کرنے کے حوالے سے خصوصی اقدامات کر رہی ہے اس سلسلے میں متبادل کے طور پر نہری پانی کی تطہیر کر کے شہریوں کو فراہم کرے گی۔ مزید برآں مساجد کے باہر 106 واٹر ٹینک بنائے گئے ہیں جہاں سے وضو کا استعمال شدہ پانی پارکوں اور گرین سیلٹس کو فراہم کیا جا رہا ہے۔

علاوہ ازیں پارکوں کو نہری پانی سے سیراب کرنے والے 17 کھالوں کو دوبارہ بحال کیا گیا ہے جن میں باغ جناح، ریس کورس پارک، گورنر ہاوس، ایف سی کالج، ماڈل ٹاؤن وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ واسالاہور (PPP) نجی و عوامی شراکت داری کے تحت 7 لاکھ واٹر میٹرز لگوائے گا جس سے پانی کو محفوظ کرنے میں مدد ملے گی۔

(د) جی، ہاں! حال ہی میں حکومت پنجاب نے پنجاب واٹر ایکٹ 2019 کی منظوری دی ہے۔ اس کے علاوہ واسالاہور نے ایل ڈی اے ایکٹ 1976 کے تحت پانی کے ریگولیشنز میں ترمیم کی ہے جس کے تحت پینے کے پانی کو بچانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

لاہور: پی پی۔ 152 میں قائم آبادی

شاہین آباد بند روڈ کو صاف پانی کی فراہمی سے متعلق تفصیلات

*3379: جناب ممتاز علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے حلقہ پی پی۔ 152 شاہین آباد بند روڈ کی آبادی میں تاحال واٹر سپلائی کی سہولت نہ ہے اور ہزاروں رہائشی زیر زمین مضر صحت پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کو تیار ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ بات درست نہ ہے۔ لاہور کے حلقہ پی پی۔ 152 شاہین آباد بند روڈ کی آبادی میں واٹر سپلائی کی سہولت موجود ہے تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں اس ٹیوب ویل کے پانی کا ٹیسٹ PCRWR لیبارٹری سے کروایا جا چکا ہے جس کے مطابق یہ پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔

(ب) مذکورہ آبادی میں واٹر سپلائی کی سہولت پہلے سے موجود ہے۔

ضلع جہلم: پی پی-27 تحصیل پنڈدادنخان کے چکوک

اور قصبوں کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*3430: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-27 جہلم تحصیل پنڈدادنخان میں سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنے

چکوک، قصبوں اور آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈدادنخان کے تمام چکوک میں پانی پینے کے قابل نہ

ہے جس کی وجہ سے میپائٹس جیسی موذی امراض میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ تحصیل کے تمام چکوک کو پینے کا

صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی پی-27 جہلم تحصیل پنڈدادنخان سال 19-2018 اور 20-2019 ترقیاتی

پروگرام کے تحت نرمی ڈھن، ملکانہ چشمہ پر مشتمل 31 گاؤں کی 63755 آبادی کو واٹر

سپلائی سے مستفید کیا جا رہا ہے اس کے علاوہ واٹر سپلائی سکیم کندوال سے بھی گاؤں کے

لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے جبکہ گاؤں پنن وال تحصیل پنڈدادنخان کے

لئے مکمل ڈرینج سکیم پر کام جاری ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈدادنخان کے زیادہ تر چکوک کا پانی کڑوا ہونے کی وجہ سے

پینے کے قابل نہ ہے۔ البتہ کڑوا پانی میپائٹس جیسی کسی بھی بیماری کی وجہ نہ ہے۔

(ج) مذکورہ دیہات میں گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق مرحلہ وار واٹر سپلائی کی سہولیات

فراہم کی جائیں گی جبکہ موجودہ مالی 20-2019 ترقیاتی پروگرام کے تحت نرمی ڈھن،

ملکانہ چشمہ پر مشتمل 31 گاؤں کو واٹر سپلائی سے مستفید کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ واٹر

سپلائی سکیم کندوال سے بھی گاؤں کے لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

تحصیل جام پور میں نئی اور پرانی سیوریج لائن کے پائپ کی چوڑائی کے موازنہ سے متعلقہ تفصیلات

*3443: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) جام پور ضلع راجن پور میں نئی سیوریج لائن کے پائپ کی چوڑائی منظور شدہ کتنی ہے اور پرانے سیوریج پائپ کی چوڑائی کتنی ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹھیکیدار نے نئی سیوریج لائن کے پائپ کی چوڑائی کم کر دی ہے؟
- (ج) جام پور میں نئے سیوریج کے پائپ کی چوڑائی بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) تمام کام بمطابق ایسٹیمیٹ ٹی ایس کیا جا رہا ہے۔ پرانی سیوریج لائن کے مین پائپ کا سائز 30" قطر ہے جبکہ نئی بچھائی جانے والی مین لائن کا سائز 54" قطر ہے۔
- (ب) ٹھیکیدار ایسٹیمیٹ ٹی ایس کے مطابق کام کر رہا ہے۔ شہر میں کہیں بھی بچھائی جانے والی لائن کا سائز پرانی لائن کے سائز سے کم نہ ہے۔
- (ج) سیوریج لائن کا ڈیزائن آئندہ 25 سال میں آبادی کے اضافہ کو مد نظر رکھ کر کیا گیا ہے۔ ڈیزائن کے مطابق جام پور شہر میں 9"، 12"، 15"، 18"، 21"، 24"، 27"، 33"، 42"، 54" قطر کا پائپ لگایا جا رہا ہے جو کہ پہلے سے لگے ہوئے سیوریج کے سائز سے کم نہ ہے نیز ڈیزائن شدہ پائپ کے سائز کو مزید چوڑا نہیں کیا جاسکتا۔

کامران کی بارہ دری کی تزئین و آرائش سے متعلقہ تفصیلات

*3489: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت تاریخی یادگار کامران کی بارہ دری کی تزین و آرائش کا ارادہ رکھتی ہے تو اس منصوبہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

جی، ہاں! حکومت اس منصوبہ کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کامران کی بارہ دری ایک تاریخی یادگار ہے اور یہ پارک اس علاقہ میں واحد آٹھ ایکڑ پر محیط پارک ہے۔ حکومت پنجاب اس کی تزین و آرائش کے لئے ایک منصوبہ بنا رہی ہے جس کے ڈیزائن کی منظوری کے بعد تخمینہ لاگت نکالا جائے گا اس منصوبہ میں پارک کی اپ گریڈیشن، پارکنگ ایریا کا قیام، کنٹینر و فواروں کی بحالی شامل ہیں۔

ساہیوال: واٹر سپلائی سکیم کمر کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*3536: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) میونسپل کمیٹی کمر ضلع ساہیوال میں واٹر سپلائی پراجیکٹ کب قائم کیا گیا اس پر کتنی لاگت آئی کتنا کام مکمل ہو اکتنا بقایا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- (ب) جن کچی آبادیوں اور شہر کے علاقوں کو واٹر سپلائی کے ذریعے صاف پانی مہیا ہوتا ہے ان کے نام کی فہرست فراہم فرمائیں؟
- (ج) جن کچی آبادیوں میں واٹر سپلائی کی پائپ لائن ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور پانی چشموں کی طرح بہہ رہا ہے مزید لوگوں کے گھروں کی دیواروں کے ساتھ واٹر سپلائی کے پائپ لگائے گئے ہیں ان سے خارج ہونے والا پانی سٹرکوں، محلوں، اور گلیوں میں جمع ہو رہا ہے جس سے مجھ پر پیدا ہوتا ہے اور اہل علاقہ کے لوگ مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت ان کا مستقل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
- (د) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساہیوال کے افسران اور ملازمین کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں مزید برآں واٹر سپلائی سکیم کمر کب تک مکمل ہو جائے گی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی کمر شریف چک نمبر 9-L/120 میں واٹر سپلائی کا منصوبہ 2009 میں شروع ہوا تھا مگر مالی سال 2011-12، 2012-13، 2014-15 اور 2015-16 میں منصوبہ unfunded ہونے کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا۔ منصوبہ کا تخمینہ لاگت 95.272 ملین روپے ہے اور اس سکیم کا ٹھیکہ ایم ایس نوید کنسٹرکشن کمپنی بورے والا کو دیا گیا۔ فنڈز نہ آنے کی وجہ سے اور محکمہ اوقاف کی طرف سے ٹینکیوں کی جگہ بروقت نہ ملنے کی وجہ سے منصوبہ تاخیر کا شکار ہوا لہذا سکیم کا ایسٹیمیٹ revise کیا گیا اور باقی کام ایم ایس ظفر علی طور بورے والا کو الاٹ کیا گیا ہے جس نے بقیہ کام مکمل کر دیا ہے اس سکیم کا 50 فیصد حصہ operational کر دیا گیا ہے اور یہ سکیم operation under test ہے یہ سکیم جلد ہی مکمل چالو کر کے ٹاؤن کمیٹی کمر کے حوالے کر دی جائے گی۔

(ب) شہر کی تقریباً تمام آبادیوں میں پینے کے صاف پانی کا پائپ بچھا دیا گیا ہے جن میں مین آبادی کمر، محلہ صادق آباد، محلہ اسلام پورہ اور کچی آبادی وغیرہ شامل ہیں۔

(ج) یہ کہ ٹاؤن کمیٹی کمر میں مختلف سالوں میں مختلف ایجنسیوں جن میں لوکل گورنمنٹ، ضلع کونسل اور ٹاؤن کمیٹی شامل ہیں نے سیوریج لائنز ڈالی ہیں جس کی وجہ سے واٹر سپلائی کا کچھ پائپ ٹوٹ گیا ہے جس کی وجہ سے مختلف جگہوں پر leakages سامنے آئی ہیں جن پر مسلسل کام ہو رہا ہے اور جلد ہی تمام شہر کو leakages سے پاک کر دیا جائے گا۔

(د) محکمہ کی طرف سے کوئی کوتاہی نہ کی گئی ہے اور سکیم مرحلہ وار مکمل کی گئی ہے یہ کہ سکیم ٹیسٹ آپریشن میں ہے اور پچھلے چھ ماہ سے بجلی کا بل بھی ٹھیکیدار کے ذریعے جمع کروایا جا رہا ہے۔ تاہم ٹاؤن کمیٹی کمر سکیم کا انتظام سنبھالنے سے گریزاں ہے اگر ٹاؤن کمیٹی کمر سکیم لینے کو تیار ہے تو دو ماہ کے اندر اندر سکیم ہر لحاظ سے تیار کر کے ان کے حوالے کر دی جائے گی۔ حکومت کی پالیسی کے مطابق سکیم کے چلانے کی ذمہ داری ٹاؤن کمیٹی کی ہے محکمہ کے پاس اس سلسلہ میں کوئی فنڈز نہ ہیں۔

سرگودھا: بھلوال کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***3598: محترمہ طحیانا نون:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

بھلوال کی عوام کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات حکومت کے زیر غور ہیں کب مکمل ہوں گے کیا یہ بھلوال کی تمام آبادی کی ضرورت کو پورا کرے گی اگر یہ زیر غور نہیں ہے تو محکمہ کب بھلوال کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

بھلوال شہر کی موجودہ آبادی 100135 نفوس پر مشتمل ہے۔ بھلوال شہر کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے ایک واٹر سپلائی سکیم سال 2009 میں بنائی گئی جو کہ میونسپل کمیٹی کے زیر انتظام چل رہی ہے۔ بعد ازاں بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر واٹر سپلائی سکیم بھلوال کی توسیع کا منصوبہ شروع کیا گیا جو کہ سال 2016 میں مکمل ہو گیا۔ چونکہ اربن سکیموں کو چلانے اور ان کی دیکھ بھال کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی پر ہے لہذا توسیع سکیم بھی میونسپل کارپوریشن کے حوالے کر دی گئی۔ اس وقت شہر کی تقریباً 70 فیصد آبادی میٹھے پانی سے مستفید ہو رہی ہے اور بقیہ 30 فیصد آبادی جو کہ نئی آبادیوں اور کالونیوں پر مشتمل ہے کو پینے کا پانی میسر نہ ہے۔ بقیہ آبادی کو پانی مہیا کرنے کے لئے فی الحال فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کوئی نیا منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

لاہور: القادر سکیم مدینہ کالونی باغبانپورہ

کے مکینوں کو صاف پانی کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

***3629: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ القادر سکیم (مدینہ کالونی باغبانپورہ) لاہور کے علاقہ میں صاف پانی کی پائپ لائن میں گندا اور بدبودار پانی آرہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ القادر سکیم کے علاقہ میں مکینوں کو آئے روز پانی کی بندش کا کئی روز تک سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ القادر سکیم کے علاقے میں صاف پانی کی مسلسل دستیابی کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے، القادر سکیم میں اس وقت صاف پانی اور سیوریج سے متعلق کسی بھی قسم کی کوئی شکایت نہ ہے۔ البتہ شکایت کی صورت میں محکمہ کی جانب سے فوری ازالہ کیا جاتا ہے۔ مزید برآں ماہ فروری 2020 میں مذکورہ علاقہ سے واسالیبارٹری نے پانی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ فراہمی آب کے لئے ٹیوب ویلوں کو مقررہ اوقات میں چلایا جاتا ہے جس سے لوگ روزانہ کی بنیاد پر مستفید ہوتے ہیں۔

(ج) جی، ہاں! واساروزانہ کی بنیاد پر القادر سکیم کے مکینوں کو صاف پانی مہیا کر رہا ہے۔

لاہور: واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویل چلانے کے اوقات کار سے متعلقہ تفصیلات

*3640: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صاف پانی کے ٹیوب ویل کا ٹائم 5:00 بجے سے صبح 9:00 بجے تک اور اس کے بعد 4:00 بجے شام چلتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 9:00 بجے صبح سے شام 4:00 بجے تک دو رانیاں 6 گھنٹے بنتا ہے جو کہ بہت زیادہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صبح 9:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک لاہور کے شہری پانی کی بوند بوند کو ترس جاتے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ٹیوب ویلوں کے چلنے کے دورانیے کو کم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ موسم سرما میں ٹیوب ویل مندرجہ ذیل اوقات کے دوران چلائے جاتے ہیں اور اس کا کل دورانیہ 10 گھنٹے ہے۔ تاہم ان کے چلانے کا دورانیہ حسب ضرورت بڑھایا بھی جاتا ہے۔

(1) صبح 5:00 بجے تا 9:00 بجے

(2) دوپہر 12:00 بجے تا 2:00 بجے

(3) شام 5:00 بجے تا رات 9:00 بجے

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ صبح اور شام کے علاوہ دوپہر کے وقت (12:00 بجے تا 2:00 بجے) بھی فراہمی آب کے لئے ٹیوب ویل چلائے جاتے ہیں۔

(د) ٹیوب ویلوں کو درج بالا اوقات کار کے مطابق چلایا جا رہا ہے۔ موسمی حالات اور بلحاظ ضرورت ان میں تبدیلی کی جاتی ہے۔

لاہور: کماہاں روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

* 3663: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ کماہاں روڈ لاہور بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی وجہ سے لیڈزیونیورسٹی جانے والے طالب علم مشکل کا شکار ہیں حکومت کب تک اس روڈ کی تعمیر / مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

اس سڑک کی تعمیر / مرمت کا تخمینہ لاگت تیار کر لیا گیا ہے اور اگلے مالی سال کے بجٹ میں اس کو شامل کر لیا جائے گا۔ اس سڑک کی تعمیر و مرمت کا تخمینہ لاگت آٹھ کروڑ ہے۔

اوکاڑہ: شہر کی حدود میں واٹر سپلائی کے لئے

نصب ٹیوب ویلز کی تعداد اور ان کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3675: جناب منیب الحق: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) اوکاڑہ شہر کی حدود میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کہاں کہاں نصب ہیں ہر ٹیوب ویل سے کتنے گیلن پانی روزانہ سپلائی کیا جاتا ہے؟
- (ب) اس شہر کی کتنے فیصد آبادی کو ان ٹیوب ویل سے واٹر سپلائی کی سہولت دستیاب ہے؟
- (ج) ان میں کون کون سے ٹیوب ویل کب سے خراب ہیں؟
- (د) مزید کتنے ٹیوب ویل کہاں کہاں لگانے کا ارادہ ہے اور کب تک یہ ٹیوب ویل لگا دیئے جائیں گے؟
- (ه) اس شہر کی کتنی آبادی ہے اور اس شہر میں کب واٹر سپلائی کی لائن بچھائی گئی تھی سال 19-2018 اور 2019-20 میں اس شہر میں کتنی رقم واٹر سپلائی اور ٹیوب ویلوں پر خرچ کی گئی تھی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) اوکاڑہ شہر کی حدود میں واٹر سپلائی کے لئے 22 ٹیوب ویل LBDC نہر اور 4/L ڈسٹری بیوٹری پر نصب ہیں۔ جن میں سے 16 کام کر رہے ہیں اور ان سے تقریباً 47,25,000 گیلن پانی روزانہ شہر کو سپلائی کیا جا رہا ہے۔

- (ب) ان ٹیوب ویل سے تقریباً شہر کی 50 فیصد آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت دستیاب ہے۔
- (ج) بائیس ٹیوب ویل میں سے چھ ٹیوب ویل خراب ہیں۔ جس میں تین ٹیوب ویل جن کا ڈسچارج ہاف کیوسک ہے عرصہ تین سال سے بند ہیں۔ باقی تین ٹیوب ویل ڈسچارج ایک کیوسک عرصہ چھ ماہ سے بند ہیں۔
- (د) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ اوکاڑہ نے نہر LBDC کے ساتھ 26 نئے ٹیوب ویل لگائے ہیں جن میں سے 12 ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں۔ باقی 14 ٹیوب ویل اگلے مالی سال میں چالو ہو جائیں گے۔
- (ه) اوکاڑہ شہر کی موجودہ آبادی تقریباً 3,39,139 نفوس پر مشتمل ہے۔ اس شہر میں تقریباً 1980 کے اوائل میں واٹر سپلائی لائنیں بچھائی گئی تھیں جس کا زیادہ تر حصہ شہر کے شمالی علاقہ میں ہے۔ اس کے بعد بھی مختلف ادوار میں مختلف ایجنسیاں کام کرتی رہی ہیں۔ مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اوکاڑہ نے 735.341 ملین روپے خرچ کئے ہیں۔

لاہور: حلقہ پی پی-146 میں سیوریج

اور واٹر سپلائی کے پائپ لائن کی تبدیلی سے متعلقہ تفصیلات

*3802: محترمہ سنبیل مالک حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-146 لاہور میں مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں سیوریج کی پرانی لائنوں کو تبدیل کرنے اور واٹر سپلائی کی خستہ حال پائپ لائن کو تبدیل کرنے کے لئے کتنا بجٹ حکومت نے مختص کیا تھا نیز مذکورہ سکیموں میں کتنی مکمل ہو چکی ہیں اور کتنا کام بقایا رہتا ہے؟

(ب) مذکورہ دونوں سکیموں پر اب تک کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے کتنی رقم بقایا ہے کام مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ حلقے میں پرانی سیوریج لائن کو تبدیل کر کے بڑی سیوریج لائن ڈالنے اور واٹر سپلائی کی لائنیں نئی ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حلقہ پی پی۔146 لاہور میں مالی سال 19-2018 کے دوران واسانے لاہور ڈویلپمنٹ package کے تحت 9" اور 12" کی تقریباً Rft-3500 پرانی سیوریج پائپ لائنوں کو تبدیل کیا ہے۔ مزید برآں اسی پیکیج کے تحت واٹر سپلائی کی 4" اور 6" کی تقریباً Rft-3520 پائپ لائنز تبدیل کی گئی ہیں۔ مذکورہ پائپ لائنز تبدیل کرنے کے لئے لاہور ڈویلپمنٹ package کے تحت 45.00 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں نیز مذکورہ سکیموں کا تمام کام مکمل ہو چکا ہے اور نئی تبدیل شدہ پائپ لائنیں چالو حالت میں ہیں۔

(ب) ایضاً

(ج) مذکورہ حلقہ میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی پائپ لائنیں مکمل فنکشنل ہیں اور احسن طریقے سے کام کر رہی ہیں۔ البتہ ضرورت کے مطابق سیوریج اور واٹر سپلائی پائپ لائنیں تبدیل کی جاسکتی ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور میں گندے نالوں کی تعداد اور نکاسی آب سے متعلقہ تفصیلات

544: محترمہ کنول پرویز چودھری: وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ

نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور میں گندے نالوں (ڈرین) کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان ڈرین کا گندہ پانی دریائے راوی میں پھینکا جا رہا ہے؟

(ج) اگر درست ہے تو محکمہ اس کی روک تھام اور سدباب کے لئے کیا کوئی منصوبہ / حکمت

عملی رکھتا ہے تو تفصیلاً بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسالاہور کے زیر انتظام بڑے بارشی نالوں کی تعداد بارہ ہے۔

(ب) جی، ہاں! تاحال نالوں کا گندہ پانی دریائے راوی میں ڈالا جا رہا ہے۔

(ج) واسالاہور نے اس مسئلے کے مکمل حل کے لئے چھ ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس تجویز کئے

ہیں۔ جس سے لاہور کے تمام سیوریج ویسٹ کی ٹریٹمنٹ ممکن ہو سکے گی۔ مذکورہ

ٹریٹمنٹ پلانٹس کی تنصیب کے لئے واسالاہور کو اربوں روپے کا کثیر سرمایہ درکار ہے۔

فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث ان پلانٹس کی تنصیب پر کوئی پیشرفت نہ ہو سکی ہے۔

تاہم اس سلسلے میں حال ہی میں واسالاہور نے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس کے ڈیزائن

/ فنڈبلٹی سٹڈی کے لئے مشاورتی فرم نیپاک کی خدمات حاصل کی ہیں۔ اس سلسلے میں

مالی اعانت ایشین انفراسٹرکچر انوسٹمنٹ بینک (AIIB) کرے گا۔ فنڈبلٹی سٹڈی کی

تکمیل اور فنڈز کی دستیابی کے ساتھ ہی ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس منصوبہ پر کام شروع

کر دیا جائے گا۔

لاہور: گلشن شالامار سکیم میں فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

631: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلشن شالامار سکیم عقب شالامار باغ باغبانپورہ لاہور میں مقیم لوگوں کے لئے کوئی فلٹریشن پلانٹ لگایا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ فلٹریشن پلانٹ چالو حالت میں ہے؟

(ج) آخری مرتبہ اس واٹر فلٹریشن پلانٹ کے فلٹر کب تبدیل کیے گئے تھے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی، ہاں! محکمہ واسانے گلشن شالامار سکیم عقب شالامار باغ باغبانپورہ لاہور میں مقیم لوگوں کے لئے فلٹریشن پلانٹ نصب کیا ہوا ہے۔

(ب) جی ہاں یہ فلٹریشن پلانٹ چالو حالت میں ہے۔ تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) اس فلٹریشن پلانٹ کے فلٹر تبدیل نہیں ہوئے بلکہ اس میں ممبرین اور آر سینک میڈیا استعمال کیا جاتا ہے۔ جن کو بالترتیب 10 اور 3 سال بعد تبدیل کیا جاتا ہے۔

منڈی بہاؤ الدین کے گاؤں اور شہر میں

واٹر سپلائی اور سیوریج سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

959: محترمہ فائزہ مشتاق: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤ الدین کے کس گاؤں / شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں چل رہی ہیں، کس گاؤں / شہر میں یہ سکیمیں بند ہیں؟

(ب) ان سکیموں کے لئے سال 19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ج) کیا حکومت ان جاری شدہ سکیموں کو مزید جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن منڈی بہاؤ الدین کے تحت مندرجہ ذیل واٹر سپلائی اور سیوریج سکیمیں چل رہی ہیں۔

1- واٹر سپلائی / سیوریج سکیم منڈی بہاؤ الدین سٹی	2- سیوریج سکیم بھیر دوال
3- واٹر سپلائی / سیوریج سکیم بھٹی شریف	4- واٹر سپلائی سکیم لکوال سٹی
5- سیوریج سکیم لکوال سٹی	6- سیوریج سکیم کھائی بکن
7- واٹر سپلائی سکیم بادشاہ پور	8- سیوریج سکیم پھالیہ سٹی
9- واٹر سپلائی سکیم چٹ دھیراں	10- واٹر سپلائی سکیم چپہ
11- سیوریج سکیم ہڈی کالو	12- سیوریج سکیم ہاگٹ
13- واٹر سپلائی سکیم بھاگوال، نور پور بھیراں	

(ب) ان مندرجہ بالا سکیموں کے لئے سال 2018-19 کے بجٹ میں 82.702 ملین روپے مختص تھے۔

(ج) جی، ہاں!

محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساہیوال

کا سال 2018-19 کا بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

964: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساہیوال کا سال 2018-19 کا بجٹ کتنا تھا کتنے ترقیاتی کام ہوئے کتنا فنڈ خرچ ہوا کاموں کی تفصیل مع تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

(ب) محکمہ ہذا میں کتنے ملازمین ساہیوال میں عرصہ سے تعینات ہیں کس کس گریڈ پر ہیں کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں اور کب سے ہیں مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) محکمہ ہذا میں کتنے ڈیلی ویز / کنٹریکٹ ملازمین کب سے ہیں ان کو مستقل کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے مزید خالی اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا مکمل حقائق سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساہیوال کا سال 2018-19 کا بجٹ 51.611 ملین روپے تھا جس میں سے 51.444 ملین روپے خرچ ہوئے۔ کاموں کی تفصیل مع تخمینہ لاگت Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن ساہیوال میں اسامیوں کی کل تعداد 70 ہے۔ اس وقت 58 ملازمین اپنے عہدوں پر کام کر رہے ہیں۔ بارہ سیٹیں خالی ہیں۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ ہذا میں کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد 30 ہے باقی تمام ملازمین ریگولر ہیں۔ حکومت کنٹریکٹ ملازمین کو جلد ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلہ میں اعلیٰ سطح پر ورکنگ ہو رہی ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے خالی اسامیوں کو جلد پُر کر لیا جائے گا۔

ساہیوال: پی پی۔ 198 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

965: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔ 198 ساہیوال کے کس کس گاؤں / قصبہ / شہر / ٹاؤن کمیٹی / میونسپل کمیٹی میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں چل رہی ہیں اور کس کس گاؤں / قصبہ / شہر کی سکیمیں بند ہیں؟

(ب) اس حلقہ کے کس کس گاؤں / قصبہ / شہر میں سیوریج و واٹر سپلائی کی سکیمیں پر کام ہو رہا ہے ان کے لئے سال 2018-19 اور 2019-20 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے کتنا خرچ ہوا ہے کتنا بقیہ ہے مزید کتنی ضرورت ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں اور کب تک یہ سکیمیں مکمل کر دی جائیں گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک نمبر 5/85 ایل سکیم جو کہ واٹر سپلائی چک نمبر 9/86 ایل گزر کا آپریشنل دونوں چکوں کو کیا جاتا تھا وہ بھی نامکمل ہے کب تک دونوں چکوں کو واٹر سپلائی کی سہولت مہیا کر دی جائے گی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی پی۔ 198 ساہیوال کے چار دیہاتوں میں واٹر سپلائی سکیمیں چل رہی ہیں اور 9 دیہاتوں میں واٹر سپلائی سکیمیں واپڈا ایل کی عدم ادائیگی کی وجہ سے بند ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پی پی۔ 198 میں چک نمبر 120/9-L کیر میں سیوریج کی ایک سکیم چل رہی ہے اس کے علاوہ چک نمبر 89/6-R، 90/6-R، 91/6-R، 92/6-R اور 94/6-R میں جزوی طور پر سیوریج چل رہا ہے۔

(ب) مالی سال 2018-19 میں واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 120/9-L کیر چل رہی تھی جو کہ مکمل ہو گئی ہے اس کا تخمینہ لاگت 95.148 ملین روپے ہے جبکہ مالی سال 2019-20 میں حلقہ پی پی۔ 198 میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی کسی سکیم پر کام نہ ہوا ہے۔

(ج) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے مالی سال 2015-16 میں واٹر سپلائی سکیم 85/5-L مکمل کر کے چالو حالت میں متعلقہ گاؤں کی یوزر کمیٹی کو hand over کر دی تھی لیکن یوزر کمیٹی کی عدم دلچسپی اور واپڈا کی عدم ادائیگی کی وجہ سے سکیم بند ہے۔ واٹر سپلائی سکیم 86/9-L مالی سال 2010-11 میں مکمل ہونے کے بعد متعلقہ یوزر کمیٹی کو hand over کر دی گئی تھی جس کی تخمینہ لاگت 4.148 ملین روپے تھی۔ سکیم عدم ادائیگی واپڈا ایل کی وجہ سے بند پڑی ہے۔

ساہیوال پی ایچ اے کے زیر انتظام پارکس / گرین سیٹس

کے رقبہ، ملازمین کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلق تفصیلات

967: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں پی ایچ اے کے زیر انتظام کتنے پارکس / گرین سیٹس ہیں اور ان کا رقبہ کتنا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) پی ایچ اے ساہیوال کے کتنے ملازمین / افسران ہیں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی اسامیوں پر کب سے ملازمین تعینات ہیں ان کی تفصیل گریڈ وار بتائیں؟

(ج) پی ایچ اے ساہیوال کے کتنے ڈیلی ویجز / عارضی ملازمین کب سے ہیں، عرصہ تعیناتی کیا ہے، کیا یہ درست ہے کہ ڈیلی ویجز ملازمین کو سیاسی طور پر فارغ کر کے نئے افراد کو بھرتی کیا گیا ہے سال 2017-18 اور سال 2018-19 میں فارغ کیے گئے اور رکھے گئے ڈیلی ویجز ملازمین کے بارے میں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ساہیوال میں پی ایچ اے کے زیر انتظام پارکس کی تعداد 29 ہے۔ پارکس کا ٹوٹل رقبہ 116.42 ایکڑ پر مشتمل ہے اور گرین سیٹس کی کل تعداد 20 ہے۔ جس کا ٹوٹل رقبہ 23 ایکڑ پر مشتمل ہے تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی ایچ اے ساہیوال کے افسران / ملازمین کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 355 ہے۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ گریڈ (1 تا 16) ملازمین کی موجودہ تعداد 74 ہے Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ افسران گریڈ (17 تا 19) کی موجودہ تعداد 4 ہے تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 277 اسامیاں خالی ہیں۔ گریڈ وار افسران / ملازمین کی تعیناتی کی تفصیل اور خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی ایچ اے ساہیوال میں اکتوبر 2018 میں 138 ڈیلی ویجز ملازمین کو 89 دنوں کا عرصہ تعیناتی مکمل ہونے پر فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے فارغ کیا گیا تھا۔ یہ بات درست نہ ہے کہ ان کو فارغ کر کے سیاسی وابستگی کی بنیاد پر ملازمین کو بھرتی کیا گیا۔ فنڈز کی عدم دستیابی کی بناء پر فارغ شدہ ڈیلی ویجز ملازمین جو کہ مالی / بیلڈار تھے کی جگہ ابھی تک ڈیلی ویجز پر بھرتی نہ کی گئی ہے۔ مالی سال 18-2017 میں 140 ڈیلی ویجز ملازمین تعینات رہے تفصیل Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اور مالی سال 19-2018 میں 138 ڈیلی ویجز ملازمین تعینات رہے۔ جن کی تفصیل Annex-F ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور پی ایچ اے

کے بورڈ آف ڈائریکٹر کے ممبران اور چیئرمین سے متعلق تفصیلات

968: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی ساہیوال کے بورڈ آف گورنرز کتنے ممبران پر مشتمل ہے ان کے نام عہدہ و گریڈ بتائیں مزید ان اداروں کے بورڈ آف گورنرز مکمل ہیں یا نہیں سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ب) ساہیوال پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کے بورڈ آف ڈائریکٹر ز اور چیئرمین کون کب سے ہیں ان کی تعلیمی قابلیت / سماجی خدمت کیا کیا ہیں۔ مزید ان کے اختیارات کیا ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا بورڈ آف گورنرز کے بغیر چیئرمین اکیلا ٹھیکہ دے سکتا ہے تو کتنی مالیت کا مزید کیا تمام ٹھیکہ جات PEPPRA کے مطابق دیئے گئے ان میں Transparency پائی جاتی ہے کیا تمام ٹھیکہ جات منصوبہ جات کے متعلق ضلع کے ممبران اسمبلی سے رائے لی گئی سال 19-2018 اور سال 20-2019 کے تمام منصوبہ جات مع تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی ایچ اے ایکٹ 2012 کے مطابق پی ایچ اے ساہیوال کا بورڈ آف ڈائریکٹرز 16 ممبران پر مشتمل ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم پی ایچ اے ساہیوال کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے تین ممبران جن میں environmentalist اور ایک horticulturalist شامل ہے کی تعیناتی ہونا باقی ہے جن کا کیس گورنمنٹ آف پنجاب کو بھیج دیا جا چکا ہے تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی ایچ اے ساہیوال کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئرمین جناب محمد علی شکور ہیں جس کو مجاز اتھارٹی نے مورخہ 10-18-2018 کو چیئرمین تعینات کیا اور لاء گریجویٹ ہیں تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ وہ ایک سیاسی اور سماجی شخصیت ہیں۔ چیئرمین پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی ایکٹ 2012 کے سیکشن 6 کے تحت بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس کی صدارت کرتا ہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبران اکثریتی رائے سے پی ایچ اے کے حوالے سے فیصلہ سازی کرتے ہیں۔ اگر کسی مسئلے پر ممبران کے ووٹ برابر ہوں تو چیئرمین اپنے کاسٹ ووٹ سے فیصلہ سازی کا کردار ادا کرتا ہے۔ میاں فرخ ممتاز مانیکا ایم پی اے پی پی-191 اور محترمہ ساجدہ یوسف ایم پی اے ڈبلیو-327 بورڈ کے ممبر ہیں۔ جن کی نامزدگی جناب اسپیکر صوبائی اسمبلی نے مورخہ 23-08-2019 کو کی ہے تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ چیئرمین آف کامرس ساہیوال کا صدر عہدہ کے لحاظ سے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا ممبر ہے۔ دیگر تین ممبران جن میں دو environmentalist اور ایک horticulturalist شامل ہے کے علاوہ بقیہ ممبران بصیغہ عہدہ سرکاری افسران ہیں۔

(ج) چیئرمین کو بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری کے بغیر کسی قسم کا ٹھیکہ دینے کا اختیار نہ ہے۔ پی ایچ اے ساہیوال میں تمام تر ٹھیکہ جات تمام قانونی تقاضوں کو پورا کر کے دیئے جاتے ہیں اور مکمل شفافیت کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ تاہم سال 19-2018 اور 20-2019 میں فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے کسی بھی ترقیاتی کام کا ٹھیکہ نہ دیا گیا ہے۔ پی ایچ اے ساہیوال

اتھارٹی ہونے کی بنیاد پر تمام تر ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے لیتی ہے جس میں دو ممبران صوبائی اسمبلی بھی شامل ہیں۔

تحریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 808 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر قانون نے دینا تھا۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر مجھے اجازت دیں تو میں جواب دے دوں کیونکہ یہ تحریک التوائے کار mineral department سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ جواب پڑھ دیں۔

پاکپتن میں محکمہ کے عملہ کی ملی بھگت سے

ریت مافیا کا ریت مقررہ ریٹ سے زیادہ میں فروخت کرنا

(--- جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کے ذریعے کہا گیا تھا کہ گورنمنٹ نے ریت کی فی ٹرائی کی قیمت -/400 روپے مقرر کی ہے اور محکمہ کے افسران اس قیمت پر ریت فروخت کرانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں لیکن ریت مافیا پاکپتن میں انتہائی مضبوط ہو چکا ہے اور وہ من مانے ریٹ پر -/2500 روپے فی ٹرائی فروخت کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں Minister for Mines سے بھی میری بات ہوئی تھی اور جو متعلقہ ممبر اس ضلع سے ہیں، ان سے بھی بات ہوئی تھی۔

جناب سپیکر! یہ درست بات تھی کہ یہاں پر over charging کی جا رہی تھی لیکن اس وقت میں نے Minister for Mine and Mineral سے یہ request کی تھی کہ وہ بھی اپنے محکمہ کو لکھ دیں اور ہم بھی ڈپٹی کمشنر کو لکھتے ہیں کہ اس چیز کا کوئی سدباب کیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ محکمہ کو اس سلسلے میں باقاعدہ ہدایت جاری کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! اس دن جناب محمد وارث شاد نے بھی بات کی تھی تو اس کو بھی سامنے رکھ کر کوئی ہدایت جاری کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کارپاکپتن سے متعلقہ تھی اور وارث شاد کی علیحدہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ جس میں مفاد عامہ سے متعلقہ قراردادیں ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، جناب خلیل طاہر سندھو! ابھی آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر وقت نہیں ملے گا کیونکہ اب ہم قراردادیں لے رہے ہیں اس کے بعد میں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر سنوں گا۔ آپ فکر نہ کریں اور ایک منٹ ذرا صبر کریں۔ پہلے ہم مورخہ 25- فروری 2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ سبین گل خان کی ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے جس پر منسٹر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے حکومتی موقف پیش کرنا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری! آپ کے پاس اس جواب آگیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! محترمہ سبین گل خان کی قرارداد ان سے متعلقہ نہیں ہے اور اگر آپ مجھے حکم دیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ جواب دے دیں۔

پینے کے صاف پانی کی فراہمی کا بنیادی حق آئین میں شامل کرنے کا مطالبہ

(--- جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے لیکن اس قرارداد میں انہوں نے فرمایا ہے کہ جس طرح آئین میں اس بات کا تعین کیا گیا ہے کہ مفت صحت اور مفت بنیادی تعلیم حکومت provide کرے گی اسی طرح صاف پانی فراہم کرنے کے لئے آئین میں ترمیم کی جائے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا تھا کہ یہ قرارداد اس لئے نہیں بنتی کہ اس میں Constitutional amendment ہونی ہے اس لئے اسے مسترد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہے لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19- الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25- الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

اگلی زیر التواء قرارداد نمبر 997 جناب محمد ایوب خان کی ہے جو کہ پیش ہو چکی ہے جس پر وزیر خزانہ نے حکومتی موقف پیش کرنا تھا۔ وزیر خزانہ!۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ خواتین سے متعلقہ مشترکہ قرارداد بنالی ہے کہ نہیں اور کیا آپ کا رابطہ ہو گیا ہے؟

محترمہ راجیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ہم نے تو ان سے بات کی تھی لیکن انہوں نے کوئی رابطہ نہیں کیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! ابھی آپ ان سے contact کر لیں ناں کیونکہ ان سے بھی میں نے کہا تھا کہ اپوزیشن کی خواتین کو بھی اس قرارداد میں شامل کرنا ہے۔

(اس مرحلہ پر حکومتی اپوزیشن کی معزز خواتین ممبران

نے کہا کہ ہم ایک دوسرے سے رابطہ کر کے قرارداد تیار کر لیتی ہیں)

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے اتنی دیر میں موجودہ قرارداد جو محترمہ مہوش سلطانہ کی ہے اسے ہم take up کر لیتے ہیں۔ جی، محترمہ!

سابق معزز ممبر ملک عطاء محمد خان کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 6۔ فروری 2020 کو ملک عطاء محمد خان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ایک بارعب اور انفرادی حیثیت کے مالک تھے۔ وہ 25۔ اکتوبر 1941 کو پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم اپچی سن کالج اور اعلیٰ تعلیم آکسفورڈ یونیورسٹی سے حاصل کی۔ مرحوم نواب آف کالا باغ ملک محمد امیر خان کے داماد تھے۔ ان کے نانا ملک محمد نواز خان سابق وفاقی وزیر اور فرانس میں پاکستان کے سفیر رہے۔ مرحوم سابق وزیر معدنیات چودھری شیر علی کے کزن تھے۔ مرحوم نے پاکستان میں نیزہ بازی اور bull racing کے فروغ کے لئے بہت کام کیا۔ انہوں نے دنیا کے سامنے پاکستان کا ایک ثقافتی، تاریخی اور پرامن ملک ہونے کا تاثر پیش کیا۔

مرحوم نے tent pegging کے بے شمار عالمی مقابلوں میں حصہ لیا اور بہت سے اعزازات پاکستان کے نام کئے۔ BBC اور International Sports Channel نے ان پر بہت سی documentaries بنائیں اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ وطن عزیز کے لئے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گے۔ یہ ایوان ان کی خدمات پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 6- فروری 2020 کو ملک عطاء محمد خان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ایک بارعب اور انفرادی حیثیت کے مالک تھے۔ وہ 25- اکتوبر 1941 کو پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم ایچی سن کالج اور اعلیٰ تعلیم آکسفورڈ یونیورسٹی سے حاصل کی۔ مرحوم نواب آف کالا باغ ملک محمد امیر خان کے داماد تھے۔ ان کے نانا ملک محمد نواز خان سابق وفاقی وزیر اور فرانس میں پاکستان کے سفیر رہے۔ مرحوم سابق وزیر معدنیات چودھری شیر علی کے کزن تھے۔ مرحوم نے پاکستان میں نیزہ بازی اور bull racing کے فروغ کے لئے بہت کام کیا۔ انہوں نے دنیا کے سامنے پاکستان کا ایک ثقافتی، تاریخی اور پر امن ملک ہونے کا تاثر پیش کیا۔

مرحوم نے tent pegging کے بے شمار عالمی مقابلوں میں حصہ لیا اور بہت سے اعزازات پاکستان کے نام کئے۔ BBC اور International Sports Channel نے ان پر بہت سی documentaries بنائیں اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ وطن عزیز کے لئے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گے۔

یہ ایوان ان کی خدمات پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے۔"

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انہوں نے جو نام کمایا اور کام کئے وہ قابل تحسین ہیں تو یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 6- فروری 2020 کو ملک عطاء محمد خان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ایک بارعب اور انفرادی حیثیت کے مالک تھے۔ وہ 25- اکتوبر 1941 کو پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم ایچی سن کالج اور اعلیٰ تعلیم آکسفورڈ یونیورسٹی سے حاصل کی۔ مرحوم نواب آف کالا باغ ملک محمد امیر خان کے داماد تھے۔ ان کے نانا ملک محمد نواز خان سابق وفاقی وزیر اور فرانس میں پاکستان کے سفیر رہے۔ مرحوم سابق وزیر

معدنیات چودھری شیر علی کے کزن تھے۔ مرحوم نے پاکستان میں نیزہ بازی اور bull racing کے فروغ کے لئے بہت کام کیا۔ انہوں نے دنیا کے سامنے پاکستان کا ایک ثقافتی، تاریخی اور پر امن ملک ہونے کا تاثر پیش کیا۔

مرحوم نے tent pegging کے بے شمار عالمی مقابلوں میں حصہ لیا اور بہت سے اعزازات پاکستان کے نام کئے۔ BBC اور International Sports Channel نے ان پر بہت سی documentaries بنائیں اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ وطن عزیز کے لئے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گے۔

یہ ایوان ان کی خدمات پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! پہلے خواتین کی قرارداد لے لیں۔ یہ قرارداد محترمہ سیمابہ طاہر، محترمہ طلعت فاطمہ نقوی، محترمہ شمسہ علی اور محترمہ راحیلہ نعیم کی طرف سے ہے۔ محترمہ شمسہ علی قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کے لئے تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! یہ قرارداد تمام خواتین کی طرف سے ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے یہ قرارداد تمام خواتین کی طرف سے ہے۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! میں اس کو پڑھنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کا نام تو میرے پاس آیا ہی نہیں ہے۔ رولز کے مطابق قرارداد کو وہی پڑھیں گی جس کا نام ہے لہذا محترمہ شمسہ علی اس کو پڑھ دیں۔ محترمہ راحیلہ نعیم! اس کے بعد آپ بھی پڑھ دینا یہ اچھا ہو جائے گا کہ تمام معزز خواتین کی طرف سے یہ قرارداد آجائے گی۔ محترمہ شمسہ علی! آپ قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

خواتین کے عالمی دن پر پاکستانی خواتین
کو اپنے حقوق کے حصول کی کوششوں پر خراج تحسین پیش کیا جانا
محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"8- مارچ 2020 کو دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی خواتین کا عالمی دن منایا گیا۔ پاکستانی خواتین تمام شعبہ ہائے زندگی میں قابل قدر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس موقع پر تمام پاکستانی خواتین سے اظہار یکجہتی کرتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں اپنے حقوق کے حصول کی قابل تعریف کوششوں پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ خواتین کی بدولت ہی خاندان مضبوط، معاشرے بااختیار اور اقوام کی تعمیر ہوتی ہے اور یہ کہ خواتین کو بااختیار بنائے بغیر کوئی معاشرہ فلاحی معاشرہ نہیں بن سکتا۔

یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی خواتین کو معاشی، سماجی اور سیاسی شعبوں میں بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت کی روشنی میں قومی دھارے میں لانے کے لئے ان کی بھرپور حمایت کی جائے اور انہیں بااختیار بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔"

جناب سپیکر: محترمہ راحیلہ نعیم صاحبہ! آپ بھی اس قرارداد کو پڑھ دیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہی قرارداد میں بھی پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ بھی پڑھ دیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اچھا ہوتا کہ ہم سب خواتین کو بھی ساتھ بٹھا کر یہ لکھتے تاکہ اس میں دوچار لائون کا ہم بھی اضافہ کر دیتے۔

جناب سپیکر: محترمہ! جب یہ آپ پڑھیں گی تو یہ آپ کی طرف سے ہو جائے گی۔
محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اس سے بھی اچھی تحریر لکھی جاسکتی تھی تاکہ ایک اچھا
message convey ہو جاتا۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ پڑھ دیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"8- مارچ 2020 کو دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی خواتین کا عالمی دن
منایا گیا۔ پاکستانی خواتین تمام شعبہ ہائے زندگی میں قابل قدر خدمات
سرا انجام دے رہی ہیں۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس موقع پر تمام پاکستانی خواتین سے اظہار یکجہتی
کرتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں اپنے حقوق کے حصول کی قابل تعریف
کوششوں پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ خواتین کی بدولت ہی خاندان مضبوط، معاشرے
بااختیار اور اقوام کی تعمیر ہوتی ہے اور یہ کہ خواتین کو بااختیار بنائے بغیر کوئی
معاشرہ فلاحی معاشرہ نہیں بن سکتا۔

یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی خواتین کو معاشی، سماجی اور
سیاسی شعبوں میں بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت کی
روشنی میں قومی دھارے میں لانے کے لئے ان کی بھرپور حمایت کی جائے
اور انہیں بااختیار بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔" شکریہ

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"8- مارچ 2020 کو دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی خواتین کا عالمی دن
منایا گیا۔ پاکستانی خواتین تمام شعبہ ہائے زندگی میں قابل قدر خدمات
سرا انجام دے رہی ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس موقع پر تمام پاکستانی

خواتین سے اظہار یکجہتی کرتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں اپنے حقوق کے حصول کی قابل تعریف کوششوں پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔
اس ایوان کی رائے ہے کہ خواتین کی بدولت ہی خاندان مضبوط، معاشرے باختیار اور اقوام کی تعمیر ہوتی ہے اور یہ کہ خواتین کو باختیار بنائے بغیر کوئی معاشرہ فلاحی معاشرہ نہیں بن سکتا۔

یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی خواتین کو معاشی، سماجی اور سیاسی شعبوں میں بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت کی روشنی میں قومی دھارے میں لانے کے لئے ان کی بھرپور حمایت کی جائے اور انہیں باختیار بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"8- مارچ 2020 کو دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی خواتین کا عالمی دن منایا گیا۔ پاکستانی خواتین ہر شعبہ ہائے زندگی میں قابل قدر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس موقع پر تمام پاکستانی خواتین سے اظہار یکجہتی کرتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں اپنے حقوق کے حصول کی قابل تعریف کوششوں پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ خواتین کی بدولت ہی خاندان مضبوط، معاشرے باختیار اور اقوام کی تعمیر ہوتی ہے اور یہ کہ خواتین کو باختیار بنائے بغیر کوئی معاشرہ فلاحی معاشرہ نہیں بن سکتا۔

یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی خواتین کو معاشی، سماجی اور سیاسی شعبوں میں بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت کی روشنی میں قومی دھارے میں لانے کے لئے ان کی بھرپور حمایت کی جائے اور انہیں باختیار بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو آپ کے پیچھے طارق مسیح گل ہیں ان کا دن تھا پہلے ان کو بولنے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم دونوں اکٹھے ہیں ہمارا ایک ہی دن ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، پھر آپ فیصلہ کر لیں کہ پہلے کون بات کرے گا؟

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پہلے انہیں بات کرنے دیں میں ان کے بعد بات کر لوں گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! تمام خواتین کی طرف سے قرارداد پیش کی گئی تھی ہم خواتین اس پر بات کرنا چاہتی ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے پھر آپ دو، دو منٹ کے لئے بات کر لیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو! یہ خواتین کی قرارداد ہے اس لئے خواتین ہی بات کریں گی آپ بات نہیں کریں گے یہ اچھا نہیں لگتا۔ جی، محترمہ طلعت فاطمہ نقوی!

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! اس قرارداد کو آگے بڑھانے کے لئے میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ میں انگریزی میں کچھ لکھ کر لائی ہوں اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں وہ پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آپ کو اجازت ہے۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔

We commemorate women's day to pay our respects to all the women we know from the mothers that nurtures us, protect us and guide us to the sisters, wives, daughters that we all become. We celebrate the high achievements of those who challenge themselves or

face challenges and honor them. We lend our support to those who amongst us, who need us in the time of strife and we honor those who are under severe conditions to support their loved ones. 8th March is the day that all human beings unite to pay the respects for the blessings, support and unconditional love that has been bestowed on each of us by the women who have touched our lives. On this special day we pledge to make the world a better place for women, to safeguard them from harassment, violence, subjugation to ensure that they are given their due rights and to help alleviate them from the misery and haplessness. Let us all work together to make the world and Pakistan a better place for women. Thank you.

جناب سپیکر: جی، محترمہ کنول پرویز چودھری!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اس ایوان میں بیٹھی اپنی ہر خاتون بہن کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ آج کی قرارداد کے پاس ہونے کے حوالے سے اور definitely میں سلام پیش کرتی ہوں اس ہاؤس میں بیٹھی ہر اس خاتون کو جس کے یہاں تک پہنچنے کی ایک struggle ایک محنت شامل ہے۔

جناب سپیکر! میں آج پنجاب کے اس ایوان میں کھڑی ہو کر پورے پنجاب کی خواتین کی ترجمانی کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ پنجاب میں کم از کم ایسے قوانین کا نفاذ کیا جائے جس سے صنفی امتیاز ختم ہو، جس سے تیزاب گردی کی حوصلہ شکنی ہو اور ایسے قوانین جو کہ پہلے سے موجود ہیں ان کا صرف نفاذ کر دیا، انہیں رائج کر دیا جائے اور ان پر implementation کر دی جائے۔ کتنا ہی اچھا ہو کہ ہر وہ بچی جو کہ سکول جانے کا حق رکھتی ہے لیکن سکول تک نہیں پہنچ سکتی تو اس ایوان میں کھڑے ہو کر میں یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ ایسے رولز بنا دیئے جائیں اور ایسے کام کر دیئے جائیں کہ ہر وہ بچی جو کہ سکول جانے کا حق رکھتی ہے وہ سکول تک پہنچ جائے۔ ہر عورت کا یہ حق ہے

کہ اسے بہترین صحت کی سہولیات ملیں، ہر عورت کا یہ حق ہے کہ اسے تحفظ ملے اور ہر عورت کا یہ حق ہے کہ اسے مساوی طور پر وہ تمام حقوق ملیں جو کہ آئین پاکستان اسے دیتا ہے۔

جناب سپیکر! میں بھرپور انداز سے اس چیز کا مطالبہ کرتی ہوں کہ کم از کم حقوق وراثت کے قانون پر سختی سے عمل درآمد کروایا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! حقوق وراثت، حق تعلیم، حق صحت بنیادی حق ہے جو ہر خاتون اور ہر پیدا ہونے والی بچی اپنا یہ right لے کر دنیا میں آتی ہے۔ میری اس چیز پر بھی آراء ہیں کہ یہاں ایوان میں بیٹھی ہوئی سیاسی خواتین کو نمائندگی آبادی کے تناسب سے دی جائے اور نہ صرف ہمیں نمائندگی چاہئے بلکہ ہمیں اس ایوان میں بیٹھے ہوئے اپنے elected بھائیوں جیسے اختیارات بھی چاہئیں۔ ہمیں privileges بھی ویسے چاہئے۔ ہمارا یہ حق ہے کہ جب ہم یہاں کھڑے ہو کر بات کریں تو ہماری بات کو پوری توجہ سے سنا بھی جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھرپور درخواست کرتی ہوں کہ کم از کم پنجاب میں جو بچیوں کے ساتھ ریپ، جو بچیوں کے ساتھ زیادتی اور جو بچیوں کی انتہائی کم عمری کی شادی، یہ بہت بڑا المیہ بنتا جا رہا ہے۔ پنجاب میں بلکہ پورے پاکستان میں ایسی بچیاں اور ایسی خواتین جو ونی کے نام پر، جو سستی کے نام اور جو غیرت کے نام پر قتل کر دی جاتی ہیں تو میں آج اس ایوان میں ان تمام elements کی حوصلہ شکنی کرتی ہوں۔ شکریہ

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ سہرینہ جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میں سے ایک ہی بولے گی اور ایک ادھر سے بولے گی کیونکہ پھر اذان مغرب ہونی ہے۔ آپ تینوں فیصلہ کر لیں کہ کس نے بولنا ہے۔ یہ خواتین کا اچھی بیکھتی کا مظاہر ہے۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ سہرینہ جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ آپ دونوں میں سے فیصلہ کر لیں، بس ایک نے بولنا ہے۔ محترمہ سہرینہ جاوید! چلیں، ان کو بول لینے دیں۔ محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! شکریہ۔ اگر House in order ہو جائے تو میں اپنی بات شروع کروں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، Please order in the House.

محترمہ سہرینہ جاوید: جناب سپیکر! آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع بھی ضرور دینا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کو کسی اور پوائنٹ پر بات کرنے کا موقع دے دوں گا۔ آپ ابھی یہ بات ختم ہو لینے دیں کیونکہ اذان مغرب ہو جانی ہے۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! میں اپنی بات ایک چھوٹی سی نظم سے شروع کرنا چاہوں گی جو کہ ہماری جزلٹ کمیونٹی سے دوست ہیں جنہوں نے یہ women day کے موقع پر لکھی ہے:-

خدائے ذوالجلال تو زمین پر آکر دیکھ تو
ادھ موٹی یہ لڑکیاں زندگی کی اوج پر
موت کی یہ ہچکیاں بدن سے کان کو لگائے
سن ذرا یہ سسکیاں تیرے ہیں جو جانشین
ان نحیف جسموں پر کر رہے ہیں مرضیاں
خدائے ذوالجلال تو زمین پر آکر تو دیکھ

جناب سپیکر! اگر دنیا میں سب کو انصاف مل جائے تو کیا بات ہے۔ اگر عورتوں کو یہ لڑائی نہ لڑنی پڑے تو کیا بات ہے۔ اگر کمزور کو اپنی کمزوری کی وضاحت نہ دینی پڑے تو کیا بات ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ عورتیں برابری مانگ رہی ہیں اور وہ مردوں سے اونچا درجہ رکھتی ہیں تو اپنے آپ کو نیچا کر رہی ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ عورتیں جو ہیں وہ مردوں سے کمزور ہیں تو برابر کیسے ہو سکتی ہیں۔ ہم تو برابری مانگ ہی نہیں رہی ہیں۔ مردوں کی سوسائٹی میں کسی مرد کو یہ اندازہ ہی نہیں ہو سکتا ہے کہ

عورتوں کو اپنی لڑائی same لڑائی جو آپ لڑ رہے ہوتے ہیں اس کے لئے کتنا فالتو کام کرنا پڑتا ہے۔
آج آپ کے توسط سے دو چھوٹی چھوٹی گزارشات ہیں اور۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! اٹھیک ہے گزارشات کر لیں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! میرے خیال میں ان دونوں گزارشات پر پورے ایوان کی عورتیں میرا ساتھ دیں گی۔ ایک اس اسمبلی کو بنے ہوئے ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔ اگر women

cocus کی تشکیل اس اجلاس کے دوران کر دی جائے تو۔ We will be gratefull

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: یہ گزارش آگئی اب next بولیں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! ہماری دوسری request یہ ہے کہ ایک ratio کے مطابق اس ایوان کے اندر عورتوں کی representation ہے۔ اگر تمام چیزوں کے اندر عورتوں کی representation جیسا کہ standing committees، پارلیمانی سیکرٹریز میں اور different nominations کے اندر gender parity کا خیال رکھتے ہوئے اس ratio کو ذہن میں رکھا جائے تو۔ We will be gratefull میرے خیال میں پورے ایوان کی عورتیں اس بات پر میرے ساتھ ہوں گی۔ چاہے وہ جس طرف کی بھی ہوں۔ شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ ایک سیکنڈ بیٹھ جائیں۔ جی، اب سید حسن مرتضیٰ بات کریں گے۔
سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جناب ممتاز علی چانگ کارجم یار خان میں بارشوں کے حوالے سے کوئی مسئلہ ہے اگر آپ اجازت دیں تو یہ پہلے عرض کر لیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں! ٹائم ختم ہو جانا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! صرف ایک سیکنڈ۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی، ایک سیکنڈ ہو گیا۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ پانچ مارچ 2020 کو رحیم یار خان کے اندر کافی heavy بارش ہوئی ہے اور ژالہ باری بھی ہوئی ہے۔ اس سے حلقہ پی پی-266 اور پی پی-265 میں کافی سارے کاشتکاروں کا نقصان ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس سے گزارش ہے کہ ان کاشتکاروں کے لئے سوچا جائے اور لوکل گورنمنٹ اور ڈی سی کو آرڈر کیا جائے تاکہ ان کی کوئی مالی مدد کی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: یہ نوٹ ہو گیا ہے۔ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ بیٹھے ہیں وہ انشاء اللہ اس پر کچھ کریں گے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں مگر جناب خلیل طاہر سندھو کا بھی کوئی بڑا ضروری پوائنٹ آف آرڈر ہے وہ مجھے جھڑک رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ طے ہو گیا ہے۔ ان کے ساتھ طے ہو گیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں پنجابی وچ عرض کراں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں جناب دی توجہ چاہند آں اور سارے ہاؤس دی توجہ وی چاہند آں

آں کہ ساڈے اے دن۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایسا کام نہ کریں کہ توجہ چاہندیاں کوئی نواں کٹاکھول دیو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! نہیں، میں کوئی ایسی گل نہیں کردا۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں میں کمی،

فارم ٹومارکیٹ سڑکوں کی مرمت اور ہیلتھ پالیسی پر عملدرآمد کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری گزارش اے کہ اے دن اسیں کچھ جارے ایں۔ میں کوشش کراں گا کہ لفظ وی کوئی بہتر ہون اور کسے نوں انہاں تے اعتراض نہ ہووے۔ اٹھاراں مہینے ہو گئے نیں آج تک ساڈی پیشرفت نہیں ہو سکی، اسیں کسی چیز دا کوئی roadmap دے دتا ہووے، کوئی اپنی پالیسی دے دتی ہووے تاکہ اسیں وی کوئی بہتری دی امید رکھئے اور اس دے نال ٹرسکئے۔ آج صبح میں گھروں نکل رہیاں تے مینوں میرے بچیاں نے سکول دافیس بل دتا اور او اتنا زیادہ سی کہ انتہائی تکلیف ہوئی کہ یار اے کی اے جیڑا ساڈا بنیادی حق اے تعلیم، حکومت وقت کوئی وی ہوئے جیویں سندھ وچ پیپلز پارٹی دی حکومت اے تے اُتھے پیپلز پارٹی دی ذمہ داری اے اور ساڈے اُتھے پنجاب وچ پی ٹی آئی دی ذمہ داری اے۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ اپنی بات جاری رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! حکومت وقت دی اے ذمہ داری اے ایس تے پہلے سپریم کورٹ وی، ہائی کورٹ وی intervene کر چکے نیں، انہاں دے کچھ فیصلے وی آئے جنہاں تے عملدرآمد نہ ہو سکيا۔ ساڈے وزیراعظم وی بے شمار مافیاز دا ذکر کر چکے نیں۔ اے کپڑے مافیاز نیں جیڑے حکومت دی پکڑ وچ آرہے نیں، انہاں نوں کوئی عدالت ڈکا دے رہی اے، کوئی Law Enforcement Agencies کچھ کر رہیاں نیں، ساڈی ایف آئی اے تے نا کوئی ادارہ انہاں دے خلاف کوئی کارروائی کر رہیا اے۔ اے اتنے ہی طاقتور تے منہ زور نیں کہ اسیں اتنے ہی بے بس ہاں کہ اسیں انہاں دے بارے کچھ وی نہیں کر سکدے۔ اسیں قطعاً اے نیں کہندے کہ جو انہاں دیاں جائز فیسوں نیں اے اُس جائز توں وی زیادہ لوں لیکن ساڈی قوت خرید تے، قوت برداشت وی دیکھن کہ ساڈے اندر کتنی سکت رہ گئی اے۔

جناب سپیکر! اگر ایسے اندازے نال تسیں ہیلتھ ول چلے جاؤں میں اگلے دن کسے دفتر وچ گیا اُتھے مینوں اک ہیلتھ رپورٹ نظر آئی تے جناب محمد بشارت راجہ میرے خیال ہنس رہے سن۔ میں

ایہاں اُنہوں پڑھتے ناسکيا ليکن جو میری سمجھ وچ آیا اُوہ سن 19-2018، 18-2017 دی رپورٹ سی اُنہدے وچ ہزاراں دے وچ کارڈیک مریض نیں، کسے داسٹنٹ پاس ہو رہیا اے، کسی دالبائی پاس ہو رہیا اے، ہزاراں دی تعداد سی اور اچانک اوگھٹدی گھٹدی ہن اوہ بلکل معمولی رہ گئی اے جدوں۔ اسیں حلقے وچ جانڈے ہاں تے اموات دی ratio بہت ودھ گئی اے اور علاج دی ratio گھٹ دی جا رہی اے۔ کیا میں ایہتھے آکھاں کہ ساڈے کول علاج نہ ہون دی وجہ توں اموات ہو رہیاں نیں۔ ساڈے کول لوگاں نوں جیڑی بنیادی طبی سہولتاں نیں اُوہ میسر نہیں نیں۔ جدوں اسیں حلقیاں وچ جانڈے ہاں تے road infrastructure دا اے عالم اے کہ روڈ ٹٹ پھٹ دا شکار نیں اور ساڈے جیڑے مین ہائی ویز نیں جیڑے ساڈے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر نوں لنک کر دے نیں، جیڑے ساڈے شہراں نوں جوڑ دے نیں میرے چنیوٹ سٹی وچوں کراچی تو پشاور والی ٹریفک وی گزردی اے۔ اوتھے کوئی اک سڑک وی ٹھیک نیں اور کوئی repair دافنڈ نیں، کوئی patch work دافنڈ نیں۔ ایسے ہی طریقے نال اسیں سارے دن بدن گراوٹ دا شکار ہوندے جا رہے آں اور اگر اسیں اہنوں مل کے نارو کیا، اسیں پوائنٹ سکورنگ دے چکر وچ رہے تے میں ایہتھوں اپوزیشن وچوں بولنا میں حکومت دے خلاف ہی بولنا اے اور حکومت نے وی اُتھوں کوئی چیز میری ذات دے بارے وچ ہی کرنی اے۔

جناب سپیکر! میں اج بڑی واضح گل کر رہیاں ساڈا میڈیا وی سن رہیا اے اسیں بالکل پستی دا شکار ہوندے جا رہیں آں، گراوٹ دا شکار ہوندے جا رہے آں ساڈا infrastructure وی تباہ ہو گیا۔

جناب سپیکر! اے میری عرض سن لیں ساڈے کول جیڑا نصاب اے اُوہ اک بنیادی ضرورت اے ساڈا نصاب اگر درست نہیں ہووے گا تے اسیں کدی وی کسے بہتری والے پاسے نہیں جاسکاں گے۔ اے کڈا اوڈا المیہ اے کہ ساڈے جیڑے freedom fighter سن، جہیڑے ہیرو سن، ساڈی تاریخ دا اے حال اے کہ ساڈے freedom fighters گوریاں دے خلاف وی لڑ دے رہے نیں، جیڑے ایہتھے حملہ آوراں دے خلاف وی لڑ دے رہے اُنہاں نوں بد معاش بنا کے پیش کیتا جاندا اے اُنہاں نوں باغی اور ڈاکو بنا کے پیش کیتا جاندا اے۔ اے کیوں نہیں ساڈے نصاب دے وچ۔۔۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! ٹھیک ہے یہ آپ کی طرف سے ساری پالیسی کی بات آگئی ہے۔
سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ٹائم بہت اے، میری عرض سن لیں، میں کوئی غلط گل نہیں کر رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ہو گئی پھر جواب بھی آنا ہے پھر نماز کے لئے وقفہ کرنا ہے۔
سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! نماز بھی ہونی ہے لیکن اگر اسیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات آگئی ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ! ایک تو جو پوائنٹ انہوں نے کہا ہے اس کے اوپر سپریم کورٹ کا آرڈر بھی ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کی فیس کم کی جائیں اور فیسوں کو monitor کرنے کی ضرورت ہے اور جو ایجوکیشن کے حوالے سے پالیسی ہے اور جو ان کا پوائنٹ ہے کہ جو ہماری لنک روڈز ہیں اور farms to market roads ان کے repairs کے فنڈز اور تیسری ان کی بات ہیلتھ پالیسی کے حوالے سے ہے اب پھر وہ یہ کہیں گے کہ پچھلی حکومت کی بات کر رہے ہیں تو اگر جو ہمارے سارے projects continue رہتے تو آج یہ کی نہیں آتی تھی۔ جس طرح انہوں نے کارڈیالوجی کی بات کی ہے تو وزیر آباد کا کارڈیالوجی ہسپتال اب میں نے آکر چلوا دیا ہے اور آپ نے چلوا دیا ہے اور اس گورنمنٹ کی مدد سے چلا ہے تو گوبرنوالہ ڈویژن ایک کروڑ کی آبادی کا ڈویژن ہے۔ تو وہاں اتنی اموات ہوئی ہیں میں نے اُس وقت بھی بتایا تھا کہ پانچ ہزار سے زیادہ اموات ہوئی ہیں اور وہ آکر اب چلا ہے اور اُس میں اب اگر تھوڑا تھوڑا کام شروع ہوا ہے اس میں ابھی بہت کام ہونے والا ہے یہ ساری چیزیں اپنی جگہ پر ہیں تو یہ پالیسی کو طریقے سے کسی شکل میں لے کر آئیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پوائنٹ آف آرڈر پر اتنی لمبی بات نہیں ہو سکتی پھر حکومت نے بھی اس کا جواب دینا ہے تو نماز کا بھی ٹائم ہو رہا ہے اور ویسے بھی اجلاس کا ایجنڈا بھی مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس مورخہ 11- مارچ 2020 بروز بدھ سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

بدھ، 11-مارچ 2020

(یوم الاربعاء، 15-رجب المرجب 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد 20: شماره 3

203

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 11- مارچ 2020

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

- 1- مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوٹس پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 31 بابت 2019)
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوٹس پنجاب 2019، جیسا کہ سینیٹنگ کمیٹی برائے سیٹلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوٹس پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔
- 2- مسودہ قانون (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2019)
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2019)، جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا اور 18- نومبر 2019 کو سینیٹنگ کمیٹی برائے زراعت کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

205

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

بدھ، 11- مارچ 2020

(یوم الاربعاء، 15- رجب المرجب 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین لاہور میں شام 4 بج کر 43 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌۭ
 إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَافِ ٱلْأَلْوَانِ وَٱلنَّهَارِ
 لَآيَٰتٍ لِّأُولِى ٱلْأَلْبَٰبِ ۚ ٱلَّذِينَ يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَمًا وَ
 قُعُودًا وَ عَلَىٰ جُفُوفِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ
 رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ۚ
 رَبَّنَا إِنَّكَ مَن تَدْخِلِ ٱلنَّارَ فَقَدْ أَخْرَجْتَهُ ۚ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ

مِنْ أَنْصَارٍ ۝

سُورَةُ آلِ عَمْرَانَ آيَات 189 تا 192

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کو ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (189) بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں (190) جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے (اور کہتے) ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا تو پاک ہے تو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو (191) اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اُسے رُسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (192)

وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
 اس شہر بے مثال کی خوشبو اڑا کے لا
 کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
 ابو بکرؓ سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
 دنیا بہت ہی تنگ مسلمان پہ ہو گئی
 فاروقؓ کے زمانے کے نقشے اٹھا کے لا
 محروم کر دیا ہمیں جس سے نگاہ نے
 عثمانؓ سے وہ زاویے شرم و حیا کے لا
 مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم
 دروازہ علیؓ سے یہ خیرات جا کے لا
 کس منہ سے پیش ہوگا مظہر حضورِ حق
 اس کو شہید اُسوہ آقا بنا کے لا
 جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا

تعزیت

جناب سپیکر: ہماری ایک ایم پی اے محترمہ مومنہ وحید کی۔۔۔

معزز ممبر محترمہ مومنہ وحید کی چچی اور معزز ممبر جناب یاسر ظفر سندھو

کے والد محترم کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ہمارے ایک ایم پی اے جناب یاسر ظفر سندھو کے والد محترم وفات پا گئے ہیں۔

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب صہیب احمد ملک! آپ ایک سیکنڈ بیٹھ کر بات سنیں۔ میں بات کر رہا ہوں اور آپ نے اٹھ کر بولنا شروع کر دیا ہے۔ نہیں، آپ اس طریقے سے بات نہ کیا کریں۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ محترمہ مومنہ وحید کی چچی بیگم نسرین صاحبہ کی وفات ہوئی ہے اور ایم پی اے جناب یاسر ظفر سندھو کے والد محترم بھی وفات پا گئے ہیں تو میں قاری صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ فوت شدگان کے لئے دعائے مغفرت کروادیں۔
(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب محترمہ آسیہ امجد نے رپورٹ پیش کرنی ہے میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، محترمہ! پیش کریں۔

مسودہ قانون گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی 2020 کے بارے میں

مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

The Green International University Bill 2020 (Bill No. 1
of 2020) moved by Ms Khadija Umer MPA(W-362)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1170 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: بھیرہ سے جھاوریاں روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

* 1170: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بھیرہ سے جھاوریاں روڈ (ضلع سرگودھا) کب بنائی گئی، اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 2017-18 اور 2018-19 میں کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور اس پر گاڑیاں چل سکتی ہیں؟

(د) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر کب تک تعمیر کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) بھیرہ سے جھوڑیاں روڈ کی سال 91-1990 میں توسیع کی گئی۔ اس کی لمبائی 30 کلومیٹر ہے اور اس کی چوڑائی بیس فٹ ہے۔ مزید برآں اس سڑک کو 17-2016 میں برائے توسیع چوبیس فٹ کارپٹ روڈ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے اور اس کا گروپ نمبر 3 کلومیٹر نمبر 27.00 تا 50.30 کلومیٹر کا حصہ (پل وزیدی سے بھیرہ) جس کی لمبائی 23.30 کلومیٹر ہے زیر تعمیر ہے۔

(ب) اس سڑک کو کارپٹ بنانے کی مد میں اب تک 335.000 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں باقی ماندہ سڑک کے اوپر سالانہ مرمت سال 18-2017 اور 19-2018 میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) اب تک کلومیٹر نمبر 32.30 تا 50.30 کلومیٹر = 18 کلومیٹر کارپٹ ہو چکی ہے اور اس کی حالت تسلی بخش ہے۔

(د) اگر اس سڑک کا بقیہ فنڈز 422.000 ملین دستیاب ہو جائیں تو سڑک 20-2019 میں مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے last time جب یہ سوال ایوان میں پیش کیا تھا تو آپ کی وساطت سے اس سوال کو pending کیا گیا اور معزز منسٹر صاحب نے مجھے یقین دلایا کہ معاملات بہتر ہو جائیں گے جیسا کہ پہلے وہ سڑک تسلی بخش نہ تھی کیونکہ ویسے تو کوئی بھی محکمہ interest نہیں لیتا لیکن معزز منسٹر صاحب کی intervention کے بعد اس معاملے پر خاصی توجہ دی گئی اور معاملات کو کافی بہتر کیا گیا۔

جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو سڑک چک مبارک تک مکمل ہو چکی ہے یہ سڑک آگے بڑھتی سید پور اتھان سے وزیدی پل تک ہے جس کے بارے میں انہوں نے جز (د) میں لکھا ہے کہ اس سڑک کا بقیہ فنڈز 422 ملین روپے ہے تو پہلا سوال یہ ہے کہ یہ فنڈز کب تک دستیاب ہوں گے کیونکہ محکمہ نے ہی جز (د) میں جواب دیا ہے کہ اگر بقیہ فنڈ

422 ملین روپے دستیاب ہو جائیں تو سڑک 20-2019 میں مکمل ہو جائے گی۔ اب وہاں پر ٹھیکیدار صاحب بھی موجود نہیں ہیں تو میں نے آپ کی وساطت سے یہی request کرنی ہے کہ منسٹر صاحب on the floor of the House بتادیں کہ یہ سڑک کب تک مکمل ہو جائے گی اور کیا یہ اس سڑک کے لئے 20-2019 میں فنڈز دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! موجودہ مالی سال میں تو یہ فنڈز دینا ممکن نہیں لیکن کوشش کریں گے کہ نئے مالی سال میں جتنے بھی فنڈز دستیاب ہوں گے تو اس کے مطابق ہم کام کروادیں گے۔

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! وہ کہہ رہے ہیں کہ اگلے مالی سال میں ہم فنڈز رکھیں گے۔ جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! وہ تقریباً پوری سڑک مکمل ہے یہ اگلے مالی سال میں فنڈز دے رہے ہیں اس کا road work complete ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے 20-2019 میں یہ فنڈز مہیا کر کے اس سڑک کا صرف ایک portion complete کر دیں کیونکہ اس سڑک کے دو portions complete ہو چکے ہیں اور صرف اس سڑک کو کارپٹ کرنا چک مبارک سے وزیدی پل تک رہ گیا ہے۔ As early as possible موجود مالی سال میں ہی آپ کی وساطت سے کسی اور سکیم سے فنڈز نکال کر اس سڑک کو مکمل کر دیں تو I shall be very grateful to you.

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! موجود مالی سال میں پہلے ہی فنڈز کی بہت کمی ہے تو اس لئے شاید یہ ممکن نہ ہو سکے لیکن کوشش کریں گے کہ جتنی جلدی ہو سکے اس سڑک کا کام مکمل کروادیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، آپ اس حوالے سے کوشش کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جی، کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1171 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: بھیرہ سے بھلوال روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

* 1171: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بھیرہ سے بھلوال روڈ (ضلع سرگودھا) کب بنائی گئی، اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر یکم اگست 2018 سے اب تک کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور اس پر گاڑیاں چل سکتی ہیں؟

(د) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر کب تک کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) بھیرہ سے بھلوال روڈ کی بحالی و توسیع کی مد میں سال 06-2005 میں 20 فٹ چوڑی بنائی گئی اور اس کی لمبائی 24.80 کلو میٹر ہے۔ مزید برآں یہ سڑک سال 17-2016 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں برائے توسیع و کارپٹ 24 فٹ چوڑی روڈ منظور کی گئی جس میں اس سڑک کا حصہ 13.22 تا 11.58 = 24.80 کلو میٹر کا کام مکمل ہو چکا ہے اور بقایا کلو میٹر 0.00 تا 13.22 کلو میٹر زیر تعمیر ہے۔

(ب) چونکہ مذکورہ سڑک ADP کے تحت زیر تعمیر ہے اور اس پر محکمہ ہڈانے مرمت کی مد میں کوئی خرچہ نہ کیا ہے۔

(ج) جی ہاں! اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور اس پر ٹریفک رواں دواں ہے۔

(د) اس سڑک کا زیر تعمیر حصہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے سست روی کا شکار ہے اس سڑک کو مکمل کرنے کے لئے 398.000 ملین روپے درکار ہیں اور فنڈز کی دستیابی پر سڑک کا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! بھیرہ سے بھلوال والی سڑک کے dynamics جھادریاں روڈ سے تھوڑے مختلف ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے جو سوال پوچھا ہے اس میں ہوتا یوں ہے کہ ہمارے تین پورشن جو کہ بھلوال سے شروع ہو کر روگیاں تک آتے ہیں وہ مکمل ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اب سب سے اہم جو مسئلہ ہے کہ وہاں پر موٹر وے کا overhead bridge ہے اور وہاں کے مقامی ایکسپریس صاحب کو میں نے موقع پر بلایا انہوں نے دیکھا اور ان کا کام شروع ہو گیا اس میں ہاتھی ونگ اور خان محمد والا کا سب سے بڑا issue ہے۔

جناب سپیکر! اب جو ڈاکٹر مختار بھر تھ نے تفصیل دی تھی اس کے مطابق جب یہ کارپٹ سڑک بنی تھی تو اس کے دونوں طرف ہاتھی پنڈ اور خان محمد والا میں نالے بنائے جانے تھے تو میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ جو بڑے بڑے گڑھے خان محمد والا سے لے کر ہاتھی پنڈ تک پڑے ہیں اس کے متعلق ان کا کیا خیال ہے اگر اس حوالے سے فنڈز درکار نہ ہیں تو ان کی کیا پالیسی ہے؟

جناب سپیکر! یہ kindly define کریں کیونکہ وہاں پر حالت تسلی بخش نہ ہے۔ بھیرہ جھادریاں روڈ کی حالت تسلی بخش ہے تو میری آپ کی وساطت سے درخواست ہے کہ خان محمد والا اور ہاتھی پنڈ وہاں کے جو بڑے دیہات ہیں ان کے بارے میں ان کی کیا پالیسی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ سڑک already ADP میں چل رہی ہے، کچھ مکمل ہو چکی ہے اور جیسے جیسے فنڈز آتے جائیں گے تو باقی بھی مکمل کر لیں گے۔ اگر ایسی کوئی خصوصی ضرورت ہوئی تو اسے دیکھ لیتے ہیں کہ اگر یہ M&R میں کر سکتے ہیں تو کر دیتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے specifically یہ سوال کیا ہے کہ خان محمد والا اور ہاتھی پنڈ مین دیہات کی یہ سڑک گزرنے کے لائق نہیں ہے اور اوپر سے بارشوں کا موسم بھی ہے۔ جو پیچھے کام ہو رہا ہے وہاں ابھی ضرورت نہیں تھی چونکہ وہ سڑک پہلے بھی تھی۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ خان محمد والا اور ہاتھی پنڈ کی حد تک جو نالے بن رہے ہیں کیا انہیں مکمل کریں گے؟ کیونکہ اگر سیوریج کا پانی سڑک پر گرے گا تو پھر اس سڑک کے بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے لہذا یہ پالیسی بنائیں کہ دیہاتوں میں جب سڑک بنائی جائے تو پہلے اس سڑک کے دونوں اطراف نالے بنائے جائیں پھر سڑک بنائیں۔ وہاں ابھی تک نالے کا کام شروع نہیں ہوا اور ان دیہاتوں میں سڑک پر پانی کھڑا ہے جس سے وہاں کی حالت تسلی بخش نہیں ہے لہذا منسٹر صاحب ensure کریں کہ خان محمد والا اور ہاتھی پنڈ کو اپنی priority پر رکھ کر کام کریں تاکہ ان دیہاتوں کی عوام کو اس پریشانی سے نکالا جاسکے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اسے چیک کر لیتے ہیں اگر ڈیزائن میں نالے ہیں تو بن جائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر آپ نالے ساتھ نہیں بناتے تو ظاہر ہے پانی سڑک پر کھڑا رہے گا اور سڑک ٹوٹ جائے گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جتنے بھی دیہات ہیں وہاں روڈ کارپٹ نہیں کرتے بلکہ rigid pavement کرتے ہیں جو پانی سے خراب نہیں ہوتی اور آئندہ یہی کریں گے۔

جناب سپیکر: چلیں اسے بھی دیکھ لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ نے جو طریقہ بتایا ہے اگر یہ اس کے مطابق کریں گے تو وہاں سے گزرنے والوں کے معاملات ٹھیک ہو جائیں گے لہذا منسٹر صاحب اسے ensure کروادیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1198 چودھری افتخار حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: حاضری تساں لا رہے ہو؟ چونکہ معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال نمبر 1263 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1267 بھی جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1697 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میرے دوست سوال پاکے سڑکاں بنوانا چاہندے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1699 بھی جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1707 محترمہ عزیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1734 جناب محمد الیاس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1735 بھی جناب محمد الیاس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1737 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1747 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1750 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی 48 نارووال میں اے ڈی پی کے تحت

سیکیموں اور ان کے لئے مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1750: جناب منان خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 48 نارووال میں اس وقت بارہ سیکیمیں ADP کے تحت زیر تعمیر ہیں ان سیکیموں کے نام کیا کیا ہیں اور ان کے لئے علیحدہ علیحدہ مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم مختص ہے؟

(ب) ان سیکیموں کی مدت تکمیل کیا ہے اور ان پر کب سے کام شروع ہے؟

(ج) حکومت ان سیکیموں کو جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پی پی 48 نارووال میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کی ADP کی بارہ سیکیمیں زیر تعمیر ہیں اور ان کے نام مع مختص کی گئی رقم مالی سال 19-2018 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فنڈز کی دستیابی پر تمام کام مکمل کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں نے بارہ سڑکوں کا پوچھا تھا لیکن جن سڑکوں کا میں نے پوچھا تھا ان کی بجائے محکمے نے کوئی اور بتادی ہیں للو الالیاں اور رانی وال پلاٹ کا ذکر ہی نہیں کیا۔ 13/12 سڑکیں ADP میں ongoing سیکیمیں ہیں ان میں کچھ پر کام بھی ہو رہا ہے۔ ان کے بندے قینچی اور فیتہ لے کر افتتاح کے لئے تو آ جاتے ہیں لیکن فنڈز نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے بے شک قینچی اور فیتہ لے کر آجائیں لیکن ان سڑکوں کو مکمل بھی کروادیں۔ میری یہ بھی استدعا ہے کہ افتتاح کے لئے منتخب لوگ آئیں لیکن یہ تو غیر منتخب لوگوں کو بھیج دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جواب میں ساری تفصیل دی ہوئی ہے جو سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں ان کا بتایا ہوا ہے اور جو مکمل ہو رہی ہیں ان کا بھی بتایا گیا ہے۔ جناب سپیکر: وہ تفصیل تو آگئی ہے لیکن معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ کچھ ایسی سڑکیں ہیں جو شروع نہیں ہوئیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے شروع نہیں ہو سکیں، جن کے فنڈز ہیں وہ مکمل ہو رہی ہیں اور ہم سارے فنڈز exhaust کر چکے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ نوں مل کے فنڈز رکھواؤ۔

جناب سپیکر: نہیں۔ جی، Please no cross talk منسٹر صاحب! معزز ممبر نے جو پوچھا ہے کہ جن سڑکوں پر چالیں یا پچاس فیصد کام ہو چکا ہے ان پر آگے کام شروع ہوا ہے یا نہیں؟ وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! سب پر کام ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جناب منان خان! آپ specific بتادیں کہ کن ongoing سڑکوں پر چالیں یا پچاس فیصد کام ہوا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! مجھے نے جواب میں بتایا ہے کہ اگو منڈا تالالیاں موٹلا روڈ مکمل ہے لیکن موقع پر مکمل نہیں ہے چونکہ انہوں نے اس کے remaining فنڈز نہیں دیئے تھے جس وجہ سے یہ نامکمل پڑی ہے لہذا مجھے نے یہ غلط جواب دیا ہے۔ جواب کے ساتھ جو تفصیل دی گئی ہے اس میں سیریل نمبر 2 پر یہ سڑک ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ منسٹر صاحب اسے چیک کروالیں کہ یہ سڑک مکمل ہے یا نہیں چونکہ ابھی تک اس کا کام رہتا ہے۔ اگر یہ سڑک مکمل نہیں ہوگی تو جو پہلے پیسے لگ چکے ہیں ان کا کچھ فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اسے چیک کرالیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ان بارہ میں سے سات سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں لیکن میں سیریل نمبر 2 پر موجود سڑک چیک کروالیتا ہوں کہ اس کی کیا پوزیشن ہے۔

جناب سپیکر: جی، اسے چیک کروالیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! اس سڑک کے لئے 39 ملین روپے کی رقم مختص تھی ان میں سے 35 ملین روپے لگ چکے ہیں اب پانچ چھ ملین روپے کا issue ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہمارے ریکارڈ کے مطابق یہ سڑک مکمل ہے لیکن میں آپ کے حکم کے مطابق اسے دوبارہ چیک کروا کر صبح بتادوں گا۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! ریکارڈ کے مطابق اس سڑک کے لئے جو original amount مختص ہوئی تھی وہ بھی پوری نہیں لگی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں چیک کر کے بتادوں گا۔ جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ سرکاری کھوہ سے ایک سڑک نکلتی ہے جس پر کام شروع ہے انہوں نے مہربانی فرما کر پی اینڈ ڈی والوں سے کچھ فنڈز بھی دلوائے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس سڑک کو priority پر مکمل کروادیں چونکہ اس کے فنڈز موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جناب منان خان! آپ اس سڑک کا نام لکھوادیں۔

جناب منان خان: سپیکر! سرکاری کھوہ سے للواں لالیاں روڈ ہے۔ یہ سکیم ADP میں ہے لیکن یہاں جواب نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اسے لکھ لیں اور چیک کروالیں پھر اس پر بات کر لیں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ ہم چار لاکھ آبادی کے نمائندے ہیں ہماری وہاں پر عزت ہوتی ہے لیکن وہاں پر غیر منتخب لوگ فیتہ اور قینچی لے کر آتے ہیں اور پانچ چھ لوگوں کو کھڑا کر کے افتتاح کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ مہربانی کر کے کم از کم ممبران کی عزت کا بھی خیال کریں۔

جناب سپیکر: غیر منتخب لوگ اور فیتہ کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں کھل کر بات کر دیتا ہوں کہ وہاں پر ان کے ٹکٹ ہولڈر آ جاتے ہیں کہ ہم نے اس منصوبے کا افتتاح کرنا ہے۔ یہ پہلے اس منصوبے کو مکمل تو کروادیں اور تھوڑا سا یہ بھی لحاظ کریں کہ ہمیں عوام نے منتخب کیا ہے اور ہم لوگوں کے نمائندے ہیں اس لئے ہماری تضحیک نہ کی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، منتخب بندے کی عزت ہونی چاہئے۔ اگلا سوال بھی جناب منان خان کا ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: آپ بھی آجائیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! آپ کچھ بھی کر لیں ہم نہیں آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، Please no cross talk، جی، جناب منان خان!

جناب منان خان: جناب سپیکر! الحمد للہ ہم نے کام کروائے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں ہے۔ آپ اپنا سوال کریں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1751 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: پی پی-48 میں نور کوٹ روڑ سے متعلقہ تفصیلات

* 1751: جناب منان خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ روڈ اڈا دبستان تانور کوٹ براستہ سانوال ضلع نارووال زیر تعمیر ہے اور اس کا ڈریج ورک، بجلی کے پول اور پلایاں زیر تعمیر ہیں۔ اس کی کتنی پے منٹ ٹھیکیدار کو ادا کی گئی ہے اور کیا اس کی سکیورٹی ٹھیکیدار کو واپس کر دی گئی ہے؟
- (ب) کیا حکومت اس روڈ کا بقیہ کام جلد از جلد مکمل کرنے خاص کر پلایاں تعمیر کرنے، بجلی کے پول بٹانے اور ڈریج نالے مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

- (الف) روڈ اڈا دبستان تانور کوٹ براستہ سانوال ضلع نارووال 2017-06-30 کو مکمل ہو چکی ہے اور اس کا ڈریج ورک جتنا موقع پر درکار تھا اسٹیٹ کے مطابق مکمل کر دیا گیا ہے نیز یہ کہ پلایاں بھی جتنی موقع پر درکار تھیں اسٹیٹ کے مطابق مکمل ہو چکی ہیں اور ٹھیکیدار کو مبلغ -/21,88,01,959 روپے کئے گئے کام کے مطابق ادا نیگی کر دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ کام مکمل ہونے کے ایک سال بعد سکیورٹی رقم بھی ٹھیکیدار کو ادا کر دی گئی ہے۔ بجلی کے پولز کی shifting کی provision اسٹیٹ میں نہ ہے۔
- (ب) یہ کہ روڈ کا تمام کام جو کہ اسٹیٹ کے مطابق تھا مکمل ہو چکا ہے۔ پلوں اور ڈریج کی وضاحت سوال (الف) میں کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: سپیکر! سوال کے جز (الف) میں تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ روڈ اڈا دبستان تانور کوٹ براستہ سانوال ضلع نارووال زیر تعمیر ہے اور اس کا ڈریج ورک، بجلی کے پول اور پلایاں زیر تعمیر ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ بجلی کے پول شفٹ کرنا تخمینہ میں نہیں تھا۔ میں یہ بات مان لیتا ہوں کہ انہوں نے پلایاں وغیرہ مکمل کر دی ہوں گی لیکن بجلی کے پول روڈ کے سنٹر میں ہیں اور میرے خیال میں یہ بات مناسب نہیں ہے کہ روڈ کے درمیان میں بجلی کا پول

ہو اور اسے شفٹ نہ کیا جائے۔ محکمے والے مجھے کہتے رہے کہ بجلی کے یہ پول سڑک کے درمیان سے ہٹا دیں گے۔ اب یہ وہاں سے روڈ تو مکمل کر چکے ہیں لیکن جو روڈ کے درمیان بجلی کے پول تھے وہ نہیں ہٹائے گئے اور آج جواب دے دیا ہے کہ وہ تخمینہ میں نہیں تھے جبکہ یہ تخمینہ میں تھے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سر دار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! total eight poles ہیں اور یہ poles سڑک کی side پر ہیں جبکہ صرف ایک pole سنٹر میں ہے جس کی shifting کے لئے کہہ دیا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ شفٹ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! پولوں کے حوالے سے محکمہ نے وہاں پر کام شروع کیا تھا لیکن مقامی زمینداروں نے یہ کام بند کروا دیا، وہاں پر لڑائی ہو گئی اس لئے پمپاں نہیں بن سکیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! ایک pole سڑک کے سنٹر میں ہے تو کیا منسٹر صاحب اس کو شفٹ کروانے کی یقین دہانی کراتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ یہ pole شفٹ ہو جائے گا۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1768 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 1768۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! ان کے ایماء پر آپ سوال نہ کریں بلکہ معزز ممبر چودھری اشرف علی انصاری خود ایوان میں آئیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! رولز اجازت دیتے ہیں کہ میں ان کے ایماء پر سوال کروں اگر آپ کسی معزز ممبر کی ایماء پر سوال کرنے کی اجازت نہیں دینا چاہتے تو پھر رولز میں ترمیم لائیں۔ آپ رولز میں سے یہ چیز omit کر دیں تو پھر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ مجھے رولز اجازت دیتے ہیں کہ میں ان کے behalf پر سوال کر لوں۔

جناب سپیکر: جناب سميع اللہ خان! رولز کے مطابق آپ کو بات کرنے کے لئے پہلے مجھ سے اجازت لینی چاہئے تھی جبکہ آپ نے مجھ سے اجازت نہیں لی لیکن پھر بھی میں آپ کو allow کر رہا ہوں۔ میں صرف آپ کو رولز کی بات یاد کروا رہا ہوں۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ہی بات کر رہا ہوں اگر آپ حکم کریں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! رولز کسی بھی ممبر کو کسی دوسرے ممبر کے behalf پر سوال لینے کی اجازت دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے لئے لازم ہے کہ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں۔ اگر آپ کہیں کہ آپ کو اجازت نہیں ہے تو پھر میں سوال نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کے لئے آپ رولز میں ترمیم کر دیں کہ کوئی معزز ممبر کسی کے behalf پر سوال نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! کیا اب میں چودھری اشرف علی کے behalf پر سوال کر لوں یا بیٹھ جاؤں؟

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ دیکھیں، بات یہ ہے کہ رولز کے تحت اجازت سپیکر نے دینی ہوتی ہے۔ متعلقہ rule میں "Speaker may" کے الفاظ ہیں۔ چودھری اشرف علی کے behalf پر آپ کو سوال کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ میں ان کے behalf پر already بہت سے سوالات کروا چکا ہوں۔ اب چودھری اشرف علی کو خود ایوان میں آنا چاہئے۔ اگر کوئی معزز ممبر سوال دیتا ہے تو اسے ایوان میں بھی آنا چاہئے۔ اگلا سوال نمبر 1805 محترمہ حمیدہ میاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1874 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: پی پی-251 میں سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

* 1874: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-251 بہاولپور میں محکمہ کے تحت کس کس روڈ اور سڑک کی تعمیر / مرمت

کا کام جاری ہے ان سڑکوں کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں پر کتنے فیصد کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقیہ ہے نیز ان سڑکوں / روڈ پر کب کام

شروع ہوا تھا؟

(ج) ان سڑکوں / روڈز کی تعمیر و مرمت کے لئے مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم مختص

کی گئی ہے؟

(د) حکومت کب تک ان سڑکوں کی مرمت / تعمیر کا کام مکمل کرے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) محکمہ شاہرات بہاولپور کی طرف سے پی پی-251 میں سڑکوں پر تعمیر کا کام جاری ہے

جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ہڈانے سڑکوں کی تعمیر کا جتنا کام مکمل کیا، جتنا کام بقیہ ہے، اور کام جب سے شروع

ہوا مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب حکومت کی طرف سے محکمہ شاہرات بہاولپور کو مالی سال 19-2018 میں

سڑکوں کی تعمیر کے لئے 127.320 ملین روپے مہیا کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی

میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پی پی-251 میں شاہرات کی تعمیرات کا کام فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ حلقہ پی پی-251 بہاولپور میں محکمہ کے تحت کس کس روڈ اور سڑک کی تعمیر / مرمت کا کام جاری ہے ان سڑکوں کے نام اور لمبائی بتائیں؟

جناب سپیکر! مجھے جواب کے ساتھ جو تفصیل مہیا کی گئی ہے اس میں سڑکوں کی مرمت کے حوالے سے کوئی ذکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! یہ تفصیل انہوں نے ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ کیا آپ کو اس کی کاپی نہیں ملی؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! تفصیل کی کاپی تو میرے پاس ہے لیکن اس میں سڑکوں کی مرمت کے حوالے سے کچھ نہیں بتایا گیا۔ اس تفصیل میں کسی ایسی سڑک کا نام نہیں ہے جس کی مرمت کی گئی ہو۔ وزیر صاحب بتائیں کہ محکمہ نے میرے اس سوال کا جواب کیوں نہیں دیا؟ وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف کنٹی): جناب سپیکر! جواب میں ساری تفصیل دی گئی ہے۔ کل گیارہ سڑکوں پر اس وقت ongoing کام ہو رہا ہے۔ ان سڑکوں کے نام اور لمبائی کی پوری تفصیل جواب میں دی گئی ہے۔ اس تفصیل کی کاپی معزز ممبر کو بھی مہیا کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! کیا آپ کے پاس یہ تفصیل آئی ہے؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میرے پاس یہ تفصیل ہے لیکن اس میں سڑکوں کی مرمت کے حوالے سے کچھ نہیں بتایا گیا۔ محکمہ نے میرے حلقہ کی کوئی ایسی سڑک نہیں بتائی کہ جس کی مرمت کی گئی ہو۔

جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ پی پی-251 میں کون کون سی سڑک مرمت کی جا رہی ہے، ان کے نام بتائے جائیں، مرمت کا کتنا کام ہو چکا ہے اور کتنا باقی ہے؟ محکمہ نے میرے ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر! جواب کے ساتھ جو تفصیل مہیا کی گئی ہے اس میں گیارہ نئی سڑکوں کا ذکر ہے لیکن جن سڑکوں کی مرمت کی گئی ہے ان کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! جو تفصیل مہیا کی گئی ہے اس میں سڑک کا نام، کام شروع ہونے کی تاریخ دی گئی ہے اور بقایا کام کی تفصیل بھی لکھی ہوئی ہے۔ ایک جگہ پر لکھا ہے کہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے 52 فیصد ادائیگی نہ ہوئی۔ ایک سڑک کا 44 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے، دوسری سڑک کا 45 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے، تیسری سڑک کا 49 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور ایک سڑک کا 50 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس گوشوارے کے تین کالم ہیں۔ سڑک کا نام، کام شروع ہونے کی تاریخ، کتنے فیصد کام مکمل ہوا اور کتنے فیصد کام بقایا ہے یہ تمام تفصیلات دی ہوئی ہیں لیکن اگر کوئی چیز رہ گئی ہے تو آپ اس کی نشاندہی کر دیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میں نے سوال یہ کیا تھا کہ میرے حلقہ پی پی-251 میں کون کون سی سڑکیں نئی تعمیر ہو رہی ہیں، اس حلقہ میں کون سی سڑکیں مرمت کے قابل ہیں اور کن کن سڑکوں کی مرمت ہو رہی ہے؟ محکمہ نے سڑکوں کی مرمت کے بارے میں کوئی جواب نہیں دیا۔ شاید منسٹر صاحب کو میرے ضمنی سوال کی سمجھ نہیں آرہی۔

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! آپ نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ حلقہ پی پی-251 بہاولپور میں محکمہ کے تحت کس کس روڈ اور سڑک کی تعمیر / مرمت کا کام جاری ہے ان سڑکوں کے نام اور لمبائی بتائیں؟ آپ نے سڑکوں کی تعمیر اور مرمت یعنی دونوں چیزوں کے بارے میں پوچھا ہے۔

جواب کی تفصیل میں نئی سڑکوں کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ ان کا کام کتنے فیصد مکمل ہو چکا ہے اور کتنا کام بقایا ہے۔ آپ اس تفصیل میں repair کی سڑکوں کو چیک کر لیں۔ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات اس وقت آفیشل گیلری میں موجود ہیں۔

میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ ملک خالد محمود بابر کو ان کے حلقہ نیابت کی مرمت کی گئی سڑکوں کی تفصیل بھی بعد میں دے دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جن سڑکوں کی مرمت درکار ہوتی ہے تو وہاں پر patchwork کر دیا جاتا ہے۔ مختلف جگہوں پر جہاں ضرورت ہوتی ہے وہاں پر patchwork کر دیا جاتا ہے۔ کوئی specific ایسی جگہ یا سڑک نہیں جس کی مرمت کی جارہی

ہو۔ یہ کوئی لمبا پراجیکٹ نہیں ہوتا اسی لئے اس کا جواب میں ذکر نہیں کیا گیا۔ مختلف سڑکوں پر چھوٹا چھوٹا patchwork ہوتا رہتا ہے۔

جناب سپیکر: اس کا حل یہ ہے کہ ملک خالد محمود بابر کو آپ اور سیکرٹری مواصلات و تعمیرات ان کے حلقہ میں مرمت کی گئی سڑکوں کی تفصیل سے آگاہ کریں گے۔
وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نلکی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! حلقہ پی پی۔ 251 کا قصور یہ ہے کہ وہاں سے مسلم لیگ (ن) کا ایم پی اے منتخب ہوا ہے۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے قواعد یہ ہیں کہ اگر کسی سڑک کا آدھا کام ہو جائے تو اگلے ADP میں اس کو ضرور شامل کیا جائے گا تاکہ وہ سڑک مکمل ہو سکے۔ جب ان نئی سڑکوں کی تعمیر کی منظوری دی گئی تھی تو اس وقت یہ طے کیا گیا تھا کہ یہ سڑکیں دو سال کے عرصہ میں مکمل ہوں گی۔

جناب سپیکر! محکمہ نے اس حلقہ کے ساتھ خاص مہربانی کی ہے۔ شاید محکمہ والے سمجھتے ہیں کہ وہاں کے لوگ پاکستان یا پنجاب کے باشندے نہیں ہیں۔ انہوں نے ان سڑکوں کی تعمیر کے لئے بہت کم رقم مختص کی ہے۔ خیرات کے طور پر کسی سڑک کے لئے پانچ فیصد اور کسی کے لئے 33 فیصد فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ ہمارے علاقے کی ایک سکیم 295 ملین روپے کی ہے۔ یہ پختہ سڑک کھر والا چوک سے نوشہرہ تک تعمیر ہونی ہے۔ اس سڑک کی لمبائی 12 کلومیٹر ہے اور اس کے لئے 156 ملین روپے دیئے گئے جبکہ بقیہ فنڈز اگلے تین سالوں میں دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! اس سڑک کے لئے بقیہ فنڈز سال 2020-21 اور 2021-22 میں دیئے جائیں گے۔ اس وقت تک اس سڑک پر ڈالا گیا پتھر، روڑا، بجری وغیرہ سب اکھڑ جائے گی، لوگ dust کی وجہ سے بیمار ہو جائیں اور پھر حکومت اس سڑک کی تعمیر کے لئے فنڈز مہیا کرے گی۔ اس سڑک کی تعمیر کے لئے سابق حکومت پنجاب نے ایک خطیر رقم مختص کی تھی، وہاں پر آدھی سڑک بن چکی ہے لیکن موجودہ حکومت پنجاب نے اس سڑک کی تعمیر کے لئے پورے فنڈز release نہیں کئے جس کی وجہ سے یہ سڑک ابھی تک مکمل نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں سڑکوں کی ایک فہرست دی گئی ہے۔ یہ سب میرے حلقہ نیابت کی سڑکیں ہیں اور ان سڑکوں کا آدھا آدھا کام ہو چکا ہے جبکہ بقیہ کام کے لئے انہوں نے تین سال کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس وقت تک ٹھیکیدار بھاگ جائے گا اور پہلے سے بنی ہوئی سڑک بھی ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔

جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت آپ نے شروع کر دائی تھی لیکن سابق حکومت نے اس کی تعمیر کے لئے پورے فنڈز release نہیں کئے اسی لئے وہ آج تک مکمل نہیں ہو سکی۔ اب آپ اس کو مکمل کروانے کے لئے کوشاں ہیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ نیابت میں بھی موجودہ حکومت نے یہی طریق کار اپنایا ہوا ہے۔ میرے حلقہ کی سڑکوں کو مکمل کرنے کے لئے انہوں نے مجھے تین سال کا منصوبہ تھما دیا ہے۔ جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! آپ کے علم میں ہے کہ میں نے اپنے دور حکومت میں آپ کے علاقے میں جو نئی سڑکیں تعمیر کروائی تھیں ان کی آج تک کوئی repair نہیں ہوئی۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! آپ بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں اسی لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ موجودہ حکومت وہی طریق کار نہ اپنائے، عوام میں اپنا image بہتر بنائے اور عوام کو سہولیات بہم پہنچائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ وزیر مواصلات و تعمیرات! آپ دل کھلا کر کے ان کی سڑکوں کو مکمل کروادیں اور ملک خالد محمود بابر کے حلقہ نیابت کا خاص طور پر دھیان رکھیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سر دار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! اس کو تین سال پر نہ لے کر جائیں اور حلقے کے عوام کا یہ قصور نہیں ہے کہ میرا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو پتا ہی ہے کہ اس ADP میں تو ان کے پاس پیسے نہیں ہوں گے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! ایک سال میں یہ پیسے دے دیں، تین سال پر نہ لے کر جائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات! آپ اس کو ADP میں ڈال دیں۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1880 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ تا ٹھٹھی نور سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1880: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) بھیرہ اڈا تا ٹھٹھی نور سڑک کب بنائی گئی تھی؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے نیز ٹریفک چلنے کے قابل نہ ہے؟
(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

- (الف) بھیرہ اڈا تا ٹھٹھی نور سڑک محکمہ لوکل گورنمنٹ نے 1990 میں تعمیر کی تھی جس کی کل لمبائی گیارہ کلو میٹر ہے۔
(ب) یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے اور ٹریفک کے چلنے میں دشواری ہوتی ہے۔
(ج) محکمہ ہائی وے سے سرگودھا کے کسی بھی ترقیاتی پروگرام میں اس سڑک کو تعمیر کرنے کی تجویز نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ابھی ملک خالد محمود بابر نے بھی بات کی ہے جنوبی پنجاب کے علاوہ وسطی پنجاب کے بھی یہی حالات ہیں۔ آپ دیکھیں کہ میرے اس سوال کا جواب بہت interesting ہے۔

جناب سپیکر! جز (ب) میں یہ لکھ رہے ہیں کہ یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے اور ٹریفک کے چلنے میں دشواری ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح جز (ج) میں انہوں نے کہا ہے کہ محکمہ ہائی وے سے سرگودھا کے کسی بھی ترقیاتی پروگرام میں اس سڑک کو تعمیر کرنے کی تجویز نہ ہے۔ یہ سڑک بھیہرہ بس سٹینڈ میں سے نکل رہی ہے۔ محکمے والے کہہ رہے ہیں کہ یہ سڑک تسلی بخش نہ ہے اور اس سڑک کو مرمت کرنے کا ہمارا پروگرام بھی نہ ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اپنے جواب میں ہاں بھی کہہ رہے ہیں اور نہ بھی کہہ رہے ہیں؟ وزیر موصوف سے کوئی time period لے کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میرے بھائی نے محکمے کا پورا جواب نہیں پڑھایا یہ سڑک ہماری نہیں ہے بلکہ یہ سڑک لوکل گورنمنٹ کی ہے اس لئے یہ سڑک ہمارے منصوبے میں نہیں آسکتی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ فنڈز کی بات کر رہے ہیں میں بھی دس سال پاکستان مسلم لیگ (ق) کا ایم پی اے رہا ہوں مجھے کبھی ایک روپے کا فنڈ نہیں ملا۔

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! اگر یہ سڑک لوکل گورنمنٹ کی ہے تو پھر یہ کچھ نہیں کر سکتے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ اپنے جواب میں محکمہ ہائی وے لکھ رہے ہیں اب کہہ رہے ہیں کہ یہ سڑک لوکل گورنمنٹ کے under ہے؟

جناب سپیکر! یہ جز (ج) میں اپنے جواب کو contradict کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ایسی کوئی بات نہیں کیونکہ ایسا ہو جاتا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!
وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم نے یہی لکھا ہے کہ یہ سڑک ہمارے کسی منصوبے میں شامل نہیں ہے کیونکہ یہ سڑک لوکل گورنمنٹ کی ہے تو ہم اس سڑک کو کیسے اپنے منصوبے میں شامل کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: معزز ممبر کا خیال ہے کہ یہ سڑک محکمہ ہائی وے کی ہے۔ آپ نے چیک کر لیا ہے؟
وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم نے باقاعدہ تصدیق کی ہے یہ سڑک لوکل گورنمنٹ کی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔
ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1889 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی-251 بہاولپور میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1889: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) پی پی-251 بہاولپور کون کون سی سڑک کی تعمیر اور مرمت جاری ہے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کے لئے مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) ان پر کب کام شروع ہوا تھا اور کب تک ختم ہونا تھا؟

(د) کیا حکومت عوام الناس کے لئے ان سڑکوں کی تعمیر اور مرمت جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) محکمہ شاہرات بہاولپور کے طرف سے پی پی-251 میں گیارہ سڑکات پر تعمیر کا کام جاری ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب حکومت کے طرف سے محکمہ شاہرات بہاولپور میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے سال 2018-19 میں 127.320 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر کا کام 2017-18 میں شروع ہوا ان کی مدت تکمیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پی پی-251 میں شاہرات کی تعمیرات کا کام فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! مجھے حاصل پور، یزمان اور بہاولپور کی لسٹ دی گئی ہے۔ پتا نہیں ان کے محکمہ کی وزیر موصوف کے ساتھ کوئی مخالفت ہے حالانکہ یہ بہت اچھے وزیر ہیں۔ وزیر موصوف شریف آدمی ہیں اس لئے محکمہ نے ان کے ساتھ دھوکا کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! گیارہ سڑکوں پر کام ہو رہا ہے جن کی تفصیل دی ہوئی ہے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! اس میں حاصل پور، یزمان، بہاولپور، خیرپور ٹامیوالی اور احمد پور شرقیہ کی سڑکوں کے نام ہیں جبکہ میرے حلقہ پی پی-251 کی سڑک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1930 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1989 جناب محمد افضل گل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2032 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2041 رانا ریاض احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2083 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: دریائے چناب سمبڑیال شاہراہ پر

تعمیر نوشدہ پل عوام الناس کے لئے کھولنے سے متعلقہ تفصیلات

* 2083: جناب محمد عبداللہ وڑائچ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی ٹی روڈ پر ٹریفک کا دباؤ کم کرنے کے لئے دریائے چناب پر شہباز پور کے مقام پر گجرات سمبڑیال شاہراہ پر این ایل سی کے تعاون سے ایک نیا پل بنایا گیا ہے لیکن ابھی تک عوام الناس کے لئے نہیں کھولا گیا؟
(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک متذکرہ بالا پل کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) دریائے چناب پر شہباز پور کے مقام پر محکمہ ہذا پل تعمیر کروا رہا ہے۔ اس کام کا ٹھیکہ این ایل سی کے پاس ہے۔ پل کی لمبائی 3432 فٹ ہے۔ اس وقت دریائے چناب پر پل کا کام مکمل ہو چکا ہے تاہم سیالکوٹ کی طرف والی سڑک 8.12 کلومیٹر ہے جس میں سے 4.50 کلومیٹر زیر تعمیر ہے گجرات کی طرف والی سڑک جس کی لمبائی 10.11 کلومیٹر ہے جو کہ کلومیٹر نمبر 2 میں واقع دواڑہ پل کی approach road کے علاوہ مکمل ہے اور اس پر کام فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے بند ہے اس لئے پل ابھی تک عوام الناس کے لئے نہیں کھولا گیا۔

(ب) اس سکیم کا تخمینہ 5259 ملین روپے ہے جس میں سے ابھی تک 4125 ملین روپے حکومت نے جاری کئے ہیں جو کہ خرچ ہو چکے ہیں۔ پل، سڑک کا کام اور حفاظتی بندوں کا بقیہ کام مکمل کرنے کے لئے ابھی بھی 934 ملین روپے درکار ہیں۔ تاہم حکومت نے موجودہ مالی سال 2019-20 میں سکیم کے لئے 300 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ میسرز

این ایل سی کی موجودہ liability مبلغ 329 ملین روپے ہے۔ مطلوبہ فنڈز 974 ملین روپے کی دستیابی پر پل اور سڑک کی تعمیر کو جلد از جلد مکمل کر کے عوام الناس کے لئے کھول دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں اور وزیر موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2053 ہے جس کو شاید آپ چھوڑ گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 2053 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: پی پی۔ 243 میں زیر تعمیر سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

* 2053: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر مواصلات تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔ 243 بہاولنگر میں کس کس سڑک / روڈ کی تعمیر سال 18-2017 میں شروع ہوئی؟

(ب) ان میں سے کون کون سی سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں اور کن کن سڑکوں پر کام جاری ہے یا فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام روک دیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت نامکمل زیر تعمیر سڑکیں مکمل کرنے کے لئے فنڈز جاری کرنے اور کام مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پی پی-243 بہاولنگر میں چار سڑکات کی تعمیر شروع کی گئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی-243 بہاولنگر میں ایک سڑک مکمل ہو چکی ہے اور تین پر کام جاری ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی، ہاں! فنڈز کی دستیابی پر سڑکات جلد مکمل کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہماری ایک روڈ Head 7-R سے ہارون آباد جاتی ہے۔ یہ میرے حلقے کی main road ہے جو 5/6 یونین کونسلوں کو ملاتی ہے اور یہ سڑک شہر کا واحد رابطہ ہے۔ 18-2017 سے یہ سڑک زیر تعمیر ہے جو کہ صرف 15.5 کلومیٹر روڈ ہے۔ اس سڑک کا پارٹ-1 جو اس سڑک کی half length پر مشتمل ہے اُس کے لئے اس سال 40 لاکھ روپے release کئے گئے ہیں اس کے باوجود اس سڑک کے پارٹ-1 کو مکمل کرنے کے لئے ایک کروڑ 40 لاکھ اور چاہئیں اور اس سڑک کا دوسرا حصہ کوئی زیر غور نہیں ہے۔ 19-2018، 20-2019 میں بھی اس سڑک کے دوسرے حصے کو نہیں رکھا گیا۔

جناب سپیکر! اس سڑک کی حالت یہ ہے کہ اس میں گہرے کھڈے پڑے ہوئے ہیں اور وہاں پر مشہور ہے کہ اگر کسی خاتون کو ایمر جنسی میں ہسپتال جانا پڑے تو راستے میں ہی delivery ہو جائے گی۔ یہ جنوبی پنجاب کی بات کرتے ہیں کہ ہم نے 35 فیصد بجٹ مختص کیا ہے تو میرا بد قسمت ضلع بھی یہ جنوبی پنجاب میں شامل کرنا چاہتے ہیں گو ہم اُسے صوبہ بہاولپور میں رکھنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے علم کے لئے یہ بھی عرض کرتا جاؤں کہ پچھلے دنوں وزیر اعلیٰ بہاولنگر تشریف لے گئے تھے انہوں نے بھی وہاں پر اس روڈ کا باقاعدہ اعلان کیا کہ ہم اس روڈ کو carpeted کریں گے اُس پر بھی ابھی کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! وزیر موصوف یقین دہانی کراتے ہیں کہ اس روڈ کو ترجیحی بنیادوں پر کب تک مکمل کر لیا جائے گا اور اس روڈ کے دوسرے حصے کے لئے بجٹ اگلے ADP میں رکھیں گے یا جس طرح وزیر اعلیٰ نے فرمایا ہے کہ اس روڈ کو carpeted کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے چیک کرنا پڑے گا اگر وزیر اعلیٰ نے اس روڈ کو carpeted کرنے کا حکم فرمایا ہے تو یہ کام ضرور ہو گا۔ میں ان کو وہاں سے چیک کر کے بتا دوں گا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ سڑک 18-2017 سے زیر تعمیر ہے اور اس کا پارٹ-1 ابھی تک 84 فیصد بنا ہے اور اگر وزیر اعلیٰ کے حکم کے باوجود بھی یہ کام نہیں ہوتا تو اللہ ہی مالک ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے چیک کر لیں اور ان کے پرنسپل سیکرٹری بھی اس چیز کو نوٹ کر رہے ہیں تو اگر وزیر اعلیٰ نے یہ commitment کی ہے تو پھر یہ commitment پوری ہونی چاہئے اور آپ چودھری مظہر اقبال کو بتا بھی دینا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! دوسری سڑک 62 فیصد مکمل ہے اس کو بھی مزید پیسوں کی ضرورت ہے۔ یہ صرف چار روڈ ہیں جن کی length تین، ڈیڑھ اور چار کلو میٹر تک ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی ادھر سے آواز آئی تھی کہ وزیر اعلیٰ کو مل لیں تو یہ اپوزیشن کے معزز ممبر ہیں۔ یہ بات اچھی نہیں لگتی، وزیر اعلیٰ کے لئے بھی اچھی نہیں لگتی، ہاؤس کے لئے بھی اچھی نہیں لگتی اور میرے لئے بھی اچھی نہیں لگتی۔ ہمیں اس طرح کی بات ہاؤس میں نہیں کرنی چاہئے۔ سارے معزز ممبران ہیں، وہ آزاد ہیں وہ جو چاہیں کریں اور وہ خود جانیں۔ آپ کا اور میرا یہ کام نہیں ہے۔ جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ہماری تحصیل کے یہ حالات ہیں کہ اس پر کوئی توجہ نہیں ہے بلکہ باقی سڑکوں کی حالت اس سے بھی خراب ہے۔ یہ صرف چار روڈز ہیں جن میں سے ڈیڑھ کلومیٹر کی ایک روڈ مکمل ہوئی ہے۔ اس پر آپ کے پاس جو محکمہ proposals آتی ہیں۔ ان پر آپ کا محکمہ کیا input دیتا ہے ان سڑکوں پر آپ کا further کیا پروگرام ہوتا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہماری طرف سے جو بقایا جات ہوتی ہیں وہ ADP میں جاتی ہیں لیکن allocation محکمہ خزانہ اور پی اینڈ ڈی نے کرنی ہوتی ہے۔ اس لئے جس طرح allocation آجاتی ہے ہم اسی طرح مکمل کرتے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2085 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: جلال پور جٹاں روڈ کو دورویہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2085: جناب محمد عبداللہ وڑائچ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گجرات جلالپور جٹاں روڈ چھوٹی اور سنگل روڈ ہے جس پر وقت کے ساتھ ساتھ ٹریفک کا دباؤ بڑھتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے وہاں آئے روز حادثات ہوتے رہتے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک کو دورویہ کرنے کے لئے مالی سال 2019-20 ADP میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) درست ہے۔

(ب) اس سڑک کو دورویہ تعمیر کرنے کے لئے 20-2019 ADP میں اس سکیم کو شامل کیا گیا ہے۔ اس سڑک کا ADP No. 4007 ہے اس کی پرنٹڈ کاسٹ 8000 ملین روپے ہے۔ یہ سڑک پبلک پارٹنرشپ پروگرام کے تحت تعمیر کی جائے گی۔ اس سڑک پر کام تمام قانونی و تکنیکی کارروائی مکمل ہونے کے بعد شروع کیا جائے گا۔ اس وقت مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کا سپیشل ونگ PIU کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 2108 جناب ارشد چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2181 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ماموں کائنجن کی رابطہ سڑکیں ظفرچوک روڈ،

کمالیہ روڈ اور مریدوالہ روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

* 2181: جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ماموں کائنجن سے ظفرچوک روڈ، ماموں کائنجن سے کمالیہ روڈ، ماموں کائنجن سے مریدوالہ روڈ بڑی طرح سے خراب ہے جس کی وجہ سے روڈ ایکسیڈنٹ اور چوریاں بہت زیادہ ہو رہی ہے یہ تینوں سڑکیں ماموں کائنجن ضلع فیصل آباد کی رابطہ سڑکیں ہیں جہاں سے عوام

ایک شہر سے دوسرے شہر جاتی ہے اس کی وجہ سے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟

(ب) درج بالا اہم سڑکیں کب تک مرمت / تعمیر کر دی جائیں گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) سڑک ماموں کانجن سے ظفرچوک اور ماموں کانجن سے کمالیہ روڈ اس سڑک کی لمبائی 25 کلومیٹر اور پختہ چوڑائی 24 فٹ ہے یہ دونوں سڑکیں جلد چوک تا کمالیہ روڈ براستہ رحمہ شاہ کنجوانی ظفرچوک ماموں کانجن کا حصہ ہیں۔ اس سڑک پر کنجوانی شوگر مل ہونے کی وجہ سے گنے کی ٹرالیاں اور بڑے ٹرالے کافی زیادہ تعداد میں گزرتے ہیں ایکسل لوڈ زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے محکمہ ہائی وے نے گزشتہ عرصہ میں متعدد بار پیچ ورک کیا ہے بھاری ٹریفک کی وجہ سے یہ سڑک پیچ ورک کرنے سے پوری طرح بہتر نہیں ہو سکی۔ اس سڑک کی مرمت کا تخمینہ 99.871 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر سڑک کی خصوصی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

سڑک اڈامرید والا سے ماموں کانجن اس سڑک کی لمبائی 12.80 کلومیٹر اور پختہ چوڑائی 0.00 تا 2.80 کلومیٹر تک 24 فٹ، کلومیٹر 2.80 تا کلومیٹر 12.00 تک 20 فٹ اور کلومیٹر 12.00 تا 12.80 تک 12 فٹ ہے جو کہ ضلع کو نسل نے 89-1988 میں بنائی تھی جس کے بعد 05-2004 میں PAK PWD نے اس کی وائیڈنگ 12 فٹ سے 20 فٹ کی تھی۔ اس سڑک پر گنے کی ٹرالیاں کافی زیادہ تعداد میں گزر کر کنجوانی شوگر مل جاتی ہیں ایکسل لوڈ زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس سڑک کی مرمت کا تخمینہ 28.448 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر سڑک کی خصوصی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) سڑک ماموں کانجن سے ظفرچوک اور ماموں کانجن سے کمالیہ روڈ سال 19-2018 کے ریسرفیننگ پروگرام میں DST منظور ہوئی تھی جس کی مرمت کا تخمینہ 99.871 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر سڑک کی خصوصی مرمت کا کام

شروع کر دیا جائے گا۔ البتہ اس سڑک کی پیچ ورک 30۔ جون 2020 تک مکمل کر دیا جائے گا جس سے سڑک موثر ایتیل ہو جائے گی۔

سڑک اڈا مرید والا سے ماموں کا نجن روڈ کی خصوصی مرمت کا تخمینہ 28.448 ملین روپے لگایا گیا ہے جیسے ہی فنڈز دستیاب ہوں گے تو اس سڑک کی خصوصی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ البتہ اس سڑک کی پیچ ورک 30۔ جون 2020 تک مکمل کر دیا جائے گا جس سے سڑک موثر ایتیل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے میرے حلقے کی دو سڑکوں کی یقین دہانی کرائی ہے۔ میں نے آج آپ سے سفارش کرائی ہے کہ جس طرح آپ نے ملک خالد محمود بابر کی سفارش کی ہے اسی طرح میری بھی منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب کو سفارش کریں کہ انہوں نے جون تک کا وعدہ کیا ہے تو یہ دونوں سڑکیں مکمل کروادیں گے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے وعدہ کیا ہے کہ جون 2020 میں یہ مکمل ہو جائیں گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس میں فنڈز دستیاب ہونے کا بھی لکھا ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو پھر آپ کا کام ہے کہ فنڈز دستیاب کرائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ میرے بڑے بھائی ہیں۔ میں ہمیشہ ان کے لئے کوشش کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف ایوان میں تشریف لائے)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "شیراک واری فیہ" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2195 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ آپ تو پہلے وارث کو لکھتے تھے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ کا جو دفتر ہے وہی کر رہا ہے۔ میں تو کو لکھتا تھا اور کو ہی عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ کو جو اچھا لگتا ہے ہم وہ لکھ دیتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے تو کو لکھا لگتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2295 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب: نور پور تھل سے اُورا گورائیہ

جھنگ روڈ کی کشادگی کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*2295: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نور پور تھل (ضلع خوشاب) سے اُورا گورائیہ جھنگ روڈ لاہور کی کشادگی کا منصوبہ کل لمبائی 55 کلومیٹر منظور ہوئی تھی یہ منصوبہ 85 کروڑ روپے کا منظور ہوا تھا؟

(ب) اس روڈ کی تعمیر کے لئے مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے کیا اس روڈ پر کام جاری ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ روڈ صحرائے نور پور تھل اور صحرائے جھنگ کو ملانے والا بہت بڑا منصوبہ ہے جس سے سینکڑوں دیہات کو فائدہ ہو گا اور یہ سڑک دیگر اضلاع کو بھی ملاتی ہے؟

(د) کیا حکومت اس روڈ کی تعمیر کے لئے مالی سال 20-2019 میں خاطر خواہ رقم مختص کر کے اس میگا پراجیکٹ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ مالی سال 18-2017 میں نور پور تھل (ضلع خوشاب) سے اُورا گورائیہ جھنگ روڈ لاہور کی کشادگی کا منصوبہ جس کی کل لمبائی 55 کلومیٹر اور چوڑائی 20 فٹ ہے اور یہ منصوبہ 829.365 ملین روپے کا منظور ہوا تھا۔

(ب) اس روڈ کی تعمیر کے لئے مالی سال 19-2018 میں 18.091 ملین رقم مہیا کی گئی تھی جو کہ مکمل خرچ ہو گئی تھی اور اس روڈ کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ سڑک صحرائے نور پور تھل کے مختلف دیہات نکلڑو شہید، دادو والا، کا تیار، نواں سگو، شاہ حسین، جتوئی والا اور اُورا گورائیہ کے قریب سے گزرتی ہوئی مین جھنگ روڈ سے ملتی ہے جن کی آبادی تقریباً 80,000 ہزار ہے، اس کے علاوہ یہ سڑک ضلع میانوالی اور ضلع بھکر کو ضلع جھنگ سے ملاتی ہے۔

(د) اس سڑک کی تعمیر کے لئے مالی سال 20-2019 میں حکومت کی جانب سے 9.00 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے اور اب تک 6.750 ملین روپے کی رقم مہیا کر دی گئی ہے جو کہ خرچ ہو چکی ہے۔ بقیہ مطلوبہ فنڈز کی فراہمی پر اس سڑک کو مکمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے یہ سڑک میاں محمد شہباز شریف سے لی تھی۔ یہ سڑک جھنگ، بھکر، خوشاب اور میانوالی کے دوسرے مواصلات کو بھی cater کرتی ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے جو جواب آیا ہے اس میں ساری چیزیں ٹھیک لکھی ہیں لیکن آبادی کم لکھی ہے صرف نور پور تھل کی آبادی ہی 50 ہزار ہے۔ یہ لاکھوں کی آبادی ہے جو اس سے مستفید ہوتی ہے۔ انہوں نے پچھلے سال بجٹ میں صرف 9 ملین روپے رکھے۔

جناب سپیکر! آپ سمجھتے ہیں کہ 9 ملین سے کیا ہو سکتا ہے۔ اس سڑک پر تقریباً 20 کروڑ روپے لگ چکے ہیں وہ بھی برباد ہو رہے ہیں۔ آج اچھا دن ہے اور منسٹر صاحب بڑے وعدے فرما رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہ سڑک تقریباً 82 کروڑ روپے کی ہے۔ آج منسٹر صاحب اس پر commitment دے دیں کہ میں اس ADP میں اتنی رقم دے دوں گا۔ میں ساری مکمل کرنے کے لئے نہیں کہتا، آج منسٹر صاحب دل کھول کر بتا دیں کہ یہ 50 کروڑ دیں گے یا 60 کروڑ دیں گے۔

جناب سپیکر! انہوں نے 90 لاکھ کا لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! 90 لاکھ تو اونٹ کے منہ میں زیرہ والی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ میرے بھائی ہیں۔ یہ جو کہہ دیں گے ویسے کر دیں گے۔ جیسے ان کا حکم ہے۔ یہ جو حکم کریں گے وہ کر دیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ commitment لے کر دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ذرا پوچھ کر commitment دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ یہ جو حکم کریں وہ کر دیں گے۔

جناب سپیکر: یہ نہ ہو کہ پیچھے سے کام ہی نہ جاتا رہے۔ آپ پہلے پوچھ لیں۔ آپ نے جو commitment کرنی ہے اسے پورا کرنا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میرا جتنا اختیار ہے اس کے لئے میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کوشش کر کے اتنا کریں کہ وہ سڑک maximum ہو جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی): جناب سپیکر! انشاء اللہ maximum ہو جائے گی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ ابھی بتادیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! یہ آپ کو کیسے commitment دے سکتے ہیں۔ آپ کو تو فیصلوں کا معلوم ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یقین کریں کہ وہ 20 کروڑ روپیہ بھی برباد ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: میں ذاتی طور پر اس حق میں ہوں کہ ongoing projects کسی کے بھی ہوں وہ رکنے نہیں چاہئیں۔ میری خواہش ہے کہ جو بھی ongoing project ہے وہ کسی کا بھی ہو اسے ختم نہیں ہونا چاہئے۔ اب منسٹر صاحب پوچھ کر ہی بتا سکتے ہیں۔ یہ exact amount تو نہیں دے سکتے لیکن ایک چیز ہے کہ یہ نیک نیتی سے کوشش کریں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ جتنا میرا اختیار ہے اتنا میں کہہ دیتا ہوں۔ یہ اختیار کا بتادیں کہ کتنا ہے؟

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ کو بھی معلوم ہے کہ کتنا اختیار ہوتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں تو کافی ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ کو یاد ہونا چاہئے کہ کتنا ہوتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ہمیں تو معلوم ہے لیکن سردار صاحب کے اختیار کا پوچھنا چاہ رہا ہوں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی): جناب سپیکر! سارے قصور والے اکٹھے ہو گئے ہیں۔ یہ دس سال (ن) لیگ میں رہے ہیں کیا انہوں نے میرا پوچھا تھا۔ رانا محمد اقبال خان سپیکر پنجاب اسمبلی رہے ہیں میرے بڑے بھائی ہیں انہوں نے کبھی پوچھا کہ یہ چھوٹا بھائی ہے اس کو بھی تھوڑے سے فنڈز دے دو۔ ان کو میرا خصوصی خیال کرنا چاہئے تھا کہ یہ میرے چچا کا بیٹا ہے۔

جناب سپیکر: یہاں بات یہ ہو رہی ہے کہ قصور والوں کا کیا قصور ہے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! جو سڑک راینونڈ سے ان کے گاؤں کو براستہ بھوئے آصل جاتی ہے، اس سڑک کے لئے انہوں نے کیا کیا ہے اور کیا یہ اس سڑک سے کبھی گزرے بھی ہیں یا نہیں، ان کو اس بارے میں کیا معلوم ہے؟ یہ میرے چھوٹے بھائی ہیں یہ مجھے بتادیں کیونکہ میرے پاس ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے کہ اس کے لئے آپ نے کچھ رکھا ہو۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی): جناب سپیکر! رانا محمد اقبال خان جس سڑک کا فرما رہے ہیں اس کے لئے وزیر اعلیٰ کو سمری چلی گئی ہے اور انہوں نے منظوری دے دی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسی ماہ یا اگلے ماہ کام شروع ہو جائے گا۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤ الدین! سارے قصور والے بات کر لیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ ongoing projects نہیں رکنے چاہئیں سے encourage ہو کر اور اس رولنگ سے متاثر ہوتے ہوئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس رولنگ کا credit ملنا چاہئے۔ منسٹر صاحب کا اور میرا حلقے ساتھ ہیں۔ چونیاں جمہر روڈ شروع ہوئی اور بڑی مشکل سے سات کلو میٹر بنی ہے باقی روڈ تباہ حال ہے۔ ان کے اور میرے حلقے میں کوئی (ن) لیگ اور پی ٹی آئی کا مسئلہ نہیں تھا۔

جناب سپیکر! اب منسٹر صاحب بتا دیں کہ اُس روڈ پر کام کیوں روکا گیا ہے جبکہ وہ ongoing پراجیکٹ تھا۔ یقین کیجئے وہ سڑک تباہ ہو گئی ہے اور روزانہ اس پر accidents ہو رہے ہیں۔ منسٹر صاحب کی پہلی ذمہ داری یہ بنتی تھی کہ اُس کو مکمل کرتے چاہے اُس کو میں نے یا کسی نے بھی شروع کیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! وہ سوا ارب روپے کی لاگت کی سڑک ہے۔ شیخ علاؤ الدین نے دس کروڑ روپے سے شروع کروادی لیکن فنڈز دیئے نہیں حالانکہ میں نے ان کے گاؤں والے portion کو مکمل کروادیا ہے۔ اُس سڑک کا پہلا part مکمل ہو چکا ہے اور دوسرے part کا انشاء اللہ اگلے مہینے ٹینڈر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: سات کلو میٹر روڈ کی جو بات کر رہے ہیں کیا وہ پوری ہو گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! وہ پوری ہو چکی ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! باقی اکیس کلو میٹر کی سڑک ہے جو انتہائی اہم ہے اور یہ سڑک ان کے لئے بھی بہت ضروری ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جب اس کی لاگت سوا ارب روپے تھی تب انہوں نے شروع کروائی۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! سوا ارب روپے نہیں بلکہ سوا دو ارب روپے تھی اور یہ اس کی تصحیح کر لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب پورے ضمنی سوال ہو گئے ہیں بلکہ تین سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ اگلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایس سوال نال ای related ہے۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں نے بھی عرض کرنا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اگلے سوال پر آپ دونوں بات کر لیجئے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2298 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب: جمالی سے کھاٹواں والی روڈ

کی مرمت اور موجودہ بجٹ میں مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

* 2298: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ جمالی سے کھاٹواں والی روڈ ضلع خوشاب کی مرمت کا منصوبہ اور اس کے لئے مالی سال 19-2018 میں رقم بھی مختص کی گئی تھی اس روڈ کی مرمت کا کتنا کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقیہ ہے؟
- (ب) اس سڑک / روڈ کی مرمت کے لئے مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور اس پر کتنا کام ہو گا؟
- (ج) کیا حکومت اس روڈ کو مالی سال 20-2019 میں مکمل کرنے کے لئے رقم مختص کرنے اور اس کی مرمت کا کام مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

- (الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مالی سال 18-2017 میں جمالی تا کھاٹواں روڈ کی تعمیر و مرمت کے لئے 90.306 ملین روپے کا منصوبہ منظور ہوا تھا جس کے لئے 18-2017 میں 25.000 ملین روپے رقم مہیا کی گئی تھی جو کہ مکمل خرچ ہو گئی تھی۔ مالی سال 19-2018 میں 5.682 ملین رقم مہیا کی گئی تھی جو کہ مکمل خرچ ہو گئی تھی، اس سڑک کا 34 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 66 فیصد کام بقیہ ہے۔
- (ب) مالی سال 19-2018 میں 5.682 ملین روپے کی رقم مہیا کی گئی تھی جو کہ مکمل خرچ ہو گئی تھی۔ اس سڑک کا 34 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 66 فیصد کام بقیہ ہے۔

(ج) مالی سال 20-2019 میں اس سڑک کے لئے 3.000 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جو کہ فراہم کر دی گئی ہے اور یہ رقم خرچ ہو بھی ہو چکی ہے حکومت اس سڑک کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور مطلوبہ فنڈز کی فراہمی پر یہ سڑک مکمل کی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ تقریباً 90 ملین روپے کی یہ چھوٹی سڑک تھی اور اس سڑک پر 34 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 66 فیصد کام بقایا ہے۔ یہ صحرائی علاقہ ہے اور میں نے 18-2017 میں دو سڑکیں بجٹ میں رکھوائی تھیں۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں اس سڑک پر پانچ کروڑ روپے کے قریب کام بقایا ہے لہذا منسٹر صاحب اس کی categorically commitment دے دیں اور مہربانی کر کے ADP میں شامل کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اس سڑک کے حوالے سے بتائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ سڑک تقریباً 12½ کلومیٹر ہے۔ ساڑھے چھ کلومیٹر سڑک کا ٹینڈر ہونے کے بعد کام شروع ہے اور ان سے وعدہ ہے کہ یہ کام پورا کروائیں گے جبکہ اگلے حصے کا ابھی تک ٹینڈر نہیں ہوا اس لئے وہ فی الحال pending رہے گا۔ جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جو کام یہ فرما رہے ہیں وہ 34 فیصد کام already ہو چکا ہے اور 66 فیصد کام بقایا ہے جس پر اس وقت 5½ کروڑ روپے کی رقم درکار ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ بقایا کام کے لئے 5½ کروڑ روپے کا وعدہ فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ نوٹ کر لیں گے جو رقم درکار ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے نوٹ کر لیا ہے اور ہم کر دیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! ایک سڑک جناب کے دور حکومت میں approve ہوئی تھی جس کو اگر آج ہم دوبارہ بنانے کی کوشش کریں تو شاید اتنی capacity نہ ہو کیونکہ اس کے لئے billions of rupees درکار ہوں گے۔ یہ لاہور سے دیپالپور تک دورویہ سڑک ہے جو براستہ قصور جاتی ہے۔ جب سے وہ سڑک بنی ہے اُس کے بعد بد قسمتی سے اس سڑک کو کبھی بھی rehabilitate یا مرمت نہیں کیا گیا لیکن وہ دن بدن بُری طرح deteriorate ہو رہی ہے اور ملک محمد احمد خان بھی اس سڑک پر سفر کرتے ہیں۔ اگر اُس پر ہم نے فوری طور پر کچھ خرچ نہ کیا تو شاید نئے سرے سے اتنی بڑی رقم خرچ کرنا ہی ناممکن ہو جائے۔ I will take this opportunity اور منسٹر صاحب سے میں request کروں گا کہ آج وہ سڑک چند روپے لگنے سے repair ہو جائے گی لیکن بعد میں بھاری رقم درکار ہوگی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کی یہ بات بالکل صحیح ہے۔ چونکہ یہ کافی بڑا پراجیکٹ ہے لہذا میں آپ کے ساتھ خود جا کر وزیر اعلیٰ سے بات کر لوں گا کیونکہ یہ اجتماعی کام ہے اور پورے ضلع کا ہے لہذا اس کو کریں۔ ہم دونوں انشاء اللہ اکٹھے جا کر بات کر لیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی): جناب سپیکر! لاہور قصور روڈ پر پیچ ورک کا کام کر دیا گیا ہے جبکہ قصور دیپالپور روڈ پر انشاء اللہ تعالیٰ ہم کام شروع کرنے والے ہیں اور جیسے آپ فرما رہے ہیں تو جب آپ حکم کریں گے تو میں حاضر ہو جاؤں گا۔

جناب سپیکر: جی، حسن مرتضیٰ! آپ کوئی بات کرنا چاہ رہے تھے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں گزارش کر ریاساں پر قصور دی اپنی لڑائی اچ ساڈا بقایانہ بھل جاؤں۔ جیٹھریاں ongoing سکیمیں نیں اوہ ساڈے حلقیاں وچ وی موجود نیں۔ کیا ایہہ حکم ساڈے واسطے وی اے یا صرف قصور دے واسطے اے؟

جناب سپیکر: میں generally پورے پنجاب کی بات کر رہا تھا کہ اس پالیسی کو change ہونا چاہئے جس کی آپ بنیاد رکھیں۔ آپ نے ماشاء اللہ بہت سی ایسی پالیسیوں کی بنیاد رکھی ہے جو پہلے نہیں تھیں۔ اس سڑک کو بنیاد بنا کر کوشش کریں تاکہ یہ سلسلہ کہیں تو ختم ہو۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ سے مل لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی جو سکیمیں رہ گئی ہیں وہ ان کو بتا دیجئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ضرور عرض کر دیاں گا۔ چنیوٹ فیصل آباد تے لاہور چنیوٹ روڈ بڑے عرصے توں ٹوٹا ہویا اے لہذا ایہہ اوہدی انکوائری ای کر لین کہ روڈ ٹن دی وجہ کی اے؟ چلو اسیں (ن) لیگ آلیاں نوں پچھی رکھاں گے۔ ایہہ کوئی طریقہ نہیں۔ اوہ main roads نہیں تے اوہناں تے روزانہ accident ہوندے نیں۔

جناب سپیکر: انکوائری تو ہو جائے گی کیونکہ اس پر پیسے نہیں لگتے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کئی دفعہ ہوئی اے تے کہیا جاندا اے کہ پیسے رکھ دتے نیں پر پتا نہیں اوہ پیسے کتھے جاندا نیں۔ وزیر صاحب ایہہ کجھ کرن۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ سے مل کر ان کو update کر دوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، منسٹر صاحب! یہ بھی کر دیجئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تساں حکم دے کے چنگیاں روایات قائم کیتیاں نیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ یہ بھی کر لیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابوں کی میز پر رکھے گئے)

سرگودھا تا خوشاب روڈ ون وے بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*1198: چودھری افتخار حسین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا تا خوشاب براستہ شاہ پور روڈ پر ٹریفک کا رش روز بروز بڑھ رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر ٹریفک کو manage کرنے کا کوئی انتظام نہ ہے؟
(ج) کیا حکومت اس روڈ پر تیز رفتار، اوور لوڈنگ اور دیگر ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو روکنے اس روڈ کو ون وے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! درست ہے کہ سرگودھا تا خوشاب روڈ پر ٹریفک بڑھ رہی ہے۔ سال 2008 میں اس روڈ پر ٹریفک کی تعداد 4515 یومیہ تھی جو کہ بڑھ کر 10694 یومیہ ہو چکی ہے۔
(ب) ٹریفک کو manage کرنے کا انتظام محکمہ ٹریفک پولیس اور ہائی وے پٹرولنگ پولیس کے ذمہ ہے اور ہائی وے پٹرولنگ پولیس کی چوکی چک نمبر 67 شمالی کے قریب قائم ہے۔

(ج) تیز رفتار ٹریفک اور اوور لوڈنگ کو روکنے کا اختیار سیکرٹری RTA اور محکمہ ہائی وے پٹرولنگ پولیس کے متعلقہ ہے۔

جی ہاں! حکومت اس سڑک کو سرگودھا سے میانوالی تک دورویہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے پہلے مرحلہ میں موجودہ مالی سال میں اس سڑک پر ضلع میانوالی میں دورویہ کا کام شروع ہو چکا ہے اور اگلے مرحلہ میں اس سڑک کو سرگودھا تک دورویہ کرنے کی تجویز ہے۔

اوکاڑہ: دیپالپور چوک کی سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

* 1263: جناب منیب الحق: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کے وسط میں دیپالپور چوک کی سڑک مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک جام رہتی ہے جس سے سکول اور دفاتر جانے والوں کے لئے بہت مشکلات اور وقت کا ضائع ہوتا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) اوور ہیڈ پل دیپالپور چوک کی تعمیر کا منصوبہ حکومت پنجاب کی باقاعدہ منظوری کے بعد مورخہ 31.03.2017 کو شروع ہوا۔ جس کا تخمینہ لاگت مبلغ 762 ملین روپے ہے۔ پل کی تعمیر مئی 2018 میں مکمل ہوگئی جبکہ دیپالپور چوک کی شاہرات کی کشادگی و تعمیر کا کام واپڈا کے کھمبے ہٹانے کے بعد مکمل کر دیا گیا ہے۔

(ب) جی نہیں! شاہرات کی کشادگی و تعمیر کے بعد دیپالپور چوک میں ٹریفک کی روانگی میں کسی قسم کی دشواری پیش نہیں آتی۔

(ج) دیپالپور چوک کی شاہرات کی کشادگی و تعمیر کا کام مکمل کر دیا گیا ہے۔

دیپالپور تا اوکاڑہ روڈ کو ون وے بنانے سے متعلقہ تفصیلات

* 1267: جناب منیب الحق: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیپالپور تا اوکاڑہ سنگل روڈ ہے جبکہ روڈ پر چلنے والی ٹریفک بہت زیادہ ہے؟

(ب) گزشتہ چھ ماہ کے دوران مذکورہ روڈ پر کتنے حادثات ہوئے اور ان میں کتنا جانی نقصان ہوا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دورویہ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے آئے روز حادثات ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ سڑک کو (دن وے) یعنی یک روئیہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) جی ہاں! دیپالپور تا اوکاڑہ سڑک سنگل ہے جس کی موجودہ چوڑائی 32 فٹ ہے جو کہ 24 فٹ کارپٹ اور 4+4 فٹ TST شولڈرز پر مشتمل ہے۔ سڑک پر چلنے والی ٹریفک 14425 گاڑیاں روزانہ ہیں۔

(ب) مذکورہ سوال محکمہ پنجاب پولیس سے متعلقہ ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سڑک دورویہ نہ ہونے کے باعث ٹریفک حادثات رونما ہو رہے ہیں۔

(د) جی ہاں! حکومت پنجاب پہلے ہی سڑک مذکورہ کو دورویہ کرنے کے لئے منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2019-20 میں شامل کر چکی ہے اور یہ منصوبہ PPP (پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ) کے تحت شروع کیا جا رہا ہے۔ منصوبہ اس وقت ابتدائی ٹیکنیکل رپورٹ و ڈیزائن کے مراحل میں ہے۔ مذکورہ منصوبہ کی باقاعدہ منظوری ہونے کے بعد اس پر کام شروع ہو گا۔

ضلع خانیوال: ریلوے پھانک

میاں چنوں تاجک نمبر 15L/125 سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

* 1697: جناب بابر حسین عابد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریلوے پھانک میاں چنوں تاجک نمبر 15L/125 (ضلع خانیوال) سڑک کی تعمیر شروع ہوئی تھی اس کے لئے کتنا فنڈز کب کب منظور ہوا۔ کتنا کام موقع پر ہوا ہے اور کتنا بچا ہوا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سڑک کے بقیہ حصہ کی جلد از جلد تعمیر کروانے کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ یہ روڈ کی تعمیر شروع ہوئی تھی اور اس کے لئے مالی سال 2017-18 میں تین کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے۔ اس سڑک پر TST کا کام ایک کلومیٹر تک مکمل ہو چکا ہے اور base course کا کام 3.5 کلومیٹر تک ہو چکا ہے جبکہ بقیہ 2.5 کلومیٹر حصہ پر ابھی تک فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام شروع نہیں ہو سکا۔

(ب) جی، ہاں! فنڈز کی دستیابی پر حکومت اس سڑک کے بقیہ کام کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

تلمبہ چوگلی میاں چنوں تانبائی پاس

میاں چنوں سڑک کی دورویہ تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1699: جناب بابر حسین عابد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تلمبہ چوگلی میاں چنوں تانبائی پاس میاں چنوں سڑک کو دورویہ بنانے کے لئے منظوری ہوئی تھی یہ سڑک KKRپ پروگرام کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے لئے فنڈ بھی 6 کروڑ کا مختص ہوا تھا مگر موقعہ پر ابھی تک کام شروع نہیں ہوا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کو ٹریفک کے بہاؤ کی وجہ سے دورویہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ یہ سکیم 2017-18 ADP میں شامل تھی KPRRP پروگرام میں نہ تھی۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس سڑک کے لئے مالی سال 2017-18 میں 6 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے لیکن technical sanction نہ ہو سکی۔ الیکشن کمیشن کے ban کی وجہ سے مزید کارروائی (ٹینڈرز وغیرہ) نہ ہو سکے اور یہ سکیم مالی سال 2018-19 میں بھی شامل نہ ہو سکی۔

اب یہ سکیم Sustainable Development Goals Achievement Programme (SAP) پروگرام کے تحت زیر تعمیر ہے۔

(ج) اس سڑک کو دو روہ بنانے کا کام موقع پر شروع ہو چکا ہے اور مکمل کر دیا جائے گا۔

سال 2013-14 میں محکمہ مواصلات و تعمیرات

میں گریڈ 4 سے گریڈ 9 تک بھرتی سے متعلق تفصیلات

* 1707: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سال 2013-14 میں محکمہ مواصلات و تعمیرات میں گریڈ 4 سے

گریڈ 9 تک کے کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا۔ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا مذکورہ محکمہ میں سال 2013 میں مذکورہ بھرتی بذریعہ اشتہار کی گئی تھی؟

(ج) سال 2013 میں ضلع اوکاڑہ محکمہ مواصلات و تعمیرات میں کتنے ملازمین کو درجہ چہارم

میں بھرتی کیا گیا ان کے نام، عہدہ اور تعداد بتائیں؟

(د) کیا تمام اضلاع میں سال 2013 کے بھرتی کردہ ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا ہے اگر نہیں

کیا گیا تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع اوکاڑہ کے بھرتی ملازمین کو بھی ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ مواصلات و تعمیرات نے سال 2013-14 میں گریڈ 4 سے گریڈ 9 تک اوپن میرٹ پر کوئی بھرتی نہ کی ہے۔ تاہم Rule 17-A کے تحت جن ملازمین کو بھرتی کیا گیا ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عہدہ	تاریخ بھرتی	جائے تعیناتی
سید عام علی	جونیئر کلرک	10-11-2014	بلڈنگز سرکل بہاولپور
محمد قاسم ولد بشیر احمد	نائب قاصد	15-08-2013	بلڈنگز ڈویژن نمبر 1 ملتان
ساجدہ بی بی دختر محمد سلیمان	جونیئر کلرک	12-12-2013	EDO در کس اینڈ سرورسز راولپنڈی

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں سال 2013-14 میں بذریعہ اشتہار کوئی بھرتی نہ کی گئی۔

(ج) محکمہ مواصلات و تعمیرات نے سال 2013-14 میں ضلع اوکاڑہ میں درجہ چہارم میں کوئی بھرتی نہ کی ہے۔

(د) محکمہ مواصلات و تعمیرات نے سال 2013-14 میں کوئی بھرتی نہ کی ہے جبکہ Rule 17-A کے تحت بھرتی ہونے والے مندرجہ بالا ملازمین کو ریگولر کر لیا گیا ہے۔

(ہ) محکمہ مواصلات و تعمیرات نے سال 2013-14 میں ضلع اوکاڑہ میں درجہ چہارم میں کوئی بھرتی نہ کی ہے۔

چنیوٹ تالاہور روڈ کی تعمیر و مرمت و ملبہ

شاہ بہلول کے مقام پر پل کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1734: جناب محمد الیاس: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ لاہور روڈ 10-2009 میں مرمت ہوا تھا۔ اس روڈ سے کراچی اور دیگر علاقوں سے آنے والی ٹریفک گزرتی ہے یہ ہائی وے شمار ہوتا ہے یہاں ٹول پلازہ بھی قائم کیا گیا ہے جہاں سے روزانہ لاکھوں روپے روڈ ٹیکس کی مد میں وصول ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لمبا عرصہ گزرنے اور بارشوں کی وجہ سے چنیوٹ سے ہر سہ شیخ تک اس روڈ کا حصہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور کھنڈرات کا منظر پیش کر رہا ہے جس کی وجہ سے ٹریفک کی رفتار بہت کم ہو کر رہ گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسی روڈ پر طبع شاہ بہلول کے مقام پر پل بیڑ گئی ہے اور گہرا گڑھا بن گیا ہے، ڈرم رکھ کر ٹریفک کو کھڑ کر دیا گیا ہے جس سے ٹریفک کی روانی میں دشواری پیش آرہی ہے اور اس پل کے ٹوٹنے سے کسی وقت بھی بہت نقصان ہو سکتا ہے؟

(د) حکومت اس پل کی تعمیر نو کروانے اور روڈ کی مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چنیوٹ لاہور (چنیوٹ پنڈی بھٹیاں) روڈ 10-2009 میں مرمت ہوا تھا۔ یہ ہائی وے شمار ہوتا ہے یہاں ٹول پلازہ بھی قائم کیا گیا ہے جہاں سے روڈ ٹیکس کی مد میں حاصل ہونے والے آمدنی سرکاری خزانے میں جمع کروائی جاتی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لمبا عرصہ گزرنے اور بارشوں کی وجہ سے چنیوٹ سے ہر سہ شیخ تک روڈ کا حصہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ Patchwork کا کام جاری ہے۔ مذکورہ سڑک کو سپیشل مرمت کی ضرورت ہے جو کہ فنڈز کی دستیابی پر کردی جائے گی۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ اس روڈ پر طبع شاہ بہلول کے مقام پر گہرا گڑھا بن گیا تھا لیکن اس ضمن میں عرض ہے کہ پل کے خراب حصہ کو مئی 2019 میں مرمت کر کے ٹریفک کے لئے کھول دیا گیا ہے اور ٹریفک کی روانی میں کوئی دشواری نہ ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ پل کے خراب حصہ کو مئی 2019 میں مرمت کر کے ٹریفک کے لئے کھول دیا گیا ہے اور ٹریفک کی روانی میں کوئی دشواری نہ ہے۔ اور روڈ کی روٹین مرمت کا کام جاری ہے۔

چنیوٹ تا فیصل آباد روڈ کو ون وے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1735: جناب محمد الیاس: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقاً صوبائی حکومت پانچ سال تک چنیوٹ- فیصل آباد روڈ کو ون وے کرنے کی منصوبہ بندی کرتی رہی ہے اور بجٹ 18-2017 میں رقم بھی مختص کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ دس سالوں میں اس روڈ پر بھاری اور ہلکی ٹریفک کی وجہ سے بہت زیادہ حادثات ہوئے جن میں سینکڑوں جانیں ضائع ہو گئیں، ہزاروں لوگ زخمی اور اپانچ ہو گئے ہیں، اب بھی آئے روز حادثات ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر بہت زیادہ ٹریفک کا رش ہوتا ہے اور اگر یہ روڈ از سر نو تعمیر ہو جائے تو ٹریفک کی روانی میں آسانی ہو جائے گی اور روڈ کافی منافع بخش بھی ہوگی؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس روڈ کو ون وے کرنے کے منصوبہ پر عملدرآمد شروع کروادے گی نیز اس کے لئے کیا منصوبہ بندی کی جا رہی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ سابقاً صوبائی حکومت پانچ سال تک چنیوٹ فیصل آباد روڈ کو ون وے کرنے کی منصوبہ بندی کرتی رہی اور بجٹ 18-2017 میں 100 ملین رقم بھی مختص کی گئی تھی اور یہ رقم land acquisition کلکٹر فیصل آباد کو زمین کی خریداری کے لئے ٹرانسفر کر دی گئی۔

- (ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ چنیوٹ فیصل آباد روڈ پر رش کی وجہ سے حادثات ہوتے رہتے ہیں۔
- (ج) جی ہاں یہ درست ہے کہ اس روڈ پر ٹریفک کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے اور اگر روڈ دورویہ ہو جائے تو ٹریفک حادثات میں کمی آسکتی ہے۔
- (د) چنیوٹ سے لے کر فیصل آباد تک اس سڑک کی کل لمبائی 21.95 کلومیٹر ہے اور سال 2017-18 میں حکومت پنجاب نے اس کی فیز 1 جو کہ 10 کلومیٹر کی تھی اس کو دورویہ کرنے کی منظوری دی، جس کی کل Approved Cost 3009.00 ملین روپے تھی۔ جس میں سے حکومت پنجاب نے 100 ملین جاری کئے جس کی ادائیگی land acquisition کلکٹر فیصل آباد کو زمین کی خریداری کے لئے ٹرانسفر کری دی گئی۔ سال 2018-19 میں یہ سکیم Un-Funded ہو گئی اور یہ کام شروع نہ ہو سکا۔ اب حکومت پنجاب اس سڑک کو، جو کہ فیصل آباد سے شروع ہو کر سرگودھا تک جاتی ہے، جس کی کل لمبائی تقریباً 62.00 کلومیٹر ہے۔ اس کو بنانے کا ارادہ (Public Private Partnership Mode, PPP Mode) کے تحت رکھتی ہے جس پر پراسس جاری ہے۔

لاہور: بابو صابو انٹر چینج سے ملحقہ بند روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

* 1737: چودھری اشرف علی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ بابو صابو انٹر چینج لاہور سے ملحقہ بند روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر ٹریفک کا شدید دباؤ ہوتا ہے اور وہاں سے گزرنے والوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور قیمتی گاڑیاں بھی تباہ ہو رہی ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ این ایچ اے اور رنگ روڈ اتھارٹی مذکورہ سڑک کی تعمیر سے انکار کر چکی ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک عوام کی سہولت کے لئے مذکورہ سڑک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ بابو صابو انٹر چینج سے ملحقہ بند روڈ مکمل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ مذکورہ سڑک کے کچھ حصہ میں مرمت ہونے والی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک پر ٹریفک کا شدید دباؤ ہے مگر سڑک کی وجہ سے گاڑیوں کا کوئی نقصان نہ ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) محکمہ ہڈانے مذکورہ سڑک کا پہلے ہی سروے کیا ہوا ہے اور شدید خراب حصے کو مرمت کر دیا گیا ہے۔ بقیہ رہ جانے والی مرمت فنڈز کی دستیابی پر کردی جائے گی۔

ضلع چنیوٹ میں محکمہ مواصلات کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1747: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کن کن سڑکوں کی مرمت اور تعمیر کر رہا ہے۔ ان سڑکوں کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں پر کام کب شروع ہوا تھا اور کب تک مکمل ہونا تھا؟

(ج) ان کے لئے سال 2018-19 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص ہے؟

(د) کس کس سڑک پر کام جاری ہے اور کس کس سڑک پر کام رکا ہوا ہے؟

(ه) حکومت کب تک ان سڑکوں پر کام مکمل کرے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ میں جن سڑکات کی تعمیر و مرمت کا کام کر رہا ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ میں جن سڑکات کی تعمیر و مرمت کر رہا ہے ان کی تاریخ آغاز و اختتام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ میں سال 19-2018 میں ان سڑکات کی تعمیر و مرمت کے لئے بجٹ میں مختص رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ شیخوپورہ روڈ کو دورویہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1768: چودھری اشرف علی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شیخوپورہ روڈ کی دورویہ تعمیر کی منظوری ہو چکی ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر Public Private Partnership Mode پر ہوئی ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لئے زمین کی acquisition اور محکموں کی یوٹیلیٹی سروسز کی relocation بھی ہونا تھی؟
- (د) اگر جزائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس کے لئے land acquisition land مختلف محکموں کی یوٹیلیٹی سروسز کی ری لوکیشن اور سڑک کی تعمیر کب تک مکمل کر دی جائے گی نیز ان پر کتنے اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟
- وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

- (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شیخوپورہ روڈ کی دورویہ تعمیر کی منظوری ہو چکی ہے۔ یہ سڑک کی تعمیر Public Private Partnership Mode کے تحت ہوئی ہے۔
- (ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر Public Private Partnership Mode پر ہوئی ہے۔
- (ج) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لئے Land Acquisition اور محکموں کی یوٹیلیٹی سروسز کی re-location بھی ہوئی ہے۔

(د) اس سڑک پر یوٹیلیٹی کی شفٹنگ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ جبکہ land acquisition کے لئے district price assessment committee کی میٹنگ بورڈ آف ریونیو کی ہدایت پر دوبارہ ہونا باقی ہے جس کے بعد بورڈ آف ریونیو کی منظوری درکار ہوگی اور ایوارڈ سننے کے بعد زمین کی acquisition کا عمل مکمل ہو جائے گا۔ مزید برآں وہ زمین جس کی acquisition درکار ہے اس پر قبضہ (Section-17/4 6) کے بعد روزنامہ میں شائع کرنے کے بعد لیا گیا ہے۔ یوٹیلیٹی سروسز کی شفٹنگ اور زمین کی acquisition پر 1330 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

ضلع منڈی بہاؤ الدین امراء سے

شہانہ لوک تک سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلق تفصیلات

* 1805: محترمہ حمیدہ میاں: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) ضلع منڈی بہاؤ الدین امراء سے شہانہ لوک تک سڑک کی تعمیر کی مورخہ 28- اگست 2017 کو انتظامی منظوری ہوئی اور اس پراجیکٹ کا مجموعی تخمینہ لاگت مبلغ 34 کروڑ 97 لاکھ روپے کا تھا ٹینڈرنگ مرحلے مکمل ہونے کے بعد اس سڑک کے ٹھیکیدار اور محکمہ مواصلات و تعمیرات کے درمیان جو معاہدہ مورخہ 3- جنوری 2018 کو ہوا اس معاہدے میں پہلے مرحلے میں سڑک کی تعمیر کے لئے مبلغ 10 کروڑ 71 لاکھ روپے کا تخمینہ لاگت لگا اور اس معاہدے کے مطابق مورخہ 2- جون 2019 تک اس سڑک کو مکمل ہونا ہے معاہدہ ہونے کے باوجود سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں 67.172 ملین روپے کی بجائے 12.121 ملین روپے مختص کئے گئے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) اس منصوبے کے پہلے مرحلے کو مکمل کرنے کے لئے اور ٹھیکیدار اور مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کے درمیان ہونے والے معاہدے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں جو

منصوبے موجود ہیں لیکن کسی وجوہات کی بنا پر شروع نہیں ہو سکے کیا ان غیر استعمال شدہ فنڈز میں سے فنڈز اس منصوبہ کے لئے فنڈز ایڈجسٹ کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) سڑک کی خستہ حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس منصوبے کے دوسرے مرحلے کی تکمیل کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2019-20 میں محکمہ اس کے لئے کتنی رقم مختص کرے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ اس سڑک کی تعمیر کے لئے انتظامی منظوری مورخہ 28-اگست 2017 کو دی گئی جس کی مالیت 34 کروڑ 97 لاکھ 66 ہزار روپے مقرر کی گئی۔ یہ بھی درست ہے کہ پہلے مرحلے کو مکمل کرنے کے لئے اس سڑک کا ٹینڈر مورخہ 15-12-2017 کو ہوا جس کی مالیت 10 کروڑ 71 لاکھ 72 ہزار روپے تھی جبکہ کام مورخہ 03-01-2018 کو الاٹ ہوا جس کی مدت تکمیل چھ ماہ تھی جو کہ مورخہ 03-07-2018 کو ختم ہو گئی۔ یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2018-19 میں ایک کروڑ 12 لاکھ 12 ہزار روپے مختص کئے گئے جبکہ مہیا کردہ 90 لاکھ 91 ہزار اس منصوبہ پر مکمل طور پر خرچ کر دیئے گئے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مالی سال 2018-19 کے منصوبوں کا غیر استعمال شدہ فنڈز ان منصوبوں کو دیا گیا جن کو مالی سال 2018-19 میں قلیل اضافی مالیت کے ساتھ مکمل کیا جاسکتا تھا۔

(ج) پہلے مرحلے کے allotted کام کے لئے ایک کروڑ 50 لاکھ روپے مالی سال 2019-20 میں مختص کئے گئے ہیں جس کو 4 کروڑ 50 لاکھ کی اضافی رقم کی دستیابی پر مکمل کر دیا جائے گا۔ دوسرے مرحلے کے لئے فی الحال کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے۔

سایہ وال: قطب شہانہ پل کی تعمیر، لاگت اور دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***1930: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ:-

- (الف) قطب شہانہ پل ضلع ساہیوال کب تعمیر ہوا اس پر کتنی لاگت آئی یہ کب آپریشنل ہوا اور آمدورفت کے لئے کب کھولا گیا آگاہ فرمائیں؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ جب سے پل تعمیر ہوا کوئی ٹال ٹیکس وصول نہ کیا گیا اور نہ ہی لاگو کیا گیا تھا تا کہ عوام الناس پر بوجھ نہ پڑے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ٹال ٹیکس وصولی بذریعہ محکمہ شروع کی ہے۔ جس میں خورد برد دہور ہی ہے؟
- (د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت کب تک اس پل پر تمام سہولیات بجلی اور پانی فراہم کرنے اور نیلامی ٹھیکہ کا ارادہ رکھتی ہے اس بابت مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

- (الف) ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے ڈویژن ساہیوال کی طرف سے مہیا کی گئی معلومات کے مطابق قطب شہانہ پل کی تعمیر مورخہ 23.10.2013 کو شروع ہوئی اور مورخہ 22.01.2015 مکمل ہوئی۔ اس پر مبلغ -/917.739 ملین روپے لاگت آئی اور یہ مورخہ 22.10.2015 کو آپریشنل ہوا اور آمدورفت کے لئے کھول دیا گیا۔
- (ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مورخہ 10.12.2018 تک مذکورہ پل پر کوئی ٹال ٹیکس لاگو نہ کیا گیا ہے اور نہ ہی وصول کیا گیا ہے۔
- (ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ لاہور کے حکم بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SOH-V (C&W)2-9/2018-19 مورخہ 10.12.2018 کے تحت مورخہ 11.12.2018 کو محکمہ عملہ کے ذریعے ٹال ٹیکس کی وصولی شروع کی گئی اور 24 گھنٹے (صبح 9:00 بجے سے اگلے دن صبح 9:00 بجے تک) میں جمع ہونے والا کیش بذریعہ چالان نیشنل بینک مین برانچ ساہیوال میں جمع کروایا جاتا رہا ہے جس میں کسی قسم کی کوئی خورد برد نہ کی گئی ہے۔

(د) مذکورہ پل پر بجلی اور پانی کی تمام سہولیات پہلے ہی میسر ہیں جبکہ مالی سال 20-2019 کے لئے اس کی نیلامی کا عمل مکمل ہو چکا ہے اور مورخہ 01.07.2019 سے بذریعہ کنٹریکٹر ٹال ٹیکس کی وصولی شروع ہو چکی ہے۔

ضلع بہاولپور: تحصیل حاصل پور کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات
***1989: جناب محمد افضل گل: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

- (الف) رواں مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں تحصیل حاصل پور (بہاولپور) کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے کل کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟
- (ب) اڈا چھونا والا سے 198 چک مراد اور حاصل پور سے شیلی روڈ گاؤں تک سڑک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اس کی مرمت کب تک ہوگی۔ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟
- (ج) کیا حکومت جنوبی پنجاب کے ضلع بہاولپور میں سڑکوں کے حوالے سے کوئی نیا منصوبہ دے رہی ہے۔ اگر ہاں اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

- (الف) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں تحصیل حاصل پور (بہاولپور) کی سڑکوں کی تعمیر کے لئے مبلغ 36.651 ملین روپے اور مرمت کی مد میں 2.293 ملین روپے خرچ ہوئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) مذکورہ سڑکات ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ان سڑکات کی بحالی فنڈز کی دستیابی پر کر دی جائے گی۔
- (ج) حکومت پنجاب نے ضلع بہاولپور میں سڑکوں کے حوالے سے نیا پاکستان منزلیں آسان پروگرام شروع کر دیا ہے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: امامیہ کالونی شاہدرہ پھانک پر اوور ہیڈ برج بنانے سے متعلقہ تفصیلات

* 2032: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ امامیہ کالونی شاہدرہ پھانک لاہور پر گھنٹوں ٹریفک جام رہتی ہے خصوصاً یہاں ایسبولینس کا ٹریفک میں پھنسے رہنا معمول بن چکا ہے؟

(ب) کیا حکومت یہاں اوور ہیڈ برج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، حکومت اس منصوبے پر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ پھانک نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی ایک سڑک N5 پر واقع ہے۔

(ب) یہ سڑک وفاقی حکومت کے زیر انتظام ہے اس لئے حکومت پنجاب میں کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

بورے والا چیچہ وطنی مین روڈ

کو شیخ فاضل سے چیچہ وطنی تک دورویہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

* 2041: رانا ریاض احمد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورے والا چیچہ وطنی روڈ مین روڈ ہے اور یہ جنوبی پنجاب کے اضلاع تک جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سڑک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس کی اہمیت کے پیش نظر سابقہ دور میں اسے دورویہ بنانے کا کام شروع ہوا لیکن وہ بورے والا تا شیخ فاضل تک ہی بن سکی اور شیخ فاضل سے چیچہ وطنی ابھی تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس سڑک کا بقیہ حصہ دورویہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ بورے والا پیچہ وطنی روڈ مین روڈ ہے اور یہ جنوبی پنجاب کے اضلاع تک جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے یہ سڑک اس وقت درست حالت میں ہے اور M&R ہائی وے ساہیوال کے زیر کنٹرول ہے اور ہاں اس کی اہمیت کے پیش نظر سابقہ دور میں اس کو دورویہ بنانے کا کام شروع ہوا جو کہ ADP سکیم تھی اور یہ ضلع وہاڑی کی حدود صرف بورے والا شیخ فاضل تک منظور ہوئی تھی اور بورے والا تا شیخ فاضل تک مکمل بھی ہو گئی تھی۔ باقی سڑک شیخ فاضل سے پیچہ وطنی 30 فٹ چوڑی ہے اور اس کا دورویہ ہونا بہت ضروری ہے۔

(ج) سڑک انتہائی اہمیت کی حامل ہے لیکن ابھی تک یہ کسی بھی پروگرام میں شامل نہ ہے۔

گجرات: تحصیل سرانے عالمگیر ہیڈ جگوتا ہیڈر سول

براہ راستہ نہر اپر جہلم سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2108: جناب محمد ارشد چودھری: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سرانے عالمگیر (گجرات) میں ہیڈ جگوتا ہیڈر سول (منڈی بہاؤ الدین) براہ راستہ نہر اپر جہلم سڑک کی تعمیر کب ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر سے آج تک اسکی مرمت (پیچ ورک) کا کوئی کام بالکل بھی نہیں ہوا جس کی وجہ سے سڑک کی حالت انتہائی خستہ اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کی حالت انتہائی خراب ہونے کی وجہ سے اس سڑک پر آئے روز ٹریفک حادثات رونما ہوتے ہیں جس سے کئی قیمتی انسانی جانوں کا ضیاع ہو چکا ہے نیز ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑک ڈکیتیوں کی وارداتوں کا بھی سبب بن رہی ہے؟

(د) کیا مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کے لئے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں بطور خاص کوئی فنڈز مختص کئے گئے تھے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز ہیڈ جگہ تا ہیڈ رسول برائے نہر اپر جہلم سڑک کی تعمیر و مرمت کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے اگر ہاں تو کب تک مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

- (الف) مذکورہ سڑک مالی سال 92-1991 میں محکمہ شاہرات نے تعمیر کی۔
- (ب) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ سڑک پر مالی سال 19-2018 میں پیچ ورک کا کام ہوا تھا اور موجودہ مالی سال 20-2019 میں بھی اس سڑک پر پیچ ورک کا کام جاری ہے۔
- (ج) درست نہ ہے۔ سڑک کلومیٹر نمبر 8.00 تا 41.00 مکمل پیچ فری ہے۔ جبکہ بقایا سڑک از کلومیٹر نمبر 44 تا 54 خستہ حالت میں ہے۔ جس کا سپیشل ریپیر کا کام ٹھیکیدار کو الاٹ ہو چکا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر جون تک مکمل کر لیا جائے گا۔
- (د) محکمہ ہائی وے M&R ڈویژن نمبر 2 گوجرانوالہ کے کے پاس سڑکوں کے فنڈز انفرادی کی بجائے بلاک ایلو کیشن کی صورت میں آتے ہیں سڑک ہذا کی خصوصی مرمت کے لئے تخمینہ لاگت مبلغ 330.000 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ جو نہی فنڈز میسر ہوں گے اس سڑک کی خصوصی مرمت کا کام کر دیا جائے گا۔

اوکاڑہ: تحصیل دیپالپور کی سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

- *2195: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ بصیر پور چوک حافظ لال روڈ بصیر پور تاپل راجباہ امیر اتھیکا تک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہے اور اس میں گڑھے پڑ چکے ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے ٹریفک کے بہاؤ میں شدید رکاوٹ پیش آرہی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی مرمت اور درستی کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں بصیر پور چوک حافظ لال روڈ کا بصیر پور تاپل راجپاہ تہجیکا تک سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہے۔ اور اس میں گڑھے پڑ چکے ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ اس ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے ٹریفک کے بہاؤ میں رکاوٹ پیش آرہی ہے۔

(ج) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑک کی مرمت کرنے کے لئے تیار ہے۔ رواں مالی سال 2019-20 میں فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک مرحلہ وار مرمت کر دی جائے گی۔

صوبہ بھر میں ایم اینڈ آر کے تحت سڑکوں

کی مرمت اور راولپنڈی میں دو ڈویژن کو فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*2316: محترمہ منیرہ یامین سٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

M&R کے تحت پورے صوبہ میں کتنی رقم مالی سال 19-2018 میں صرف کئی گئی نیز ضلع راولپنڈی میں واقع M&R میں دو ڈویژن کو کتنی رقم فراہم کی گئی اور اس رقم سے کون کون سی سڑکیں مرمت کی گئیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

ہائی وے ڈویژن M&R نمبر 1 راولپنڈی کو سال 19-2018 میں 428.717 ملین روپے دیئے گئے۔ جس میں سے 427.195 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں اور ہائی وے ڈویژن M&R نمبر 2 راولپنڈی کو سال 19-2018 میں 261.548 ملین روپے دیئے گئے۔ جس میں سے 258.021 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں، جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ: پٹیلی والا تالماہان چٹھہ روڈ کی تعمیر کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*2330: محترمہ شاہین رضا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پٹیلی والا تالماہان چٹھہ روڈ گوجرانوالہ جو کہ سیالکوٹ گوجرانوالہ موٹروے تک جاتی ہے اس کی تعمیر ازسرنو سی پیک کے تحت ہونی تھی؟

(ب) اس روڈ کے لئے کتنی رقم مالی سال 19-2018 میں مختص کی گئی ہے اور آئندہ مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی جائے گی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک پر موٹروے کا انٹر چینج ہے جس کی وجہ اس کی افادیت مزید بڑھ گئی ہے؟

(د) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر ازسرنو جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) یہ درست ہے کہ پٹیلی والا تالماہان چٹھہ روڈ گوجرانوالہ کو لاہور سیالکوٹ موٹروے سے ملاتی ہے۔ اس سڑک کی کل لمبائی 26.50 کلومیٹر ہے۔ تاہم اس سڑک کا ایک حصہ، ایمن آباد سے ماہان چٹھہ تک، سالانہ ترقیاتی پروگرام 20-2019 کے تحت ازسرنو زیر تعمیر ہونا ہے۔ جس کی لمبائی 14.50 کلومیٹر ہے۔ جس کی انتظامی منظوری مورخہ 11-12-2019 کو 705.115 ملین روپے کی ہو چکی ہے اور اس کے لئے ٹینڈرز مورخہ 12-12-2019 کو مدعو کر لئے گئے ہیں اور ورک الاٹ کر دیا گیا ہے۔

(ب) اس روڈ کے لئے مالی سال 19-2018 میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی تھی۔ البتہ اس سڑک کے لئے مالی سال 20-2019 کی ADP میں 60 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) اس سڑک پر فی الحال موٹروے کا انٹر چینج موجود نہ ہے البتہ موٹروے اتھارٹی / NHA کو اس سڑک کی منظوری کے بعد انٹر چینج کی تعمیر کرنا ہوگی جس سے اس سڑک کی افادیت بڑھ جائے گی۔

(د) فنڈز کی دستیابی پر یہ سکیم مکمل کر دی جائے گی۔

ساہیوال: بونگہ حیات روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2369: جناب خضر حیات: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال بونگہ حیات روڈ جو کہ تین اضلاع کی مشترکہ سڑک ہے ساہیوال، اوکاڑہ اور پاکپتن شریف کو آپس میں ملانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے اس پر بہت سے حادثات رونما ہو چکے ہیں اور روزانہ ہوتے ہیں؟

(ب) کیا حکومت روڈ کو فی الفور مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک تین اضلاع ساہیوال، اوکاڑہ اور پاکپتن کو آپس میں ملانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے تاہم یہ درست نہ ہے کہ سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے اس پر حادثات رونما ہوتے ہیں۔

(ب) جی ہاں! حکومت رواں مالی سال سے مذکورہ سڑک کی مرحلہ وار مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

ضلع مظفر گڑھ: مالی سال 2018-19

میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے فنڈز کا اجراء

*2427: جناب نیاز حسین خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 2018-19 میں ضلع مظفر گڑھ کے لئے سڑکوں کی maintenance اور repairing کی مد میں کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا؟

(ب) ضلع مظفر گڑھ کو اس مالی سال میں کتنا repairing اور maintenance کی مد میں فنڈز فراہم کیا گیا ہے؟

(ج) اس فنڈز سے ضلع مظفر گڑھ کی کون کون سی سڑک اور روڈ کی maintenance اور repairing کی جائے گی ان کے نام مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) بلاک ایلو کیشن کی صورت میں مبلغ 476.70 ملین روپے دوران مال سال 2018-19 میں ہائی وے (ایم اینڈ آر) ڈویژن ڈیرہ غازی خان کے لئے مختص کئے گئے جس میں چار اضلاع راجن پور، ڈیرہ غازی خان، لیہ اور مظفر گڑھ شامل ہیں اور ضلع مظفر گڑھ میں 122.182 ملین روپے سڑکات کی تعمیر و مرمت پر خرچ کئے گئے ہیں۔

(ب) اب تک اس سلسلے میں کوئی فنڈز جاری نہیں ہوئے۔

(ج) فنڈز کی موجودگی کی صورت میں تخمینہ مرمت سڑکات / روڈز لگایا جاتا ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ دونوں فیصلہ کر لیں کہ کس نے بات کرنی ہے؟

تحریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 816 محترمہ خدیجہ عمر کی تھی جو پڑھی جا چکی ہے۔ آج منسٹر سکولز ایجوکیشن آئے ہیں لہذا وہ اس کا جواب دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! یہ ہمارے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ 2019-2026 کی تحریک التوائے کار ہے لہذا آپ محکمہ کو کھینچیں کہ اس کا جواب کیوں نہیں آیا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! آپ مجھے پانچ منٹ دیں، میں ابھی آپ کو بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ کا کیا فیصلہ ہوا؟
جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب طارق مسیح گل بات کرتے ہیں۔

تحصیل چوئیاں میں مسیحی نوجوان کا قتل

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس نئے پاکستان میں جو نئے نئے کام ہو رہے ہیں ان کاموں میں سے ایک کام 25- فروری کو ہوا تھا جس کے بارے میں آج میں اس ایوان میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ 25- فروری 2020 کو تحصیل چوئیاں ضلع قصور میں گاؤں بگیانا کے اندر ایک مسیحی نوجوان جس کا نام سلیم مسیح ولد غفور مسیح ہے اور گاؤں بگیانا کا رہنے والا وہ شخص توڑی کی ٹرائی پر کام کرتا تھا۔ وہ شخص ایک ٹیوب ویل پر نہانے کے لئے گیا تو اس نے پاکستان کے اندر ایک نئی بات نے جنم لیا کہ اس معصوم نوجوان کو وہاں کے نام نہاد شیراڈو گر اور اس کے ساتھیوں نے اس وجہ سے قتل کر دیا کیونکہ وہ کر سچین کیونٹی سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کو سنگل سے باندھ کر منہ پر تھپڑ مارے، ٹھڈوں اور لوہے کی سلاخوں سے مار کر کہا گیا کہ تم کر سچین ہو۔ انہوں نے سلیم کو کہا کہ تم چوڑھے ہو، تم نے اس پانی کو گندا اور پلید کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں بھی یہاں کر سچین ہی بول رہا ہوں۔ آج میں اس بات کا ہاؤس کے اندر بر ملا اعلان کرتا ہوں کہ نیا پاکستان minorities کو دبانے کے لئے ہے اور کیا کسی بھی جگہ پر نہانے سے منع کرنے کے لئے یہ بات کہنا ضروری تھی کہ تم نے پانی کو پلید اور گندا کر دیا ہے؟
جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میری بات مکمل ہو لینے دیں۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں اور میری بات سن لیں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میری بات ابھی پوری نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات پوری ہو گئی ہے۔ اب میں بات کر رہا ہوں تو رولز کے مطابق آپ کو بیٹھنا پڑے گا۔ دیکھیں، یہ آپ کا صرف پوائنٹ آف آرڈر ہے جبکہ آپ کی تحریک استحقاق، قرارداد یا کوئی تحریک التوائے کار پہلے سے نہیں آئی لیکن پھر بھی ہم اس کو take up کر رہے ہیں۔ کیا آپ ایک منٹ ذرا بیٹھیں گے نہیں؟ یا دو جگہ سپرنگ لگ گئے نیں اوتھے تے ہے سی ایتھے وی آ گئے۔ تشریف رکھیں اور اب بات سن لیں ناں ذرا۔ جناب محمد بشارت راجہ! میرے خیال میں آپ کو اس واقعہ کا پتا بھی نہیں ہو گا اور نہ ہی ہم تک اس واقعہ کی کوئی معلومات آئی ہیں اور یہ واقعہ کس تاریخ کو ہوا ہے؟

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! 25۔ فروری 2020 کو واقعہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: یہ 25۔ فروری 2020 کا واقعہ ہے تو دیکھیں آج کیا تاریخ ہے؟

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں نے دو تین دفعہ کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن مجھے floor نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر کی بات نہیں ہے بلکہ آپ کو ایک process کے تحت لانا چاہئے تھا اور اگر آپ کو اس process کا نہیں پتا تو آپ کے ساتھ جناب سمیع اللہ خان بیٹھے ہوئے ہیں ان سے پوچھ لیتے اور کسی طریقے سے اسے جمع کرواتے ناں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں نے تحریک التوائے کار بھی جمع کروائی تھی۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں، اب آپ بیٹھیں۔ یہ واقعہ 25۔ فروری 2020 کا ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ! اس کو کل take up کر لیتے ہیں اور in the meanwhile آپ اس کی انکوائری کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر مجھے لکھ کر دے دیں کیونکہ آج بھی تقریباً معزز ممبر میرے ساتھ ایک گھنٹہ بیٹھے رہے ہیں تو اگر اتنا ہی نازک معاملہ تھا تو یہ مجھے بتاتے اور میں۔۔۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں ایک دوسرے واقعہ کی بات کرنے کے لئے ان کے پاس گیا تھا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پہلے میری بات تو سن لیں ناں کیونکہ میں بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب طارق مسیح گل! میں آپ کو بات کرنے کی اجازت نہیں دے رہا کیونکہ لاء منسٹر صاحب بات کر رہے ہیں۔ آپ نے مسئلہ حل کرنا ہے یا point scoring کرتی ہے؟

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! مسئلہ حل کرنا ہے۔

جناب سپیکر: پھر آپ بیٹھ جائیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آج بھی معزز ممبر ایک گھنٹہ میرے ساتھ بیٹھے رہے ہیں۔ ان کا کوئی اور issue تھا، اس سے پہلے کل بھی یہ میرے پاس بیٹھے رہے ہیں اور پرسوں بھی ان سے میری ملاقات ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی اتنا ہی sensitive issue تھا جس میں انہیں اتنا زیادہ concern تھا تو مجھے بتاتے اور میں باقاعدہ اس ایوان میں رپورٹ لے کر آ جاتا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے ہم اس معاملے کو کل take up کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! مجھے ایک چیز پر objection ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں irrespective of اپنی religious affiliation سارے ممبران کا استحقاق برابر ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح بلا جواز کھڑے ہو کر ایک شخص سے متعلق issue کھڑا کر دینا کہ کسی دوسرے نے

"نئے پاکستان میں اور نئے پاکستان والوں میں یہ ہو گیا ہے۔"

جناب سپیکر! کیا اسے تحریک انصاف نے قتل کیا ہے؟ خدا کے لئے ایسی باتیں point scoring کے لئے نہ کیا کریں۔ اگر آپ کا genuine concern ہے تو بتائیں ہم اس پر کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس واقعہ کے حوالے سے کل باقاعدہ رپورٹ منگوا لیتے ہیں۔
(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز اقلیتی ممبران حزب اقتدار بات کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے)
جناب سپیکر: نہیں، اب اس کے اوپر کوئی بات نہیں ہوگی۔ جناب محمد بشارت راجہ! کل اس معاملے کو take up کریں اور جس جگہ کا واقعہ ہے وہاں کے پولیس افسران کو بھی یہاں بلائیں۔ یہ طے ہو گیا ہے کہ پولیس والوں کو بھی بلایا جائے اور اسے seriously take up کیا جائے۔ اب اس کے اوپر کوئی بات نہیں ہوگی۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ Motion consideration کے لئے move ہو چکا تھا اور آپ نے سوال بھی put کر دیا تھا کہ کورم پوائنٹ آف ہو گیا لیکن میں دوبارہ move کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar,

Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

جناب محمد وارث شاد: سپیکر! ہماری کافی ترامیم ہیں۔

جناب سپیکر: جو ابھی آئی ہے وہ آپ move کریں ناں۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th April 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th April 2020."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! وزیر قانون نے اسے oppose کیا ہے اس لئے اب آپ

بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ عرض کر دوں کہ ہم نے جتنی ترامیم دی تھیں وہ اسمبلی کے Rules of Procedure کے مطابق تھیں کیونکہ ہم جو بھی ترامیم دیتے

ہیں ان کو اسمبلی Rules of Procedure کے مطابق اسمبلی سپیکر ٹریٹ کو full fledged اسی طرح as it is take up کرنا چاہئے۔ اگر اسمبلی کا سٹاف یا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے یہ take up نہیں کرنی تو اس سلسلے میں ہمیں in writing convey ہونا چاہئے کہ ہماری یہ amendments relevant نہیں ہیں یا ہماری ترامیم اس وجہ سے take up نہیں کر رہے۔

آپ دیکھیں کہ ہماری جو ترامیم پہلے take up ہوئی ہیں اس میں ایک 3 اور 11 جو ترامیم ہیں وہ انتہائی اہم ہیں جس میں stakeholders یعنی ڈاکٹرز ہیں، ہم نے اتنی محنت کی اور انہیں بھی بلایا اور وہ سارے آئے لیکن اس کے باوجود دونوں amendments exclude دی گئی ہیں جن کے متعلق ہمیں آج تک تحریری طور پر convey نہیں کیا کہ وہ ترامیم exclude کیوں کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! بل کے حوالے سے میں بتاؤں کہ ہم 1973 کے آئین کے تحت چل رہے ہیں اور اگر ہم اس آئین کے contradictory کوئی بھی law بناتے ہیں یا ہم اسمبلی کے Rules of Procedure کے خلاف جاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم وہ کر ہی نہیں سکتے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آئین کی کون سی شق ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! 1973 کے آئین کے شق 9 کی بات کر رہا ہوں جسے میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ اس شق کو پڑھ دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں کہ:

Security of Person:-

No person shall be deprived of life or liberty save in accordance with law

جناب سپیکر! یہ اس لئے ہے کہ ہیلتھ کی ذمہ داری state کی ہے اور state نے اپنے لوگوں کی life کو سکیورٹی provide کرنی ہے۔ MTI سے مراد یہ نہیں ہے کہ یہ کوئی میڈیکل ٹیکنالوجی انسٹیٹیوٹ ہے بلکہ اس کے ساتھ allied hospitals جو ہیں یعنی جتنے ٹیکنالوجی ہسپتال attach ہیں ان کو بھی privatize کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ ہم privatize نہیں کر رہے۔ مجھے پتا ہے جناب محمد بشارت راجہ کا یہی جواب آئے گا لیکن سپیکر صاحب آپ بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ autonomous body بنانا privatize کرنے کے مترادف ہے۔

جناب سپیکر! یہ body autonomous بنا رہے ہیں تو میں یہ حلفاً کہہ رہا ہوں کہ میں آج جنرل ہسپتال سے ہو کر آیا ہوں کہ میرے علاقے سے دو مریض آج صبح جنرل ہسپتال میں آئے ہیں جو کہ غریب لوگ ہیں اور وہاں پر پڑے ہیں۔ پورے پنجاب کے اگر کسی کوئی حادثہ ہوتا ہے یا کسی کو کوئی بیماری ہوتی ہے تو ان مریضوں کو لے کر ہم لاہور میو ہسپتال میں آتے ہیں، کسی کو جنرل ہسپتال لے کر آتے ہیں، کسی کو جناح ہسپتال میں لاتے ہیں، ان مریضوں کو سرگودھا ہسپتال لے کر آتے ہیں یا ان کو لے کر الائیڈ ہسپتال فیصل آباد جاتے ہیں جو کہ سارے ہسپتال غریبوں کے لئے ہیں۔ آپ کی آبادی کے 50 فیصد لوگ below poverty line اندگی بسر کر رہے ہیں، 40 فیصد لوگ middle class سے ہیں اور maximum دس فیصد لوگ elite class سے ہیں۔

جناب سپیکر! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ اتنا بڑا قدم اٹھا رہے ہیں کہ صوبے کے سارے لوگوں سے ان کا جینے کا حق چھین رہے ہیں۔ یہ آئین کے آرٹیکل 9 کی violation کر رہے ہیں جو کہ نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے آپ کا موقف آگیا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ ہے کہ ایک Estacode ہے۔ وہ کیا ہے؟ وہ establishment code ہے۔ سول سروسز ایکٹ 1974 کے تحت تمام گورنمنٹ ملازمین کو ان کی سروس کی protection ہوتی ہے اس لئے کوئی بندہ ایک ٹھڈے کے ساتھ ان کی

نو کری ختم نہیں کر سکتا لیکن اس بل کے ذریعے ایک ٹھڈے سے اُن کی نوکریاں ختم کی جا رہی ہیں۔ کچھ یونیورسٹیاں جب autonomous body بنیں جن میں گورنمنٹ کالج لاہور، گورنمنٹ کالج فیصل آباد اور سرگودھا کی یونیورسٹی شامل ہیں ان میں لوگوں کو option دی گئی تھی لیکن اس بل میں لوگوں کو option ہی نہیں دی گئی کہ وہ کیا کریں گے۔ آپ یہاں سے ہیلتھ کا بجٹ منظور کرتے ہیں لیکن گورنمنٹ کے ڈاکٹرز، پیرامیڈکس اور نرسز کے لئے اتنے لوگ بیٹھے ہیں ان کے لئے کوئی mind ہی apply نہیں ہو رہا ہے۔ یہ بل خیبر پختونخوا میں پٹ چکا ہے، یہ ماڈل خیبر پختونخوا میں پٹ چکا ہے۔ وہاں تو لوگ مر رہے ہیں، وہاں ہر روز ہڑتالیں ہو رہی ہیں، ہر روز ہسپتال بند ہو رہے ہیں اور وہی ماڈل یہاں لایا جا رہا ہے۔ ایک جگہ وہ ماڈل ناکام ہو چکا ہے اور دوسری جگہ پنجاب جیسے صوبے میں لایا جا رہا ہے۔ خیبر پختونخوا تو چھوٹا سا صوبہ ہے اس بل کے ذریعے تو آپ پنجاب میں تباہی پھیلا رہے ہیں۔ یہ کرونا وائرس سے بڑی disease ہے اور یہ کرونا وائرس سے بڑا وائرس ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجہ اس کو ضد نہ بنائیں۔ اس بل میں ڈھیر ساری خامیاں ہیں۔ یہ جو بورڈ بنا رہے ہیں اس میں انہوں نے ایک شق رکھی ہے کہ اس بورڈ میں کوئی گورنمنٹ سرونٹ نہیں آ سکتا۔ اس پالیسی بورڈ یا گورنر بورڈ میں کوئی گورنمنٹ سرونٹ نہیں ہو گا اس طرح یہ اپنے من پسند لوگوں کو ہسپتال دینے جا رہے ہیں۔ اس میں کوئی eligibility نہیں ہے حالانکہ بورڈ کی eligibility ہونی چاہئے۔ ہم بھی graduate ہونے کی وجہ سے یہاں اسمبلی میں آئے ہیں کیونکہ eligibility کی ایک شق تھی۔ جب کوئی شخص کسی جگہ جاتا ہے تو اس کی کوالیفیکیشن کو دیکھا جاتا ہے یہاں تک کہ peon کی بھی کوالیفیکیشن کو دیکھا جاتا ہے۔ یہ بورڈ بنا رہے ہیں، یہ پالیسی بورڈ بنا رہے ہیں لیکن اس بل کے تحت بورڈ میں کسی کی بھی eligibility نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آپ کا point آگیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس بل کو پبلک کے سامنے لے جائیں یہاں سے اس کو withdraw کریں۔ اس پر ایک دفعہ پھر سوچا جائے اور پنجاب میں تباہی نہ پھیلائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر قانون! پھر اس پر آپ بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس پر لوگوں کو بولنے دیں، آج آپ بولنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! میری بات سنیں۔ اس کے اوپر ڈاکٹر صاحب بول لیں آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس میں ہم نے بھی تزامم دی ہے۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! ایک ہی بات ہے جناب محمد وارث شاد نے بات کر لی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ ایک بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آگے بھی تزامم ہیں اس طرح نہ کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ معاملہ ہائی کورٹ میں subjudice ہے۔

جناب سپیکر: مجھے پتا ہے۔ اگر یہ ہائی کورٹ میں ہوتا تو آج یہ بل یہاں نہ آتا۔ جو چیز صحیح ہے اس کا مجھے بھی پتا ہے۔ اگر یہ ہائی کورٹ میں ہوتا تو پھر میں نے take up ہی نہیں کرنا تھا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اگر یہ ہائی کورٹ میں نہیں ہو گا تو پھر میں resign کر دوں گا، یہ ڈاکٹر صاحب resign کر دیں یا پھر میں resign کر دوں گا۔

جناب سپیکر: اچھا آپ بیٹھ جائیں۔ میں بات ہی نہیں کروں گا جب تک آپ نہیں بیٹھیں گے۔

اب آپ تمام ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور میری بات سنیں۔ جتنے بھی ممبران کھڑے ہیں میں آپ سب کو بات کرنے کی اجازت دے دوں گا لیکن آپ یہ طے کر لیں کہ اب کون بات کرے گا۔ انہوں نے ایک پوائنٹ پر بات کر لی ہے آگے آپ کی بہت ساری تزامم بھی ہیں۔ اس پر بات ہو گئی ہے اگلی تزامم پر ڈاکٹر صاحب بات کر لیں، اس کے بعد جناب سمیع اللہ خان بات کر لیں، پھر جناب خلیل طاہر سندھو بات کر لیں اس کے بعد پھر خواجہ سلمان رفیق بات کر لیں کیونکہ یہ خود بھی اس پر کام کرتے رہے ہیں۔ میں کہوں گا کہ ڈاکٹر صاحب کے بعد خواجہ سلمان رفیق کو ٹائم دینا چاہئے۔

جناب محمد وارث شاہ: جناب سپیکر! ہم اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ اگلی ترمیم پر بات کر لینا اب خواجہ سلمان رفیق کو بات کرنے دیں۔ جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہوگی کہ یہ بہت اہم بل ہے اس کو جلدی میں منظور نہ کیا جائے۔ اگر اس پر مزید بھی گفتگو کرنی پڑے تو کرنی چاہئے بلکہ اس پر بڑی تفصیل کے ساتھ اس کے ایک ایک جز اور ایک ایک کلاز کو discuss کرنے کے بعد اسے منظوری کی طرف لے کر جانا چاہئے۔ جو اپوزیشن نے ترامیم جمع کروائی ہیں اس کی مختلف وجوہات ہیں۔ MTI Bill کے حوالے سے بہت سی reservations ہیں۔ ہسپتالوں کا سٹاف، ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکل سٹاف اور درجہ چہارم کے ملازمین، ٹیچرز، consultants اور فارماسسٹ جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں وہ اس بل کے خلاف ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جو لاکھوں لوگ ہر روز ہسپتالوں میں جاتے ہیں ان کی اور ہماری بھی اس حوالے سے بہت سی reservations ہیں۔ یہاں پر معزز ہائی کورٹ کی بات کی گئی اس میں کہا گیا تھا کہ ایسوسی ایشن کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کی جائے۔ ضرور بیٹھ کر بات چیت کی گئی ہوگی لیکن اگر گورنمنٹ یہ فیصلہ کر لے کہ ہم نے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹا اور ہم نے ایسوسی ایشن کی بات ہی نہیں سنی اور ہم نے اپوزیشن کی بھی بات نہیں سنی تو پھر اس گفتگو کا، اس negotiation کا، اس sitting کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر! کل بھی protest تھا۔ جناب محمد بشارت راجہ نے ان سے ملاقات کی تھی اور منسٹر صاحبہ نے بھی ان سے ملاقات کی ہوگی لیکن بد قسمتی سے اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ PKLI کی جب یہاں پر قانون سازی کی جا رہی تھی اس وقت بھی ہم نے گزارش کی تھی کہ آپ ایسے قانون اس بنیاد پر پاس نہ کریں کہ پچھلی حکومت نے کوئی پراجیکٹ تیار کیا تھا اور اس کی وجہ سے اس کے standards compromise ہیں۔

جناب سپیکر! آج دیکھیں کہ PKLI جس میں اربوں روپے لگا تھا لیکن لیور ٹرانسپلانٹ کے ٹارگٹ پر وہ ابھی بھی functional نہیں ہو سکا حالانکہ اس کی اس صوبے کو، اس ملک کو اور اس قوم کو بہت ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ MTI ایکٹ کا فائدہ اسی صورت میں ہو گا جب ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈکس، ٹیچرز، consultants اس کو دل سے قبول کریں گے اور قبول کرنے کے بعد اپنی services کو بہتر کریں گے۔ اس بل میں بہت سے ابہام ہیں۔ MTI کو خیر پختہ نخواستہ بھی نافذ کیا گیا اور جس طرح جناب محمد وارث شاد نے کہا کہ وہاں پر یہ کامیاب نہیں ہو سکا۔ وہاں پر عام مریضوں پر اخراجات بہت زیادہ بڑھا دیئے گئے۔ اگر وہ ایکٹ اتنا ہی کامیاب ہوتا تو آج پورے خیبر پختونخوا میں کوئی انسٹیٹیوٹ جو autonomous تھا وہ ایک چلڈرن ہسپتال بنا دیتا۔

جناب سپیکر! آج وہاں پر لیور ٹرانسپلانٹ کا پروگرام شروع کر دیا جاتا کیونکہ ساڑھے چھ سات سال سے وہاں پر پی ٹی آئی کی حکومت ہے۔ Bonmarrow transplant کو شروع کر دیا جاتا۔ وہاں پر congenital heart disease جو بچوں کے دل میں سوراخ ہوتا ہے اس پر کام شروع کر دیا جاتا۔ وہاں پر پولیو، ڈینگی کی جو صورتحال ہے پولیو worst ہے پوری دنیا میں کیونکہ EPI کی coverage ہے وہ انتہائی low ہے۔ یہ institutes اصل میں think-tank کا کردار ادا کرتے ہیں، پرائمری اور سیکنڈری ہیلتھ سسٹم کو guideline فراہم کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس بل میں بے شمار gaps ہیں۔ اگلی بات جناب محمد وارث شاد نے یہ کی تھی کہ ٹیچنگ سٹاف کو جب ہم institutional cadre میں ضم کریں گے، جو سرکار میں رہنا چاہے گا وہ deputation count ہو جائے گا اور جو institute میں ضم ہونا چاہے گا وہ institute کے cadre میں آجائیں گے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ پورے پنجاب میں جتنے بھی میڈیکل کالج ہیں جو بڑے شہر ہیں وہاں جب ہم کسی کو promote کرتے ہیں SR سے AP اور AP سے ایسوسی ایٹ یا ایسوسی ایٹ سے پروفیسر کرتے ہیں تو پالیسی کے تحت ساہیوال، ڈیرہ غازی خان، ملتان، بہاولپور، رحیم یار خان، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، راولپنڈی سے پروموشن کے بعد چھ ماہ یا سال کے لئے لوگوں کو باہر بھیجتے ہیں تاکہ faculty کے short fall کو پورا کیا جاسکے۔ جب ٹیچنگ سٹاف کا cadre

انسٹیٹیوٹ میں ضم ہو جائے گا تو پھر ساؤتھ پنجاب یا اپر پنجاب میں جتنے بھی میڈیکل کالج ہیں وہاں پر gap آجائے گا اور PMDC کی scoring compromise ہونا شروع ہو جائے گی۔ یہاں پر one line grant کی بات کی گئی۔ One line grant بہت اچھی چیز ہے آپ کے دور میں اور مسلم لیگ (ن) کے دور میں ٹچنگ ہسپتالوں کو ہمیشہ one line grant 9.39 ہی دی جاتی تھی۔ مہنگائی کی جو صورت حال ہے وہ آپ کے سامنے ہے اس کا impact ہیلتھ سسٹم پر بھی آیا ہے اور ادویات مہنگی ہوئی ہیں۔ ڈالر مہنگا ہونے سے import بل بڑھا، ریڈیالوجی، پتھالوجی، ڈسپوزیبل جو بھی چیزیں آتی تھیں وہ سب مہنگی ہوئی ہیں۔ بجٹ اتنا ہی رہا یا کہیں کم بھی کر دیا گیا لیکن مریضوں کی تعداد بڑھ گئی اس کے بعد ایک gap آنا شروع ہو گیا۔

جناب سپیکر! میرا MTI ایکٹ کے حوالے سے اپنی بہن سے یہ سوال ہے کہ آپ کتنا بجٹ enhance کر رہے ہیں؟ اگر آپ بجٹ enhance نہیں کرتے تو MTI ایکٹ کے بعد بورڈ کو جو autonomy مل جائے گی اور گورنمنٹ کا اس پر اثر بہت حد تک کم ہو جائے گا تو پھر ہسپتالوں میں جو عام مریض آرہا ہے آپ اس کے چار جز کتنے گنا بڑھائیں گے اور وہ اخراجات کہاں سے پورے کریں گے؟ اصل تو financial management ہے، اصل issue تو آپ کا financial plan ہے کہ مریض کتنے آرہے ہیں، ان کو ادویات کتنی چاہئے، تھیریز کتنے چاہئیں یا جو سارا ہسپتالوں کا ایک نظام چل رہا ہے۔ تمام ہسپتالوں میں strike والی صورت حال شروع کر دی جائے گی لیکن strike والی بات کو ہم میں سے کوئی بھی support نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! آپ نے grand alliance سے ملاقات کی حالانکہ آپ پر براہ راست ذمہ داری نہیں تھی لیکن آپ نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا، آپ ان کو ملے اور آپ نے ان کی بات سنی۔

جناب سپیکر! میری اس میں گزارش یہ ہے کہ جو متعلقہ منسٹر ہوتا ہے اس سے بعض اوقات چیزیں stuck ہو جاتی ہیں کیونکہ ہم بار بار ان کو negotiate کرتے تھے تو میری request یہ ہے کہ اگر یہ مسئلہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے نہیں حل ہو رہا اور وہ شاید اس میں ان کی نیت کی خرابی نہ ہو تو وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار اس میں کیوں نہیں بیٹھتے؟ ویسے تو کافی عرصے سے میں نے ان کو ایوان میں نہیں دیکھا۔

جناب سپیکر! میری خواہش ہے کہ وہ تشریف لائیں، پنجاب کی polices پر بات کریں اور ہیلتھ polices پر بات کریں۔ ان کو یہاں پر تشریف لانا چاہئے۔ میری قیادت اور میری جماعت کے حوالے سے میں ان کے بیانات پڑھتا رہتا ہوں، یہ ان کا right ہے اور وہ تحریک انصاف کو lead کر رہے ہیں البتہ الیکشن سے دو ماہ پہلے وہ پرانے پاکستان کے قافلے میں تھے اور دو ماہ بعد اب نئے پاکستان کے قافلے میں ہیں۔ بہر حال یہ میری اپنے تحریک انصاف کے ورکرز کے ساتھ ہمدردی ہے کیونکہ میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں جنہوں نے struggle کی ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ اس مسئلے کو اتنی جلدی میں پاس مت کریں اس ایکٹ کی وجہ سے بہت issues آئیں گے۔ اس ایکٹ کی وجہ سے فنانشل issue آئے گا، strikes ہوں گی، عام مریض خراب ہو گا۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔
خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! نماز کے بعد کر لوں گا۔
جناب سپیکر: چلیں! نماز کے بعد بات مکمل کر لینا۔ اب نماز مغرب کے لئے دس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر دس منٹ کے وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)
(وقفہ نماز مغرب کے بعد جناب سپیکر 6 بج کر 56 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تعزیت

پاک فضائیہ کے ونگ کمانڈر نعمان اکرم شہید کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آج صبح اسلام آباد میں ایک بڑے افسوسناک حادثہ میں پاکستان فضائیہ کے ونگ کمانڈر نعمان اکرم شہید ہو گئے ہیں۔ وہ اپنے پیشہ ورانہ فرائض انجام دے رہے تھے۔ یہ ایوان ان کی بہادری کو سلام پیش کرتا ہے اور انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ پوری قوم کو اپنے شہداء کی قربانیوں پر فخر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ شہید کو اپنے جوار

رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ونگ کمانڈر نعمان اکرم شہید کے لئے دُعاے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ونگ کمانڈر نعمان اکرم شہید کے لئے دُعاے مغفرت کی گئی)

مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوٹس پنجاب 2019

(۔۔ جاری)

جناب سپیکر: وقفہ نماز مغرب سے پہلے خواجہ سلمان رفیق بات کر رہے تھے لیکن وہ اپنی بات مکمل نہیں کر سکے تھے۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ اپنی بات مکمل کر لیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں صرف اپنی بات کو wind up کروں گا۔ میری اس submission یہ ہے کہ اس بل کو منظور کرنے سے پہلے تحریک انصاف کی پارلیمانی کمیٹی میں discuss کر لیا جائے۔

جناب سپیکر! میری بہن وزیر صحت صاحبہ اس بل کو financial plan کے ساتھ تحریک انصاف کی پارلیمانی پارٹی میں پیش کریں۔ اس بل کے حوالے سے پہلے یہ اپنی پارلیمانی پارٹی میں discussion کریں۔ اگر میو ہسپتال کا موجودہ بجٹ $4.3\frac{1}{2}$ ارب روپے ہے تو اس بل کی وجہ سے اس کے بجٹ میں مزید ایک یا دو ارب روپے کا اضافہ ہو جائے گا۔ اسی طرح دوسرے ہیلتھ institutions کے بجٹ میں بھی اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! اس بارے میں یہ بھی دیکھا جائے کہ کیا یہ اضافی بوجھ charges کی صورت میں عام آدمی پر پڑے گا یا اس کی گنجائش بجٹ میں موجود ہے۔ اس کے بعد وہ associations جنہوں نے اس کو implement کرنا ہے، جن ان کی تعداد ہزاروں میں ہے ان سے بھی اس بابت مشاورت کی جائے۔ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن ہے جس کو پروفیسر یا سمین راشد صاحبہ نے خود بھی کئی سال lead کیا ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح YDA/YNA، پیرامیڈیکل سٹاف، وائس چانسلرز صاحبان، پرنسپل صاحبان اور consultants کے ساتھ بیٹھ کر اس بل کو discuss کیا جائے۔ اس discussion میں پروفیسر یا سمین راشد صاحبہ، وزیر قانون محمد بشارت راجہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب

جناب عثمان احمد خان بزدار کو بھی شامل کیا جائے۔ اس حوالے سے دو چار یا پانچ meetings کریں اور سب کی inputs شامل کرنے کے بعد اس بل کو پاس کروائیں۔ یہ نہ ہو کہ آج آپ بل پاس کروالیں اور کل پھر محکمہ ہڑتال کو روکنے کے لئے ان کے ساتھ negotiation کرے یا disciplinary action لینا شروع کر دے۔

جناب سپیکر! میں تو یہ بھی کہوں گا کہ اگر ضرورت پڑے تو تحریک انصاف کے قائد جناب عمران خان کو بھی ان کے ساتھ بیٹھنا چاہئے کیونکہ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ یہ قوم کے بچے ہیں، یہ قوم کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ اگر وزیر اعلیٰ اور میری بہن وزیر صحت پروفیسر یا سمین راشد صاحبہ بیٹھ کر مسئلے کو حل کر لیں تو بہت اچھی بات ہے لیکن اگر ضرورت پڑے تو ان کے ساتھ جناب عمران خان کو بھی بیٹھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں ہمیشہ دوسری جماعت کے قائد کا نام عزت سے اس لئے لیتا ہوں کیونکہ میری خواہش ہے کہ میری قیادت کی بھی عزت کی جائے۔ اگر ہم ایک دوسرے کی عزت کریں گے، ایک دوسرے کا مان رکھیں گے تو پھر ہی ادارے آگے چلیں گے۔

جناب سپیکر! میری humble submission ہے کہ اس قانون کو delay کریں، تحریک انصاف کی پارلیمانی کمیٹی میں پیش کریں۔ اس کے سارے پہلوؤں پر غور کریں، اُس کے بعد associations کے ساتھ discuss کریں اور consensus کے بعد اس کو ہاؤس میں لائیں اور جہاں پر بہتری ہوگی وہاں ہمیں کوئی بھی اعتراض نہیں ہو گا۔ بہت شکریہ جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ پارلیمانی روایات ہوتی ہیں اور ان پارلیمانی روایات کو ہی آگے لے کر چلنا پڑتا ہے۔ ہماری legislation کے حوالے سے بھی کچھ پارلیمانی روایات ہیں کہ یہاں پر جب کوئی بل introduce ہوتا ہے اُس کے بعد concerned سٹینڈنگ کمیٹی کو چلا جاتا ہے اور سٹینڈنگ کمیٹی اُس بل پر غور و خوض کرنے کے بعد ہاؤس میں بھیجی ہے اور پھر یہاں پر وہ بل passage کے لئے move کیا جاتا ہے اور پھر اُس بل پر حزب اختلاف کی طرف سے ترامیم آتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ تمام پارلیمانی practices پر باقاعدہ عمل کیا گیا اور یہ بل باقاعدہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس گیا، سٹینڈنگ کمیٹی نے متفقہ طور پر اس بل کو پاس کیا اور میں اس کو پڑھ دیتا ہوں:

The Committee after hearing the members, having the viewpoints of the Administrative Department and Law & Parliamentary Affairs Department that after due deliberations unanimously...

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! آپ وزیر قانون کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر جو ابھی پوائنٹ آف آرڈر پر کوئی بات کرنا چاہتے تھے انہی کا نام لکھا ہوا ہے، انہی کی حاضری لگی ہوئی ہے اور انہی کے دستخط ہوئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ بل پہلی بار 9- مارچ کو move ہوا تھا اور 9- مارچ کو جب اس بل پر consideration شروع ہوئی تو پھر کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیا گیا تو پھر ہم اس پر بات نہیں کر سکے اور آپ نے آج کے لئے اس بل کو ملتوی کر دیا۔

جناب سپیکر! اس دوران آپ نے باقاعدہ طور پر ہدایت جاری فرمائی کہ جتنے بھی stakeholders ہیں آپ اُن کے ساتھ بات کریں، اُن کو confidence میں لیں اور ایک consensus develop کر کے پھر آئیں۔ آپ کے حکم کے مطابق اور جیسے ابھی خواجہ سلمان رفیق نے فرمایا ہے تمام stakeholders کے ساتھ ہماری تقریباً چار میٹنگز ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! چار میٹنگز میں ہم نے اُن کے ساتھ بیٹھ کر باقاعدہ طور پر discuss کیا اور گورنمنٹ کی منشاء کے مطابق یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی سے recommend ہو کر آیا تھا تو آج اس بل میں گورنمنٹ کی طرف سے ترمیم آنا اس بات کا شاہد ہے کہ ہم نے stakeholders سے بات کی اور consensus develop کرنے کے لئے ہم اپنی طرف سے اس میں ترمیم لے کر آئے

ہیں یعنی ہم نے stakeholders کی مشاورت کے بعد اس بل میں بہتری کے لئے ترامیم لے کر آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ stakeholders نے کوئی آٹھ پوائنٹس shortlist کیا، اُن پر ہماری بحث ہوئی، بحث ہونے کے بعد تقریباً چار پوائنٹس پر ہمارا consensus ہوا اور ہم چار پوائنٹس پر ترامیم لے کر آگئے۔

جناب سپیکر! اب جناب محمد وارث شاد فرما رہے تھے اور انہوں نے آئین کے آرٹیکل 9 کا حوالہ دیا جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کیس میں irrelevant ہے کیونکہ نیشنل سیکیورٹی کے حوالے سے اوپر سے بات چل رہی ہے وہاں پر پبلک سیکیورٹی کی بات آتی ہے وہ علاج کے حوالے سے نہیں ہے۔ بہر حال انہوں نے ایک مسئلہ اٹھایا تو میں آپ کے توسط سے ہی اُن سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کون سے اقدامات ہیں جہاں گورنمنٹ اپنے آپ کو پیچھے لے کر جا رہی ہے؟ اس بل کے ذریعے یہ نہیں ہو گا کہ گورنمنٹ صحت کے کسی انسٹیٹیوٹ سے مبرا ہو جائے گی اور وہ وہاں پر اپنے طور پر کام کریں گے اور گورنمنٹ اُن کو فنڈز نہیں دے گی، گورنمنٹ انہیں باقاعدہ فنڈز دے گی۔ صرف ایک چیز introduce کرائی جا رہی ہے وہ specifically یہ ہے کہ performance کے لئے indicators دیئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! وہاں پر جو ڈاکٹر حضرات کام کرتے ہیں اُن کو performance کرے گا جس کی performance up to mark ہوگی وہ کام کرے گا جس کی performance نہیں ہے اُس سے باز پرس کی جائے گی اور میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف گورنمنٹ بلکہ اگر کوئی پرائیویٹ ادارہ بھی ہو تو اُس میں بھی یہی قانون لاگو ہے جو ہم اس بل میں لے کر آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! خواجہ سلمان رفیق نے فرمایا اور اس لحاظ سے چونکہ اُن کا تجربہ بھی ہے انہوں نے بہت زور دے کر کہا ہے کہ صوبہ تباہ ہو جائے گا، service structure تباہ ہو جائے گا، یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں نے ابھی محترمہ ڈاکٹر یا سمین راشد سے figures لئے ہیں یقین کیجئے کہ اس بات پر افسوس ہوتا ہے کہ ڈاکٹرز کا career ختم کرنے والی تو سابقہ حکومت تھی جنہوں نے دس سال کے دوران پبلک سروس کمیشن سے ایک appointment بھی نہیں کرائی۔ آپ جب adhoc appointment کریں گے تو پھر ان کا service structure نہیں بنتا۔

جناب سپیکر! یہ پہلی حکومت ہے جو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے اس وقت تک 1150 ڈاکٹرز کی recruitment کر چکی ہے، 4800 نرسز کی appointment کر چکی ہے، پانچ چھ ہزار نرسز کی ریکوزیشن گئی ہوئی ہے، اسی طرح ڈاکٹرز کی بھی ریکوزیشن گئی ہوئی ہے اور یہ بات on record ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن خود اس بات کو اعتراف کر چکا ہے کہ گزشتہ سال جو ہمارا مکمل ہوا ہے اُس میں record appointment ہوئی ہیں اور ان کے مطابق ہم نے new appointments میں 70 سال کا record توڑا ہے تو عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ یہ واحد حکومت ہے جو ملازمت کے مواقع بھی فراہم کر رہی ہے اور یہ بھی ensure کر رہی ہے کہ ان لوگوں کو کل پنشن بھی ملے۔

جناب سپیکر! باقاعدہ اس بل میں بھی طے شدہ ہے کہ کسی شخص کی پنشن کی ضبطی یا اُس کی سروس ختم کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لہذا ان تمام باتوں کو ensure کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر! آپ سے میری استدعا ہے کہ اس بل کو پہلے سٹینڈنگ کمیٹی دیکھ چکی ہے، ہم stakeholders سے بھی بات کر چکے ہیں، یہ بل آج اسمبلی میں آیا ہے اس پر دو سنتوں نے بات کی ہے تو میں گزارش کروں گا کہ آپ اس بل کو consideration کے لئے take up کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! رولز کے مطابق میں آپ کو اگلی ترمیم پر بولنے دوں گا اُس پر آپ مکمل بات کر لیں اور میں آپ کو پورا ٹائم دوں گا۔ رولز کے مطابق جو معزز ممبران اس ترمیم پر بات کر لیں گے وہ اگلی ترمیم پر بات نہیں کریں گے دوسرے ممبران اُس پر بات کریں گے لہذا آپ اگلی ترمیم پر بول لیں۔

Now, the question is:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th April 2020."

(The motion was lost.)

Now, the second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneesa Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan and Ms Rukhsana Kausar. Any mover, except the one who has moved or discussed earlier motion, may move it.

CHAUDHARY MAZHAR IQBAL: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th April 2020:

1. Mr Tanveer Aslam Malik, MPA
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, MPA
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha, MPA
4. Mr Jahangir Khanzada, MPA
5. Rana Muhammad Afzal, MPA
6. Ms Bushra Anjum Butt, MPA
7. Mr Saeed Akbar Khan, MPA
8. Mr Ali Akhtar, MPA
9. Mr Ghazanfar Abbas, MPA
10. Mr Muhammad Waris Aziz, MPA
11. Mr Saeed Ahmad, MPA
12. Ms Uzma Kardar, MPA "

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th April 2020:

1. Mr Tanveer Aslam Malik, MPA
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, MPA

3. Chaudhary Adil Buksh Chattha, MPA
4. Mr Jahangir Khanzada, MPA
5. Rana Muhammad Afzal, MPA
6. Ms Bushra Anjum Butt, MPA
7. Mr Saeed Akbar Khan, MPA
8. Mr Ali Akhtar, MPA
9. Mr Ghazanfar Abbas, MPA
10. Mr Muhammad Waris Aziz, MPA
11. Mr Saeed Ahmad, MPA
12. Ms Uzma Kardar, MPA "

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I oppose it.

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ First of all میں یہاں اپنی پوزیشن کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ابھی وزیر قانون نے Specialized Standing Committee on Healthcare and Medical Education کی میٹنگ جو اس بل کے حوالے سے ہوئی تھی اس کی رپورٹ کا حوالہ دیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں جو جملہ لکھا گیا ہے کہ After due deliberations unanimously recommended یہ بالکل غلط جملہ ہے کیونکہ میں نے تمام clauses پر dissenting notes دیئے ہیں جو ریکارڈ کا حصہ ہیں لیکن وہ circulate نہیں کئے گئے۔ آپ majority سے تو لکھ سکتے ہیں لیکن unanimously نہیں لکھ سکتے۔ I object strongly کیونکہ وزیر قانون جو وہاں پر نہیں تھے منسٹر صاحبہ موجود تھیں، باقی ممبران موجود تھے۔

1. I want to object strongly on this that why this has been written wrongly here.

2. This bill is to improve medical education and enhance effectiveness, efficiency and responsiveness of Healthcare Services, in Medical Teaching institutions, and to make provisions for the purposes ancillary thereto.

جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہے صرف آرڈیننس یا جو قانون اس وقت موجود ہے اس میں ہی ساری کمزوری ہے جس کی وجہ سے سارا medical profession یا teaching institutions اچھے طریقے سے کام نہیں کر رہے تو یہ نہ سمجھ آنے والی بات ہے۔ اس کی بنیادی وجہ آپ سب کو معلوم ہے کہ lack of resources, lack of funds and lack of infrastructure ہے۔ آپ کو WHO and UNICEF کے مطابق GDP کا ہیلتھ بجٹ 6 فیصد سے زائد خرچ کرنا چاہئے لیکن آپ دیکھیں کہ آپ کیا خرچ کر رہے ہیں؟ آپ کی آبادی blast کر رہی ہے، آپ کے بچوں کی 40 فیصد stunted growth ہے، mother mortality یا infant mortality آپ mortality rate, morbidity rate لے لیں کوئی بھی ہیلتھ کا شعبہ دیکھ لیں تو سب سے زیادہ rates پاکستان کے ہیں جو دنیا میں کئے جاتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ resources بڑھائے جائیں آپ law making چاہتے ہیں اور جب سے یہ law making شروع ہوئی ہے تو میں آپ کو بتاتا ہوں خواہ وہ ہمارا دور تھا یا اس کے بعد آپ کا دور آیا ہے آپ پرانے سارے سسٹم کو bulldoze کر کے نئی نئی توجیہات لا کر اس کو مزید خراب کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو سارے ایوان کے سامنے بتاتا ہوں کیونکہ میں as a

Medical Officer medical profession سے وابستہ ہوں پھر میں نے

I have worked as Registrar then Senior Registrar then Assistant Professor then Associate Professor and then I resigned. I know "Itchi Bichi" of this profession. I tell you frankly that this Ordinance or Act is the last nail in the coffin of the medical profession.

اور وہ medical profession جو teaching institutions کے ساتھ وابستہ ہیں جو elite of the medical profession ہیں۔ آج اس کی کیوں اتنی بے چینی ہے، لوگ کیوں سڑکوں پر ہیں، کیوں grand alliance بن گیا ہے۔ کیا آپ نے اس پر غور کیا ہے، کیا سارے لوگ کام کرنا نہیں چاہتے یا یہ سارے نالائق ہیں۔ یہ معاشرے کی سب سے elite class ہے۔ آپ نے ان کو بے چین کر دیا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ آپ نے ان کو سول سروسز ایکٹ سے نکال کر انہیں daily wages پر ڈال دیا ہے۔ آپ نے ان کو سیٹھوں کے آگے ڈال دیا ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ highly intellectual لوگ ایک institution میں قید ہو جائیں اور ایک کوزے میں بند ہو جائیں۔ وہ بورڈ آف گورنرز کے ممبران کی صبح سے شام تک خوشامد کریں اور یہ بورڈ آف گورنرز کے ممبران جو آپ کی گورنمنٹ کے hand picked ہوں گے۔ آپ نے سارا میرٹ سسٹم تباہ کر دیا ہے جو کہ کبھی medical profession میں تھا۔ جب ایک ایک دن کی سنیاری سے آپ پر نپیل کو تبدیل نہیں کر سکتے تھے۔

جناب سپیکر! اب اس میں کیا ہوا میں اپنی حکومت کو بھی اس میں مورد الزام ٹھہراتا ہوں کہ آپ نے جو میرٹ پالیسی ختم کی، آپ نے جو بورڈ آف گورنرز اور search and nomination committees بنائیں۔

جناب سپیکر! اب تو ماشاء اللہ آپ نے بورڈ آف گورنرز کو اتنے اختیارات دے دیئے ہیں کہ deans, medical directors, finance directors, hospital directors and nursing directors بھی وہ appoint کریں گے تو وہ ساری سنیاری کہاں گئی؟ جس کے لئے یہ ساری elite class کام کرتی تھی اور بہت اچھا کام کرتی تھی۔

جناب سپیکر! ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ there are only twenty three medical teaching institutions in the public sector already Universities Act کے تحت آئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ان کے علاوہ باقی medical teaching institutions کے ساتھ وابستہ ہسپتالوں میں کام نہیں ہوتا اور کیا وہاں پر ڈاکٹر کام نہیں کر رہے۔ جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ سب سے زیادہ over worked ڈاکٹرز ہیں۔ آپ پی آئی سی، میو ہسپتال، جناح ہسپتال، سروسز ہسپتال یا نشتر ہسپتال چلے جائیں وہاں ایک ایک bed پر چار چار مریض پڑے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! ڈاکٹرز دن رات کام کر رہے ہیں، پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور سارے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ آپ کو یہی ایک طبقہ نظر آتا ہے جس پر آپ روز لاٹھی لے کر پہنچ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کی وجہ یہ ہے کہ آبادی زیادہ ہے تو مریض بھی زیادہ ہیں اور ان کی چادر چھوٹی ہے۔ آپ ان قوانین اور آرڈیننسز کے ساتھ ان کو ڈنڈا مارتے ہیں چادر انہیں پوری نہیں آتی جب آپ پیروں کی طرف سے مارتے ہیں وہ بے چارے پیر سکیر لیتے ہیں جب پیروں پر چادر پوری آتی ہے تو آپ سر کی طرف سے مارتے ہیں اور وہ سر چادر کے اندر کر لیتے ہیں۔ آپ ان کو گٹھڑی نہیں بنا سکتے۔ I am sorry to say کہ منسٹر صاحبہ جو کہ ساری عمر پی ایم اے کے ساتھ رہیں انہی bills کے خلاف سڑکوں پر بیٹھی ہوتی تھیں آج just to save her ministry she is bringing it مجھے اس موقع پر پرانا شعر یاد آ گیا ہے کہ

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جناب سپیکر! آج میرا دل دکھتا ہے کہ آج ہم medical profession میں آخری کیل ٹھونکنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس سے اتنا brain drain ہو گا اور پبلک سکٹر کے medical institutions کے بچے اگر اس ایکٹ کے تحت اور بورڈ آف گورنرز کے نیچے نوکری کر جائیں تو مجھے پوچھ لیں۔ ساری youth لائبریریوں میں بیٹھی ہے اور کوئی امریکہ جانے کی تیاری کر رہا ہے، کوئی آسٹریلیا جانے کی تیاری کر رہا ہے اور کوئی کہیں پر جانے کی تیاری کر رہا ہے

کیونکہ there is no job security in it کیونکہ یہ بورڈ آف گورنرز آپ کے hand picked ہیں۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ اس کا خیر پختہ نخواستہ کیا حال ہوا ہے؟

جناب سپیکر! میں میڈم کو چیلنج کرتا ہوں کہ خیبر پختونخوا انسٹیٹیوٹ اور حیات آباد میڈیکل انسٹیٹیوٹ کی ان کی اپنی گورنمنٹ نے آڈٹ رپورٹس کرائیں جن کی کاپیاں میرے پاس محفوظ ہیں۔ میں ابھی آپ کو send کر دیتا ہوں۔ ان رپورٹس کے کیا نتائج آئے ہیں۔

جناب سپیکر! آج جن indicators کی وزیر قانون بات کر رہے تھے تو میں ان کو زیادہ جانتا ہوں، 155 indicators ہیں جو آپ کے 150 beds سے اوپر ہیلتھ کیئر کمیشن نے لاگو کئے ہیں۔ ان دونوں آڈٹ رپورٹس میں سارے indicators پر بحث کی گئی ہے اور اس میں انہوں نے باقاعدہ بتایا ہے کہ ہر indicator میں deterioration after this Act ہوئی ہے۔ آپ خیر پختہ نخواستہ میں بورڈ آف گورنرز کا حال دیکھیں کہ سپریم کورٹ نے کرپشن اور favoritism کے اوپر وہاں کے کئی بورڈ آف گورنرز تحلیل کئے ہیں اور فارغ کئے ہیں۔ ان کے decisions ہیں وہ میں آپ کو پیش کر دیتا ہوں۔ یہ ایکٹ کوئی نیا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مجھے معلوم ہے کہ میڈم دل سے نہیں چاہتیں، آپ کے بے شمار لوگ جو اس profession کو جانتے ہیں they don't want this Act لیکن مجبوری ہے کیونکہ اوپر سے حکم آیا ہے، وزیراعظم جب یہاں پر تشریف لاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ نوشیرواں برکی صاحب کا بل کیوں نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ this will be a disaster for the medical profession in the Punjab. ہم ایک failed system کو follow کرنے جا رہے ہیں جو خیر پختہ نخواستہ سے آیا ہے۔ آپ کے دو institutions پہلے اس کی مثال ہیں ایک پی آئی سی ہے اور دوسرا شیخ زید ہسپتال ہے۔

جناب سپیکر! آپ پی آئی سی کو دیکھیں کہ جب سے آپ نے اسے autonomous کیا ہے اس میں آپ private practice کو لے آئے۔ آپ دل سے بتائیں، آپ سارے ممبران یہاں بیٹھے ہیں اور کیا کبھی آپ کی recommendation پر کسی غریب آدمی کا وہاں پر آپریشن ہوا ہے؟ اس کی وجہ میں بتاتا ہوں کہ وہاں پر جب آپ private practice کو لائے۔ اس کے

بعد وہاں پر پرائیویٹ انجیوگرافی بے شک آج شام کو کرالیں، دس مریضوں کی کرالیں لیکن اگر آپ کسی غریب آدمی کی انجیوگرافی کے لئے کہیں گے تو اسے اگلے ایک سال تک وقت نہیں ملے گا۔ آپ جب private practice کو لے کر آئے۔ I am talking of the medical profession and its growth in the Punjab.

جناب سپیکر! میں نہیں چاہتا کہ medical profession جو ایک مثال ہوتا تھا۔ اب خان صاحب ڈاکٹرز کو مورد الزام ٹھہرا رہے ہیں بجائے اس کے کہ انہیں appreciate کریں۔ یہاں پر بجٹ اجلاس ہوتا ہے تو آپ اسمبلی کے ملازمین کو ایک اضافی تنخواہ دیتے ہیں۔ آپ کے یہاں bomb blast ہوئے اور امن وامان کے crisis آئے جس میں ڈاکٹرز نے دن رات محنت کی آپ نے کبھی ان کو تو اضافی تنخواہیں نہیں دیں۔ آپ آج پی آئی سی کی ایمرجنسی میں جا کر دیکھیں سٹریچر، وہیل چیئر سے لے کر مریض فرش پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں کہ اس نے فرش پر کیوں delivery کی، کیونکہ کوئی bed ہی available نہیں تھا تو انہوں نے برآمدے میں ہی delivery کرنی تھی اور کہاں کرنی تھی۔ وہاں ایسے مریض آتے ہیں جو unprepared and uncalled for آتے ہیں جو اس سے پہلے ہسپتالوں میں آئے ہی نہیں ہوتے۔ خدا را ڈاکٹرز کو اس طرح ridicule نہ کریں اور ان کو دیوار کے ساتھ نہ لگائیں۔ ان کو بجائے اس کے کہ محترمہ سینہ سپر ہو کر یہاں بھی، وزیراعظم کو اور خیبر پختونخوا والوں کو بھی کہتیں کہ یہ بل نہ لائیں۔ آج اگر وہ میڈیکل profession کے ساتھ عہد و فاکر تیں تو آپ ہمیشہ کے لئے امر ہو جاتیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! ان کی بات مکمل ہو لینے دیں۔ جتنا delay کریں گے اتنا نقصان ہی ہو گا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ان کا یونیورسٹی ایکٹ کے ساتھ clash ہے۔ مجھے آپ سمجھائیں کہ already آپ کے پانچ institutions یونیورسٹی ایکٹ کے تحت ہیں جس میں آپ کے ساتھ سنڈیکیٹ، سینیٹ، وائس چانسلر اور سب شامل ہیں۔

جناب سپیکر! اب آپ نے یہ میڈیکل ٹچنگ ایکٹ کے in addition ڈال دیا ہے جس میں Dean آئے گا جو کہ Chief Executive of the hospital ہے، پھر اس میں میڈیکل ڈائریکٹر بھی ہے جس نے ساری clinical side بھی دیکھنی ہے پھر سٹڈی کیٹ اور سینیٹ کے علاوہ بورڈ آف گورنرز کو ٹھونسا جا رہا ہے۔ ایک ہی domain میں جب تین تین بندے ہوں گے تو اس بل کا کیا حال ہو گا بلکہ اس Medical Teaching Institutions کا کیا بنے گا؟ وہاں پر Dean کہے گا کہ میں نے یہ کیا ہے، وائس چانسلر کہے گا میں نے یہ کیا ہے اور میڈیکل ڈائریکٹر کہے گا کہ میں نے یہ کیا ہے اس لئے خدا را ان ساری چیزوں کو ہم نے دیکھنا ہے۔ جیسے آج کل عہد وفا ڈرامہ چل رہا ہے تو عہد وفا ہم نے میڈیکل profession کے ساتھ کرنی ہے نہ کہ پارٹی کے ساتھ کرنی ہے بلکہ ہم نے اس میڈیکل profession کو uplift کرنا ہے۔ اس سارے scenario میں آپ ایک Institution میں politics اور intellectual highly لوگوں کو قید کر دیں گے لہذا میری درخواست ہے کہ اس پر نظر ثانی کریں۔ جیسے خواجہ سلمان رفیق نے دو points بتائے جس پر وزیر قانون نے کہا کہ ہم نے اتنی appointments کیں اور یہ کچھ کیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یہ ساری requisitions پبلک سروس کمیشن میں کس تاریخ کو گئی تھیں۔ یہ ہمارے دور میں پہلے کی requisitions گئی ہوئی تھیں لیکن بھرتیاں اب ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! اب آپ سروس سٹرکچر کی طرف دیکھیں جیسے رجسٹرار، سینئر رجسٹرار، اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر کی ladder چلتی ہے لیکن جب درمیان میں gap آیا اور شروع میں کہا گیا کہ institutional ہو گا تب Selection Committees نے اُن کا چناؤ شروع کیا۔ اُس وقت پرانے پروفیسر اور ایسوسی ایٹ پروفیسر ریٹائر ہوئے تو پیچھے بالکل خلا پیدا ہو گیا یعنی اُن کو replace کرنے کے لئے teaching cadre میں بندہ ہی کوئی نہیں تھا تب مجبوراً پچھلی گورنمنٹ کو پبلک سروس کمیشن کی طرف جانا پڑا۔ یہ selections آپ کے دور میں شروع نہیں ہوئیں بلکہ پچھلے دس سال سے پبلک سروس کمیشن میں selections ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلی گورنمنٹ نے realize کر لیا تھا کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے اور انہوں نے غلطی کی تھی تب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے selection ہوئی۔

جناب سپیکر! اب بورڈ آف گورنرز کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ وہاں پر کمیٹیاں بنائیں؟ جو آپ کی requirement ہے اسے پبلک سروس کمیشن میں بھیجیں اور وہاں سے selection کروائیں۔ جو اختیار بورڈ کو دیا گیا ہے اس کو ختم کریں۔ آپ کی مینجمنٹ کمیٹی کو recruitment کے حوالے سے جو hiring and firing کا اختیار دیا گیا ہے اُس کو God sake for ختم کر کے پبلک سروس کمیشن میں بھیجیں۔ وہ provisions جو ہم نے اس میں شامل کی تھیں انہوں نے وہ kill کی ہیں۔ ہم نے جب اپنی ترامیم جمع کروائی تھیں ان میں باقاعدہ ہم نے یہ provision ڈالی تھی کہ آپ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سول سروس ایکٹ کے تحت لوگوں کو لے کر آئیں۔ آپ اُن کو autonomous کریں، ان کا بجٹ بڑھائیں اور اُن کو monitor کریں جو بہت اچھا کام ہے۔ جب آپ نے صرف سات ممبران کا پالیسی بورڈ بنالیا ہے تو پھر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے؟ اس پالیسی بورڈ میں صرف ایک آدھ بندہ میڈیکل profession کا ہو گا لیکن باقی بورڈ پالیسی کے سب ممبران پورے Medical Teaching Institutions کو کیسے oversee کریں گے اور میرے خیال میں وہ اس قابل نہیں ہوں گے۔ آپ نے اُن کو parallel کے طور پر لا کر کھڑا کر دیا ہے حالانکہ already ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ آپ کے پاس ہے۔ آپ نے بورڈ آف گورنرز اور سارے intellectual اکٹھے کئے ہیں؟ I don't understand what is going on? خدا را خیر پختونخوا والوں کو سمجھائیں اور اُن کو بھی ٹھیک کریں۔ وہاں پر یا تو کوئی بہتری آگئی ہو۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ جب وہاں پر brain drain ہوا اُس کے بعد خیبر پٹنگ ہسپتال میں دل کے آپریشن نہیں ہوتے۔ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں دل کے بڑے آپریشن نہیں ہوتے کیونکہ لوگوں میں mortality rate اتنا بڑھ گیا ہے اور یہ آپ ابھی بھی چیک کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اس پر گزارش ہے بلکہ میں میڈیکل profession کی بقا کے لئے آپ سے humble request کرتا ہوں کہ خدا را مزید ایک موقع دیں، اس بل کو Select Committee کے حوالے کریں اور اس پر further consider کریں۔ بہت شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ

تم نے ہر کھیت میں انسانوں کے سر بوئے ہیں

اب زمین خون اُگتی ہے تو شکوہ کیسا

جناب سپیکر! انگلش کے تین الفاظ hurry, worry and curry ایسے ہیں جو انسان کو ہمیشہ تباہ کر دیتے ہیں۔ میں ڈاکٹر صاحبہ کو تب سے جانتا ہوں جب ہم پڑھتے تھے، کام کرتے تھے اور جب انہوں نے پی ایم اے بنائی۔ انہوں نے اُس وقت سب کو کہا بلکہ اب بھی کہتی ہیں کہ ان کے لئے سب کچھ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ان کا وعدہ یہ تھا کہ ہم ایک کروڑ نوکریاں اور پچاس لاکھ گھر دیں گے لیکن یہ بہت بڑی فوج بے روزگاروں کی پیدا کرنے جا رہے ہیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی کہ ان کو ہر معاملے میں اور خاص طور پر اس ہیلتھ کے معاملے میں جلدی کیوں ہے؟

جناب سپیکر! دوسرا معزز وزیر قانون نے فرمایا تو یہ اپنے سیکرٹری قانون سے پوچھیں کہ کیا پچھلے دس سال بھرتیاں نہیں ہوتی رہیں، اگر نہ ہوتی رہی ہوں تو مجھے جو مرضی سزا دیں میں اس کے لئے تیار ہوں لیکن یہ بات کہنا کہ آپ نے دس سال میں کوئی آدمی بھرتی ہی نہیں کیا تو یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ اس طرح ان کے پاس کوئی job سیکیورٹی نہیں رہے گی۔ آپ کل پنجاب بھر میں دیکھیں گے کہ سڑکوں پر کیا ہو گا بلکہ ڈاکٹروں کے ساتھ پیرامیڈیکل سٹاف بھی سڑکوں پر آئے گا۔ چونکہ آپ نے فرما دیا ہے تو آپ کا حکم سر آنکھوں پر لیکن آج بھی عدالت عالیہ میں عابد ساقی ایڈووکیٹ کے ذریعے سے ایک decision pending ہے اور جج صاحب نے کل کے لئے ان کو طلب کیا ہے۔ یہ تھوڑے دنوں کے لئے اس قانون کو linger on کر لیں تاکہ تمام سٹیک ہولڈرز کی رائے بھی آجائے۔ پہلے انہوں نے ہسپتالوں میں مفت پرجی بند

کی پھر ادویات مہنگی کیں اور ابھی پتا نہیں مزید کیا کیا کریں گے؟ ٹیچنگ ہسپتالوں میں بچے دُور دراز سے آکر پڑھتے ہیں لیکن اس سے وہاں کی ساری فضا خراب ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے پنجاب میں بے روزگاروں کو بڑے پیمانے پر پیدا کر دیں گے۔ یہ بار بار خیر بختو نحو کی بات کرتے ہیں حالانکہ جو تجربہ وہاں پر ناکام ہوتا ہے اس کو یہاں لے آتے ہیں کہ ہم یہ تجربہ پنجاب میں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے humble submission ہے کہ آپ اپنا اختیار استعمال کرتے ہوئے اس کو چار یا دس دن کے لئے prolong کر دیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ابھی آپ کی مزید ایک مہینہ گورنمنٹ رہ جائے گی لہذا اس کو تھوڑا prolong لازمی کریں تاکہ آپ بے روزگاروں کی جو فوج پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ کم از کم نہ ہو اور لوگوں کو job کی security and surety ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میری ڈاکٹر صاحبہ سے humble submission ہے کہ آپ مہربانی فرما کر اس پر غور فرمائیں۔ کہتے ہیں کہ:

کشکول میں جس روز کوئی بھیک نہ ہوگی
وہ رات میری قوم پر تاریک نہ ہوگی
اُس قوم کے ماتھے پر لکھی ہے تباہی
جس قوم کے مکتب کی فضا ٹھیک نہ ہوگی

جناب محمد وارث شاہ: جناب سپیکر! ہمارے ایک ممبر نے بولنا ہے۔

جناب سپیکر: باقی ممبران اگلی تزامنیم پر بول لیں کیونکہ آگے کافی تزامنیم ہیں۔ جی، جناب محمد بشارت راجہ! آپ اس کا جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں دونوں معزز ممبران نے کوئی نئی بات نہیں کی لیکن ڈاکٹر صاحب جن خدشات کا اظہار فرما رہے تھے کاش پچھلے دس سال آپ نے ان خدشات پر کام کیا ہوتا۔

جناب سپیکر! میں political بات نہیں کرنا چاہتا۔ قومی اسمبلی میں آپ کا اقتدار رہا ہے جبکہ صوبے میں دس سال آپ کا اقتدار رہا ہے اور دس سال کے بعد آپ کے ہسپتالوں کی حالت یہ تھی کہ خود میاں محمد نواز شریف کو اپنے علاج کے لئے باہر جانا پڑا۔ یہ ہماری کارکردگی پر سوالیہ نشان نہیں ہے۔ ہماری کارکردگی پھر بھی دیکھیں کہ جتنے دن وہ سروسز ہسپتال میں رہے ان کے پاس ہماری ہیلتھ منسٹر صاحبہ جاتی رہیں اور میاں محمد نواز شریف نے جاتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا کہ ان کی موجودگی میں بہترین علاج ہوا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ میرے کہنے کی بات نہیں ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ باتیں وہ ہیں جن کا حقیقت کے ساتھ تعلق ہے اور ان کو آپ deny نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں ریکورڈیشن کی بات ہوئی ہے تو ریکارڈ اس بات کا شاہد ہے کہ کس دور میں ہوئی لیکن ایک سوالیہ نشان ضرور پیدا ہوتا ہے جیسے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ یہ ریکورڈیشن پچھلی گورنمنٹ کے دور میں move ہوئی تھی تو پھر نااہلی کس کی تھی جو اپنی ریکورڈیشن کو clear نہیں کروا سکے؟ یہ اپنے دور میں کروا لیتے۔
خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! یہ ریکارڈ طلب کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ یہاں پر job سکیورٹی کی بات کی گئی ہے تو میں پھر آپ سے گزارش کروں گا کہ آئیں، ہمارے ساتھ بیٹھیں اور اس بل میں کوئی ایک جگہ بتادیں جہاں پر job سکیورٹی کے خلاف کوئی بات شامل کی گئی ہو۔ میں نے سپیکر صاحب کو پہلے گزارش کی کہ stakeholders کے ساتھ ہماری چار meetings ہوئی ہیں اور بل کے concept پر کسی کو اعتراض نہیں ہے۔ جن باتوں پر ان کا اعتراض تھا ان کو ہم لے کر آئے ہیں اس لئے آپ کو بھی بل کے concept پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ اگر آپ نے مخالفت برائے مخالفت کے طور پر اس بل پر اعتراض کرنا ہے تو وہ آپ کا right ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہم بہتری کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے پیش نظر صرف ایک اصول ہے کہ اگر حکومت پیدا دیتی ہے تو پھر حکومت یہ اختیار رکھتی ہے کہ ہم نے performance لینی ہے۔ جس کی performance اچھی نہیں ہوگی وہ چلا جائے گا اور کسی کا بھی service structure اس بل سے disturb نہیں ہونے جارہا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ service structure کے حوالے سے جو بھی وضاحت ضروری تھی وہ اس بل میں دی گئی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی پہلے دیکھ چکی ہے اور آپ ابھی فرما رہے ہیں کہ اس بل کو Select Committee کے سپرد کر دیا جائے تو اس کمیٹی میں بھی آپ ہی ہوں گے۔ جس طرح سٹینڈنگ کمیٹی میں آپ لوگ تھے تو Select Committee میں بھی آپ ہی ہوں گے۔

جناب سپیکر! اگر آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں کوئی تجاویز نہیں دے سکے تو پھر Select Committee میں آپ نے کیا تجاویز دینی ہیں اس لئے میری گزارش تھی کہ اس بل کو consideration کے لئے take up کیا جائے۔ شکریہ

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be referred to a select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th April 2020.

1. Mr Tanveer Aslam Malik, MPA
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, MPA
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha, MPA
4. Mr Jahangir Khanzada, MPA
5. Rana Muhammad Afzal, MPA
6. Ms Bushra Anjum Butt, MPA
7. Mr Saeed Akbar Khan, MPA

8. Mr Ali Akhtar, MPA
9. Mr Ghazanfar Abbas, MPA
10. Mr Muhammad Waris Aziz, MPA
11. Mr Saeed Ahmad, MPA
12. Ms Uzma Kardar, MPA"

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(اذان عشاء)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment from the Law Minister. He may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

In the said Bill, in Clause 3, in sub-clause (2), for the full stop at the end a Colon shall be substituted, and there after the following proviso shall be added:

"Provided that a Medical Teaching Institution shall not dispose of an immoveable property without permission of the Government."

MR SPEAKER: The motion moved is:

In the said Bill, in Clause 3, in sub-clause (2), for the full stop at the end a Colon shall be substituted, and there after the following proviso shall be added:

"Provided that a Medical Teaching Institution shall not dispose of an immoveable property without permission of the Government."

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر آپ کی طرف سے کوئی ترمیم نہیں آئی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں ابھی question put کر رہا ہوں۔

Now, the question is:

In the said Bill, in Clause 3, in sub-clause (2), for the full stop at the end a Colon shall be substituted, and there after the following proviso shall be added:

"Provided that a Medical Teaching Institution shall not dispose of an immoveable property without permission of the Government."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from the Law Minister. He may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

In the said Bill, in Clause 5, for sub-clause (5), the following shall be substituted:

"(5) No member of the Policy Board shall be a member of any Board concurrently."

MR SPEAKER: The motion moved is:

In the said Bill, in Clause 5, for sub-clause (5), the following shall be substituted:

"(5) No member of the Policy Board shall be a member of any Board concurrently."

Now, the question is:

In the said Bill, in Clause 5, for sub-clause (5), the following shall be substituted:

"(5) No member of the Policy Board shall be a member of any Board concurrently."

(The motion was carried.)

The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik,

Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneez Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کی پارلیمانی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا۔
جناب سپیکر: آپ پہلے اپنی ترمیم move کریں ناں۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (9), for the words "elected in such manner as may be prescribed", the words "appointed by the Chief Minister of Punjab" be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (9), for the words "elected in such manner as may be prescribed", the words "appointed by the Chief Minister of Punjab" be substituted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! اب آپ بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کر دوں کہ آپ ہمیں بات کرنے کا پورا موقع نہیں دے رہے جس کی آپ سے شکایت ہے کہ پارلیمانی history میں یہ کبھی نہیں ہوا کہ ترامیم آئی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ بات آپ غلط کر رہے ہیں بلکہ میں آپ کو بات کرنے کا پورا موقع دے رہا ہوں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے یہ بات کر دی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ اصول کی بات کریں ناں۔ میں آپ کو بات کرنے کا پورا موقع دے رہا ہوں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے اور اس سے پہلے بھی میں نے ہمیشہ پورا موقع دیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں اور آپ ریکارڈ پر لے آئیں۔ ہماری ترامیم kill کر دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ وہ آپ کی ترامیم نہیں ہو سکتی تھیں اور وہ ترامیم تھیں ہی نہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہماری دی گئی ترامیم کو دفتر kill ہی نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں، اس پر بحث تو نہ کریں کیونکہ آپ کا ہی وقت ضائع ہو رہا ہے اور میرا تو کچھ نہیں جا رہا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔ یہ جو 5 Clause کی (9) Sub clause،

The Policy Board shall have a Chairperson who shall
be elected in such manner as may be prescribed.

جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ عرض کر دوں کہ یہ جو بورڈ بن رہا ہے اور وزیر قانون فرما رہے تھے کہ ہم کوئی changes نہیں لارہے بلکہ سکیورٹی یا life کو کسی طرح بھی کوئی threat نہیں ہو گا۔ جب یہ گورننگ بورڈ بن جائے گا اور یہ پالیسی بورڈ بن جائے گا تو جو below poverty line لوگ ہیں جن کے پاس پیسے نہیں ہیں وہ یہاں آکر اپنا علاج نہیں کروائیں گے چونکہ اس کی کوئی surety نہیں ہے کیونکہ اس وقت بورڈ پر depend کرے گا کہ جتنے پیسے حکومت پنجاب ان کو medicine کے یا دوسرے provide کرے گی وہ دیں گے۔

جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے پہلے کہا کہ ایمر جنسی میں medicines بند کر دی ہیں، ٹیسٹ بند کر دیئے ہیں، پرچی بند کر دی ہے تو میں اس حوالے سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بالکل 180 ڈگری پر پنجاب حکومت کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! یہ جو بورڈ ہو گا یہاں یہ ہے کہ be elected اب بورڈ کے ممبران جو ہوں گے ان میں سے ایک چیئر مین elect ہو گا جو کہ ایک cartel بنے گا اور وہاں cartel بنا کے انتہائی خطرناک کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اس میں اگر یہ کرنا ہی چاہتے ہیں تو پھر کم از کم وزیر اعلیٰ کی interference رکھیں۔

جناب سپیکر! اس بل میں ہم نے ترمیم دی ہے کہ وہ appointed by Chief Minister ہونا چاہئے تو یہ ہماری اس ترمیم کو accept کریں اور یہ بورڈ میں election نہ کروائیں کم از کم وزیر اعلیٰ کا کنٹرول رکھنے کے لئے تاکہ وزیر اعلیٰ خود اس کو مانیٹر کرتا رہے اور یہ free for all نہ ہو جائے۔ یہ پرائیویٹ لوگ آرہے ہیں جو کل گورنمنٹ کی بات ہی نہیں سنیں گے۔ شکریہ جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد نے بات life security اور threats سے شروع کی اور واپس آکر بورڈ کے اختیار پر آگئے۔ ہم نے اس پر democratic طریقہ اختیار کیا ہے اس پر بورڈ بنے گا بورڈ اپنے میں سے جس کو مرضی رکھ لے۔ ہم بھی یہ اختیار وزیر اعلیٰ کو دے سکتے تھے۔ اگر ہم وزیر اعلیٰ کو یہ اختیار دیتے تو پھر انہوں نے کہنا تھا کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا یہ elected لوگوں کے پاس ہونا چاہئے تھا۔ ہم نے یہاں پر ایک جمہوری عمل کو اپنانے کی کوشش کی ہے۔ بورڈ والے اپنے میں سے

جس کو مناسب سمجھیں گے لگا دیں گے اس لئے یہ ترمیم نامناسب ہے میری استدعا ہوگی کہ اس کو رد فرمایا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (9), for the words "elected in such manner as may be prescribed", the words "appointed by the Chief Minister of Punjab" be substituted."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration.

There is an amendment from the Law Minister. He may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

In the said Bill, in Clause 6, after sub-clause (2), the following new sub-clause (3) shall be added:

"(3) In order to carry out its functions under subsection (1), or in public interest, the Policy Board may:

- a) call for record of any proceedings, any document or any person related to a Medical Teaching Institution for examination and inspection;

- b) order an inquiry into any matter related to a Medical Teaching Institution to be conducted by any person; and
- c) issue a direction to the Board, and the Board shall comply with such direction:

Provided that in case of any difference of opinion between the Policy Board and the Board regarding a direction by the former, the matter shall be referred to the Government for decision which shall be final."

MR SPEAKER: The motion moved is:

In the said Bill, in Clause 6, after sub-clause (2), the following new sub-clause (3) shall be added:

"(3) In order to carry out its functions under subsection (1), or in public interest, the Policy Board may:

- a) call for record of any proceedings, any document or any person related to a Medical Teaching Institution for examination and inspection;
- b) order an inquiry into any matter related to a Medical Teaching Institution to be conducted by any person; and
- c) issue a direction to the Board, and the Board shall comply with such direction:

Provided that in case of any difference of opinion between the Policy Board and the Board regarding a direction by the former, the matter shall be referred to the Government for decision which shall be final."

Now, the question is:

In the said Bill, in Clause 6, after sub-clause (2), the following new sub-clause (3) shall be added:

"(3) In order to carry out its functions under subsection (1), or in public interest, the Policy Board may:

- a) call for record of any proceedings, any document or any person related to a Medical Teaching Institution for examination and inspection;
- b) order an inquiry into any matter related to a Medical Teaching Institution to be conducted by any person; and
- c) issue a direction to the Board, and the Board shall comply with such direction:

Provided that in case of any difference of opinion between the Policy Board and the Board regarding a direction by the former, the matter shall be referred to the Government for decision which shall be final."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar , Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

MR BILAL FAROOQ TARAR: Mr Speaker! I move:

That in Clause 7 of the Bill:

- (i) sub-clause (4), be omitted;
- (ii) in sub-clause (5), the word "once" be added at the end;
- (iii) in sub-clause (8), the words "Nomenclature and minimum standards of qualification and experience in the relevant field for the members

of board should be pre-defined" be added at the end; and

(iv) for sub-clause (9) the following be substituted:

"(9) The Chairperson shall be appointed by Chief Minister of the Punjab."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 7 of the Bill:

(i) sub-clause (4), be omitted;

(ii) in sub-clause (5), the word "once" be added at the end;

(iii) in sub-clause (8), the words "Nomenclature and minimum standards of qualification and experience in the relevant field for the members of board should be pre-defined" be added at the end; and

(iv) for sub-clause (9) the following be substituted:

"(9) The Chairperson shall be appointed by Chief Minister of the Punjab."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، جناب بلال فاروق تارڑ!

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! شکریہ۔ جو سیشن 7 ہے this relates to Board of

Governors اور سب سیشن 4 کہہ رہا ہے کہ:

(4) No member of the Board shall be a Government servant. Sir what this does effectively is that disassociates the Government with the Health sector.

یہ اکیلی ایک کلاز نہیں ہے بلکہ بے تحاشا اس طرح کی کلاز ہیں۔

Providing healthcare facilities to citizens of Pakistan is a fundamental responsibility of the government.

جناب سپیکر آج گورنمنٹ یہ کہہ رہی ہے کہ ہم ہیلتھ کیئر facilities بھی provide نہیں کر سکتے۔ ایک زمانے میں جناب عمران خان نے یہ کہا تھا کہ آپ تھانوں کے SHOs کے لئے بھی الیکشن کروائیں اور جو الیکشن جیت کر آئے اسے ایس ایچ او لگا دیا جائے پھر لاء اینڈ آرڈر maintain کرنا اس کی responsibility بن جائے گی۔ یہ صوبے میں کوئی نیا قانون متعارف نہیں کرایا جا رہا ہے یہ replica ہے اس قانون کا جو پہلے ہی خیبر پختونخوا میں 16-2015 سے نافذ العمل ہے۔ آپ جب بھی کوئی نیا قانون لے کر آتے ہیں یا کوئی نیا نظام لے کر آتے ہیں تو آپ کو اس کے pros and cons کو ایک دفعہ way کر لینا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ خیبر پختونخوا کے ہیلتھ نظام کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اگر ہم صرف لیڈی ریڈنگ ہسپتال جو پشاور کا سب سے بڑا ہسپتال ہے اس کو اپنے سامنے رکھیں اور یہ دیکھیں کہ وہاں کس طرح کے حالات ہیں۔ جنوری 2018 میں لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں متعدد بچے وفات پا جاتے ہیں کیونکہ وہاں پر آکسیجن موجود نہیں ہے۔ یہ بچے نمونیا کے شکار تھے جن کے لئے آکسیجن ضروری تھی لیکن وہ وہاں موجود نہیں تھی something as basic as oxygen لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں اپریل 2019 سے heart surgery بند ہے، وہ کیوں بند ہے کیونکہ وہاں مشینری نہیں ہے اور مشینری کیوں نہیں ہے کیونکہ مشینری procure کرنے کے لئے ان کے پاس فنڈز نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! یہ مثال میں یہاں اس لئے quote کر رہا ہوں کہ خدا نخواستہ جب یہ نظام ہم اس صوبے میں لاگو کریں گے تو اس طرح کے واقعات کل کو ہمارے سامنے بھی آئیں گے۔ جب اس طرح کے واقعات آئیں گے تو پھر ہم یہاں پر توجہ دلاؤ نوٹسز جمع کروائیں گے۔ جہاں تک

medical profession کی بات ہے پچھلے سال لیڈی ریڈنگ ہسپتال میدان جنگ کا منظر پیش کر رہا تھا اور یہ کوئی ایک دفعہ نہیں ہوا بلکہ متعدد بار ہو چکا ہے۔ وہاں پر ہڑتالیں ہوئی ہیں، وہاں پر دفعہ 144 لگی ہے اور ڈاکٹروں پر تشدد کیا گیا ہے۔ جو ماڈل ہم خیبر پختونخوا سے پنجاب میں لے کر آ رہے ہیں وہ تو پہلے ہی بہت خستہ حالت میں ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ کا کنٹرول اس پالیسی بورڈ میں بھی ہونا چاہئے اور بورڈ آف گورنرز میں بھی ہونا چاہئے۔ ہم نے ایک ترمیم جمع کروائی تھی جس میں یہ گزارش کی گئی تھی کہ PPSC کے ذریعے جو appointment کا طریق کار پہلے ہی رائج ہے اس کو یہاں قائم رکھا جائے۔ اس ترمیم کو kill کر دیا گیا ہے۔ اس میں سٹیک ہولڈرز، ڈاکٹرز یا عوام ہیں۔ ڈاکٹرز کی سنی گئی اور نہ 167 عوام کے وہ نمائندے جو اس سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کی سنی گئی ہے۔ اس ترمیم کو kill کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس پر مزید deliberation کی جائے نہ صرف ڈاکٹرز بلکہ اس ہاؤس کے معزز ممبران کو بھی ایک fair chance دیا جائے۔

جناب سپیکر! ہمیں پچھلے دس سال یہی سنایا گیا کہ ہیلتھ پر پیسے خرچ کئے جائیں، ایجوکیشن پر پیسے خرچ کئے جائیں اور جب یہ موقع تحریک انصاف کی حکومت کے پاس آیا کہ وہ ہیلتھ اور ایجوکیشن پر پیسے خرچ کرے تو سب سے پہلے انہوں نے ہیلتھ سیکٹر سے اپنی جان چھڑالی ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ پرائیویٹ لوگ اور پرائیویٹ بورڈ آف گورنرز ہیلتھ سسٹم کو چلائیں گے، ہسپتالوں کو چلائیں گے اور autonomy اچھی چیز ہے لیکن ان کا فنانشل پلان کیا ہے؟

جناب سپیکر! اگر یہ ہسپتالوں کو financial autonomy دینے جارہے ہیں تو وہ پیسے کہاں سے generate کریں گے؟ اس کا سادہ سا جواب ہے کہ وہ یہ پیسے عوام کی جیب سے recover کریں گے۔ یہ نظام ہمیں قابل قبول نہیں ہے۔ یہ پرائیویٹ لوگوں کی ذمہ داری نہیں ہے، یہ State کی ذمہ داری ہے اور اس گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی primary responsibility ہے کہ آپ ایجوکیشن، ہیلتھ میں اور آپ لاء اینڈ آرڈر maintain کریں۔ Where are we going to draw the line. اپنے educational institutions بھی پرائیویٹ لوگوں کو دے رہے ہیں، ہم اپنے ہسپتال

بھی پرائیویٹ لوگوں کو دے دیں اور جیسے میں نے پہلے example quote کیا کہ ہم اپنے تھانے بھی پرائیویٹ لوگوں کو دے دیں تو پھر State کی کیا responsibility ہے، State کا کیا کام ہے اور گورنمنٹ کا کیا کام ہے؟ یہ example ہمارے پاس پہلے بھی موجود ہے۔ PKLI جیسا ایک شاندار ادارہ جو کہ پنجاب میں established کیا گیا۔ میاں محمد شہباز شریف نے اس کے لئے بڑی محنت کی اور اس ادارے کی ضرورت تھی۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ ہیلتھ سیکٹر کے بہت زیادہ آفیسرز پچھلے دور میں وزیر اعلیٰ آفس میں رہے ہیں، بے تحاشا لوگ وزیر اعلیٰ آفس میں financial assistance کی درخواست دیتے تھے وہ کیوں دیتے تھے کہ ہم لیور ٹرانسپلائٹ کرانا چاہتے ہیں اور پاکستان میں facility موجود نہیں ہے۔ ہمیں اس کے لئے پیسے دیئے جائیں اور اس میں لاکھوں اور کروڑوں روپے دیئے جاتے تھے تاکہ یہ بیرون ملک جا کر اپنا علاج کرا سکیں۔ ہم ایسے اداروں کو بھی independent کر رہے ہیں this is duty of the government کہ وہ لوگوں کا علاج کریں اور لوگوں سے پیسے لیں۔ جب وہ لوگوں سے پیسے لیں گے تو آپ کو پتا ہے کہ پاکستان میں جو حالات ہیں اور اب جتنی مہنگائی ہو چکی ہے آپ یہ کیسے expect کرتے ہیں کہ لوگ اپنی جیب سے اس علاج کا خرچہ اٹھائیں گے؟

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ وہ بات ٹھیک ہے وزیراعظم بہت زیادہ insist کر رہے ہیں کہ اس قانون کو introduce کرایا جائے لیکن as a model جو کچھ خیبر پختونخوا میں ہوا ہے ہمیں اس سے سبق سیکھنا چاہئے۔ کہیں ہمارے ہیلتھ کے نظام کا بھی وہی حال نہ ہو۔ میری ایک اور گزارش ہے کہ یہ 8-sub clause ہے۔۔۔

جناب سپیکر! ابھی 7-sub clause under consideration ہے اسی پر بات کریں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! اسی کا 8-sub clause ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! بات کر لیں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! اس سے پہلے sub clause-5 بھی ہے جس میں کہتے ہیں کہ:

(5) A member shall, unless otherwise directed by the Chief Minister, hold office for a period of three years and be eligible for reappointment.

جناب سپیکر! اس میں ہماری گزارش ہے کہ اس کی reappointment once کر دیں چونکہ اس ملک اور اس نظام میں ہوتا یہ ہے کہ جب کسی بندے کو آپ ایک دفعہ appoint کرتے ہیں اس کے بعد دوبارہ reappointment کا option دے دیتے ہیں تو لوگ اس ادارے پر اپنی اجارہ داری قائم کر لیتے ہیں جو کہ کسی بھی public institution پر ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے فیڈرل لیول پر Pakistan Medical and Dental Council میں یہ معاملہ ہو چکا ہے اور فیڈرل گورنمنٹ کا بڑا برا experience رہا ہے کہ کسی ایک شخص کی وہاں پر اجارہ داری قائم کی جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ sub clause-8 بھی ہے جس میں ہے کہ:

(8) The members of the Board shall be reputed members of society, and eminent technical and professional persons in their respective fields in the areas of law, regulation, finance, management, medical services, medical education and patient care.

جناب سپیکر! اس میں گزارش ہے کہ:

The words nomenclature and minimum standards of qualification and experience in the relevant field for the members of board should be pre-defined

جناب سپیکر! صرف یہ کہنا کہ یہ لوگ تجربہ کار ہوں یہ کافی نہیں ہے اس میں کوئی specific رولز بنادیئے جائیں کہ کتنا تجربہ ہو، کس فیلڈ میں، کتنے سالوں کا ہو، کس طریقے کا ہو اور ان لوگوں کی qualifications کیا ہو؟ (9) and at the end in sub-clause اور آخر میں لکھا ہے کہ:

"That The Chairperson shall be elected by the members of the Board through voting from amongst themselves, and the Chairperson shall preside over the Board meetings and in case of his absence, the Chairperson may nominate a board member as acting Chairperson or if he has not done so, the members present shall elect an acting Chairperson for that meeting

جناب سپیکر! اس میں گزارش ہے کہ:

That the Chairperson shall be appointed by Chief Minister of the Punjab."

جناب سپیکر! یہ انتہائی ضروری ہے وزیر اعلیٰ کی oversight، وزیر اعلیٰ کا کنٹرول، وہ صوبے کا Chief Executive ہے اس کو آپ اس طرح ہیلتھ سیلٹر سے پکڑ کر disassociate نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ایک بار پھر اس کو deliberate کیا جائے، stakeholders کو board on لیا جائے اور اس کے بعد یہ لاء پاس کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس میں، میں پہلی گزارش تو یہ کرنا چاہوں گا کہ جو ہمارے معزز دوست اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ They should confine themselves to the relevant amendment جو انہوں نے ترامیم دی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پوری پالیسی کو discuss کرنا کسی طور پر مناسب نہیں ہے کہ آپ پوری تقریر کر دیں۔ میں آپ سے انتہائی احترام کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو آپ نے ابھی 8-sub clause پڑھی ہے اس میں مجھے آپ کوئی ایک لفظ قابل اعتراض بتادیں؟ دوسرا آپ رولز کے بارے میں فرما رہے تھے تو رولز ہمیشہ law بننے کے بعد بنائے جاتے ہیں۔ پہلے رولز نہیں بنتے رولز بعد میں بنتے ہیں اور law پہلے بنتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں انتہائی معذرت کے ساتھ جناب سپیکر کی توجہ چاہتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ نے خیبر پختونخوا، Lady Reading Hospital اور دوسری بہت سی مثالیں دی ہیں۔ کاش ایک لمحے کے لئے آپ کے دور میں پی آئی سی میں کتنے لوگ غلط دوائی کی وجہ سے مرے تھے؟ 100 سے زیادہ لوگ مرے تھے۔ اپنی نااہلیوں کو چھپانے کے لئے دوسروں کی نااہلی کی بات کرنا مناسب نہیں، آپ یہ نہ کریں۔ آپ خود دیکھیں کہ آپ کے دور حکومت میں کیا ہوا ہے؟ کسی بھی ہسپتال میں، کہیں 100 سے زیادہ لوگ غلط دوائی کی وجہ سے مرے ہیں اور سرکاری ہسپتال میں مرے ہوں؟ اور ہمارے وزیر اعلیٰ کے کان پر جوں بھی نہ رینگیں ہوں، یہ آپ لوگوں کا احساس ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اس کی foreign سے investigations ہوئی تھیں۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و ہیٹ المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! کیا foreign والوں نے یہ کہا کہ ہم نے مارا ہے اور میاں محمد شہباز شریف نے نہیں مارا؟ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جب ہمیں relevant ہونے کی تلقین کر رہے ہیں تو خود منسٹر صاحب بھی ترائم سے متعلق relevant کیوں نہیں رہتے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ جناب محمد وارث شاد! یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ بیٹھ جائیں۔ جب آپ سارے بول رہے تھے تو یہاں سے کوئی نہیں بولا۔ آپ اگلی ترائم پر جواب دے دینا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ relevant بات کریں، ترامیم پر بات کریں تو ہم جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ یہ باتیں نااہلی کی کرتے ہیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! کیا تیار ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا مائیک بند کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہ رہا تھا کہ یہ نامناسب ترامیم ہے ہم اس کو oppose کرتے ہیں۔ آپ سے استدعا ہے کہ اس کو رد فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

Now, the question is:

That in Clause 7 of the Bill:

- (i) sub-clause (4), be omitted;
- (ii) in sub-clause (5), the word "once" be added at the end;
- (iii) in sub-clause (8), the words "Nomenclature and minimum standards of qualification and experience in the relevant field for the members of board should be pre-defined" be added at the end; and
- (iv) for sub-clause (9) the following be substituted:
"(9) The Chairperson shall be appointed by Chief Minister of the Punjab."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration.
There is an amendment from the Law Minister. He may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

In the said Bill, in Clause 8, after sub-clause (3), the
following new sub-clause (4) shall be added:

"(4) Notwithstanding anything contained in the Act
or any other law for the time being in force, the
Chief Minister, May on his own motion, or on
recommendation of the Policy Board, dissolve
the Board."

MR SPEAKER: The motion moved is:

In the said Bill, in Clause 8, after sub-clause (3), the
following new sub-clause (4) shall be added:

"(4) Notwithstanding anything contained in the Act
or any other law for the time being in force, the
Chief Minister, May on his own motion, or on
recommendation of the Policy Board, dissolve
the Board."

Now, the question is:

In the said Bill, in Clause 8, after sub-clause (3), the
following new sub-clause (4) shall be added:

"(4) Notwithstanding anything contained in the Act
or any other law for the time being in force, the
Chief Minister, May on his own motion, or on

recommendation of the Policy Board, dissolve the Board."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 9 to 13

MR SPEAKER: Now, Clauses 9 to 13 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 9 to 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan,

Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneez Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! اب کوئی اور ممبر ترمیم move کر لے۔ خواجہ سلمان رفیق! ترمیم move کر لیں۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

That in Clause 14 of the Bill, in sub-clause (2), para (i) be omitted and remaining paras be renumbered accordingly.

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 14 of the Bill, in sub-clause (2), para (i) be omitted and remaining paras be renumbered accordingly.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ نے oppose کیا ہے۔ اب آپ بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ:

The management committee shall subject to delegation of powers by the board, appoint or terminate any employee of Medical Teaching Institution in accordance with the rules and regulations.

جناب سپیکر! ابھی میں نے اپنی general amendment میں عرض کیا تھا کہ یہ categorically employees کے ساتھ انتہائی زیادتی ہو رہی ہے، ڈاکٹرز کے ساتھ، پیرامیڈیکس کے ساتھ، نرسز کے ساتھ تو یہ جو ان کی job سیکیورٹی تھی سول سروس ایکٹ 1974 کے تحت تھی وہ اب یہ سارا کچھ اٹھا کر Governing Board کے تحت کر رہے ہیں تو ان کی security of job خطرے میں پڑھ گئی ہے۔ اس میں ہم نے یہ تھوڑی سی کوشش کی ہے اگر وزیر قانون اس پر ہمارا ساتھ دیں کہ کم از کم Governing Board کو یہ powers مت دیں ورنہ ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکس یہ سارے کے سارے صبح سے شام تک Governing Board کے جو لوگ ہوں گے ان کی خوشامدیں کریں گے اور ادھر سفارشی لڑاتے پھریں گے۔ کم از کم اس بل سے یہ کلاز نکال دیں اور ان کو اسی سول سروس ایکٹ کے تحت رہنے دیں۔ اُس میں ان کے tribunal بنے ہوئے ہیں اگر کوئی نوکری سے نکالا جاتا ہے تو وہ tribunal میں چلا جاتا ہے یہ حق بھی ڈاکٹر سے چھینا جا رہا ہے تو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک arbitrary clause ہے اس میں انتہائی زیادتی ہو رہی ہے جو ڈاکٹر، نرسز اور جتنا بھی عملہ serve کر رہا ہے ان کے ساتھ انتہائی زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! کم از کم اتنا تو کریں آپ اپنا پلڑا سارا اُس طرف ہی رکھتے ہیں آپ کچھ تھوڑا intervene کریں اور یہ بہت arbitrary clause ہے اس کو omit کریں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ یہ ہماری amendment accept کروادیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد نے بہت درد دل سے ترمیم پیش کی ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ اختیار Governing Board کو نہ دیں کاش یہ بھی بتا دیتے کہ یہ اختیار وہاں سے لے کر کس کو دیتے۔ اختیارات اُن سے لے لیں گے تو کدھر جائیں گے؟

جناب سپیکر! دوسری میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے درد دل رکھتے ہوئے کہا ہے کہ باقی اس کو renumber کر دیں تین کو چار پر لے جائیں اور چار کو پانچ پر لے جائیں۔ یہ تو ان کی ترمیم ہے میری استدعا ہوگی اس کو رد فرما کر آگے چلا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 14 of the Bill, in sub-clause (2), para (i) be omitted and remaining paras be renumbered accordingly.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration.

There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo Ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneez Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar.

جناب تنویر اسلم ملک کی اتنی ترامیم ہیں۔ کاش! خود آجاتے تو ایک ترمیم پر ہی بول لیتے۔

Any mover may move it.

جی، چودھری مظہر اقبال!

CHAUDHARY MAZHAR IQBAL: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 22 of the Bill, in sub-clause (14), proviso be omitted;

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! ابھی Clause 16 ہے۔
 چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں اگلی clause کی ترمیم پر بات کروں گا۔
 جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

That in Clause 16 of the Bill:

- (i) in sub-clause (2), after the word "reappointment", the word "once" be added.
- (ii) in sub-clause (3), for the words "may be prescribed" the words "ten years", be substituted.

اس میں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔

The motion moved is:

That in Clause 16 of the Bill:

- (i) in sub-clause (2), after the word "reappointment", the word "once" be added.
- (ii) in sub-clause (3), for the words "may be prescribed" the words "ten years", be substituted.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
 SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! اب آپ بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس میں کلاز 16 کی سب کلاز 2 اور سب کلاز 3 میں ہم نے ترمیم دی ہے۔ اس میں انہوں نے کیا ہے کہ:

The Hospital Director shall be eligible for reappointment, on such terms and conditions as the Board may determine

جناب سپیکر! اس میں ہم نے اتنا کیا ہے کہ اس میں ایک بندہ کو ہی نالگائے رکھیں کم از کم کوئی limitation ہونی چاہئے۔ ہم نے صرف once کیا ہے کہ اُس کو ایک دفعہ extension ملے گی کہ جو ہم نے سب کلاز 3 میں ترمیم دی ہے اور دوسری ترمیم میں ہم نے may be prescribed the words "ten years", be substituted یہ انہوں نے کلاز (3) 16 میں دیا ہے۔

The Hospital Director shall possess a recognized Master's Degree in Hospital Management or Health Services Management or Business Management or Public Health or Public Administration or any other relevant management qualification having experience of management in an organization or institution as may be prescribed

جناب سپیکر! اس میں ہم نے یہ کیا ہے کہ دس سال کم از کم کریں کیونکہ دس سال سے جو کم ہو گا چونکہ یہ اتنی بڑی post ہے experience کو specify کریں اوپر سب کلاز 2 میں ہم نے کہا ہے کہ extension once کریں نیچے ہم نے کہا ہے کہ دس سال کر دیں۔ بہت شکریہ جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! نامناسب تجویز ہے مہربانی فرما کر اس کو رد کیا جائے اور آگے چلا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 16 of the Bill:

- (i) in sub-clause (2), after the word "reappointment", the word "once" be added.
- (ii) in sub-clause (3), for the words "may be prescribed" the words "ten years", be substituted.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 17 to 21

MR SPEAKER: Now, Clauses 17 to 21 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 17 to 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from the Law Minister. He may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

In the said Bill, in Clause 22, for sub-clause (4), after the first proviso, the following second proviso shall be added:

"Provided further that the period of service of a civil servant working in a Medial Teaching Institution shall be counted towards his length of service."

MR SPEAKER: The motion moved is:

In the said Bill, in Clause 22, for sub-clause (4), after the first proviso, the following second proviso shall be added:

"Provided further that the period of service of a civil servant working in a Medial Teaching Institution shall be counted towards his length of service."

Now, the question is:

In the said Bill, in Clause 22, for sub-clause (4), after the first proviso, the following second proviso shall be added:

"Provided further that the period of service of a civil servant working in a Medial Teaching Institution shall be counted towards his length of service."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan,

Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneez Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

CHAUDHARY MAZHAR IQBAL: Mr Speaker! I move:

That in Clause 22 of the Bill:

- (i) in sub-clause (14), proviso be omitted;
- (ii) sub-clause (15), be omitted; and
- (iii) in sub-clause (16), for the words "Supreme Court" the words "Punjab Service Tribunal", be substituted.

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 22 of the Bill:

- (i) in sub-clause (14), proviso be omitted;
- (ii) sub-clause (15), be omitted; and
- (iii) in sub-clause (16), for the words "Supreme Court" the words "Punjab Service Tribunal", be substituted.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال! وزیر قانون نے oppose کر دیا ہے اب آپ بات کریں۔

CHAUDHARY MAZHAR IQBAL: Mr Speaker! I move:

Sub clause 14 of Clause 22 says that any employee aggrieved by a decision of the Board shall have the right to appeal to the Provincial Review Board:

Provided that a decision of termination by or upheld by Board shall not be suspended pending decision of the appeal by the Provincial Review Board. The next sub clause we will discuss it together,

Sub clause (15) of Clause 22 reads on enactment of the Act, all employment disputes as may be pending before any Court shall be transferred to the Review Board established by the Government under subsection (12).

Sub clause (16) of Clause 2 An appeal against a decision of the Provincial Review Board shall lie to the Supreme Court.

جناب سپیکر! یہ وہی پوائنٹس ہیں جو وزیر قانون کہہ رہے تھے کہ وہ پھر اپیل کہاں پر کریں گے؟ یہ پہلے سے recommended ہے وہ Services Tribunal and then onward to the High Court ان کا اپیل کرنے کا right رہنا چاہئے نہ کہ institutional board and provincial policy board تک ہی وہ محدود ہو کر رہ جائیں اور کس طرح court of law میں سے constitutional complaint board کیس واپس ٹرانسفر ہوں گے MTI کے those employee who will not opt for the MTI Act ایسے تو تمام cases وہیں پر رہیں گے لہذا ان کا یہ right ختم نہ کریں اس پر بار بار یہی بات ہو رہی ہے انہیں ہر level پر اپیل کا حق دیں۔ بہت شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔
 جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ اگلی ترمیم پر بات کر لیں۔ جی، وزیر قانون!
 وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!
 گزارش یہ ہے کہ اس میں باقاعدہ قانونی طریق کار وضع کیا گیا ہے اور ان کو باقاعدہ اپیل کا حق دیا گیا
 ہے اور کسی کو بھی اپیل کے حق سے محروم نہیں رکھا جا رہا ہے اس لئے میری استدعا ہوگی کہ اس
 ترمیم کو رد فرمایا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

That in clause 22 of the Bill:

- (i) in sub-clause (14), proviso be omitted;
- (ii) sub-clause (15), be omitted; and
- (iii) in sub-clause (16), for the words "Supreme Court" the words "Punjab Service Tribunal", be substituted.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration.
 There are two amendments in it. The first amendment is from the Law Minister. He may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

In the said Bill, in clause 23, in sub-clause (3), for the full stop at the end, a comma shall be substituted, and thereafter, the expression "which shall also govern the ratio between private and public practice of an individual consultant." shall be inserted.

MR SPEAKER: The motion moved is:

In the said Bill, in clause 23, in sub-clause (3), for the full stop at the end, a comma shall be substituted, and thereafter, the expression "which shall also govern the ratio between private and public practice of an individual consultant." shall be inserted.

Now, the question is:

In the said Bill, in clause 23, in sub-clause (3), for the full stop at the end, a comma shall be substituted, and thereafter, the expression "which shall also govern the ratio between private and public practice of an individual consultant." shall be inserted.

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-

ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

That in clause 23 of the Bill, after the existing sub-clause (12) the following new sub-clause (13), be added:

"(13) Instituion based practice shall be started after development of new infrastructure."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in clause 23 of the Bill, after the existing sub-clause (12) the following new sub-clause (13), be added:

"(13) Instituion based practice shall be started after development of new infrastructure."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! اب آپ اس ترمیم پر بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں پچھلی ترمیم پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ this is last but not least آج مجھے تھوڑا سا تعجب ہوا ہے because the worthy Law Minister is very competent لیکن آج جو انہوں نے پچھلی ترمیم پاس کی ہے وہ ہم نے unconstitutional work کیا ہے جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ review board کے بعد ڈائریکٹ سپریم کورٹ جائیں گے جس طرح بھٹو صاحب سے انہوں نے سیشن ٹرائل لے لیا تھا اور ان کا ہائی کورٹ سے ٹرائل ہوا تھا اسی طرح انہوں نے ہائی کورٹ اور دوسرے جو اختیارات ہیں میری ذاتی دانست کے مطابق as a student of law اس میں جو review ہو رہا ہے اس کے مطابق ڈائریکٹ سپریم کورٹ میں نہیں بلکہ ہائی کورٹ میں پہلے جانا چاہیے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس میں وہ جا ہی نہیں سکتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر کو اس وقت اعتراض کرنا چاہئے تھا جب وہ ترمیم گزر چکی ہے اب ان کو یاد آیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے اس وقت بھی کھڑے ہو کر بات کی تھی۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر اس وقت آپ نے بات کی ہوتی تو اس میں آپ کا موقف آنا چاہئے تھا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہر حال یہ unconstitutional کام ہوا ہے۔ یہ کورٹ میں challenge ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد نے جو ترمیم پیش کی ہے میں اس پر بات کروں گا کہ وہ نامناسب ہے اس لئے ان کی اس ترمیم کو رد فرمایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے بات ہو گئی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے تو اس ترمیم پر بات ہی نہیں کرنے دی گئی۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 23 of the Bill, after the existing sub-clause (12) the following new sub-clause (13), be added:

"(13) Institution based practice shall be started after development of new infrastructure."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 24 to 33

MR SPEAKER: Now, Clauses 24 to 33 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 24 to 33 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long
Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions
(Reforms) Bill 2019, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions
(Reforms) Bill 2019, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Medical Teaching Institutions
(Reforms) Bill 2019, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Agricultural Marketing
Regulatory Authority (Amendment) Bill 2019. First reading starts.
Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Agriculture on 18th November 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Agriculture on 18th November 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Agriculture on 18th November 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی سے پاس نہیں ہوا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! رولز کے مطابق اس بل کو پہلے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی میں زیر بحث آنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو وہ کلاز بتادی ہے جس کے تحت یہ بل پیش کیا جا رہا ہے۔
(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپوزیشن جناب محمد وارث شاد اور
جناب خلیل طاہر سندھو اپنی نشستوں سے آگے آکر احتجاج کرنے لگے)

CLAUSES 2 to 33

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Second reading starts. Now, Clauses 2 to 33 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 33 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 12- مارچ 2020 سے پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

جمعرات، 12-مارچ 2020

(یوم النخیس، 16-رجب المرجب 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد 20 : شماره 4

345

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12- مارچ 2020

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

اورنج لائن میٹروپولین اور اس کے کرایہ کے تعین پر بحث

ایک وزیر اورنج لائن میٹروپولین اور اس کے کرایہ کے تعین پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

347

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

جمعرات، 12- مارچ 2020

(یوم الخمیس، 16- رجب المرجب 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین لاہور میں شام 4 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت

جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ

اُنَّاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهُ يَمِیْنًا فَاُولٰٓئِكَ یَقْرَءُوْنَ

کِتَابَهُمْ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فِتْنًا ۝۴۱ وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهِ اَعْمٰی فَهُوَ

فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ۝۴۲

سورۃ بنی اسرائیل 71 تا 72

جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے تو جن (کے اعمال) کی کتاب

ان کے دہنے ہاتھ میں دی جائے گی وہ اپنی کتاب کو (خوش ہو ہو کر) پڑھیں گے اور ان پر دھاگے

برابر بھی ظلم نہ ہو گا (71) اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا اور

وَمَا عَلَيْنَا الْاِلْبَالُغُ

(نجات کے) راستے سے بہت دُور (72)

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا محمدؐ نورِ مجسم یا حبیبی یا مولائی
تصویرِ کمالِ محبتِ تنویرِ جمالِ خدائی
تیرا وصف بیاں ہو کس سے تیری کون کرے گا بڑائی
اس گردِ سفر میں گم ہے جبریل امیں کی رسائی
تیری ایک نظر کے طالب تیرے ایک سخن پر قرباں
یہ سب تیرے دیوانے یہ سب تیرے شیدائی
ما اجملک تیری صورت ما احسنک تیری سیرت
ما املک تیری عظمت تیری ذات میں گم ہے خدائی
یہ رنگِ بہارِ گلشن یہ گل اور گل کا جو بن
تیرے نورِ قدم کا دھوون اس دھوون کی رعنائی

سوالات

(محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئر مین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے اجلاس کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری افتخار حسین چھپھر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! ایڈوائزری کمیٹی میں یہ طے ہوا تھا۔ جس میں معزز جناب سپیکر، وزیر قانون (جناب محمد بشارت راجہ)، وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین) اور آپ کا سٹاف بھی موجود تھا چونکہ آج اورنج لائن ٹرین پر بحث کرانی ہے تو لہذا اور کوئی بزنس نہیں ہو گا باقی جیسے آپ کی مرضی ہے۔

جناب چیئر مین! میں دوبارہ عرض کر دوں کہ جناب سپیکر (جناب پرویز الہی) نے فرمایا تھا کہ جس دن اورنج لائن ٹرین پر بحث ہونی ہے اس دن باقی کوئی بزنس نہیں لیا جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں گزارش یہ کرتا ہوں کہ معزز ممبر کا بالکل فرمانا درست ہے۔ آج official business اورنج لائن ٹرین پر بحث ہی ہے لیکن آپ کو پتا ہے کہ پہلے وقفہ سوالات اور اس کے بعد تحریک التوائے کار take up ہوتی ہیں۔

جناب چیئر مین! اب یہاں پر یہ بھی عرض کر دوں کہ اگر معزز ممبر یہ چاہیں گے تو ہم اس کو کل پر بھی لے جاسکتے ہیں۔ مطلب، آپ کی تسلی کے مطابق ہم بحث کروائیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! جی، ٹھیک ہے۔

جناب چیئر مین: جی، چودھری افتخار حسین چھپھر۔ پلیز! سوال نمبر بولیں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: اب وقفہ سوالات شروع ہو چکا ہے اس کے بعد انشاء اللہ موقع دوں گا۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئر مین! شکریہ۔ سوال نمبر 1715 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں درجہ چہارم کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

* 1715: چودھری افتخار حسین چھپھر: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سال 2013-14 میں محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں درجہ چہارم

کے کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا، تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا محکمہ مذکورہ میں بھرتی بذریعہ اشتہار کی گئی تھی؟

(ج) سال 2013 میں ضلع اوکاڑہ میں درجہ چہارم کے کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا، ان

ملازمین کے نام، عہدہ اور تعداد بتائیں؟

(د) کیا تمام اضلاع میں محکمہ صحت میں سال 2010 کے بھرتی کردہ ملازمین کو کنفرم کر دیا

گیا ہے؟

(ه) کیا حکومت محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ضلع اوکاڑہ کے ملازمین کو ریگولر کرنے کا

ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صوبہ بھر میں سال 2013-14 کے دوران درجہ چہارم کے ملازمین کی محکمہ صحت میں

چار اضلاع کے علاوہ کوئی بھرتی نہ ہوئی ہے ان چار اضلاع میں (فیصل آباد، راولپنڈی،

جھنگ اور قصور) میں درجہ چہارم کے کل 559 ملازمین بھرتی کئے گئے تھے۔

(ب) چاروں اضلاع (فیصل آباد، راولپنڈی، جھنگ اور قصور) میں محکمہ مذکورہ میں بھرتی بذریعہ اخبار اشتہار کی گئی تھی۔

(ج) سال 14-2013 کے دوران ضلع اوکاڑہ میں محکمہ صحت میں کوئی بھرتی نہ ہوئی تھی۔

(د) جی، ہاں! صوبہ بھر میں سال 2010 کے بھرتی کردہ محکمہ صحت کے ملازمین کو کنفرم کر دیا گیا ہے۔

(ہ) جی، ہاں! ضلع اوکاڑہ میں سال 2010 کے بھرتی کردہ محکمہ صحت کے ملازمین کو کنفرم کر دیا گیا ہے اس کے بعد بھرتی کئے گئے ملازمین کو کنفرم کئے جانے کا عمل جاری ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب چیئر مین! last sitting میں یہ سوال pending ہوا تھا۔ مطلب، جناب سپیکر صاحب نے یہ سوال pending کیا تھا تو منسٹر صاحبہ نے وہ رپورٹ دینی تھی کہ ان ملازمین کو permanent کرنے کا کیس کس stage پر ہے تو کیا وہ رپورٹ آگئی ہے؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جو سوال دیا گیا ہے اس سوال کا مکمل طور پر جواب دیا گیا ہے۔ 2010 میں جو لوگ recruit ہوئے تھے۔ اُن کو permanent کیا گیا ہے؟ اُن کو permanent کر دیا گیا ہے اور یہ پوچھا گیا تھا اُن کے بعد جو بھرتی ہوئے ہیں اُن کو permanent کیا گیا ہے؟ تو حکومت کا جو permanent کرنے کا طریق کار ہے اُس پر عمل ہو رہا ہے۔

جناب چیئر مین! پہلے انہوں نے سوال پوچھا کہ سال 14-2013 میں محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں درجہ چہارم کے کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا جواب دیا گیا ہے چار اضلاع میں (فیصل آباد، راولپنڈی، جھنگ اور قصور) میں درجہ چہارم کے کل 559 ملازمین بھرتی کئے گئے تھے۔ اب یہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ پکے کئے گئے۔

جناب چیئر مین! اب یہ بھی بتا دیا ہے کہ کچے کر دیئے گئے ہیں۔ اب یہ پوچھ رہے ہیں کہ جو آگے ملازم ہیں ان کو کچے کر رہے ہیں؟ تو ان کا ایک procedure ہوتا ہے ان کو کچے کر کے میں نے آپ کے سامنے رپورٹ تو نہیں رکھنی۔

جناب چیئر مین! میں نے آپ کو یہ بتایا تھا کہ ہو رہے ہیں procedure چل رہا ہے everybody has to have more than three years of service گورنمنٹ consider کرتی ہے کہ ان کی regularization ہونی ہے یا نہیں؟

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئر مین! وزیر پر انمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی طرف سے جو آج answer ہے جب یہ سوال pending ہوا تھا اس وقت بھی ان کا یہی جواب تھا اور matter of debate یہ تھا کہ سوال کا جز (ہ) ہے مجھے اس پر اعتراض تھا۔

جناب چیئر مین! میں نے request کی تھی کہ یہ جواب غلط ہے کوئی procedure ابھی تک adopt نہیں کیا گیا۔

جناب چیئر مین! میری درخواست یہی تھی کہ یہ ایوان کا استحقاق مجروح کیا گیا ہے اور بالکل غلط جواب دیا گیا ہے تو اسی لئے یہ سوال pending ہو گیا تھا کہ یہ رپورٹ لے آئیں کہ permanent ہونے کا procedure کس stage پر ہے۔

جناب چیئر مین! آج پھر جواب وہی ہے اب میری humble request یہ ہے کہ جس وجہ سے یہ سوال pending ہوا ہے۔ میڈم بتادیں کہ سمری move ہوئی ہے یا نہیں اگر ہوئی ہے وہ کس آفس میں pending ہے اور کب تک وہ سمری approve ہو جائے گی؟ انہوں نے یہی تفصیل دینی تھی اور جناب سپیکر نے یہ طے کیا تھا۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پر انمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! اس سیشن کے بعد میں ان کو ساری dates وغیرہ بتا دوں گی۔

جناب چیئر مین: جی، چودھری افتخار حسین چھپھر! وزیر پر انمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اجلاس کے بعد آپ کو سمری کی approval کی date دے دیں گی۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! محترمہ ابھی ہاؤس میں بتادیں یہ میرا ذاتی معاملہ نہیں ہے یہ overall جو Class IV کے ملازم ہیں۔ موجودہ حالات میں جو سب سے پسا ہوا ملازمین کا طبقہ ہے وہ Class IV ہے۔

جناب چیئرمین! سوال کے ذریعے میں نے یہ پوچھا تھا کہ آپ نے کن ملازمین کو مستقل کر دیا ہے اور کن کو مستقل کرنے کا procedure چل رہا ہے؟

جناب چیئرمین! میری اطلاع کے مطابق ابھی تک کوئی procedure نہیں چل رہا ہے۔ میں کہوں گا کہ غلط بیانی ہو رہی ہے پھر محترمہ ناراض ہو جائیں گی۔

جناب چیئرمین! میں نے یہ درخواست کی تھی کہ کسی بھی ملازم کو مستقل کرنے کے لئے ایک طریق کار ہے۔ سیکرٹری سمری initiate کرتا ہے منسٹر کے through وزیر اعلیٰ کے پاس جاتی ہے اس پر ایک کمیٹی بنتی ہے اس کے بعد فیصلہ ہوتا ہے۔ آیا وہ سمری وزیر پر انٹری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر محترمہ یا سمین راشد سے move ہو گئی ہے یا نہیں یہ بتادیں؟

وزیر پر انٹری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یا سمین راشد):

جناب چیئرمین! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان کو سارا لکھا ہوا دیا ہے کہ جی، ہاں صوبہ بھر میں سال 2010 کی بھرتی کردہ محکمہ صحت کے ملازمین کو کنفرم کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! اب مجھے نہیں سمجھ آرہی کہ معزز ممبر کیا چاہ رہے ہیں ان ملازمین کو unconfirmed کر دیں؟ مطلب آپ اتنے پے ہوئے طبقے کے بارے میں پریشان ہیں۔ یہ تو آپ کی اپنی حکومت تھی ان کو اس وقت confirm کر دیتے تو ابھی اگر confirm کر رہے ہیں تو ہم ہی confirm کر رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان! ابھی چودھری افتخار حسین چھپھر سوال پوچھ رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! یہ کیا جواب ہے کہ آپ کر دیتے؟

جناب چیئرمین: جی، چودھری افتخار حسین چھپھر! آپ سوال پوچھیں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئر مین! گزارش یہ ہے کہ منسٹر محترمہ یا سمن راشد صاحبہ نے جو فرمایا ہے یہ بھی اعزاز اللہ کے فضل و کرم سے مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو ہے کہ اُس کے دور حکومت میں ملازمین مستقل ہوئے ہیں۔

جناب چیئر مین! اب سوال کا جز (ہ) ہے کیا حکومت محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ضلع اوکاڑہ کے ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں اب اس کا جواب دے دیں؟

جناب چیئر مین: جی، وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر! معزز ممبر particular ضلع اوکاڑہ کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یا سمن راشد): جناب چیئر مین! ہم نے لکھا ہے۔ جی، ہاں! ضلع اوکاڑہ میں سال 2010 کے بھرتی کردہ محکمہ صحت کے ملازمین کو کنفرم کر دیا گیا ہے اور اُس کے بعد جو بھرتیاں ہوئی ہیں اُن کا procedure چل رہا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، اُن کا procedure چل رہا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئر مین! یہ answer wrong ہے یہ جواب آپ کے پاس بھی پڑا ہوا ہے لکھا ہے کہ اس کے بعد بھرتی کئے گئے ملازمین کو کنفرم کئے جانے کا عمل جاری ہے۔ میری معلومات کے مطابق کوئی عمل جاری نہیں ہے۔ انہوں نے یہی بات last session میں کی تھی اُس عمل کا ایک process ہے اگر کوئی سری initiate ہوئی ہے، کوئی عمل ہے تو محترمہ یا سمن راشد floor پر بتادیں کہ وہ عمل اب اس stage پر پہنچ گیا ہے۔ میرا سوال ختم۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر! محترمہ یا سمن راشد نے بتایا ہے کہ سری move ہو چکی ہے اُس کی approval کی تاریخ آپ کو بعد میں بتادیں گی۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یا سمن راشد): جناب چیئر مین! میں یہ already کہہ چکی ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔
چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئر مین! ایک اور ضمنی سوال تھا۔
جناب چیئر مین: آپ کے تین سوال ہو گئے ہیں۔ جی، ملک محمد احمد خان! سوال نمبر بولیں۔
ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 2127 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رورل ہیلتھ سنٹر گنڈا سنگھ والا میں ڈاکٹر و ملازمین

کی تعداد، بجٹ و ایمر جنسی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

* 2127: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) رورل ہیلتھ سنٹر گنڈا سنگھ والا تصور کب بنایا گیا ہے اس کی عمارت کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں ایمر جنسی سمیت کون کون سی سہولیات موجود ہیں؟
(ب) اس سنٹر میں کتنے ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف اور دیگر ملازمین، عہدہ، گریڈ وار تعینات ہیں؟
(ج) اس کا مالی سال 2018-19 کا بجٹ کتنا ہے مدوار بتائیں؟
(د) اس ہسپتال میں کتنے آپریشن تھیٹر ہیں کتنا سامان جراحی موجود ہے اور کون کون سی طبی مشینری ہے؟
(ه) کیا اس میں 24/7 گھنٹے کی ایمر جنسی سہولیات موجود ہیں؟
(و) گائنی کے کتنے ڈاکٹرز تعینات ہیں؟
(ز) کتنے مریض یہاں روزانہ علاج کے لئے آتے ہیں اور ان کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر 1984 میں بنایا گیا تھا اور 20 بیڈز کا ہسپتال ہے۔ اس میں درج ذیل

سہولیات دستیاب ہیں۔

1- ایمر جنسی سروسز (24 گھنٹے)	2- نارمل ڈیلیوری (24 گھنٹے)
3- لیبارٹری ٹیسٹ	4- ایکس رے
5- TB کا ٹیسٹ اور ادویات	6- حادّی قحطی

(ب) ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف اور دیگر ملازمین کی منظور شدہ اسامیاں درج ذیل ہیں۔

Sanctioned	Filled	Vacant
49	44	05

عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رورل ہیلتھ سنٹر 19-2018 کا بجٹ

سالانہ بجٹ:- / 7344000 روپے

(د)

1- ایک آپریشن تھیٹر ہے	2- الٹراساؤنڈ مشین
3- ECG	4- OTA سامان

(ه) جی، اس ہسپتال میں 7/24 گھنٹے ایمر جنسی کی سہولیات ہیں۔

(و) گائنی کے لئے دولیڈی ڈاکٹرز تعینات ہیں۔

(ز) 250 کے قریب روزانہ مریض آتے ہیں اور ان کو ادویات، ٹیسٹ، نارمل ڈیلیوری اور

ایمر جنسی میں سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! اس سے پہلے کہ میں اپنا ضمنی سوال کروں میں آپ کی اجازت

سے پچھلے سوال جواب کے نتیجے میں یہ بات کہنا چاہوں گا کہ حکومت آج کی حکومت ہے اگر آج کی

حکومت سابقہ حکومت پر کہے گی کہ آپ نے کیا کیا؟ Then you have no right to be

here آپ responsible ہیں کہ answer کریں اور آپ کی responsibility میں یہ قطعی

طور پر یہ نہیں ہے کہ آپ اپنی وزارت کا جواب دیتے ہوئے پچھلی حکومتوں کی بات کرنا شروع

کریں تو This is no answer at all. Then you are not complying with what this House demands یہ اُس کی compliance نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! یہ 2010 کا سوال تھا اس لئے انہوں نے mention کیا ہے۔

Please come to the question.

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! اگر ہر سوال کے جواب میں یہ ہو گا کہ پچھلی حکومت نے نہیں کیا تو پھر جو میں آج کہہ رہا ہوں یہ سب پچھلی حکومت کا کیا ہوا ہے آپ بیٹھ جائیں پھر چھوڑ دیں۔۔۔

MR CHAIRMAN: Please come to the question.

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! سوال کا جز (ہ) ہے کیا اس میں 24/7 گھنٹے کی ایمر جنسی سہولیات موجود ہیں۔ اس کے جواب میں کہا گیا ہے جی اس ہسپتال میں 24/7 گھنٹے کی ایمر جنسی کی سہولیات ہیں۔ کیا یہ صرف گانتی کی حد تک ہے یا ساری ایمر جنسی سرورسز ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! جب پوچھا جاتا ہے کہ ایمر جنسی کی سہولیات موجود ہیں تو پھر اُس کے مطابق ہی بتاتے ہیں کہ رورل ہیلتھ سنٹرز کے اندر جو میڈیکل آفیسرز تعینات ہوتے ہیں وہی ایمر جنسی cover دیتے ہیں۔ جب لکھا ہے کہ all RHC's کے اندر جو میڈیکل آفیسرز تعینات ہوتے ہیں اُن کی 24 گھنٹے کی باقاعدہ ڈیوٹی لگتی ہے اور اس لئے وہ 24/7 کام کرتے ہیں on the other hand جو BHU's ہیں اُن میں سے اس وقت تک ہم نے تقریباً 1300 BHU's کو 24/7 کیا ہے باقی رورل ہیلتھ سنٹر 8:00 سے 2:00 بجے تک ہوتے ہیں۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ سارے رورل ہیلتھ سنٹر 24/7 کام کریں۔

جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ ہمارے پاس sectioned پوسٹیں تھیں وہ 49 میں سے 44 پوسٹیں پُر کر چکے ہیں، naturally وہاں عملہ موجود ہے اور وہ سنٹر کام کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! شکریہ

جناب چیئر مین: جی، اگلا سوال بھی ملک محمد احمد خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 2129 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قصور: آرائیج سی ہیلتھ سنٹر الہ آباد میں ڈاکٹرز اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2129: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر پرائمری و سکندری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آرائیج سی الہ آباد (قصور) ایک ماڈل ہیلتھ سنٹر ڈیکلیر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس آرائیج سی میں مریضوں کے لئے ادویات دستیاب نہ ہیں

جبکہ یہاں پر سینکڑوں مریض علاج کے لئے آتے ہیں؟

(ج) یہاں پر مریضوں کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں یہاں پر کون کون

سی مشینری / آلات برائے ٹیسٹ دستیاب ہیں؟

(د) کتنے ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف یہاں تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ، تعلیم اور دیگر

تفصیلات مع اس کا مالی سال 19-2018 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

وزیر پرائمری و سکندری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین

راشد):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی، نہیں۔ ادویات دستیاب ہیں۔

(ج) یہاں پر مندرجہ ذیل سہولیات میسر ہیں۔

1- ایمر جنسی سروسز (24 گھنٹے)	2- نارل ڈیوری (24 گھنٹے)
3- لیبارٹری ٹیسٹ	4- فیملی پلاننگ
5- فیملی پلاننگ	6- ڈینٹل سروسز
7- OPD	8- ٹی بی کا ٹیسٹ اور ادویات
9- آٹھ خاتمی عیے	

(د) یہاں پر مندرجہ ذیل ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف تعینات ہیں۔

نام	عہدہ	تعلیم
ڈاکٹر محمد رشید بھٹی	ایس ایم او	ایم بی بی ایس
ڈاکٹر سید بلال حسین شاہ	ایم او	ایم بی بی ایس
ڈاکٹر عابد علی	ایم او	ایم بی بی ایس
ڈاکٹر محمد سعود	ایم او	ایم بی بی ایس
ڈاکٹر صفر الہ آباد	ڈپٹی ایم او	ایم بی بی ایس
ڈاکٹر فرحین حفیظ	Dental Surgeon	بی ڈی ایس

چارچ نرسز (06) BSc Nursing

- 1- فرزانہ ریاض 2- ریحانہ نصر اللہ
- 3- ثناء نذیر 4- نجمہ بختی
- 5- صفر الہ عزیز 6- عنید لیب احمد LHV میٹرک مع LHV کورس (02)
- 1- فرزانہ اشرف 2- عذرانی بی ڈیپنر میٹرک مع ڈیپنر / ڈریس کورس (05)

- 1- محمد امین 2- محمد اسلم
- 3- عبدالحمید طاہر 4- احمد علی
- 5- سجاد حسین (ڈریس) احمد امین انیسٹیتھیزیا اسٹنٹ BA مع ڈپلومہ
- محمد افضل ایکس رے اسٹنٹ میٹرک مع ریڈیو گراف ڈپلومہ محمد عامر ڈینٹل ٹیکنیشن ایم ایس یس ذوالوحی مع ڈینٹل ٹیکنیشن ڈپلومہ وقار جاوید لیب ٹیکنیشن ایف ایس سی مڈوائف میٹرک مع مڈوائف ڈپلومہ (04)
- 1- بشری حنیف 2- بابره رشید
- 3- منزہ 4- عظمیٰ نذیر

19-2018 کا سالانہ بجٹ:- / 7944000 روپے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! یہ سوال پچھلے سال 23- دسمبر 2019 کی کارروائی سے carry forward ہو کر یہاں تک آیا ہے اس سوال کا جو جواب تب دیا گیا تھا آج بھی وہی دیا گیا ہے اس کی تفصیل میں ہم نے یہ کہا تھا کہ آر ایچ سی میں ادویات available نہیں ہیں اور اس بات پر اس سوال کو pending کیا گیا تھا کہ جب اگلی دفعہ یہ سوال آئے گا تو یہ تفصیل فراہم کی جائے گی کہ وہ کون سی ادویات ہیں جو وہاں پر فراہم کی جاتی ہیں تب یہ consider کیا گیا تھا کہ it's a fresh

question تو یہ detail تو ابھی مہیا نہیں ہو سکتی تو اس observation کے ساتھ سپیکر صاحب نے اس سوال کو pending فرمایا تھا کہ ہماری اطلاع کے مطابق وہاں پر بالکل ادویات فراہم نہیں کی جارہیں وہ میرا neighboring town ہے اور یہاں پر کہا گیا ہے کہ ادویات فراہم کی جارہیں ہیں تو ہم نے درخواست کی تھی کہ وہ کون سی ادویات ہیں جو وہاں پر فراہم کی جارہی ہیں اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! دوائیوں کی ایک routine list ہے جن کو medicines essential کہتے ہیں اور ان کی detail اگر اس جواب میں نہیں لگی تو ہم ان کو وہ دے دیتے ہیں ساری medicines وہاں پر موجود ہوتی ہیں اگر آر ایچ سی جہاں ہم نے اتنے ڈاکٹر تعینات کئے ہوئے ہیں ان کے سامنے ساری detail دی ہوئی ہے انہوں نے ہم سے ان کی کوالیفیکیشنز پوچھی ہم نے سب کی کوالیفیکیشنز لکھی ہوئی ہے کہ ایم بی بی ایس ہے، لیڈی ہیلتھ وزیٹر تک کی کوالیفیکیشنز لکھی ہوئی ہیں۔ انہوں نے کوالیفیکیشنز پوچھی یہ سارا عملہ وہاں کام کر رہا ہے اور جہاں تک میڈیسن کا تعلق ہے تو ہر آر ایچ یو کا ایک باقاعدہ بجٹ ہوتا ہے اس میں سے certain amount of budget is utilized for the purpose of medicines لہذا essential medicines وہاں پر available ہوتی ہیں۔ وہاں کوئی ایسی میڈیسن جو خاص طور پر ایمرجنسی کی ضرورت ہو تو کئی مرتبہ اس کو ہم LP بھی کر لیتے ہیں اس لئے میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ medicines تمام جگہوں پر available ہیں ابھی اس وقت ہمارے پاس ایسی کوئی انفارمیشن نہیں ہے کہ کسی بھی آر ایچ یو میں میڈیسن دستیاب نہیں ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! میں اس پر ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! ابھی ڈاکٹر صاحبہ فرما رہی تھیں کہ جو بھی jobs آتی ہیں ان کے سامنے اس کی required qualification لکھی ہوتی ہے۔

جناب چیئر مین! میں with heavy heart یہ بات کرنا چاہتا ہوں and I hope کہ معزز وزیر قانون بھی میری بات سے agree کریں گے۔ ایس اینڈ جی اے ڈی میں یہ rule تھا کہ جب بھی janitorial jobs سینٹری ورکرز یا خاکروب کے حوالے سے آتی ہیں اس کے آگے ابھی بھی لکھا جاتا ہے اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی کتاب میں اب بھی موجود ہے کہ امیدوار عیسائی مذہب سے تعلق رکھتا ہوں۔ Constitutionally کسی بھی job کے لئے کسی شخص کا مذہب ساتھ میں نہیں لکھا جاسکتا البتہ یہ لکھا جاسکتا ہے کہ کوئی موزوں امیدوار ہو۔ پی ایل ڈی 1994 کے صفحہ نمبر 599 (سپریم کورٹ) کے مطابق فل بچ کی یہ اتھارٹی بھی ہے کہ کسی کا مذہب اس کی job کے ساتھ نہ لکھا جائے تو میری ڈاکٹر صاحبہ سے humble submission ہوگی کیونکہ یہ صرف ان کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں ہوتا ہے اس طرح ہر مرتبہ ہمیں corrigendum دلوانا پڑتا ہے اور وہ پھر اس کو change کرتے ہیں۔ It reflects negative picture in the world.

MR CHAIRMAN: That is clear discrimination. Minister Sahiba!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! انہوں نے کیا فرمایا ہے مجھے سمجھ نہیں آئی۔

جناب چیئر مین: منسٹر صاحبہ! وہ فرما رہے ہیں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں سینٹری ورکرز یا خاکروب کی jobs آتی ہیں تو لکھا ہوتا ہے کہ یہ عیسائی مذہب کے لئے ہے تو اس چیز کو remove کر دیا جائے انہوں نے سپریم کورٹ کی ruling بھی mention کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں معزز ممبر کی بات سے اختلاف نہیں کرتا وہ درست فرما رہے ہوں گے لیکن میری اپنی ذاتی رائے ہے کہ ایسا کچھ ہے اور نہ ہی ہونا چاہئے۔

جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر کہیں ایسی practice ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کا تدارک کیا جائے گا۔

جناب چیئر مین: جی، انشاء اللہ۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! میرے پاس دس اشتہارات موجود ہیں اور ایسا صرف ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں ہوتا ہے۔

جناب چیئر مین: جناب خلیل طاہر سندھو! وزیر قانون نے commit کر لیا ہے کہ آئندہ انشاء اللہ ایسا نہیں ہو گا۔ شکریہ۔ اگلا سوال جناب حامد رشید کا ہے۔

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئر مین! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب چیئر مین: خواجہ عمران نذیر! نہیں بہت شکریہ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا جناب حامد رشید کے سوال نمبر 1956 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! سوال نمبر 2101 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں بنیادی ہیلتھ یونٹ کی تعداد اور ان میں سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

* 2101: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کل کتنے بنیادی ہیلتھ یونٹ کام کر رہے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا تمام ہیلتھ یونٹس میں لیڈی ڈاکٹر کی سہولت موجود ہے؟

(ج) کیا تمام بنیادی ہیلتھ یونٹس میں ابتدائی طبی امداد کی سہولت میسر ہوتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع لاہور میں 38 بنیادی ہیلتھ یونٹ کام کر رہے ہیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی

ہے جو کہ پنجاب ہیلتھ فسیلیٹیز مینجمنٹ کمپنی لاہور کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں۔

(ب) جی ہاں! ہر بنیادی ہیلتھ یونٹ میں ڈاکٹر (میل / فی میل) کی ایک سیٹ کی منظوری ہوتی

ہے اور ہر بنیادی ہیلتھ یونٹ میں ڈاکٹر تعینات ہیں۔

(ج) جی ہاں! تمام بنیادی ہیلتھ یونٹس میں ابتدائی طبی امداد کی سہولت میسر ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ کچھیلی گورنمنٹ میں BHUs کے ساتھ ہیلتھ کونسلز بنائی گئی تھیں جو کہ کام کو برقرار رکھنے اور بجٹ کو manage کرنے میں مددگار ثابت ہوتی تھیں تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ ہیلتھ کونسلز ابھی بھی موجود ہیں یا ان کو ختم کر دیا گیا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! محترمہ نے اپنے سوال میں اس چیز کا ذکر نہیں کیا لیکن ہیلتھ کونسلز موجود ہیں اور کام کر رہی ہیں اور ان کو باقاعدہ بجٹ بھی دیا گیا ہے لیکن انہوں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ لاہور میں کل کتنے بنیادی ہیلتھ یونٹ کام کر رہے ہیں؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! میں نے ضمنی سوال پوچھا تھا اور میرے خیال میں میں نے کوئی نازیبا سوال نہیں پوچھا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! انہوں نے اپنے سوال میں پوچھا ہے کہ لاہور میں کل کتنے بنیادی ہیلتھ یونٹس کام کر رہے ہیں تو ان کے بارے میں انہیں بتا دیا گیا ہے پھر انہوں نے پوچھا ہے کہ کیا تمام ہیلتھ یونٹس میں لیڈی ڈاکٹر کی سہولت موجود ہے؟ ہم نے بتایا ہے کہ جی سب میں سہولت موجود ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ کیا تمام بنیادی ہیلتھ یونٹس میں ابتدائی طبی امداد کی سہولت میسر ہوتی ہے؟ تو اس کا بھی ہم نے جواب دے دیا ہے۔ اس کے باوجود اگر محترمہ یہ پوچھنا چاہ رہی ہیں تو میں بتا رہی ہوں کہ ہیلتھ کونسلز کام کر رہی ہیں اور ان کے لئے باقاعدہ بجٹ بھی رکھا ہوا ہے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ کا relevant سوال نہیں تھا لیکن منسٹر صاحبہ نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! میرا پہلا اعتراض اپنی بہن سے یہ ہے کہ میرا سوال کس طرح سے relevant نہیں ہے، میں نے ادھر شمال، مغرب اور جنوب سارے اکٹھے نہیں کر دیئے۔

جناب چیئر مین! میں نے BHU سے related ایک بات پوچھی ہے کہ آیا ہیلتھ کونسلز functional ہیں یا نہیں اس میں تو کوئی اعتراض والی بات ہی نہیں تھی؟ اگر منسٹر صاحبہ کو پتا تھا اور انہوں نے اس حوالے سے جواب دے دیا تو پھر یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ اگر یہ مزید یہ بھی بتا دیتیں کہ وہ ہیلتھ کونسلز کتنا بجٹ استعمال کر سکتی ہیں یا ان کے پاس کتنے اختیارات ہیں تو چلیں ایوان میں بیٹھے دوسرے لوگوں کی انفارمیشن میں اضافہ ہو جاتا۔

جناب چیئر مین! میرے خیال میں میرے سوال پر اعتراض کرنے کی بجائے جواب دینا زیادہ بہتر تھا۔ Anyhow میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے اگر منسٹر صاحبہ یہ بتا دیں گے تو میری انفارمیشن میں اضافہ ہو جائے گا کہ ہیلتھ کونسلز کتنی limit تک فنڈ use کر سکتی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! اگر محترمہ یہ بات اپنے سوال میں پوچھ لیتیں تو میں ضرور اس حوالے سے exact amount بتا دیتی لیکن سوال میں اس حوالے سے کوئی ذکر نہیں کیا گیا محترمہ fresh question دے دیں تو میں ان کو تمام تفصیل بجٹ کے حوالے سے فراہم کر دوں گی۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ضلع لاہور میں 38 بنیادی ہیلتھ یونٹس کام کر رہے ہیں تو کیا یہ وہی 38 بنیادی ہیلتھ یونٹس ہیں جو ان کے بقول کہ سابق گورنمنٹ نے بنائے تھے یا ان میں سے کوئی اپ گریڈ بھی ہوا ہے؟ یہ relevant سوال ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! ان کی حکومت سے بہت پہلے یہ ہیلتھ یونٹس بن گئے تھے اس لئے credit goes to whoever made those health units. میں نے BHUs یا جو انفراسٹرکچر develop ہوا ہے یہ 1975 یا 1977 کے قریب ہوا تھا اور یہ پیپلز پارٹی کے دور میں پہلی مرتبہ

BHUs بننے شروع ہوئے تھے تو مہربانی کر کے جن کو کریڈٹ جانا چاہئے تھا ان کو ہم کریڈٹ دیتے ہیں یہ بھٹو صاحب کے زمانے میں develop ہوئے تھے تو We will appreciate that.
Thank you.

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ کتنے BHUs آپ گریڈ ہوئے ہیں؟ چاہے وہ مسلم لیگ (ن)، پیپلز پارٹی یا قیام پاکستان سے پہلے قائد اعظم نے کر دیئے تھے لیکن یہ مجھے بتائیں کہ اب پی ٹی آئی کی گورنمنٹ میں کتنے آپ گریڈ ہوئے ہیں یا کیا کوئی ایک بھی بڑا یونٹ آپ گریڈ کیا گیا ہے؟
جناب چیئر مین: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئر مین! میں اس سوال سے متعلقہ ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔
جناب چیئر مین: خواجہ عمران نذیر! محترمہ نے تین ضمنی سوال کر لئے ہیں لیکن چلیں آپ سوال کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب چیئر مین: یہ کرونا وائرس کیا ہے؟

جناب چیئر مین: پورا ہاؤس بہت excited ہے کہ یہ کرونا وائرس کیا ہے اور مجھے اس حوالے سے چٹھیاں بھی آرہی ہیں؟

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئر مین! اگر آپ حکم کریں تو میں اور خواجہ سلمان رفیق اس حوالے سے ایوان کو brief کر دیتے ہیں۔

جناب چیئر مین: خواجہ عمران نذیر! نہیں، منسٹر صاحبہ اس حوالے سے بات کریں گی۔

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئر مین! میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ ابھی منسٹر صاحبہ نے یہ بات فرمائی کہ ہیلتھ کونسلز کے حوالے سے جو سوال کیا گیا ہے وہ متعلقہ نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! میری بہن پوچھنا چاہ رہی تھیں کہ کیا لاہور کے BHUs میں ہیلتھ کونسلز موجود ہیں تو انہوں نے جواب میں بتا دیا کہ جی ہاں موجود ہیں۔

جناب چیئرمین! میری اور ہاؤس کی انفارمیشن میں منسٹر صاحبہ اضافہ فرمادیں کہ اگر ان کو اس حوالے سے budget limit کا نہیں پتا کہ وہ کتنا فنڈ خرچ کر سکتی ہیں تو صرف یہ ذرا بتادیں کہ ضلع لاہور میں جو 38 بنیادی ہیلتھ یونٹس کام کر رہے ہیں ان کی ہیلتھ کونسلز کی اس وقت composition کیا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ جہاں تک ہیلتھ کونسل کا تعلق ہے میں already کہہ چکی ہوں اگر آپ کو ہیلتھ کونسلز کے حوالے سے تفصیل چاہئے تو وہ میں ضرور provide کر دوں گی۔ جہاں تک BHUs کی construction ہے وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ اس وقت لاہور میں چھ ٹیچنگ ہسپتال کام کر رہے ہیں اور ہماری حکومت نے الحمد للہ گنگارام ہسپتال میں 600 بیڈز پر مشتمل مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال کی expansion کی ہے۔

خواجہ عمران ندیر: جناب چیئرمین! یہ میرے سوال کا جواب ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران ندیر! منسٹر صاحبہ بات کر رہی ہیں آپ ان کو بات کر لینے دیں۔ وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! یہ مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران ندیر! آپ بیٹھ جائیں۔ She is coming to the point. وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! 70 سال میں پہلی مرتبہ گنگارام ہسپتال میں 600 بیڈز کی expansion ہوئی ہے۔ میں اب صرف یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ there is no point scoring جب آپ کے پاس بہت سے ٹیچنگ ہسپتال موجود ہوں تو BHUs کی performance بہت حد تک کم ہو جاتی ہے۔ اب ہم نے ایک نیا پروگرام شروع کیا ہے which is known as a Referral System اس Referral System کے تحت ہمارے BHUs or RHCs ہیں ان کو ہم باقاعدہ فلٹر کلینکس بنا رہے ہیں اس کے تحت ہم نے پہلا پائلٹ جناح ہسپتال کے ساتھ کیا ہے۔ اس حوالے سے وحدت روڈ پر موجود سنٹر کو باقاعدہ اپ گریڈ کر دیا ہے اور اس وقت وہاں جناح ہسپتال کے

ڈاکٹرز باقاعدگی سے روزانہ جاتے ہیں۔ Admission are being done from there۔ اسی طرح جو ٹاؤن شپ میں سارا سسٹم develop ہوا تھا۔ ہم ایک باقاعدہ screen which is in the area urban اس آرین ہیلتھ سسٹم میں BHUs اور RHCs کو ہم باقاعدہ ٹیننگ ہسپتالوں کے ساتھ Referral Clinics بنا رہے ہیں۔ اس وقت دو ہسپتالوں میو ہسپتال اور جناح ہسپتال کے ساتھ کام ہو رہا ہے۔ اسی طریقے سے on the same pattern جتنے اس وقت میڈیکل کالج کے ساتھ ہسپتال ہیں۔ ان تمام ہسپتالوں کے ساتھ ناصرف BHUs کی باقاعدہ اپ گریڈیشن بلکہ RHCs کی proper اپ گریڈیشن کر کے attach کر رہے ہیں تاکہ go first کے اندر مریض کو سیدھا major hospital میں نہ آنا پڑے۔ ہم نے آج سے تین ماہ پہلے جناح ہسپتال کے ریفرنس کلینک کا افتتاح کیا ہے۔ Number of patients are increased in that hospital۔ by times بجائے یہ کہ وہ directly جناح ہسپتال میں آئیں وہاں سے انہیں باقاعدہ screen out کر لیا جاتا ہے۔ جب آپ کے پاس شہر کے اندر BHUs اور RHCs ہوں تو انہیں ٹیننگ ہسپتال کے ساتھ attach کرنا پڑے گا تاکہ ایک ریفرنس سسٹم develop ہو۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال بھی محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ!

خواجہ عمران ندیر: جناب چیئر مین! ابھی میرے سوال کا جواب نہیں ملا۔

جناب چیئر مین: اس سوال پر بہت ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ کنول پرویز چودھری!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! سوال نمبر 2103 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں ڈینگی کے تدارک کے لئے ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

* 2103: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور میں ڈینگی کے تدارک کے لئے کل کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟
- (ب) جنوری 2019 تا مارچ 2019 تک لاہور شہر میں کتنے ڈینگی کے کیسز سامنے آئے؟
- (ج) کیا حکومت مزید ڈینگی ورکرز کی بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) لاہور میں ڈینگی کے تدارک کے لئے فی الوقت 4186 ملازمین کام کر رہے ہیں۔
- (ب) جنوری 2019 تا مارچ 2019 تک لاہور میں ڈینگی کے صرف پانچ کنفرم مریض رپورٹ ہوئے جو صحت یاب ہو کر گھروں کو چلے گئے ہیں۔
- (ج) سال 2019-20 کے لئے 3500 ملازمین ڈیلی ویز کی بھرتی کے لئے سی ای او ہیلتھ لاہور کو محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی جانب سے اجازت دے دی گئی ہے جو کہ گورنمنٹ کے مروجہ قواعد و ضوابط کے مطابق تین ماہ کے لئے بھرتی کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہے جس کے جواب میں بتایا گیا کہ 3500 ملازمین کی ڈیلی ویز پر بھرتی کے لئے محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی جانب سے CEO ہیلتھ لاہور کو اجازت دے دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ بھرتی کب اور کس ماہ میں ہوئی؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

جناب چیئرمین! بنیادی طور پر اس میں لوگوں کو ڈیلی ویز پر employ کیا جاتا ہے۔ پچھلی دفعہ کا بھی نمبر بتایا ہے کہ 4186 ورکرز کو employ کیا گیا تھا۔ محترمہ نے جنوری سے مارچ تک کیسز کی تعداد پوچھی تو میں نے اس کا جواب بھی لکھ دیا ہے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے یہ پوچھا کہ حکومت مزید ڈینگی ورکرز کی بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے تو میں نے جواب میں لکھا ہے کہ سال 20-2019 کے لئے 3500 ملازمین ڈیلی ویجز پر بھرتی کے لئے CEO ہیلتھ لاہور کو محکمہ پرائمری ہیلتھ کی جانب سے اجازت دے دی گئی ہے تاکہ وہ بھرتی کرنا شروع کر دیں۔ محکمہ ہر سال ڈیلی ویجز پر ورکر بھرتی کرتا ہے۔

MR CHAIRMAN: Order in the House.

جی، محترمہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! جتنی تعداد لکھی ہے وہ سارے employ ہو جائیں گے اور ہم نے already ان کی employment کا کام شروع کر دیا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! پہلے تو میں منسٹر صاحبہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے سوال repeat کر دیا ہے حالانکہ میں نے یہ پڑھا ہوا تھا۔ میرا پھر معصومانہ سوال ہے کہ انہوں نے مارچ میں جواب دیا کہ ہم بھرتیاں کر رہے ہیں اور اجازت دے دی ہے۔ یہ لمحہ فکریہ ہے کہ آخر ڈینگی اتنا زیادہ کیوں پھیلا؟ یہ ان کی نااہلیوں کی وجہ سے پھیلا۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! Please come to the question!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں سوال سے نہیں ہٹوں گی۔ جن ملازمین کو بھرتی کیا جانا تھا انہیں ڈینگی کے سیزن سے پہلے بھرتی کیا جانا چاہئے تھا۔ اگر یہ پہلے بھرتی ہو جاتے تو اتنی تباہی نہ ہوتی اور انہی کے وفاقی مشیر ظفر مرزا صاحب نے کہا ہے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے کہ اس نااہلی کی کیا وجہ تھی؟ میں اپنا سوال دہرا دیتی ہوں کہ ڈیلی ویجز ملازمین کی بھرتی میں جو تاخیر کی گئی ہے اس کی ذمہ داری کس کے سر پر آتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئر مین! مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ کیا تاخیر ہوئی ہے۔
جناب چیئر مین: ابھی تو گرمیاں شروع ہی نہیں ہوئیں۔
وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئر مین! اس پر میٹنگز ہو چکی ہیں۔
جناب چیئر مین: اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔
خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئر مین! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

MR CHAIRMAN: I have come to the next question.

محترمہ نے تین سوال کر لئے ہیں۔ اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔
ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! سوال نمبر 2193 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ محمد نگر لادھو کا تحصیل دیپالپور میں

بنیادی ہیلتھ یونٹ کی چار دیواری کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

* 2193: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں موضع محمد نگر لادھو کا کے مقام پر بنیادی ہیلتھ یونٹ قائم ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سنٹر میں چار دیواری نہ ہے جس کی وجہ سے سنٹر کی گورنمنٹ پراپرٹی اور اس میں موجود اشیاء محفوظ نہ ہیں؟
- (ج) کیا حکومت اس سنٹر کی چار دیواری تعمیر کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں موضع محمد نگر لادھو کا کے مقام پر
بنیادی مرکز صحت محمد نگر قائم ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس سنٹر کی چار دیواری جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے لیکن
چوکیدار اور دیگر درجہ چہارم سٹاف موجود ہے جو کہ دن رات گورنمنٹ پراپرٹی اور اشیاء
کی حفاظت کرتے ہیں۔

(ج) جی، ہاں! حکومت موجودہ سال میں مذکورہ سنٹر کی چار دیواری کی تعمیر و مرمت کرنے
کا ارادہ رکھتی ہے۔ جیسے ہی فنڈز دستیاب ہوں گے مذکورہ سنٹر کی تعمیر و مرمت کا کام
مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! سوال کا جز (ج) تھا کہ کیا حکومت اس سنٹر کی چار دیواری
تعمیر کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ
موجودہ سال میں مذکورہ سنٹر کی چار دیواری کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جیسے ہی
فنڈز دستیاب ہوں گے مذکورہ سنٹر کی تعمیر و مرمت کا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب چیئر مین! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کون سے فنڈز ہیں جو کسی سکیم میں
reflected نہیں ہیں تو وہ دستیاب کیسے ہوں گے؟
Could it be answered which and answer is given?
boundary wall کی boundary wall کی boundary wall کی boundary wall کی boundary wall کی
سکیم ہے اور اس کے لئے یہ مختص فنڈز ہیں یا کسی ADP کی سکیم میں reflect کر رہے ہیں چونکہ مالی
سال تو ختم ہونے کے نزدیک آگیا ہے۔

جناب چیئر مین! آپ دیکھ سکتے ہیں کہ میں نے یہ سوال 9 جولائی 2019 کو کیا تھا۔ کیا یہ
sوال it self اور اس کا جواب ہاؤس کو misinformation کرنے کے زمرے میں نہیں آتا؟

جناب چیئر مین: منسٹر صاحبہ! ملک محمد احمد خان چار دیواری کا پوچھ رہے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئر مین! ملک محمد احمد خان نے بالکل صحیح فرمایا ہے اس کی چار دیواری ٹوٹی ہوئی ہے، پہلے بھی
یہ ذکر کیا تھا کہ اسی مقصد کے لئے چوکیدار رکھے تھے۔ یہ صرف ایک بی ایچ یو میں نہیں بلکہ بہت
سارے BHUs کی چار دیواریاں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ باقاعدہ ہر بی ایچ یو کی پوری سکیم بنی ہوئی ہے۔

جناب چیئر مین! میں ملک محمد احمد خان کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ Kasur is among
our initiatives جس کے اندر we are not committed only we are going to
whole RHCS ہم تمام RHCs کو کر رہے ہیں اور جہاں جہاں BHU ہیں باقاعدہ ان کی
repair اور revamping کے لئے پیسے sanctioned ہیں اور اس کی باری پر وہ بھی کریں گے
We are not going to leave anyone of them because it's important.

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! why this question was necessitated یہ سوال
ڈالا کیوں گیا تھا کیوں بار بار reference to the previous government کیا جاتا ہے
سابقہ حکومت میں BHUs کا ایک ماڈل پروگرام تھا جس میں list کیا گیا تھا کہ out of these
تیس سنہز کو اگلے سال میں مکمل کر دیا جائے گا۔ وہ پروگرام کہیں درمیان میں رک گیا جو کام کہیں
ہو رہا تھا وہ وہیں جامد ہو گیا اس کے بعد ان کے متعلق ہمارے پاس کوئی خبر نہیں ہے۔ اگر تو یہ سکیم
پچھلے سال کے اندر execute ہونی تھی جیسے جواب میں بتایا گیا ہے I would have
respect to what minister said. اچھی بات ہے کہ یہ کریں گے چونکہ اس میں عوام
المناس کا بھلا ہے یہ کرنا چاہئے لیکن اگر آپ اسمبلی میں یہ جواب دیں گے کہ رواں مالی سال کے اندر
حکومت کرنا چاہتی ہے فنڈز کی دستیابی ہوگی تو کر دیں گے۔ This amounts to miss
informing the Assembly, either it should have been said کہ ہمارے پاس
فنڈز نہیں ہیں یا سکیم specify کی جاتی یا یہ کہا جاتا کہ اس سال میں نہیں کئے جاسکتے۔ جب یہ تسلیم
کیا گیا ہے کہ رواں مالی سال میں اس کو کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو پھر کون سے فنڈز ہوں گے جب
ہوں گے تو بتائیں گے تو بتائیں گے it is almost giving a pleasure item کہ فنڈز مختص نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں BHUs کے لئے block allocation رکھی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! پھر منسٹر صاحبہ بتادیں we want to know that

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

جناب چیئرمین! مقصد یہ ہے کہ پچھلی حکومت میں ایک بہت بڑی revamping کی سکیم بنی تھی اور انہوں نے اس میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر، تحصیل ہیڈ کوارٹر وغیرہ ڈالے ہوئے تھے لیکن بنیادی

طور پر Not even half the money had been given by the pervious

government to include those schemes کے بعد ہم نے اپنے

ڈویلپمنٹ بجٹ کے اندر سے ongoing سکیموں کے اندر باقاعدہ پیسے ڈال کر پچھلے دو سال میں

کوئی سکیم نہیں روکی۔ مجھے اس بات کا افسوس ہوتا ہے کہ میں یہ بات کئی دفعہ آپ کے سامنے clear

کر چکی ہوں کہ آپ لوگوں نے جو اینٹوں کے ڈھیر شروع کئے تھے ہم انہیں مکمل کرنے کے لئے

پوری طرح تلے ہوئے ہیں۔ آپ نے جو incomplete structure چھوڑا ہوا ہے ان پر لگا ہوا

پیسا آپ کا نہیں تھا بلکہ عوام کا پیسا لگا ہوا ہے اور ہم نے عوام کو جواب دینا ہے۔ کوئی بھی ہسپتال جو

انہوں نے شروع کیا ہم نے اس پر کام جاری رکھا ہوا ہے۔ جس طرح انہوں نے ہسپتالوں کے

ساتھ کیا ہے ہم نے بالکل وہ نہیں کیا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو یقین دلا رہی ہوں کہ ہم اس وقت سارے BHUs پر کام

کر رہے ہیں۔ ہم جیسے پیسے save کرتے ہیں تو پوری کوشش کرتے ہیں کہ وہ استعمال ہوں اور ہر چیز

revamp ہو جائے ملک محمد احمد خان سے پوچھیں کہ ان کے ضلع میں BHUs اور RHCs میں

کام نہیں ہو رہا اور کیا یہ اپ گریڈ نہیں ہو رہے؟ That was not a part of your

programme. We started it. اس لئے کر رہے ہیں تاکہ وہاں کی عوام کو صحت کی ساری

بنیادی سہولتیں میسر آسکیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ جیسے جیسے فنڈز میسر ہوتے ہیں ہم مرحلہ وار تمام

BHUs اور RHCs میں missing facilities کو مکمل کریں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو تسلی دیتی ہوں کہ ہم پوری کوشش کریں گے کہ جس BHU کا ذکر سوال میں کیا گیا ہے وہ اسی سال مکمل ہو جائے۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ مزید کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟
 ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ چودھری افتخار حسین چھپھر کو ضمنی سوال کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری افتخار حسین چھپھر!
 چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! یہ سوال میرے حلقہ سے متعلق ہے۔ میں بالکل سلیس اردو میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ رواں مالی سال ختم ہونے میں دو مہینے باقی ہیں۔

جناب چیئرمین! میری معزز وزیر صحت سے on the floor of the House درخواست ہے کہ کیا اس رواں مالی سال میں اس بنیادی ہیلتھ یونٹ کی چار دیواری کی تعمیر یا مرمت کا کام ہو جائے گا یا نہیں ہو گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 جناب چیئرمین! انشاء اللہ تعالیٰ اسی مالی سال میں اس بنیادی ہیلتھ یونٹ کی چار دیواری کی تعمیر کا کام مکمل ہو جائے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2198 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
 جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: مختلف علاقوں کے بچوں میں پولیو وائرس کی موجودگی سے متعلقہ تفصیلات
 *2198: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنوری 2019 سے اب تک لاہور کے اندر کتنے بچوں میں پولیو وائرس کی تصدیق ہوئی ہے؟

(ب) یہ بچے کس کس علاقہ میں رہائش پذیر ہیں؟

(ج) لاہور کا کون کون سا علاقہ پولیو وائرس کے زیادہ خطرے پر ہے؟

(د) حکومت ان علاقوں میں پولیو کی روک تھام کے لئے کون سے اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پانچ بچوں میں پولیو وائرس کی تصدیق ہوئی ہے۔

(ب)

(1) گلی نمبر 1، علی ٹاؤن شیر شاہ روڈ، یونین کونسل نمبر 20 شالامار ٹاؤن۔

(2) گاؤں ناگرا، یونین کونسل نمبر 114 علامہ اقبال ٹاؤن۔

(3) ملک پارک، یونین کونسل نمبر 70 داتا گنج بخش ٹاؤن۔

(4) یونین کونسل نمبر 13، راوی ٹاؤن۔

(5) یونین کونسل نمبر 23 شالامار ٹاؤن۔

(ج) راوی ٹاؤن، داتا گنج بخش ٹاؤن، سمن آباد ٹاؤن، گلبرگ ٹاؤن اور علامہ اقبال ٹاؤن۔

(د) ان علاقوں میں ٹارگٹ بچوں کی روٹین اور پولیو ویکسینیشن کے لئے مربوط کوششیں کی گئی ہیں۔

نیشنل ایمرجنسی ایکشن پلان کے مطابق ان علاقوں میں شیڈول کے مطابق پولیو

مہمات سرانجام دی جاتی ہیں جس میں خاص طور پر ہائی ریسک اور ہجرت شدہ آبادی کو

بالخصوص جانچا اور ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ پولیو کے قطروں اور روٹین کی ویکسینیشن سے رہ

جانے والے بچوں کی تلاش کی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ ایسے بچوں کی بھی تلاش کی جاتی ہے

جن میں پچھلے چھ ماہ کے دوران کوئی جسمانی معذوری ظاہر ہوئی ہو تاکہ ان کے پانخانے کا

نمونہ پولیو وائرس کے ٹیسٹ کے لئے بھیجا جاسکے۔ ہماری ٹیمیں آگاہی مہم پر بھی

خصوصی توجہ کرتی ہیں اور والدین کو بچوں کی ویکسینیشن پر قائل کرتی ہیں۔ ہماری

ساری کوششوں کا مقصد رہ جانے والے بچوں کو تلاش کرنا اور ان کو قطرے پلانا ہوتا ہے

تاکہ کوئی ٹارگٹ بچہ پولیو کے قطرے پینے سے رہ نہ جائے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! میں اپنی معزز وزیر صحت صاحبہ سے پوچھوں گی کہ جب پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت ختم ہوئی تھی تو کیا اس وقت صوبہ پنجاب پولیو فری تھا یا نہیں؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! میرا خیال ہے کہ صوبہ پنجاب کبھی بھی پولیو فری نہیں تھا۔

Let me make it clear from technical point of view so that you may understand it. Every year samples are taken from the drains of various areas of Lahore to ensure that Polio virus is not there. There has not been a single year that the Polio virus has come out negative from any drain in Lahore. Therefore, you cannot declare it as Polio-free area. That is why I said it was never Polio-free.

جناب چیئر مین! اگر پولیو وائرس drains میں آتا ہے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ There is somebody with polio. چونکہ fecal matter drains کے اندر آرہا ہے اسی لئے پولیو وائرس کی sowing ہو رہی ہے لہذا آج تک کبھی بھی صوبہ پنجاب پولیو فری نہیں رہا، خاص طور پر outfall drain جو کہ میرے ہی علاقے سے گزرتی ہے وہ آج تک کبھی بھی پولیو وائرس کے حوالے سے negative نہیں رہی بلکہ ہر سال positive آتی ہے۔

The question whether cases were reported or not, in 2000 and 2017 there were no cases reported but Polio virus was reported that is why they went for Polio Vaccine Programme.

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! آج ثابت ہو گیا کہ واقعی کوٹا سفید ہے۔ منسٹر صاحبہ نے بالکل ٹھیک بات کہی ہے اور ہم مانتے ہیں کہ کوٹا سفید ہی ہے۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئر مین! میں سوال نمبر 2198 کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین: چونکہ محترمہ رابعہ نسیم فاروقی بیٹھ گئی تھیں اس لئے میں سمجھا کہ وہ اس سوال سے متعلق مزید کوئی ضمنی سوال نہیں پوچھنا چاہتیں۔ چلیں، خواجہ سلمان رفیق آپ اپنا ضمنی سوال کر لیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئر مین! میرا خیال ہے کہ پروفیسر یاسمین راشد تھوڑا بات کو intermix کر گئی ہیں کیونکہ technically environmental sample الگ ہے اور confirmed patient علیحدہ چیز ہے یعنی یہ دونوں الگ الگ ہیں۔ سال 2016-17 میں WHO/UNICEF کے نوٹیفکیشن کے مطابق پنجاب پولیو فری تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس وقت صوبہ پنجاب میں پولیو کے جو مریض آرہے ہیں، خواہ وہ جتنی بھی تعداد میں آرہے ہیں genetically اس wild virus کا تعلق کس صوبہ سے ہے اور اس صوبہ سے آپ کی کیا coordination ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! کوئی بھی صوبہ ہو، چاہے وہ پنجاب، خیبر پختونخوا، بلوچستان یا سندھ ہو ہم ان سب کو ایک ملک کے طور پر treat کرتے ہیں۔

You treat this as a country and not a province particularly when the Polio virus is concerned. Let me explain it.

آپ نے کہا کہ صوبہ پنجاب پولیو وائرس فری تھا۔ میں نے جواب دیا ہے کہ نہیں تھا۔ وجہ یہ ہے کہ پولیو وائرس کا confirmed case نہ آنا ایک بات ہے اور پولیو وائرس کا drains کے اندر موجود ہونا دوسری بات ہے۔ چونکہ خواجہ سلمان رفیق خود وزیر صحت رہ چکے ہیں لہذا انہیں پتا ہے کہ میں صحیح بات کر رہی ہوں۔ ویسے اگر مروت میں آکر وہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے معزز ممبران کو support کرنا چاہتے ہیں تو کرتے رہیں۔

But he knows it is absolutely correct that the Polio virus has not yet been eradicated.

جناب چیئر مین: خواجہ سلمان رفیق! اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں پر

کھڑے ہو گئے اور "ظالمو جواب دو پولیو کا حساب دو" کی نعرے بازی شروع کر دی)

جناب چیئر مین: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی! کیا آپ اپنے اگلے سوال کو take up نہیں کرنا چاہتیں؟ محترمہ! آپ مہربانی کر کے اپنے اگلے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! میرے پہلے سوال کا ابھی تک جواب نہیں آیا لیکن میں ایک انفارمیشن دینا چاہتی ہوں کہ یہ کرپشن کے طعنے تو بڑے مارتے رہتے ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ پہلے اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! پہلے سوال نمبر 2198 پر خواجہ سلمان رفیق کو ضمنی سوال کرنے دیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! مجھے پہلے اپنے سوال نمبر 2198 کا جواب دے دیں۔ الحمد للہ میرے کان بالکل ٹھیک ہیں لیکن مجھے منسٹر صاحبہ کے جواب کی سمجھ نہیں آئی۔ پہلے وزیر صحت محترمہ یاسمین راشد میرے پہلے سوال کا جواب دیں پھر میں اگلے سوال کا نمبر بولوں گی۔ الحمد للہ میرے دونوں کان ٹھیک ہیں۔ مجھے پہلے پچھلے سوال کا جواب ملے گا تو پھر میں اگلا سوال کروں گی۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ (قطع کلامیاں)

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئر مین! ایسے نہیں چلے گا۔ پہلے جواب آئے گا پھر ہاؤس چلے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں پر

کھڑے ہو گئے اور "گو یا سمین گو، ظالمو جواب دو پولیو کا حساب دو" کے نعرے لگاتے رہے)

جناب چیئر مین: جی، سید عثمان محمود! سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئر مین! سوال نمبر 2308 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔ 264 کے رورل ہیلتھ سنٹر

میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

* 2308: سید عثمان محمود: کیا وزیر پرائمری و سکینڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔ 264 رحیم یار خان کے تمام رورل ہیلتھ سنٹر اور بی ایچ یو میں کتے کاٹنے کی ویکسین نایاب ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مریض یہ مہنگی ویکسین - / 700 روپے کی بجائے ہزار روپے سے بازار سے خرید رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پی پی ہذا کی یونین کونسلز اور قصبوں میں کتہ مار مہم نہ ہے جس سے درجنوں لوگ اس مرض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ویکسین کی دستیابی ممکن بنانے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سکینڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی۔ 264 میں موجود تمام دیہی مراکز صحت پر کتے کے کاٹنے کی ویکسین دستیاب ہے البتہ ایس اوپیز کے مطابق پنجاب بھر میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین بی ایچ یو پر مہیا نہیں کی جاتی۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ تفصیل جز (الف) کے جواب میں تحریر ہے۔

(ج) یہ درست نہیں۔ کتہ مارنے کی مہم ضلع بھر میں محکمہ لوکل گورنمنٹ، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی، پنجاب ہیلتھ فسیلیٹیز مینجمنٹ کمپنی اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کی مشترکہ ذمہ داری کے طور پر جاری ہے۔ البتہ سٹرکٹورل (کتے مارنے کی دوائی) کی

مارکیٹ میں عدم دستیابی کی وجہ سے مشکلات درپیش ہیں کیونکہ یہ دوا بیرون ممالک سے امپورٹ کی جاتی ہے۔

(د) حکومت کتے کے کاٹنے کی ویکسین نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ سے خرید کر ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز پنجاب لاہور کے ذریعہ پنجاب بھر میں موجود ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کو مہیا کی جاتی ہے۔ مزید برآں ضلع بھر میں 290 ویکسین ڈالنے والے ڈور زپر مشتمل ہے دستیاب ہیں اور مذکورہ ویکسین کی کمی نہ ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب چیئر مین! میں نے اپنے حلقہ پی پی-264 کے حوالے سے سوال کیا تھا اور I am satisfied with the answer. اور میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ میں نے اپنے حلقے کے بارے میں Anti-Rabies Vaccine کے حوالے سے سوال put up کیا تھا اور میرے حلقے کی حدود میں 2 RHC's, 7 BHU's and 3 dispensaries lie کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں نے CEO Health جناب سخاوت رندھاوا کو ایک کیس رپورٹ کیا تھا۔ میں اس معزز ایوان اور آپ کے توسط سے محترمہ وزیر موصوف سے یہ کہنا چاہوں گا کہ Since that day onwards مجھے کسی قسم کی کوئی complaint وصول نہیں ہوئی مگر میں ایک اور گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہمارا ضلع رحیم یار خان five million plus آبادی کا ضلع ہے۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کیونکہ آپ کا بھی وہی ضلع ہے ہم آج تک dialysis facility سے محروم ہیں اور ہمارے پاس ڈی ایچ کیو بھی نہیں ہے۔ شیخ زید ایک خود مختار ہسپتال ہے جو dialysis facility offer کر رہا ہے اور ہماری چار تحصیلوں رحیم یار خان، لیاقت پور، خان پور اور صادق آباد میں کہیں بھی dialysis facility نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! میں آپ کے توسط سے محترمہ وزیر موصوف سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس کو immediately take up کیا جائے۔ یہ ضلع پچھلے دس سال میں بھی محروم رہا ہے I am sure Lahore, Gujranwala, Faisalabad, Gujrat and Pindi ڈیپلمنٹ ہوئی مگر ہم tail پر رہنے والے لوگ ہیں اس لئے ہم کسی حکومت کی گنتی میں نہیں آتے۔

جناب چیئر مین! آپ کے توسط سے میری یہی گزارش ہے کہ ہماری محرومیوں کا ازالہ کیا جائے اور ہیلتھ کے related مسائل کو ترجیحاتی بنیادوں پر حل کیا جائے۔ شکریہ

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! معزز ممبر نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں بہت عرصے سے ڈوہلپمنٹ کا کوئی خاص پروگرام نہیں ہوا۔

جناب چیئر مین! میں اپنے چھوٹے بھائی کو یہ تسلی دینا چاہتی ہوں کہ اس وقت ہمارا بالکل focus ہے۔ ان کو پتا ہے کہ رحیم یار خان ہسپتال کا PC-1 تقریباً مکمل ہو چکا ہے ہم جو Hub and Spoke method بنانے لگے ہیں اُس میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ main hospital کے fifty miles radius کے اندر twenty bedded hospitals بھی ساتھ بن جائیں۔

جناب چیئر مین! میں معزز ممبر کو پوری تسلی دیتی ہوں کہ جہاں تک ڈائیلیسز کا تعلق ہے chronic kidney problems کی وجہ سے ہر طرف کافی بڑا مسئلہ بن گیا ہے تو ہم رحیم یار خان میں انشاء اللہ ڈائیلیسز یونٹس بھی شروع کریں گے اور میں جب یہ سارا پروگرام بناؤں گی۔

جناب چیئر مین! میں ان کو یہ ضرور دکھانا چاہوں گی، What we are developing, I would like him to come and see کہ ہم رحیم یار خان کے لئے جتنا پروگرام develop کر رہے ہیں وہ کتنا extensive ہے اور میں انشاء اللہ ensure کروں گی کہ ڈائیلیسز مشین کی کمی پوری کر دیں۔

جناب چیئر مین: سید عثمان محمود! مجھے محترمہ ہیلتھ منسٹر نے ہسپتالوں کے حوالے سے کچھ انفارمیشن دی ہے تو آپ بعد میں محترمہ سے اس بابت brief لے لیں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئر مین! محترمہ ہیلتھ منسٹر ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں میں ان کے پاس ضرور جاؤں گا اور ہم یہاں پر اپنے حلقے کے لوگوں کی نمائندگی کی خاطر یہاں پر آئے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے پاس already established THQ Hospitals ہیں اگر ہم ڈائریکٹر سسٹم سے THQ's کو مستفید کر دیں تو اس سے overall پورے علاقے کا فائدہ ہوگا۔

جناب چیئر مین! اگر آپ مناسب سمجھیں تو Coronavirus epidemic سے pandemic بن چکا ہے اگر یہ ہاؤس collective agenda کے تحت اُس کے اوپر بھی discussion کرے۔

جناب چیئر مین: سید عثمان محمود! ضلع رحیم یار خان میں ایک ٹی ایچ کیو ایسا بھی ہے جہاں پر لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت ایک ڈائریکٹر سنٹر بنایا ہے وہ خان پور میں ہے۔ (قطع کلامیاں)

سید عثمان محمود: جناب چیئر مین! میں گزارش کر رہا ہوں کہ میری تحصیل صادق آباد بہت پسماندہ ہے اور جو resources lapse کر رہے ہیں اگر اُس کے اوپر تھوڑی سی توجہ کر دی جائے اور الحمد للہ اس وقت تحصیل صادق آباد میں پاکستان تحریک انصاف کے پاس ایک بھی سیٹ نہیں ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 2198 ہے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! وہ سوال گزر گیا ہے اب آپ کا سوال نمبر 2248 رہ گیا ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! مجھے اس سوال کا جواب ہی نہیں ملا تھا۔ آپ جواب نہیں دینا چاہتے۔ آپ ہاؤس کی کارروائی کو بلڈز کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

خواجہ عمران ندیر: جناب چیئر مین! آپ ہاؤس میں سوالوں کے جوابات نہیں دینا چاہتے۔ سلیکٹڈ چیئر مین نامنظور، سلیکٹڈ چیئر مین نامنظور۔۔۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال جناب محمد عبداللہ وڑائچ۔ (قطع کلامیاں)

This is not the way. This is not the way. اگلا سوال نمبر 2541 جناب محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2565 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2668 جناب محمد فیصل خان نیازی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی طرف سلیکٹڈ چیئر مین نامنظور کی نعرے بازی)

Order in the House. Order in the House.
the House.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین!
پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!
وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین!
میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اوپر سے میڈیا بھی دیکھ رہا ہے۔ (قطع کلامیاں)
خواجہ عمران نذیر: جناب چیئر مین! آپ سوالوں کے جواب نہیں دے رہے۔ گو سلیکٹڈ چیئر مین،
گو سلیکٹڈ چیئر مین

(اس مرحلہ پر معزز ممبر خواجہ عمران نذیر نے وزیر قانون
کو گالی دی اور جناب چیئر مین کے لئے غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے گئے)
جناب چیئر مین: خواجہ عمران نذیر! آپ نے کیا فرمایا ہے؟
خواجہ عمران نذیر: جناب چیئر مین! آپ ہماری بات نہیں سن رہے۔
جناب چیئر مین: نہیں، آپ نے کچھ اور بھی فرمایا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی طرف سے جناب چیئر مین کے خلاف کھڑے ہو کر نعرے بازی)
جناب چیئر مین: جی، اگلا سوال جناب علی اختر کا ہے۔ (قطع کلامیاں)
جناب علی اختر: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 2687 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں ادویات کی بلواسطہ یا بلاواسطہ فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*2687: جناب علی اختر: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نبی قاسم انڈسٹریز (کراچی) VALOR فارماسوٹیکل (راولپنڈی) اور مائیکرو فارما پرائیویٹ لمیٹڈ (لاہور) محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور صوبہ بھر کے ہسپتالوں کو بلواسطہ یا بلاواسطہ ادویات فراہم کرنے کے لئے رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مالی سال 15-2014 سے مالی سال 19-2018 تک درج بالا کمپنیوں نے کب اور کتنی مالیت کی ادویات محکمہ ہذا کو بلواسطہ یا بلاواسطہ فراہم کی ہیں۔ ہر کمپنی کی علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ نبی قاسم انڈسٹریز (کراچی) اور ویلر فارماسوٹیکل (راولپنڈی)، ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان سے لائسنس یافتہ ہے اس لئے یہ محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور صوبہ بھر کے دیگر اداروں کو ادویات فراہم کر سکتی ہے جبکہ مائیکرو فارما پرائیویٹ لمیٹڈ (لاہور) ایک ڈسٹری بیوشن کمپنی ہے جس کے محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کو ادویات فراہمی کے کوئی شواہد نہیں ملے۔

(ب) ہر کمپنی کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

Firms	Nabi Qasim	Vallor Pharma	Micro Pharma
2014-15	180,180.00	7,903,365.00	0.00
2015-16	116,009,518.00	48,212,024.00	0.00
2016-17	196,377,811.00	1,839,067.00	0.00
2017-18	83,399,035.00	273,592.00	0.00
2018-19	164,589,369.00	179,820.00	0.00
Total	560,555,913.00	58,407,868.00	0.00

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"گو نیازی گو" کی نعرے بازی)

جناب علی اختر: جناب چیئر مین! میری اس حوالے سے چند گزارشات ہیں جو ان ہی کے متعلق ہے
اگر یہ خاموشی سے سن لیں تو میں ان کو بتانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین! میرے سوال کے جز (الف) میں یہ کہا گیا ہے کہ ایک واحد کمپنی جس کا
میں نے نام لکھا تھا اس کی procurement کے متعلق سوال کیا تھا۔

جناب چیئر مین! اس میں کہا گیا ہے کہ یہ شواہد نہیں ملے۔ میں اس پر منسٹر صاحبہ سے
متفق ہوں۔ ماشاء اللہ ہماری بہن بہت اچھا کام کر رہی ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف
"گو نیازی گو" کی نعرے بازی کرتے ہوئے باہر چلے گئے)

جناب چیئر مین: خواجہ عمران نذیر نے جن الفاظ کا استعمال کیا ہے ان کو اس اجلاس کے لئے
suspend کیا جاتا ہے۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین!
پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین!
میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم آپ کے اس فیصلے کو appreciate کرتے ہیں لیکن میں ایک
چیز ضرور کہنا چاہوں گا کہ یہ جو attitude بالخصوص جو لوگ پروڈکشن آرڈر لے کر آتے ہیں۔ یہ
misuse of Production Order ہے۔

جناب چیئر مین! میں اس بات پر حکومتی پنجہز کی طرف سے پُر زور احتجاج کرتا ہوں کہ
اس قسم کے لوگوں کو پروڈکشن آرڈر نہیں دینا چاہئے۔ یہ misuse of Production Order
ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: وزیر قانون! میری نظر میں الفاظ کا چناؤ پارلیمانی norms کے مطابق ہونا چاہئے۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ معزز منسٹر صاحبہ نے کہا ہے کہ پولیو کا وائرس موجود ہے مگر پولیو کے کیسز رپورٹ نہیں ہوئے۔ پولیو کا وائرس لاہور میں کبھی بھی negative نہیں آیا۔ انہوں نے ایک technical بات کی ہے اس پر point scoring کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! ہم آپ کے فیصلے کی تائید کرتے ہیں اور میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر پروڈکشن کے ذریعے جو کھیل کھیلا جا رہا ہے کہ آپ دیکھتے ہیں کہ نہ legislation ہے۔ یہ کسی چیز میں حصہ لینے کی بجائے لوگوں کو اکسایا جاتا ہے۔ یہاں پر آج جو کچھ کیا گیا ہے اس کے نتیجے میں جو کوئی بھی اس طرح کا behave کرے گا میں چاہتا ہوں کہ رولز کے مطابق آپ اپنے اختیارات کا استعمال کرتے رہیں۔ بہت بہت شکریہ

کورم کی نشاندہی

جناب محمد مرزا جاوید: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(بیس منٹ وقفہ کے بعد جناب چیئر مین 6 بج کر 40 کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)
 جناب چیئر مین: تمام ممبران سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جاسکے۔ گنتی کی جائے۔
 (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

نوٹ: کورم کی نشاندہی پر اجلاس اگلے روز کے ملتوی ہوا اس لئے بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد ڈویژن میں میپائٹس کے مریضوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1956: جناب حامد رشید: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) فیصل آباد ڈویژن میں اس وقت میپائٹس کے کتنے مریض رجسٹرڈ ہیں؟
 (ب) ان مریضوں کو علاج کے لئے مفت ادویات کی فراہمی کے کتنے مراکز قائم کئے گئے ہیں؟
 (ج) متعدد بیماریوں سے بچاؤ کے لئے مفت ادویات کی فراہمی اور ویکسین کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 (الف) فیصل آباد ڈویژن میں 10- مارچ 2020 تک کل 1,06,164 مریض رجسٹرڈ کئے جا چکے ہیں۔

(ب) محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے زیر نگرانی فیصل آباد ڈویژن میں مختلف ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں میپائٹس کلینک قائم کئے گئے ہیں جن کی فہرست درج ذیل ہیں:

ضلع جھک	ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	ضلع فیصل آباد
1- ڈی ایچ کیو ہسپتال جھک	2- ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ	3- ڈی ایچ کیو ہسپتال من آباد
4- ڈی ایچ کیو ہسپتال خورکوت	5- ڈی ایچ کیو ہسپتال کوجہ	6- ڈی ایچ کیو ہسپتال سندری
7- ڈی ایچ کیو ہسپتال احمد پور سیال	8- ڈی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ	9- ڈی ایچ کیو ہسپتال جڑانوالہ
10- ڈی ایچ کیو ہسپتال پک جمرہ	11- ڈی ایچ کیو ہسپتال تاندلیانوالہ	

ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام ان تمام کلینکس پر مفت ادویات، ویکسین اور پی سی آر ٹیسٹ فراہم کرتا ہے۔

(ج) جی ہاں! متعدد بیماریوں سے بچاؤ کے لئے مفت ادویات فراہم کی جارہی ہیں اور مختلف متعدی بیماریوں مثلاً ہیپاٹائٹس (بی اور سی) انفلوینزا، ربییز، ڈیفیٹھیریا، خسرہ، پولیو اور سانپ کے کاٹنے اور ویرسلا وغیرہ کی ویکسین مفت لگائی جارہی ہیں۔

حکومت پنجاب کا ہیپاٹائٹس پروگرام

کے تحت ادویات کی خریداری کے ٹینڈر سے متعلقہ تفصیلات

*2248: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) حکومت پنجاب کا ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کب شروع ہوا، کیا وہ جاری ہے؟
- (ب) ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت ادویات خریدنے کے لئے آخری دفعہ ٹینڈرز کب دیا گیا ہے کیا محکمہ کے پاس ادویات کا سٹاک موجود ہے؟
- (ج) کیا ستمبر 2018 سے مارچ 2019 کے دوران ہیپاٹائٹس کی ادویات کی خریداری کے لئے جاری کردہ ٹینڈرز کتنی دفعہ منسوخ ہوئے ان کی منسوخی کی وجوہات بتائی جائیں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) پنجاب ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کا آغاز سال 2006 میں National Hepatitis Prevention & Control Programme for Punjab کے طور پر ہوا جو کہ Programme for Prevention & Control of Hepatitis in Punjab کے طور پر جاری ہے۔

- (ب) پیپائٹس (سی) کی ادویات کی خریداری کے لئے آخری ٹینڈر کی تکمیل اپریل 2019 میں ہوئی۔ جس کے تحت خریداری کا عمل مکمل کر لیا گیا ہے اور سپلائی اگست 2019 موصول ہو چکی ہے۔ پروگرام کے پاس پیپائٹس کے مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے ادویات کا وافر سٹاک موجود ہے۔
- (ج) محکمہ پرائمری و سینڈری ہیلتھ کیئر کے مرکزی پروکیورمنٹ سیل نے مئی جون 2018 میں پیپائٹس (سی) کی ادویات کے لئے 40,000 کورسز مبلغ -/4144 روپے فی کورس کے حساب سے ٹینڈر کی تکمیل کی۔ فرم کے نام Advance Acceptance of Tender (AAT) کا لیٹر جاری کر دیا گیا اور محکمہ پرائمری و سینڈری ہیلتھ کیئر کے مرکزی پروکیورمنٹ سیل کی جانب سے کنٹریکٹ سائن کیا جانا باقی تھا لیکن بد قسمتی سے نگران دور کے حکام بالا کی جانب سے نامعلوم وجوہات کی بنیاد پر منسوخ کر دیا گیا اور پروگرام ادویات کی خریداری (Procurement) نہ کر سکا۔ بعد ازاں خریداری کے عمل کو ڈی جی ہیلتھ آفس کے پروکیورمنٹ سیل کے سپرد کر دیا گیا۔ پروگرام کی مسلسل کوششوں کے نتیجے میں پروکیورمنٹ سیل نے پری کوالیفیکیشن کے جامع مرحلے کو مکمل کیا اور دسمبر 2018 میں ٹینڈر شائع کیا۔ جس کی تکمیل جنوری 2019 میں -/5259 روپے فی مریض کورس کے ریٹ پر ہوئی اور Advance Acceptance of Tender (AAT) کا لیٹر جاری کر دیا گیا لیکن اس خیال کے تحت کہ یہ ریٹ پچھلے سال مئی میں آنے والے ریٹ -/4144 روپے کی نسبت زیادہ ہیں حکام بالا کی جانب سے ٹینڈر پھر منسوخ کر دیا گیا۔ ٹینڈر تیسری دفعہ جاری کیا گیا لیکن پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا کیونکہ -/5868 روپے فی مریض کورس کا ریٹ جنوری 2019 میں آنے والے ریٹ سے -/5259 روپے سے بھی زیادہ تھا لہذا ٹینڈر ایک دفعہ پھر منسوخ کر دیا گیا۔ آخر کار پروگرام کی شب و روز کاوشوں کے نتیجے میں چوتھی دفعہ ٹینڈر کو فائنل کر لیا گیا اور -/5218 روپے فی مریض کورس (Combo Pack) کی بجائے Gets کی Sofosbuvir ٹیبلٹ اور Macter Daclafasvir ٹیبلٹ الگ الگ کا ریٹ کافی بحث و تحقیق کے بعد طے ہو پایا کیونکہ Combo Pack کا اثر بھی پیپائٹس سی کی

ادویات کے نرخ پر لازماً پڑتا ہے بہر حال الحمد للہ 1,50,000 مریض کورسز کے لئے Advance Acceptance of Tender (AAT) / پرچیز آرڈر جاری کر دیا گیا ہے اور میپائٹس سی کی ادویات کی وصولی اگست 2019 کے مہینے میں ہو چکی ہے۔ اگر -/5259 روپے فی مریض کورس کے حساب سے جاری کردہ AAT جنوری 2019 میں جاری رکھی جاتی تو خریداری (Procurement) کا عمل ممکنہ طور پر کافی پہلے ہی مکمل کر لیا جاتا۔

صوبہ بھر کے تمام ہسپتالوں میں

کتے کے کاٹنے اور سانپ کے ڈسنے کی ویکسین سے متعلقہ تفصیلات

*2538: جناب محمد عبداللہ وٹارنج: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا کتے کے کاٹنے اور سانپ کے ڈسے ہوئے متاثرہ افراد کے لئے ویکسین اور علاج کی سہولت تمام تحصیل ہیڈ کوارٹرز، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز اور بڑے شہروں کے تمام ہسپتالوں میں مہیا کی جاتی ہے؟

(ب) کیا محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی آوارہ کتوں کی تلفی کے لئے آپس میں کوآرڈینیشن ہوتی ہے اگر ایسا ہے تو کیا اس کے نتائج تسلی بخش ہیں یا اس میں مزید بہتری کی ضرورت ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) جی ہاں! کتے کے کاٹنے اور سانپ کے ڈسے متاثرہ افراد کے لئے ویکسین اور علاج کی سہولت تمام تحصیل ہیڈ کوارٹرز، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز اور بڑے شہروں کے تمام ہسپتالوں میں مہیا کی جاتی ہے۔

(ب) محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں آوارہ کتوں کی تلفی کے لئے آپس میں کوآرڈینیشن ہوتی ہے۔ نتائج تسلی بخش ہیں مزید بہتری کے لئے ہیلتھ کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے تاکہ کام میں مزید بہتری لائی جاسکے۔

ضلع بہاولپور کے بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

* 2541: جناب محمد افضل: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا تمام بنیادی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت میں لیڈی ہیلتھ ورکرز تعینات کی جاتی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ضلع بہاولپور کے تمام بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں لیڈی ہیلتھ ورکرز تعینات ہیں؟

(ج) کیا تمام بنیادی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت میں نومولود بچوں کی ویکسینیشن کا کورس کروایا جاتا ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) بنیادی طبی مراکز و دیہی طبی مراکز میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعیناتی آبادی کے تناسب سے کی جاتی ہے اس طرح ضلع بھر میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعیناتی ہریونین کونسل کی آبادی کے تناسب سے اس کی متعلقہ یونین کونسل کے بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں کی جاتی ہے۔

(ب) جی، ہاں! تمام بنیادی طبی مراکز و دیہی طبی مراکز میں آبادی کے تناسب سے لیڈی ہیلتھ ورکرز تعینات کی گئی ہیں۔

(ج) جی ہاں! ضلع بہاولپور میں تمام بنیادی طبی مراکز اور دیہی طبی مراکز پر دو سال سے کم عمر کے تمام بچوں کو دس وبائی امراض بچاؤ کی ویکسینیشن روزانہ کی بنیاد پر کی جاتی ہے اور حاملہ خواتین کو T.T کے ٹیکے بھی لگائے جاتے ہیں اور چار سال سے پانچ سال تک کے تمام بچوں کو DTP انجکشن کی بوسٹر ڈوز بھی لگائی جاتی ہے۔

تحصیل میاں چنوں میں آرائیج سی اور بی ایچ یوز

کی تعداد اور ان میں دستیاب سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*2565: جناب بابر حسین عابد: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) تحصیل میاں چنوں میں آرائیج سی اور بی ایچ یوز کتنے اور کہاں کہاں ہیں؟
- (ب) کس کس آرائیج سی اور بی ایچ یوز کی بلڈنگ مخدوش حالت میں ہے یا ان میں پانی کھڑا ہے؟
- (ج) کون کون سے آرائیج سی اور بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز کی اسامیاں کس کس عہدہ گریڈ کی خالی ہیں؟
- (د) ان کی مسنگ فسیلٹیز کون کون سی ہیں؟
- (ه) ان میں سے کس کی عمارت زیر تعمیر ہے، ان عمارات اور مسنگ فسیلٹیز کب تک پُر کی جائیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل میاں چنوں میں ایک آرائیج سی (آرائیج سی تلبہ) اور بیس بنیادی مراکز صحت ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

- (1) بنیادی مرکز صحت / 44 L.15 / واقع / 44 L.15 گاؤں
- (2) بنیادی مرکز صحت / 129 L.15 / واقع / 129 L.15 گاؤں
- (3) بنیادی مرکز صحت / 131 L.15 / واقع / 131 L.15 گاؤں
- (4) بنیادی مرکز صحت / 133 L.16 / واقع / 133 L.16 گاؤں
- (5) بنیادی مرکز صحت / 137 L.16 / واقع / 137 L.16 گاؤں

- (6) بنیادی مرکز صحت / 121 L.15 / واقع / 121 L.15 گاؤں
- (7) بنیادی مرکز صحت / 115 L.15 / واقع / 115 L.15 گاؤں
- (8) بنیادی مرکز صحت / 50 L.15 / واقع / 50 L.15 گاؤں
- (9) بنیادی مرکز صحت / 92 L.15 / واقع / 92 L.15 گاؤں
- (10) بنیادی مرکز صحت / 100 L.15 / واقع / 100 L.15 گاؤں
- (11) بنیادی مرکز صحت / 67 L.15 / واقع / 67 L.15 گاؤں
- (12) بنیادی مرکز صحت / 88 L.15 / واقع / 88 L.15 گاؤں
- (13) بنیادی مرکز صحت / 01 R.8 / واقع / 01 R.8 گاؤں
- (14) بنیادی مرکز صحت / 19 B.R.8 / واقع / 19 B.R.8 گاؤں
- (15) بنیادی مرکز صحت / 07 AR8 / واقع / 07 AR8 گاؤں
- (16) بنیادی مرکز صحت / 22 R.8 / واقع / 22 R.8 گاؤں
- (17) بنیادی مرکز صحت / 18 R.8 / واقع / 18 R.8 گاؤں
- (18) بنیادی مرکز صحت کوٹ برکت علی واقع کوٹ برکت علی گاؤں
- (19) بنیادی مرکز صحت جنگل ڈیرے والا واقع جنگل ڈیرے والا گاؤں
- (20) بنیادی مرکز صحت غوث پور واقع غوث پور گاؤں

(ب) ضلع خانیوال میں کسی بھی آر ایچ سی یا بی ایچ یو کی بلڈنگ مخدوش حالت میں نہیں ہے اور نہ ان میں پانی کھڑا ہے تاہم بنیادی مرکز صحت / 15L / 129 کے ملحقہ مکان میں 2009 میں ہونے والے بم بلاسٹ کی وجہ سے بی ایچ یو کی عمارت اور میڈیکل آفیسر کی رہائش گاہ کو نقصان پہنچا تھا تاہم عارضی طور پر ہسپتال کی سروسز بہتر رہائشی کوارٹر میں چل رہی ہے۔

(ج) ڈاکٹرز کی تمام سیٹیں پر ہیں اور صرف ایک سیٹ اے پی ایم او سکیل نمبر 19 رورل ہیلتھ سنٹر تلمبہ میں خالی ہے۔

(د) ضلع خانیوال کے آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز روٹین کے مطابق کام کر رہے ہیں تاہم بی ایچ یوز غوث پور R-8، 22/L-15، 115 اور R-1، 68 میں لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کی اسامیاں خالی ہیں اور بنیادی مرکز صحت R-8، 22/L-15، 115 اور R-1، 68 میں ڈسپنسر کی اسامیاں بھی خالی پڑی ہیں۔ حکومت کی ان اسامیاں کو جلد از جلد پُر کرنے کی کوشش جاری ہے۔

(۵) ضلع خانیوال کے آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کی تعمیر و مرمت کی سکیم صوبائی ترقیاتی بجٹ 2019-20 برائے پرائمری و سیکنڈری صحت میں نہیں ہے اس لئے ان پر تعمیر و مرمت کا کام جاری نہ ہے۔

خانیوال: ڈی ایچ کیو ہسپتال کے بیڈز اور وارڈز کی تعداد اور 7/24 کی سہولیات سے متعلق تفصیلات

*2668: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال خانیوال کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہے؟
(ب) اس میں کتنے ڈاکٹرز کس کس عہدہ گریڈ پر کام کر رہے ہیں؟
(ج) اس میں کتنے سرجن اور فزیشن کس کس شعبہ کے تعینات ہیں ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے؟
(د) بچہ وارڈ، گائنی وارڈ، آر تھوپیک وارڈ کارڈیک وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ان میں تعینات سپیشلسٹ ڈاکٹرز، سرجن اور فزیشن مع M.Os کی تفصیل دی جائے؟
(۵) اس ہسپتال میں کون کون سی مشینری ہے کتنی خراب ہے اور کتنی ورکنگ کنڈیشن میں ہے اس کی تفصیل فراہم کریں؟
وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال کل 250 بیڈز اور 13 وارڈز پر مشتمل ہے۔ وارڈز کی تفصیل درج ذیل ہے میڈیسن، سرجری، چلڈرن، گائنی، آئی، ناک کان گلا، آر تھوپیکس، کارڈیالوجی، ڈائلیسز، نرسری، لیبر روم، اسپیشل کیئر، ایمرجنسی۔

(ب) اس میں کل 113 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

Post Name/BPS	Sanctioned	Filled	Vacant
MS(19/20)	01	01	00
AMS(19)	01	00	01

DMS(18)	03	00	03
Consultant (18/19)	53	21	32
PMO(20)	06	00	06
APMO/APWMO(19)	26	02	24
SMO/SWMO(18)	42	40	02
MO(17)	11	10	01
WMO(17)	32	32	00
Dental Surgeon	07	07	00
	182	113	69

(ج) جنرل سرجن ایک FCPS چیف کنسلٹنٹ آر تھو ایک FCPS آر تھو پیڈک سرجن ایک FCPS ڈینٹل سرجن، BDS سات فزیشن FCPS۔

(د) پیڈیاٹرک وارڈ پیڈ 06، گائنی وارڈ پیڈ 16، آر تھو پیڈک وارڈ 17، کارڈیالوجی وارڈ 16 پیڈر مشتمل ہے۔

پیڈوارڈ میں ایک کنسلٹنٹ، ایک میڈیکل آفیسر اور تین وومن میڈیکل آفیسر تعینات ہیں۔
گائنی وارڈ میں ایک سینئر گائناکالوجسٹ، تین گائناکالوجسٹ، چار وومن میڈیکل آفیسر تعینات ہیں۔
آر تھو وارڈ میں ایک چیف کنسلٹنٹ، دو کنسلٹنٹ، ایک وومن میڈیکل آفیسر اور تین میڈیکل آفیسر تعینات ہیں۔

کارڈیالوجی وارڈ میں ایک سینئر کنسلٹنٹ کارڈیالوجی، ایک وومن میڈیکل آفیسر اور تین میڈیکل آفیسر تعینات ہیں۔

(ه) دستیاب مشینری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

موجودہ حکومت کے صوبہ میں ڈینگی تدارک کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات
*2689: محترمہ سہرینہ جاوید: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سابقہ حکومت نے ڈینگی کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے تھے تفصیل بیان کریں؟

(ب) موجودہ حکومت نے برسات کا موسم شروع ہونے سے پہلے ڈینگی کے تدارک کے لئے کوئی پالیسی مرتب کی ہے تو اس کی تفصیل بیان کریں اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) سابقہ حکومت نے ڈینگی کے خاتمے کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے تھے۔ تھائی لینڈ میں ٹیکنیکل سٹاف کی ٹریننگ کروائی تھی۔ اس کے علاوہ دیگر ممالک کے ایکسپٹ لوگوں کو بلوایا گیا تاکہ ان کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ ڈینگی اقدامات کا جائزہ لینے اور ضروری سپورٹ فراہم کرنے کے لئے مختلف سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ تمام ہسپتالوں میں ضروری ادویات فراہم کی گئیں۔ اس کے علاوہ تمام اضلاع میں ڈینگی سپرے فراہم کی گئی۔

(ب)

➤ موجودہ حکومت نے برسات شروع ہونے سے پہلے تمام ڈسٹرکٹ میں موجود ڈینگی سٹاف کی ریفریٹر ٹریننگ کروائی ہے۔

➤ مریضوں کے علاج معالجے کے لئے Dengue Expert Advisory Group سے تربیت یافتہ ڈاکٹرز موجود ہیں۔

➤ تمام ہسپتالوں میں ڈینگی وارڈز، ڈینگی کاؤنٹرز اور High Dependency Units (HDUs) کو فعال کر دیا گیا ہے۔

➤ ڈینگی کے سیریس مریضوں کے لئے Dextran-40 موجود ہے۔

➤ تمام اضلاع میں ڈینگی آگاہی واک اور سیمینار کا انعقاد بھی کیا جا رہا ہے۔

➤ ڈینگی ٹیمیں گھر گھر جا کر ڈینگی لاروا تلفی کو یقینی بناتی ہیں اور تمام Building Sites کو کلیئر کیا جا رہا ہے۔ لوگوں کو ڈینگی سے بچاؤ کے بارے میں آگاہی بھی دی جا رہی ہے۔

چیف سیکرٹری پنجاب کے زیر صدارت ڈینگی اقدامات کا جائزہ لینے کے لئے 31 جنوری 2020 کو اجلاس منعقد کیا گیا اور تمام ضروری اقدامات کو یقینی بنانے کے لئے تمام کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز اور دیگر محکموں کے سیکرٹریز کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ مزید برآں تمام اضلاع میں متعلقہ مشینری اور عملہ موجود ہے جو کہ ڈپٹی کمشنرز کی زیر نگرانی اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

➤ اس کے علاوہ 9 اور 10 - جنوری 2020 میں انٹرنیشنل ڈینگی کانفرنس منعقد کروائی گئی جس میں مختلف ممالک اور دیگر صوبوں سے ماہرین نے شرکت کی اور اپنے تجربات شیئر کئے۔ اس کانفرنس کا بنیادی مقصد تھا کہ ماہرین کے تجربات سے استفادہ کر کے ڈینگی SOPs کو مزید revise کیا جائے اور ڈینگی کنٹرول کو مزید بہتر بنایا جائے۔

سرگودھا: تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سلانوالی سے متعلقہ تفصیلات

*2719: رانا منور حسین: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ:-

- (الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال سلانوالی ضلع سرگودھا کب قیام میں لایا گیا؟
 - (ب) کتنی لاگت اس کی تکمیل پر خرچ ہوئی؟
 - (ج) حال ہی میں ٹی ایچ کیو سلانوالی سے جو سامان چوری ہوا اس کی انکوائری کون کر رہا ہے اور سامان کے چوری کے ذمہ داران کون کون سے سرکاری اور پرائیویٹ افراد ہیں چوری کی تفصیل اور انکوائری کے نتیجہ سے آگاہ فرمائیں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال سلانوالی ضلع سرگودھا جولائی 2014 میں آراچی سی سے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال اپ گریڈ ہوا۔
 - (ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال سلانوالی ضلع سرگودھا کی مین بلڈنگ کی تکمیل کے لئے 22.236 ملین خرچ ہوئے۔
 - (ج) چیف ایگزیکٹو آفیسر، ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی سرگودھا نے ڈاکٹر مسرت حسن ملک SMO(HQ) دفتر ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر، ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی سرگودھا کی سربراہی میں ایک فزیکل ویری فکیشن کمیٹی مورخہ 14.03.2019 کو تشکیل دی۔ کمیٹی کی رپورٹ بحوالہ چٹھی نمبری HC/3483 مورخہ 21.03.2019 کا پی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے مطابق ٹی ایچ کیو ہسپتال سلانوالی ضلع سرگودھا کے سٹور میں کوئی سامان چوری نہ ہوا ہے اور نہ ہی سامان میں شک رجسٹر کے مطابق کوئی shortage ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال بھلوال کے گائنی وارڈز

میں بیڈز کی تعداد اور منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2733: جناب یاسر ظفر سندھو: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال بھلوال کا گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟
- (ب) اس وارڈ میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے؟
- (ج) کیا اس وارڈ میں گائناکالوجسٹ (فرنیشن و سرجن) تعینات ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں حکومت یہاں پر مطلوبہ سہولیات مع گائناکالوجسٹ و دیگر ڈاکٹرز ضرورت کے مطابق تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال بھلوال کا گائنی وارڈ پندرہ بیڈز پر مشتمل ہے۔
- (ب) اس وارڈ میں (تین گائناکالوجسٹ، تین وومن میڈیکل آفیسرز، تین نرسز اور تین درجہ چہارم کے ملازمین) کی اسامیاں ہیں۔
- (ج) اس وارڈ میں (ایک گائناکالوجسٹ، تین وومن میڈیکل آفیسرز، تین نرسز اور تین درجہ چہارم کے ملازمین) اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور (ایک گائناکالوجسٹ اور ایک سرجن) کی اسامی خالی ہے۔ مزید سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی بھرتیوں کے لئے ہر ماہ کی پہلی جمعرات کو واک ان انٹرویو ہوتے ہیں۔ جیسے ہی اہل امیدوار دستیاب ہوں گے تعیناتی کر دی جائے گی۔

ضلع خانیوال: تحصیل میاں چنوں میں

آراچ سی کی تعداد 24/7 کی ایمر جنسی سے متعلقہ تفصیلات

*2742: جناب بابر حسین عابد: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) تحصیل میاں چنوں (ضلع خانیوال) میں کتنے آراپیج سی کہاں کہاں ہیں؟
- (ب) ہر آراپیج سی کتنے بیڈز اور کتنے وارڈز پر مشتمل ہے کس کس مرض کا وارڈ موجود ہے؟
- (ج) کیا ان میں 24/7 گھنٹے کی ایمر جنسی موجود ہے نیز ایمر جنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے ایمر جنسی میں تعینات ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تفصیل دی جائے؟
- (د) کیا ان میں دل کے امراض، دماغی امراض، کینسر کا مرض اور ہیپاٹائٹس کے مرض کا علاج کیا جاتا ہے تو ان امراض کے ڈاکٹرز جو علاج معالجہ کرتے ہیں ان کی تفصیل دی جائے ان میں کون کون سی مشینری ہے ان کے سال 2019-20 کے بجٹ کی تفصیل بتائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

- (الف) تحصیل میاں چنوں (ضلع خانیوال) میں صرف ایک آراپیج سی ہے جو کہ تلمبہ میں ہے۔
- (ب) آراپیج سی تلمبہ دو وارڈز مردانہ و زنانہ پر مشتمل ہے۔ ہر وارڈ میں 10 بیڈز ہیں۔ دونوں وارڈز میں تمام امراض کے مریض داخل کئے جاتے ہیں۔ کسی بھی مرض کے لئے علیحدہ وارڈ نہ ہے۔
- (ج) جی، ہاں! آراپیج سی تلمبہ میں 24/7 گھنٹے کی سہولت موجود ہے۔ ایمر جنسی دو بیڈز پر مشتمل ہے۔ ایمر جنسی میں ایک ڈاکٹر، ایک لیڈی ڈاکٹر، ایک ڈسپنسر ہمہ وقت دستیاب رہتے ہیں۔
- (د) کیونکہ آراپیج سی تلمبہ میں سپیشلسٹ کی اسامیاں منظور شدہ نہ ہیں اس لئے ان امراض کا باقاعدہ علاج نہ کیا جاتا ہے۔ ان امراض کا ابتدائی اور بنیادی قسم کا علاج کیا جاتا ہے۔ آراپیج سی تلمبہ میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات ہیں۔ آراپیج سی تلمبہ میں ایکس رے یونٹ، الٹراساؤنڈ اور ای سی جی مشین دستیاب ہے۔ آراپیج سی تلمبہ کے سال 2019-20 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیلری بجٹ	:	28,131,332 روپے،
نان سیلری بجٹ	:	5,696,332 روپے
کل بجٹ	:	33,827,664 روپے

ضلع نارووال کے ہسپتالوں میں تعینات

میڈیکل سپرنٹنڈنٹس کی پرائیویٹ پریکٹس سے متعلقہ تفصیلات

*2765: جناب منان خان: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جو کہ انتظامی اسامی ہے پر تعینات ڈاکٹر پرائیویٹ پریکٹس کر سکتا ہے تو کس قاعدہ اور قانون کے تحت ایسا کر سکتا ہے؟

(ب) ایم ایس کی اسامی پر تعیناتی کے لئے SOP کیا ہیں؟

(ج) ضلع نارووال میں کتنے اور کون کون سے ایم ایس پرائیویٹ پریکٹس کر رہے ہیں ان کے نام، گریڈ اور تعیناتی ہسپتال کے بارے میں آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں ایم ایس کی پریکٹس پر کوئی پابندی نہیں ہے البتہ جو ایم ایس پریکٹس کرتے ہیں وہ NPA اور PCA کے اہل نہیں ہیں۔

(ب) ایم ایس کی اسامی پر تعیناتی کے لئے مطلوبہ معیار / قابلیت ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جو کہ ایک انتظامی اسامی ہے اس پر تعیناتی کے لئے موزوں امیدواروں جن میں (PMO, PWMO, APWMO, APMO, SWMO) کو انٹرویو کے عمل سے گزارا جاتا ہے اور مجاز اتھارٹی کی طرف سے موزوں ترین امیدوار کو ایم ایس تعینات کیا جاتا ہے۔

(ج) ضلع نارووال میں دو ایم ایس ہیں جو کہ پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) ڈاکٹر لطیف افضل، ایم ایس، ڈی ایچ کیو ہسپتال نارووال (BS-19) APM

(2) ڈاکٹر محمد ریاض محمود، ایم ایس، ٹی ایچ کیو ہسپتال شکر گڑھ (BS-18) SMO دونوں

ایم ایس صاحبان NPA نہیں لے رہے۔ پرائیویٹ پریکٹس کر رہے ہیں۔

ضلع راجن پور: تحصیل جام پور کے ٹی ایچ کیو

اور آراٹچ سی میں ماہانہ انسولین کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*2772: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو جام پور، آراٹچ سی داخل، آراٹچ سی ہرنڈ اور تحصیل جام پور ضلع راجن پور کے تمام ٹی ایچ یوز میں ماہانہ کتنی مقدار میں انسولین فراہم کی جاتی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے ایک سال سے ٹی ایچ کیو جام پور، RHCs اور BHUs میں انسولین کی سپلائی نہیں دی جا رہی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں،

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ RHCs، BHUs اور ٹی ایچ کیو میں انسولین نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت RHCs، BHUs اور ٹی ایچ کیو میں کب تک انسولین کی سپلائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ٹی ایچ کیو جام پور کو کل 5000 انسولین وائیلز مہیا کی گئی ہیں۔ RHC داخل، ہرنڈ کو 300,300 وائیلز مہیا کی گئی ہیں۔ BHUs پر انسولین کی سہولت نہیں ہوتی ہے۔

(ب) سال 19-2018 میں RHCs کو 3000 وائیلز مہیا کی گئیں۔ ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور کو 5000 وائیلز مہیا کی گئی تھی۔

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور اور ضلع راجن پور کے تمام RHCs پر انسولین دستیاب ہے۔ BHUs پر انسولین کی سہولت نہیں ہوتی ہے۔

(د) BHUs کے علاوہ تمام متعلقہ ہسپتالوں کو انسولین مہیا کی جا رہی ہے۔

ضلع راجن پور: ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور میں ڈائریکٹر سنٹر کے فٹنشل نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

* 2773: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر پرانمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور (ضلع راجن پور) میں ڈائریکٹر سنٹر جو کہ کثیر رقم خرچ کر کے بنایا گیا ہے مگر ابھی تک فٹنشل نہیں ہوا اس میں ماہر ڈاکٹر بھی تعینات نہیں کئے گئے اور جدید طرز کی طبی مشینری بھی فراہم نہیں کی گئی ہے؟
(ب) حکومت ڈائریکٹر سنٹر کو فوراً مسنگ فسیلیٹیز فراہم کرنے اور اس کو مکمل طور پر فٹنشل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) یہ درست نہیں ہے۔ ڈائریکٹر سنٹر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور ضلع راجن پور میں کام کا آغاز مورخہ 05-09-2019 سے کر دیا گیا ہے اس سنٹر میں پانچ ڈائریکٹر مشینیں کام کر رہی ہیں اور آنے والے مریضوں کا علاج کیا جا رہا ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا ہے کہ ڈائریکٹر سنٹر تحصیل ہیڈ کوارٹر راجن پور فٹنشل ہے اور اس سنٹر کے لئے تین ڈاکٹرز، دو نرسز کو ٹریننگ دلوا دی گئی ہے اور ایک تجربہ کار ڈائریکٹر ٹیکنیشن راجن پور ہسپتال سے تبدیل کر کے اس سنٹر میں لگا دیا گیا ہے جس سے آنے والے مریضوں کا مکمل طور پر علاج کیا جا رہا ہے۔

رحیم یار خان: پی پی-266 میں آراٹچ سیز

اور بی ایچ یوز کی تعداد سٹاف اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

* 2776: جناب ممتاز علی: کیا وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) حلقہ پی پی-266 رحیم یار خان میں کتنے آرائیج سیز اور بی ایچ یوز ہیں؟
- (ب) ان میں سے کتنے بنیادی مراکز صحت میں سٹاف اور بنیادی سہولیات نہ ہیں نیز حکومت کب تک سٹاف اور بنیادی سہولیات بہم پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے؟
- (ج) کیا حکومت حلقہ پی پی-266 میں نئے آرائیج سیز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) حلقہ پی پی-266 میں سات بی ایچ یوز اور دو آرائیج سیز کام کر رہے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں

بی ایچ یوز

- (1) بی ایچ یو بندور عباسیاں یونین کونسل ڈھنڈی،
- (2) بی ایچ یو کوٹ سبزل یونین کونسل موہب شاہ،
- (3) بی ایچ یو چک نمبر / 264 P یونین کونسل چک نمبر / 264 P
- (4) بی ایچ یو / 206 P یونین کونسل چک نمبر / 264 P
- (5) بی ایچ یو ماچکہ یونین کونسل ماچکہ،
- (6) بی ایچ یو کوٹ سنجر خان یونین کونسل سنجر خان،
- (7) بی ایچ یو چک نمبر NP/39 یونین کونسل،

رورول ہیلتھ سنٹرز

- (1) چک نمبر / 173 P یونین کونسل چک نمبر / 173 P
- (2) نوا آباد یونین کونسل نوا آباد

- (ب) ان تمام مراکز صحت پر صرف بی ایچ یوز پر کمپیوٹر آپریٹر کی سات اسامیاں خالی ہیں جبکہ بی ایچ یوز کوٹ سنجر خان اور کوٹ سبزل خان کے علاوہ تمام بی ایچ یوز پر سینٹری انسپکٹر کی پانچ اسامیاں خالی ہیں اور ڈاکٹر زوپیہ امیڈیکس سٹاف کی اسامیاں پُر ہیں۔ مزید برآں بنیادی مراکز صحت کوٹ سبزل اور بندور عباسیاں، / 206 264 PP پر 24 گھنٹے ڈیوری کی سہولت موجود ہے۔

علاوہ ازیں ان مراکز صحت کے ساتھ ساتھ حلقہ کے دوسرے بنیادی مراکز صحت پر صبح 8:00 سے 2:30 بجے دوپہر معمول کی OPD میں مانسز بیماریوں کی تشخیص اور علاج مہیا کیا جاتا ہے۔ رورول ہیلتھ سنٹرز پر 24 گھنٹے ایمرجنسی اور فری ڈیوری کی سہولیات موجود ہیں حلقہ کے تمام ہسپتالوں میں ویکسینیشن کی فری سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) چونکہ حلقہ پی پی-266 میں نئے آرائیج سی بنانے کے لئے صوبائی حکومت کے ترقیاتی بجٹ 2019-20 میں کوئی سکیم موجود نہیں ہے اس لئے حکومت اس وقت پی پی-266 رجم یارخان میں نئے آرائیج سی بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

صوبہ کے ہسپتالوں میں

پیپائٹس (بی) اور (سی) کی ویکسین عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

* 2805: محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت صوبہ بھر میں پیپائٹس (بی) اور (سی) کے تذراک کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پیپائٹس بی اور سی کی ویکسین صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں دستیاب نہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک پیپائٹس (بی) اور (سی) کی ویکسین ہسپتالوں میں مہیا کرے گی؟

(د) حکومت صوبہ کے کن ہسپتالوں میں سال 2017-18 اور 2018-19 میں کتنے مریضوں کو پیپائٹس کے مرض کا فری علاج مہیا کیا گیا؟

(ه) حکومتی اقدامات کی بدولت پیپائٹس کا مرض کنٹرول کرنے میں کس حد تک کامیابی ہوئی اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حکومت پنجاب، محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر، پیپائٹس کے تدارک کے لئے

پیپائٹس کنٹرول پروگرام نافذ کیا ہوا ہے

صوبہ پنجاب میں مختلف ضلعی، تحصیل اور ٹیچنگ ہسپتالوں میں 138 پیپائٹس کلینک قائم کئے گئے ہیں ان تمام پیپائٹس کلینکس میں مریضوں کو مفت سکریننگ، ویکسینیشن اور ادویات کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ پیپائٹس (بی) کی ویکسین صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں

دستیاب نہیں۔ پیپائٹس (بی) کی ویکسین وافر مقدار میں دستیاب ہے اور مفت لگائی جارہی ہے جبکہ پیپائٹس (سی) کی ویکسین ابھی تک دریافت ہی نہیں ہوئی۔

جواب جز (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

(د) حکومت پنجاب، محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر، پیپائٹس کنٹرول پروگرام کے

تحت مختلف ہسپتالوں میں قائم کردہ کلینکس کے ذریعے سال 2017-18 میں 89,581 اور سال 2018-19 کے دوران 91,320 مریضوں کو پیپائٹس کا مفت

علاج کیا گیا۔

(ه) حکومتی اقدامات کی بدولت پیپائٹس کنٹرول کرنے میں نمایاں حد تک کامیابی حاصل

ہوئی ہے پیپائٹس ایکٹ کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات بھی کئے جا رہے ہیں:

➤ سنٹرلائزڈ باربر اینڈ سیلون لائسنسنگ کے ذریعے اب تک 63,395 باربرز، پیڈلرز

اور یونیٹس رجسٹر کئے جا چکے ہیں اور کل 1531 لائسنس جاری کر دیئے گئے ہیں۔

➤ 39 ملین AD Syringes کی خریداری اور تقسیم کی جا چکی ہے۔

➤ جیل کے قیدیوں کو پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی شراکت کے ساتھ علاج کی مفت

سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

➤ 1.5 ملین برتھ ڈوز (Birth Dose) کی خریداری اور تقسیم کر دی گئی ہے۔

➤ 2017 سے الیکٹرانک میڈیکل ریکارڈ قائم کیا جا چکا ہے جس کے ذریعے پیپائٹس کے مریضوں کے ریکارڈ کی 24 گھنٹے سرویلنس کی جاسکتی ہے الیکٹرانک میڈیکل ریکارڈ کے مطابق اب تک 10,34,985 مریض رجسٹرڈ، 7,76,967 مریضوں کی سکریننگ اور 6,89,808 مریضوں کی ویکسینیشن کی گئی ہے 2,12,027 مریضوں کو پیپائٹس کا علاج فراہم کیا گیا ہے۔

➤ 155 ہسپتالوں میں خطرناک کوڑے کی تلفی کا نظام قائم کیا گیا ہے۔
پیپائٹس کنٹرول پروگرام ہمہ وقت بہتر کارکردگی کے لئے کوشاں ہے۔

صوبہ میں نئے ہسپتال بنانے

اور 13 ہسپتالوں کی ایمر جنسی اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

* 2851: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت 9 نئے ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جبکہ 13 ہسپتالوں کی ایمر جنسیز کو اپ گریڈ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے؟
- (ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ ہسپتال کن اضلاع میں قائم کئے جائیں گے اور ان کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ کی جائے گی ہر ہسپتال کی لاگت علیحدہ بیان کی جائے؟
- (ج) کن ہسپتالوں کی ایمر جنسیز کو اپ گریڈ کیا جائے گا اور اپ گریڈیشن کا یہ مرحلہ کب تک مکمل ہوگا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حکومت پنجاب، محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ پانچ نئے زچہ بچہ ہسپتال 200 بستروں پر مشتمل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) یہ ہسپتال ضلع اٹک، میانوالی، لیہ، بہاولنگر اور راجن پور میں بنائے جائیں گے۔ ہر ایک ہسپتال کی لاگت تقریباً 5000 ملین روپے آئے گی۔

(ج) محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ نے ایمر جنسی سہولیات کو بہتر کرنے کے لئے میجر شہیر شریف ہسپتال گجرات، جنرل ہسپتال گوجرہ، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال نارووال کی سکیمیں 2019-20 کی سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کی ہیں۔ اوپر بیان کردہ ہسپتالوں کی ایمر جنسی بہتر کرنے کا منصوبہ جات تقریباً 2020-06-30 تک مکمل ہو جائیں گے۔ تاہم دیگر ہسپتالوں میں بہتری اور معیاری سہولیات مہیا کرنے کے لئے حکومت ضلع اور تحصیل سطح کے ہسپتالوں کو revamp کر رہی ہے اور ضروری مشینری اور دیگر سامان مہیا کر رہی ہے۔

کاگو وائرس کے مریض اور بیماری کے سدباب کے اقدامات سے متعلق تفصیلات
***2887: محترمہ طحیانون: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں صوبہ میں کاگو وائرس کے مریض پائے گئے ہیں؟
 (ب) محکمہ نے اس بیماری کے سدباب کے لئے کون سے اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 (الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں کاگو وائرس کے مریض پائے گئے ہیں۔
 (ب) محکمہ نے اس بیماری کے سدباب کے لئے متعدد اقدامات اٹھائے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

1) پبلک کو مختلف اخبارات میں کاگو وائرس کی احتیاطی تدابیر کے لئے ہدایات دی گئی ہیں۔

2) کاگو کے متعلق مختلف آگاہی پمفلٹ تمام اضلاع میں دیئے گئے ہیں۔

3) صوبہ بھر میں محکمہ کی طرف سے ہر ضلع، تحصیل کے ہیلتھ سنٹرز میں کاگو وائرس سے متعلق آگاہی مہم واک منعقد کی گئی ہیں۔

(4) صوبہ بھر میں محکمہ صحت کی طرف سے ہر ضلع اور تحصیل میں کنگوواؤز سے بچاؤ کے متعلق آگاہی مہم منعقد کی جاتی ہے اور اس سلسلے میں مزید اقدامات کی تفصیل محکمہ لائیو سٹاک سے حاصل کی جاسکتی ہے جو عیدالاضیٰ کے موقع پر جانوروں کے خرید و فروخت زیادہ ہونے کے باعث مختلف اقدامات بھی سرانجام دیتے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان کے ہسپتالوں میں

ڈائریکٹر ہسپتالوں کے قیام اور کتے کے کاٹنے کی ویکسین سے متعلق تفصیلات

*2934: سید عثمان محمود: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان کے کن کن ہسپتالوں میں ڈائریکٹر ہسپتالوں کام کر رہے ہیں اور ان سے روزانہ کتنے مریض مستفید ہو رہے ہیں؟

(ب) ضلع ہذا کے کن کن ہسپتالوں میں کتے کاٹنے کی ویکسین دستیاب ہے اور سال 2017-18 میں کتنے مریضوں کو ویکسین دی گئی تفصیلاً آگاہ کریں؟

(ج) کن کن ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس اور ایڈز کی ویکسین دستیاب ہے اور کن کن ہسپتالوں میں مالی سال 2017-18 میں کتنے مریض مستفید ہوئے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی رحیم یار خان کے زیر انتظام تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ڈائریکٹر کی سہولت نہیں ہے البتہ شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان (جو کہ ایک خود مختار ادارہ ہے) میں ڈائریکٹر کی سہولت موجود ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی رحیم یار خان کے زیر انتظام تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین دستیاب ہے اور سال 2017-18 میں 2793 مریضوں کو ویکسین دی گئی۔

(ج) ضلع رحیم یار خان میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی رحیم یار خان کے زیر انتظام تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ہسپائٹلس کی ویکسین دستیاب ہے اور سال 18-2017 میں 6098 مریض مستفید ہوئے ایڈز کی ویکسین پاکستان میں دستیاب نہیں ہے۔ البتہ محکمہ پنجاب، پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر مریضوں کو ایڈز کی مفت ادویات اپنے طبی مراکز جو کہ پورے پنجاب میں قائم ہیں فراہم کرتا ہے۔

لاہور: سلامت پورہ ہسپتال میں 18-2017

اور 19-2018 میں مختص کردہ بجٹ، خالی اسامیوں اور ڈاکٹرز سے متعلقہ تفصیلات
*2948: چودھری اختر علی: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) سلامت پورہ ہسپتال لاہور کا مالی سال 18-2017 اور 19-2018 کا بجٹ کتنا تھا کتنا بجٹ ادویات کے لئے تھا موجودہ مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا ہے؟
- (ب) اس میں مریضوں کے لئے کیا سہولیات اور کون کون سی مشینری موجود ہے؟
- (ج) اس میں ڈاکٹرز کی تعداد کتنی ہے کتنی اسامیاں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی خالی ہیں؟
- (د) ایمر جنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟
- (ه) اس میں سہولیات کی فراہمی اور ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کب تک حکومت اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) سلامت پورہ ہسپتال لاہور کا مالی سال 18-2017 اور 19-2018 کے صوبائی بجٹ میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔ تاہم 17-2016 میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور نے اس ہسپتال کی تعمیر کے لئے 16.264 ملین روپے جس میں بلڈنگ کی تعمیر کے لئے 6.375 ملین روپے اور مشینری کی خریداری کے لئے 9.889 ملین روپے مختص کئے تھے۔ تاہم اس ہسپتال کی زمین پر لاہور ہائی کورٹ لاہور میں کیس زیر سماعت تھا جس کی وجہ سے ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور اس کی تعمیر کا کام شروع نہ کرا سکی۔

- (ب) ہسپتال ابھی تعمیر نہیں ہوا ہے۔
- (ج) چونکہ ہسپتال ابھی تعمیر نہیں ہوا ہے اس لئے SNE ہسپتال تعمیر ہونے کے بعد منظور کی جائے گی۔
- (د) ابھی ہسپتال تعمیر نہیں ہوا ہے۔
- (ه) جواب اوپر جز (د) میں دے دیا گیا ہے۔

صوبہ میں ڈینگی کے مریضوں

کی تعداد، اموات اور حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*3017: محترمہ عنیدہ فاطمہ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) یکم اگست 2018 سے 30- اگست 2019 تک صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈینگی کے کتنے مریض لائے گئے؟
- (ب) مذکورہ عرصہ میں راولپنڈی، لاہور اور فیصل آباد میں کتنے افراد کو ڈینگی کی وجہ سے داخل کیا گیا اور کتنے افراد ڈینگی کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے گئے مذکورہ شہروں کی تفصیلات فراہم کریں؟
- (ج) حکومت نے ڈینگی کی روک تھام اور خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں ضلع وار تفصیل فراہم کریں؟
- (د) کیا حکومت صوبہ کے تمام اضلاع میں سپرے کرنے اور ڈینگی کے خاتمے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) یکم اگست 2018 سے 30- اگست 2019 تک صوبہ بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں ڈینگی کے 1607 مریض لائے گئے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں راولپنڈی 853 لاہور 28 اور فیصل آباد میں 14 مریض آئے جن میں سے ڈینگی ایکسپریٹ ایڈوائزی گروپ کے مطابق لاہور میں ایک فرد کی موت واقع ہوئی۔

(ج) تمام اضلاع میں ڈینگی کی روک تھام کے لئے بروقت تمام تر وسائل بروئے کار لاتے ہوئے انتظامات کئے گئے ہیں۔ وافر مقدار میں چھڑ مار سپرے اور صحت عامہ سے متعلق ہیلتھ ایجوکیشن کے سیمینار اور واک کا انعقاد کیا گیا اور اب بھی جاری ہے۔ مزید برآں تمام اضلاع میں متعلقہ مشینری اور عملہ موجود ہے جو کہ ڈپٹی کمشنر کی زیر نگرانی اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

(د) حکومت پنجاب ڈینگی کی روک تھام کے لئے تمام اقدامات کو یقینی بنائے ہوئے ہے۔

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈینگی کے مریضوں

کی تعداد نیز ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں ڈینگی سے اموات سے متعلقہ تفصیلات

*3089: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم اگست 2018 سے اب تک صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈینگی کے کتنے مریض داخل ہوئے مذکورہ مریضوں کو کون کون سی سہولیات فراہم کی گئیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں کتنے افراد کو ڈینگی کی وجہ سے داخل کیا گیا اور کتنے افراد ڈینگی کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے گئے مکمل تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) حکومت نے ڈینگی کی روک تھام اور خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں نیز حکومت نے ڈینگی کی آگاہی مہم کے حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) صوبہ بھر میں ڈینگی لا روپائے جانے پر کتنے افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) یکم اگست 2018 سے 24 نومبر 2019 صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈینگی کے
23,819 مشتبہ مریضوں کو تمام ادویات اور تشخیصی ٹیسٹوں کی سہولت مفت فراہم کی
گئیں۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں 25 افراد کو ڈینگی کی وجہ سے داخل
کیا گیا اور کسی بھی فرد کی موت واقع نہیں ہوئی۔

(ج) تمام اضلاع میں ڈینگی کی روک تھام کے لئے بروقت تمام تر وسائل بروئے کار لاتے
ہوئے انتظامات کئے گئے ہیں۔ وافر مقدار میں مجھڑ مار سپرے اور صحت عامہ سے متعلق
ہیلتھ ایجوکیشن کے سیمینار اور واک کا انعقاد کیا گیا اور اب بھی جاری ہے۔ مزید برآں
تمام اضلاع میں متعلقہ مشینری اور عملہ موجود ہے

(د) یکم جنوری 2019 سے اب تک ڈینگی لاروا پائے جانے پر 5296 افراد کے خلاف
مقدمات درج کئے گئے۔

ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ این پی میں ملازمین

کی تنخواہوں اور دفتر کی مرمت پر اٹھنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

* 3142: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں
گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر (آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ این پی) منٹگمری روڈ لاہور کے
دفتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان ملازمین میں کتنے کنٹریکٹ اور کتنے ریگولر ہیں
عہدہ اور گریڈ وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) ڈائریکٹر ہذا کے دفتر کو سال 2015 تا 2019 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی مذکورہ
رقم سے کتنی رقم ملازمین کی تنخواہوں، ٹی اے، ڈی اے اور کتنی دفتر کی مرمت پر خرچ
کی گئی سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پروگرام ڈائریکٹر (آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ این پی) منٹگمری روڈ لاہور کے دفتر میں کل تیس ملازمین کام کر رہے ہیں ان میں سے بارہ ملازمین ریگولر اور اٹھارہ کنٹریکٹ پر ہیں۔ عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ این پی کو ADP کی مدد میں پنجاب حکومت کی طرف سے فراہم کردہ فنڈز کی تفصیلات سال 2015 تا 2019 کے دوران مندرجہ ذیل رہی۔

نمبر شمار	مالی سال	کل مہیا کردہ فنڈز
1-	2015-16	1,489.304 ملین روپے
2-	2016-17	1,900.00 ملین روپے
3-	2017-18	1,649.00 ملین روپے
4-	2018-19	2,000.00 ملین روپے

فراہم کردہ فنڈز سے ملازمین کی تنخواہوں، ٹی اے / ڈی اے اور دفتر کی مرمت پر سال بہ سال خرچے کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تنخواہ	ٹی اے / ڈی اے	دفتر کی مرمت
2015-16	ملغ 687,699,147 روپے	ملغ 139,375 روپے	---
2016-17	ملغ 1,043,499,829 روپے	ملغ 2,080,647 روپے	---
2017-18	ملغ 1,577,786,384 روپے	ملغ 2,456,869 روپے	---
2018-19	ملغ 1,341,546,828 روپے	ملغ 784,770 روپے	---

سرگودھا: تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سلاوالی

کے لئے مختص فنڈز کا غیر ضروری کاموں پر خرچ سے متعلقہ تفصیلات

* 3184: جناب محمد منیب سلطان چیمہ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر سلاوالی (سرگودھا) کے ہسپتال کی خستہ حالت کے پیش نظر حکومت نے فنڈز جاری کئے تاکہ اس کی حالت بہتر ہو سکے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کے فنڈز کو مناسب جگہ پر استعمال کرنے کی بجائے غیر ضروری کاموں پر خرچ کیا جا رہا ہے اور جو مرمت کا کام کیا جا رہا ہے وہ بھی غیر معیاری ہے؟

(ج) حکومت کی طرف سے ہسپتال کو کتنے فنڈز کس کس کام کے لئے جاری کئے گئے اور اس کا ٹھیکہ کس کو دیا گیا کیا حکومت غیر ضروری کاموں اور غیر معیاری کام کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) جی ہاں، 2017 میں صوبہ پنجاب کے تمام تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال میں موجودہ خستہ حالی کو بہتر کرنے کے لئے فنڈز جاری کئے تاکہ حالت بہتر ہو سکے۔

(ب) Revamping project کے تحت تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سلاوالی کے لئے محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے پانچ ملین روپے جاری ہوئے اور بذریعہ ہیلتھ کونسل اکاؤنٹ سے ادائیگی کی گئی۔ پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ (PMU) محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے متعین کردہ تعمیراتی کام (Scope of work) کے مطابق اشتہارات میں ٹینڈر شائع کیا گیا۔ فنڈز ہسپتال کی تعمیراتی کام کرنے کے لئے مناسب جگہ پر استعمال کیا گیا۔

(ج) دسمبر 2018 میں ٹینڈر کا اجراء ہوا اور میسرز رافو فرمان علی ٹھیکیدار تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سلاوالی کی تعمیراتی کام (Minor Civil work under revamping programme) کا ٹھیکہ دیا گیا۔ تعمیراتی کام (Scope of work) کے مطابق کئے گئے کام کی ویری فیکیشن کے لئے ہسپتال ہذا کی کمیٹی تشکیل دی گئی اور اس کی رپورٹ ملنے کے بعد اور بلڈنگ انجینئر کے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد رقوم کی ادائیگی ٹھیکیدار کو کر دی گئی۔

جھنگ میں چلڈرن ہسپتال کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*3207: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ تقریباً 28 لاکھ آبادی رکھتا ہے؟
 (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ہذا میں واحد ڈسٹرکٹ ہسپتال پورے ضلع کی طبی ضروریات کو پورا کر رہا ہے؟
 (ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جھنگ میں چلڈرن ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟
 وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 (الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

- (ب) جی نہیں! یہ درست نہ ہے ضلع جھنگ میں ایک ڈسٹرکٹ ہسپتال کے علاوہ چار تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال، دس رورل ہیلتھ سنٹرز، 59 بنیادی مراکز صحت اور 29 ڈسپنسریاں موجود ہیں جو پورا ضلع جھنگ میں صحت کی سہولیات مہیا کر رہے ہیں۔
 (ج) صوبائی حکومت کے ترقیاتی پروگرام 20-2019 میں چلڈرن ہسپتال جھنگ قائم کرنے کا منصوبہ شامل نہیں ہے اس لئے حکومت فی الفور جھنگ میں چلڈرن ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال دیہ پاپور و حویلی لکھا

کے ڈاکٹرز کونان پریکٹسنگ الاؤنس نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*3225: چودھری اختر علی: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں کام کرنے والے ڈاکٹروں کو جو پرائیویٹ پریکٹس نہیں کرتے کونان پریکٹسنگ الاؤنس دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ الاؤنس ضلع اوکاڑہ کے سرکاری ہسپتالوں میں کام کرنے والے تمام ڈاکٹروں ماسوائے تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال دیپالپور و حویلی لکھادیا جا رہا ہے اگر ہاں تو اس تفاوت کی وجہ کیا ہے؟

(ج) حکومت اس تفاوت کو دور کرنے اور ان ہسپتالوں میں کام کرنے والے ڈاکٹروں کو نان پریکٹسنگ الاؤنس کی ادائیگی کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ جو ڈاکٹر بیان حلفی دیتے ہیں کہ وہ پرائیویٹ پریکٹس نہیں کرتے ان کو مذکورہ الاؤنس دیا جاتا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ الاؤنس، ضلع اوکاڑہ کے BHUs اور RHCs میں کام کرنے والے تمام وہ ڈاکٹر جو بیان حلفی دیتے ہیں کہ وہ پرائیویٹ پریکٹس نہیں کرتے، ان کو دیا جاتا ہے، ماسوائے تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال دیپالپور و حویلی لکھادیا، یہ کہ مذکورہ الاؤنس ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس کے موقف کے مطابق THQs and DHQs کے ڈاکٹر کو admissible نہیں۔

(ج) حکومت پنجاب، پرائمری وری سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ اس تفاوت کو دور کرنے کے لئے اور ان ہسپتالوں میں کام کرنے والے ڈاکٹروں کو نان پریکٹسنگ الاؤنس کی ادائیگی کرنے کے لئے سمری وزیر اعلیٰ سکرٹریٹ کو بھجوائی ہوئی ہے۔ تاہم اس کی منظوری محکمہ کو ابھی موصول نہ ہوئی ہے جیسے ہی اس کی منظوری محکمہ کو موصول ہوگی۔ مزید کارروائی منظوری کے مطابق کی جائے گی۔

صوبہ میں ڈینگی وائرس کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات
*3228: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں ڈینگی بخار بے قابو ہو چکا ہے ڈینگی بخار کے مریضوں کی تعداد دس ہزار سے تجاوز کر گئی ہے ڈینگی بخار بے قابو ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) یکم اگست 2018 سے اب تک صوبہ بھر میں کتنے افراد ڈینگی کی وجہ سے جاں بحق ہوئے ہیں ہسپتال وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) حکومت نے ڈینگی بخار کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں کون کون سے ضلع میں سپرے کروایا گیا ہے نیز ڈینگی وائرس آگاہی مہم کے حوالے سے حکومتی اقدامات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت تمام اضلاع میں ڈینگی وائرس کی سپرے کروانے اور آگاہی مہم تیز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) سال 2019 میں ستمبر سے نومبر تک ضلع راولپنڈی میں ڈینگی بخار نے وبائی شکل اختیار کی جو کہ اب مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔ پنجاب سے تعلق رکھنے والے 8676 افراد اس میں مبتلا ہوئے۔

(ب) یکم اگست 2018 سے اب تک صوبہ بھر میں 42 افراد کی موت واقع ہوئی جس میں بینظیر بھٹو ہسپتال سے 16، ڈی ایچ کیو راولپنڈی ہسپتال سے تین، ہولی فیملی ہسپتال سے اکیس، الائیڈ ہسپتال فیصل آباد سے ایک اور ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد ایک موت رپورٹ ہوئی۔

(ج) تمام اضلاع میں ڈینگی کی روک تھام کے لئے بروقت تمام تر وسائل بروئے کار لاتے ہوئے انتظامات کئے گئے ہیں۔ وافر مقدار میں مچھر مار سپرے اور صحت عامہ سے متعلق ہیلتھ ایجوکیشن کے سیمینار اور واک کا انعقاد کیا گیا اور اب بھی جاری ہے۔ اس کے علاوہ 9 اور 10۔ جنوری 2020 میں انٹرنیشنل ڈینگی کانفرنس منعقد کروائی گئی جس میں مختلف ممالک اور دیگر صوبوں سے ماہرین نے شرکت کی اور اپنے تجربات شیئر کئے۔ اس

کانفرس کا بنیادی مقصد ماہرین کے تجربات سے استفادہ کر کے ڈینگی SOPs کو مزید revise کیا جاسکے اور ڈینگی کنٹرول کو مزید بہتر بنایا جائے۔

مزید برآں تمام اضلاع میں متعلقہ مشینری اور عملہ موجود ہے جو کہ ڈپٹی کمشنرز کی زیر نگرانی اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

(د) حکومت پنجاب ڈینگی کی روک تھام کے لئے تمام اضلاع میں حفاظتی اور بروقت اقدامات کو یقینی بنائے ہوئے ہے۔ جن اضلاع کے متاثرہ علاقوں میں سپرے کی ضرورت ہے وہاں پر ماہرین کے وضع کردہ اصولوں اور محکمہ کی مروجہ پالیسی کی روشنی میں فوری سپرے کروایا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ یونین کونسل مڈھ پرگنہ میں

بی ایچ یو اور میٹرنٹی ہوم کی سہولت کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3268: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) یونین کونسل نمبر 1 مڈھ پرگنہ کی کل آبادی کتنی ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 1 میں سرکاری طور پر بی ایچ یو ڈسپنسری میٹرنٹی ہوم کی سہولت میسر نہ ہے؟
- (ج) کیا حکومت مذکورہ یونین کونسل نمبر 1 میں صحت کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لئے سرکاری طور پر بی ایچ یو یا ڈسپنسری یا میٹرنٹی ہوم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

- (الف) یونین کونسل نمبر 1 مڈھ پرگنہ کی کل آبادی 24,042 ہے۔
- (ب) یونین کونسل نمبر 1 مڈھ پرگنہ میں ایک ایم سی ایچ سنٹر (میٹرنٹی ہوم) بولا بالا موجود ہے اور یہ میٹرنٹی ہوم یونین کونسل نمبر 1 میں صحت کی بنیادی سہولیات پوری کر رہا ہے۔

(ج) مذکورہ یونین کونسل نمبر 1 میں مڈھ پر گنہ میں ایک ایم سی ایچ سنٹر (میٹرنٹی ہوم) بولا بالا موجود ہے اور ایک بی ایچ یو چک سید 6 کلو میٹر دوری پر صحت کی بنیادی سہولیات پوری کر رہا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ آراچی سی میانی میں خالی اسامیوں، ڈاکٹرز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3314: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا کے آراچی سی میانی میں کتنے ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف موجود ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) اس ہسپتال کی لیبارٹری میں کن کن ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے اس labs میں کتنی مشینری چالو حالت میں اور کتنی خراب ہے؟

(د) کیا حکومت اس ہسپتال میں مسنگ فسیلیٹیز اور سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے ساتھ خراب مشینری کو ٹھیک کرانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) آراچی سی میانی میں درج ذیل سٹاف موجود ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

	Sanctioned	Filled	Vacant
1.	08	07	01
2.	44	37	07
Total	52	44	08

- (ب) اس جز کا جواب (الف) میں دیا گیا ہے۔
- (ج) آرائیج سی میانی کی لیبارٹری میں انیس ٹیسٹوں کی سہولت میسر ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہیں اور Labs کی تمام مشینری چالو حالت میں ہیں۔

Blood Sugar	-3	ESR	-2	HB	-1
HBs AG	-6	HIV	-5	UPT	-4
Blood Group	-9	MP	-8	HCV	-7
VDRL	-12	Widal Test	-11	RA Factor	-10
TLC	-15	Sputum for AFB	-14	H. Pylori	-13
CPR	-18	PLT	-17	DLC	-16
				URE	-19

- (د) آرائیج سی میں آٹھ اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل جز (الف) میں ہے۔ گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق بھرتیاں مرحلہ وار ہو رہی ہیں اور میرٹ کے مطابق اہل امیدواروں کو تعینات کر دیا جائے گا اور ہسپتال میں کوئی مشینری خراب نہ ہے۔

تحصیل صادق آباد میں

رورل ڈسپنسریوں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3333: جناب ممتاز علی: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) تحصیل صادق آباد میں کتنی رورل ڈسپنسریاں ہیں؟
- (ب) ہر ڈسپنسری میں منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں کتنی خالی ہیں اور کتنی اسامیوں پر سٹاف تعینات ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- (ج) حکومت خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تو کب تک تمام ڈسپنسریوں میں مکمل سٹاف تعینات کر دیا جائے گا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) تحصیل صادق آباد میں 12 رورل ڈسپنسریز کام کر رہی ہیں۔

(ب) رورل ڈسپنسریوں میں اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

Name of Post	Sanctioned	Filled	Vacant
1.Dispenser	12	05	07
2.Water Carrier	12	04	08
3.Sweeper	12	04	08
4.Dai	12	02	10

(ج) ان ڈسپنسریوں کی اسامیوں کو سال 2001 میں dying کیڈر declare کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے بھرتیاں نہ کی جاسکیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ساہیوال: بی ایچ یوز میں آیا کی بھرتی اور تنخواہ سے متعلقہ تفصیلات

520: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) سال 2013 تا 2017 تک ضلع ساہیوال میں قائم بی ایچ یوز میں آیا کی کل کتنی اسمیاں خالی تھیں ان میں سے کتنی پُر ہیں اور تاحال کتنی خالی ہیں؟
- (ب) ضلع پاکپتن میں مذکورہ سالوں میں قائم بی ایچ یوز میں کتنی اسمیاں خالی تھیں اور ان میں سے کتنی پُر ہوئی اور تاحال کتنی خالی ہیں؟
- (ج) کیا بی ایچ یوز چک نمبر EB/121 عارفوالہ اور بی ایچ یوز چک نمبر 24/7 پیر غنی پاکپتن میں 2017 میں آیا کی اسامی پر ہونے والی بھرتی محکمہ کے قواعد و ضوابط کے مطابق تھی؟
- (د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ آیا کو کب تک تنخواہ کی ادائیگی کرے گی نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع ساہیوال میں آیا کی اسمیاں صرف اور صرف 24/7 بی ایچ یوز پر موجود ہیں۔ 24/7 بی ایچ یوز ضلع ساہیوال میں 2015 میں شروع ہوا۔ ان بی ایچ یوز کی تعداد اکیس ہے جو بعد ازاں 2017 میں بڑھ کر 24 ہو گئی۔ ہر 24/7 بی ایچ یوز پر آیا کی تعداد دو ہے۔ اس طرح آیا کی کل تعداد 48 ہیں۔ 2017 تک دس اسمیاں خالی تھی تاحال دس اسمیاں ہی خالی ہیں۔

(ب) ضلع پاکپتن میں سال 2013 تا 2017 تک بنیادی مراکز صحت میں آیا کی کل 32 اسمیاں تھیں۔ تمام اسمیوں پر بھرتی کا عمل مکمل ہو گیا تھا تاہم سال 2018 کے دوران مزید BHUs کو اپ گریڈ کر کے 24/7 کا درجہ دینے سے آیا کی مزید دس اسمیاں پیدا ہو گئیں۔ موجودہ وقت میں ضلع پاکپتن میں آیا کی کل بارہ اسمیاں خالی

ہیں جن پر صوبائی دفتر IRMNCH کی طرف سے انٹرویو کا عمل مکمل ہو چکا ہے اور مستقبل قریب میں ان تمام اسامیوں پر بھرتی مکمل ہو جائے گی۔

(ج) جی ہاں! ان سنٹرز پر آیا کی بھرتی تو قواعد و ضوابط کے مطابق کی گئی تھی تاہم صوبائی دفتر نے یہاں بھرتی ہونے والی آیا کی تنخواہ اس بناء پر روک لی کہ یہ بھرتی صوبائی سطح پر ہونا تھی نہ کہ ضلعی سطح پر۔

(د) جواب اثبات میں نہ ہے۔ البتہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی نے ایسی کوئی بھرتیاں کی ہیں اور ان سے کام لیا ہے تو ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی خود تنخواہ دینے کی مجاز ہے۔

ساہیوال تحصیل کے ٹی ایچ کیو، آر ایچ سیز

اور بی ایچ یوز کی تعداد و خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

567: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ساہیوال میں کل کتنے بی ایچ کیو، آر ایچ سی اور ٹی ایچ کیو ہیں ان ہسپتالوں میں کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ ہسپتالوں اور سنٹرز میں علاج معالجہ کی تمام سہولیات موجود ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں اور سنٹرز کو سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے، کتنے خرچ ہوئے اور ان سے کتنے مریضوں کا علاج ہوا، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) تحصیل ساہیوال میں کتنی ڈسپنسریز کب سے کام کر رہی ہیں اور ان میں علاج معالجہ کی صورت حال کیا ہے نیز کس کے زیر انتظام ہیں؟

(ه) اگر ان میں اسامیاں خالی ہیں اور مسنگ فسیلٹیز ہیں اور ان ہسپتالوں کی بلڈنگ کی حالت / باؤنڈری وال وغیرہ خراب ہیں تو حکومت کب تک ان کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سکینڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) تحصیل ساہیوال میں 39 بی ایچ یوز اور چھ آرائیج سیز ہیں اور ان ہسپتالوں میں کوئی بھی
اسامی خالی نہیں ہے۔

(ب) تحصیل ساہیوال میں موجود تمام بی ایچ یوز اور آرائیج سیز میں علاج معالجہ کی درج ذیل
سہولیات موجود ہیں:

1- ڈیوریز	2- خاندانی منصوبہ بندی
3- ماں اور بچہ کی صحت	4- آکٹ ڈور سروسز
5- ویکسینیشن	

(ج) ان ہسپتالوں کا بجٹ درج ذیل ہے:

سال 2017-18	-/32,426,400 روپے
سال 2018-19	-/36,895,400 روپے

اس سے 29,79,919 مریضوں کا علاج ہو چکا ہے۔

(د) تحصیل ساہیوال میں دس ڈسپنسریز کام کر رہی ہیں ان میں علاج معالجہ کی بنیادی سہولیات
دستیاب ہیں اور یہ پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی کے زیر انتظام ہیں۔

(ه) ان ہسپتالوں میں کوئی بھی اسامی خالی نہیں ہے۔ ان ہسپتالوں کی بلڈنگ کی حالت /
باؤنڈری وال کے متعلق CEO ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی ساہیوال کو آگاہ کیا گیا ہے جن
کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ ترقیاتی فنڈز کے بارے میں تمام تفصیلات
CEO, DHA کے پاس ہوتی ہیں جن کا ڈسٹرکٹ آفس PHFMC کو علم نہیں ہے۔

ضلع رحیم یار خان کے ہسپتالوں میں گائنی وارڈ اور ڈاکٹر کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

643: سید عثمان محمود: کیا وزیر پرائمری و سکینڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان کے کس کس ہسپتال میں گائنی وارڈ ہیں ان میں کتنے ڈاکٹر کس عہدہ
اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں ہر وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

- (ب) ان کے سال 18-2017 اور 19-2018 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟
- (ج) ان وارڈز میں اس عرصہ کے دوران کتنے مریض داخل ہوئے؟
- (د) ہر ہسپتال کا گائنی آؤٹ ڈور اور گائنی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے ان میں کتنے اور کون کون سے ڈاکٹر فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟
- (ه) ہر ہسپتال کے گائنی آؤٹ ڈور اور گائنی ایمرجنسی میں کون کون سی مشینری ٹیسٹوں کے لئے موجود ہے؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) ضلع رحیم یار خان میں موجود تمام تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں گائنی وارڈ موجود ہیں البتہ ضلع بھر کہ دیہی مراکز صحت اور بنیادی مراکز صحت میں صرف لیبر روم کی سہولت میسر ہے۔
- مزید برآں ضلع بھر کے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں گائناکالوجسٹ کی 9 اسمائیں ہیں جن پر گائناکالوجسٹ مستقل بنیادوں پر کام کر رہی ہیں۔
- تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال صادق آباد کی گائنی آؤٹ ڈور میں، CTG Machine, Anesthesia Machine, Fetal Heart Detector, Ultrasound Machine موجود ہیں۔
- تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خانپور کی گائنی آؤٹ ڈور میں CTG Machine, Fetal Heart Detector, Ultrasound Machine موجود ہیں۔
- تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال لیاقت پور کی گائنی آؤٹ ڈور میں CTG Machine, Heart Detector, Ultrasound Fetal موجود ہیں۔
- (ب) گائنی شعبہ کی ادویات اور مشینری وغیرہ کی خرید و صوبائی لیول پر محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی جانب سے کی جاتی ہے۔
- (ج) سال 18-2017 میں 12286 مریض داخل ہوئے اور سال 19-2018 میں 15754 مریض داخل ہوئے۔

(د) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال صادق آباد کی گائنی وارڈ پندرہ بیڈز پر مشتمل ہے اور تین گائناکالوجسٹ کام کر رہی ہیں۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خانپور کی گائنی وارڈ بیس بیڈز پر مشتمل ہے اور تین گائناکالوجسٹ کام کر رہی ہیں۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال لیاقت پور کی گائنی وارڈ پندرہ بیڈز پر مشتمل ہے اور تین گائناکالوجسٹ کام کر رہی ہیں۔

(ه) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال صادق آباد کی گائنی آؤٹ ڈور میں درج ذیل مشینری موجود ہے،
CTG Machine, Anesthesia Machine, Fetal Heart Detector, Ultrasound Machine تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خانپور کی گائنی آؤٹ ڈور میں درج ذیل مشینری موجود ہے۔

CTG Machine, Fetal Heart Detector, Ultrasound Machine تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال لیاقت پور کی گائنی آؤٹ ڈور میں درج ذیل مشینری موجود ہے
CTG Machine, Fetal Heart Detector, Ultrasound

ضلع اوکاڑہ: بنیادی مراکز صحت فیض آباد

کی رہائش گاہوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

741: چودھری افتخار حسین چیمپھر: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے صوبہ کے تمام بنیادی مراکز صحت میں تمام بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا اعلان کر رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سلسلہ صوبہ کے تمام بنیادی مراکز صحت میں تمام مسنگ فسیلئیر کو پورا کرنے اور ان کی اپ گریڈیشن کرنے کا بھی اعلان کیا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا بنیادی مرکز صحت فیض آباد ضلع اوکاڑہ کی تمام رہائش گاہیں جو کہ بالکل ناکارہ ہو چکی ہیں کی تعمیر / مرمت کے لئے بجٹ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے صوبہ کے تمام بنیادی مراکز صحت میں تمام بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا اعلان کر رکھا ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ اس سلسلہ میں صوبہ کے تمام بنیادی مراکز صحت میں تمام مسنگ فسیلائز کو پورا کرنے اور ان کی اپ گریڈیشن کرنے کا بھی اعلان کیا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب، محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے سالانہ ترقیاتی بجٹ 2019-20 میں بنیادی مرکز صحت فیض آباد ضلع اوکاڑہ کی رہائش گاہوں کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی سکیم شامل نہ ہے اس لئے حکومت اس مالی سال میں اس بی ایچ یو کی رہائشوں کی تعمیر و مرمت کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

صوبہ میں سابق چار سالوں میں کانگو وائرس

کے کیس اور ان کی روک تھام کے لئے حفاظتی اقدامات

817: محترمہ طحیانا نون: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) صوبہ بھر میں پچھلے چار سالوں میں کانگو وائرس کے کتنے کیسز رپورٹ ہوئے اور کتنے تشخیص کئے گئے؟

(ب) ایسے دس تازہ ترین کیسوں کی تفصیل فراہم فرمائیں کہ کب اور کہاں پر رپورٹ ہوئے ہیں؟

(ج) ایسے علاقہ جہاں پچھلے دس سالوں میں زیادہ کیسز رپورٹ ہوئے ہیں وہ کون سا علاقہ ہے؟

(د) اس مرض سے بچاؤ کے لئے کیا حفاظتی اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیلات آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) صوبہ بھر میں پچھلے تین سالوں میں کانگو وائرس کے مشتبہ 204 کیسز رپورٹ ہوئے
ان میں سے 32 کیسز کی تشخیص ہوئی۔

(ب) دس تازہ ترین کیسز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دس سالوں میں زیادہ کیسز بہاولپور، چکوال اور راولپنڈی کے متاثرہ علاقے سے رپورٹ ہوئے۔

(د) محکمہ نے اس بیماری کے سدباب کے لئے متعدد اقدامات اٹھائے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

(1) پبلک کو مختلف اخبارات میں کانگو وائرس کی احتیاطی تدابیر کے لئے ہدایات دی گئی

ہیں؟

(2) کانگو کے متعلق مختلف آگاہی پمفلٹ تمام اضلاع میں دیئے گئے ہیں؟

(3) صوبہ بھر میں محکمہ کی طرف سے ہر ضلع، تحصیل کے ہیلتھ سنٹرز میں کانگو وائرس

سے متعلق آگاہی مہم واک منعقد کی گئیں ہیں؟

(4) صوبہ بھر میں محکمہ صحت کی طرف سے ہر ضلع اور تحصیل میں کانگو وائرس سے

بچاؤ کے متعلق آگاہی مہم کروائی جاتی ہے اور اس سلسلے میں مزید اقدامات کی

تفصیل محکمہ لائیو سٹاک سے حاصل کی جاسکتی ہے جو عیدالاضی کے موقع پر

جانوروں کے خرید و فروخت زیادہ ہونے کے باعث مختلف اقدامات بھی سرانجام

دیتے ہیں؟

صوبہ میں ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن پروگرام کی کامیابی سے متعلقہ تفصیلات

836: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں

گے کہ:-

(الف) ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن پروگرام کس حد تک کامیاب ہے؟

(ب) اس پروگرام کے تحت بچوں کی نشوونما بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) اس پروگرام کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن پروگرام ایک کامیاب پروگرام ہے جس میں 1770 سکول ہیلتھ اور نیوٹریشن سپروائزر پر مشتمل ایک سرشار ورک فورس ہے جو صرف سکولوں میں تعینات ہوگی۔ سیکرٹری، پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے حال ہی میں حکم جاری کیا ہے جس کے تحت سکول ہیلتھ اور نیوٹریشن سپروائزر صرف بچوں کی صحت کی سکریننگ پر توجہ مرکوز کرنے کے لئے انہیں دیگر تمام فرائض سے الگ کر دیا گیا ہے اس سے سکول کے بچوں کی صحت کو بڑھانے کے لئے پروگرام کی وابستگی کا پتا چلتا ہے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے پالیسی اینڈ سٹریٹجک پلاننگ یونٹ (PSPU) نے PITB سے مل کر online APP تیار کروائی ہے جس کی مدد سے ہم ہر سکول ہیلتھ نیوٹریشن سپروائزر اور سکرین ہونے والے بچوں کو مانیٹر کر سکیں گے اور جو بچے مختلف بیماریوں میں رلیف کئے جائیں گے ان کا بھی تمام ریکارڈ online دستیاب ہوگا۔ اس پروگرام کو مزید کامیاب بنانے کے لئے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے دس اضلاع میں اس پروگرام کے ساتھ موبائل ہیلتھ یونٹ کو منسلک کیا ہے۔ اس کی وجہ سے بیمار بچوں کا سکول میں ہی مستند ڈاکٹر سے علاج کروایا جا رہا ہے۔ اس پروگرام کی کامیابی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پہلے سکول کے ہر بچے کی سکریننگ نہیں ہوتی تھی۔ جو کہ اب ممکن ہے اور پہلے کچی کلاس کے بچے سکرین نہیں کئے جاتے تھے اب وہ بھی سکرین کئے جا رہے ہیں۔ ان کی بھی صحت کی جانچ پڑتال کی جا رہی ہے۔

(ب) اس پروگرام کے تحت بچوں کی نشوونما بہتر بنانے کے لئے درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔ بچے ہمارا اثاثہ ہیں اور صحت مند جسم کے ساتھ صحت مند دماغ بھی بچوں کی پڑھائی کے لئے ایک لازمی شرط ہے لہذا ان کی صحت پر محکمہ صحت کی خصوصی توجہ ہے۔ ہمارے سرکاری سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی مضبوط صحت اور نیوٹریشن سکریننگ کے قیام کے لئے، محکمہ سکول ایجوکیشن کے اشتراک سے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے ایک سسٹم شروع کیا ہے جو صحت سے متعلق سکریننگ کی اینڈروئیڈ پر مبنی رپورٹنگ ہے اور جس کا ڈیٹا ہمیں موصول ہوتا ہے۔

یہ نظام پنجاب کے 9 اضلاع کے 20 سکولوں میں آزمایا گیا تھا اور ہم نے 7442 بچوں کی سکریٹنگ کی تاہم ان میں سے بہت سے بچوں کو مختلف بیماریوں کی تشخیص ہوئی تھی جس کے لئے مخصوص علاج معالجے کے لئے کسی صحت مرکز کو بھیجنا ضروری تھا۔

حکومت پنجاب، محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے سکولوں میں موبائل ہیلتھ یونٹ تعینات کر کے سکول کی سطح پر سکریٹنگ کے ساتھ ساتھ ریفرل سہولت مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور سکولوں میں مستند ڈاکٹرز ہی سپیشل چیک اپ کریں گے۔

سکول کے بچوں کو ان کی مکمل صحت کی جانچ پڑتال کے لئے سکریٹنگ کیا جائے گا جن میں کان، ناک، گلے، دانتوں کی صورت حال اور جلد کے امراض شامل ہیں۔ بچوں کی غذائی صورت حال کے جائزہ پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

آنکھوں کے ماہرین کی ہماری ٹیم آنکھوں کے تفصیلی معائنے کے لئے ہر سکول کا دورہ کرے گی۔ اگر تشخیص ہوا تو ہم آنکھوں کی بیماریوں کے مفت علاج اور سرجری کو یقینی بنانے کے لئے تمام کوشش کر رہے ہیں۔

سکول حفظان صحت، ہاتھ دھونے، دانتوں کی دیکھ بھال، ماحولیاتی صحت جیسے مضامین کے بارے میں صحت سے متعلق آگاہی سیشن ہمارے سکول کی صحت اور غذائیت کے نگران تمام سکولوں میں منعقد کریں گے۔

پہلے مرحلے میں، 42092 دیہی علاقوں کے سکول کے 80 لاکھ سے زیادہ بچوں کی ان کی صنف سے قطع نظر سکریٹنگ کی جائے گی۔ ہم اس مرحلے کو دو سال میں مکمل کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔

دوسرے مرحلے میں، 5211 شہری علاقے کے سکول کے لگ بھگ 22 لاکھ بچوں کی سکریٹنگ کی جائے گی۔

ہم پرائیویٹ سکولوں میں پڑھنے والے اپنے بچوں کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ لہذا تیسرے مرحلے میں، پنجاب کے تمام نجی سکولوں کی انجمن کے ساتھ تعاون کے بعد، ہم اپنے بچوں کو نجی سکولوں میں سکریٹنگ کرنے جائیں گے۔

پہلے پانچ سال سے کم عمر سکول والے بچوں کی غذائی قلت اور دیگر بیماریوں کی تشخیص کا کوئی طریق کار نہیں تھا لہذا اب پالیسی اینڈ سٹریٹجک پلاننگ یونٹ (PSPU)، پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر تین اضلاع (لاہور، راولپنڈی اور ملتان)، میں ان بچوں کی سکریننگ کا پراجیکٹ شروع کیا ہے جو کہ بعد ازاں پورے پنجاب میں کی پھیلا یا جائے گا۔

اس کے علاوہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ اور Non-formal Education Department کے اشتراک سے ان سکولوں میں پڑھنے والے بچوں کی سکریننگ کا پلان تیار کر رہے ہیں۔ تاکہ کوئی بچہ جو ریگولر سکول میں نہیں پڑھتا اور ایک کمرے کی بیٹھک میں بھی کوئی تعلیم حاصل کرتا ہے وہ بھی سکریننگ سے محروم رہ نہ جائے۔

گرمیوں یا سردیوں کی تعطیلات کے دوران، ہم سکول کی عمر کے ان بچوں کو سکرین کریں گے جو کسی بھی سکول میں تعلیم حاصل نہیں کر رہے ہیں۔ اس طرح ہم نے یہ یقینی بنانے کی کوشش کی ہے کہ اس مشق کے دوران کوئی بھی بچہ رہ نہ جائے۔

(ج) مالی سال 2019-20 میں اس پروگرام کے لئے کوئی فنڈز حکومت پنجاب کی طرف سے مختص نہیں کئے ہیں بلکہ اپنے انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ پارٹنرز کے تعاون سے چلا رہے ہیں مگر اگلے مالی سال کے لئے حکومت پنجاب سے فنڈز کی درخواست کریں گے۔

ضلع بہاولنگر: آراہج سی مدرسہ اور چھ گنجیانی

میں ملازمین کی تعداد اور عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

922: جناب محمد جمیل: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) آراہج سی مدرسہ اور چھ گنجیانی ضلع بہاولنگر میں کلیریکل سٹاف اور درجہ چہارم کے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان آراہج سی میں عرصہ تعیناتی کتنا کتنا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان کلیئر یکل سٹاف اور درجہ چہارم کے ملازمین کے عرصہ دراز سے یہاں تعینات ہونے کی وجہ سے مریضوں کو کافی مشکلات ہیں کیونکہ ان لوگوں نے رشوت کا بازار گرم کر رکھا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان آراپچ سی کے کلیئر یکل اور درجہ چہارم کے ملازمین کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) آراپچ سی مدرسہ میں کلیئر یکل اور درجہ چہارم کے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	سکیل	تعییناتی سال
1-	عتیق الرحمان	سینئر کلرک	BS-14	2010
2-	محمد احسن	جونیئر کلرک	BS-11	2016
3-	عبدالصمد	وارڈ بوائے	BS-02	2000
4-	بشیراں بی بی	وارڈ آیا	BS-01	1999
5-	محمد فخر	نائب قاصد	BS-01	2018
6-	عبدالمجید	نائب قاصد	BS-01	1999
7-	محمد اصغر	وائز کیئر	BS-01	1989
8-	محمد سعید	کک	BS-01	1988
9-	شہزاد	سوپر	BS-01	2017
10-	روہیت مسیح	سوپر	BS-01	2007
11-	نعمان اسلم	سوپر	BS-01	2007
12-	طالب حسین	چوکیدار	BS-01	1998
13-	رشید احمد	چوکیدار	BS-01	2007
14-	محمد اختر	سینئر پٹرول	BS-01	1996
15-	محمد امین	سینئر پٹرول	BS-01	1987
16-	ایوب صابر	سینئر پٹرول	BS-01	1986
17-	محمد افضل	سینئر پٹرول	BS-01	1987
18-	محمد فیاض	سینئر پٹرول	BS-01	2009

RHC 6/G میں کلیرکل اور درجہ چہارم کے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	سکیل	تعییناتی کاسال
1-	قدیر احمد	جو نیئر کلرک	BS-11	2000
2-	محمد عمران	نائب قاصد	BS-01	2015
3-	عمر عظیمت	نائب قاصد	BS-01	2017
4-	وحید اختر	نائب قاصد	BS-01	2002
5-	محمد فضل	نائب قاصد	BS-01	2018
6-	محمد یاسر	وارڈ ہوائے	BS-01	2018
7-	مقبول احمد	وارڈ ہوائے	BS-01	2014
8-	سرفراز احمد	وارڈ ہوائے	BS-01	2010
9-	محمد موسیٰ	سینئر پٹرول	BS-01	2000
10-	محمد اکمل	سینئر پٹرول	BS-01	2012
11-	محمد وسیم	سینئر پٹرول	BS-01	2017
12-	محمد طارق	سینئر پٹرول	BS-01	2012
13-	محمد اسلم	مالی	BS-01	1996
14-	محمد ندیم	چوکیدار	BS-01	2007
15-	آصف منیر	کلک	BS-01	2014
16-	شہزاد سعید	وائر کیئر	BS-01	2006
17-	محمد صغیر	ڈرائیور	BS-04	2011
18-	عمیر متین	ٹیوب ویل آپریٹر	BS-03	2009
19-	راشد مسیح	سوپر	BS-01	2018

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ ان کلیریکل سٹاف اور درجہ چہارم کے ملازمین کے عرصہ دراز سے تعینات ہونے کی وجہ سے مریضوں کو کوئی مشکلات ہیں اور نہ ہی ان کے خلاف رشوت کے متعلق کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔

(ج) ان RHCs کے کلیریکل اور درجہ چہارم ملازمین کے خلاف اگر کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس کی مناسب انکوائری کر کے ان کے خلاف قوانین کے مطابق حکمانہ کارروائی کی جائے گی۔

صوبہ بھر میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

934: محترمہ حنا پرویز بیٹ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں ایڈز کی مہلک بیماری کی تشخیص ہوئی ہے؟
- (ب) اس وقت صوبہ بھر میں کتنے ایڈز کے مریض ہیں اور کون سے شہر میں ان کی تعداد زیادہ ہے ان میں کتنے مرد، خواتین اور بچے ہیں؟
- (ج) حکومت ایڈز کے مرض میں مبتلا افراد کے علاج اور اس بیماری پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) صوبہ پنجاب میں ایڈز کے مرض کی تشخیص 1993 سے ہو چکی ہے۔
- (ب) اس وقت صوبہ بھر میں ایڈز کے 11080 مریض ہیں۔ شہر لاہور میں ایڈز کے رجسٹرڈ مریض سب سے زیادہ ہیں۔ ان میں 160 مرد، 15 خواتین اور 5 بچے شامل ہیں۔ دوسرے شہروں کے لوگ بھی لاہور سے علاج کروا رہے ہیں۔
- (ج) حکومت پنجاب ایڈز کے مرض میں مبتلا افراد کے علاج اور قابو پانے کے لئے درج ذیل اقدامات کر رہی ہے:

- (1) حکومت اس وقت صوبہ پنجاب کے 16 اضلاع میں موجود 25 ایڈز کے مراکز کے ذریعے فری سکریننگ، کونسلنگ، فری لیب ٹیسٹ اور فری علاج کی سہولتیں دے رہی ہے۔ ان سہولتوں کا دائرہ کار جون 2020 سے پہلے تمام 36 اضلاع میں وسیع کر دیا جائے گا۔
- (2) 853 خواجہ سرا، 9450 ٹیکہ سے نشہ کرنے والے، 2578 ٹرکرو اور 54654 ٹی بی کے مریضوں کی سکریننگ 2019 میں کی گئی۔
- (3) پنجاب کی 32 جیلوں میں 36297 قیدیوں اور عملہ کی سکریننگ کی گئی۔
- (4) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی وساطت سے ایڈز زدہ ماؤں کے 160 بچے ایڈز فری پیدا کروائے گئے ہیں۔

(5) 2019 میں خدمات کا دائرہ کار جہلم، میانوالی، اوکاڑہ، بہاولنگر اور ننکانہ صاحب تک وسیع کیا گیا۔

(6) معروف ترین ٹرک اڈوں: سبزہ زار لاہور، چوک میٹلاواڑی، مین جی ٹی روڈ ٹیکسلا اور رکھی موڑ میانوالی پر بھی روزانہ سکریننگ کی جارہی ہے۔

(7) ایک نئے اور جدید ڈیش بورڈ پر جنوری 2020 سے مریضوں کی انٹری کی جارہی ہے جس میں مریضوں کی بائیو میٹرک، یونیورسل رجسٹریشن نمبر اور قومی شناختی کارڈ نمبر شامل ہے تاکہ مریض کے مکمل علاج کو یقینی بنایا جائے۔

(8) تمام 36 اضلاع کی ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز مریضوں کی تشخیص اور علاج مکمل کرانے میں بھی مدد کر رہی ہیں۔

(9) اس وقت پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے پاس 6 ماہ کی ادویات اور 24000 سکریننگ کٹس سٹاک میں موجود ہیں۔ مزید ضروریات کے لئے جدید ترین مشینری اور سکریننگ کٹس خریداری کے مراحل میں ہیں۔

(10) ہائی رسک پاپولیشن اور جزل پاپولیشن کے شعور اور آگاہی پر کام کے ساتھ ساتھ سکریننگ بھی پنجاب بھر میں مسلسل کی جارہی ہے۔

(11) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے ساتھ پندرہ پی ایچ ڈی سکالرز اور اکیس ایم فل سکالرز ایچ آئی وی / ایڈز پر ریسرچ کر رہے ہیں۔

(12) پنجاب کی یونیورسٹیز کے ساتھ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے معاہدے کئے ہیں جن میں یونیورسٹیز کے طالب علم چھٹیوں میں اپنے رہائشی علاقہ جات میں ایڈز کے بارے میں شعور اور آگاہی دے رہے ہیں اور ان کو متعلقہ مواد پرنٹ کر کے فراہم کر دیا گیا ہے۔

(13) نیا PC-1 جو کہ جولائی 2020 سے جون 2023 تک ہو گا اس میں ایڈز کے کنٹرول اور علاج کے لئے مزید جدید ترین سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

لاہور: پی پی-172 میں ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

951: جناب محمد مرزا جاوید: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-172 لاہور میں کتنی ڈسپنسریاں چل رہی ہیں؟

- (ب) حلقہ پی پی-172 لاہور میں کتنے ہسپتال ہیں اور ان میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے؟
- (ج) حلقہ پی پی-172 لاہور میں صحت کی سہولتوں کے حوالے سے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی-172 لاہور میں صرف ایک ڈسپنسری رورل ہیلتھ ڈسپنسری کام کر رہی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-172 میں چھ بنیادی مراکز صحت، ایک رورل ہیلتھ ڈسپنسری اور ایک دیہی مرکز صحت، پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی کے زیر انتظام ہیں جبکہ ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جو کہ رجب طیب اردگان ٹرسٹ کے زیر انتظام ہے۔

حلقہ پی پی-172 لاہور میں درج ذیل سٹاف کام کر رہا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Sr. No	Trust	Sanctioned	Filled
1.	BHUs	66	54
2.	RHC	69	60
3.	Dispensary	07	05

- (ج) حلقہ پی پی-172 لاہور میں صحت کی بہترین سہولیات مہیا کی جا رہی ہے جن میں ڈاکٹرز اور الائیڈ ہیلتھ پروفیشنلز کی یقینی حاضری، ادویات کی فراہمی اور ویکسینیشن نمایاں ہے۔
- جناب سپیکر: کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس 13- مارچ 2020 بروز جمعہ المبارک صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

جمعۃ المبارک، 13-مارچ 2020

(یوم الجمع، 17-رجب المرجب 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد 20 : شماره 5

439

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13- مارچ 2020

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

اورنج لائن میٹروپولین اور اس کے کرایہ کے تعین پر بحث

ایک وزیر اورنج لائن میٹروپولین اور اس کے کرایہ کے تعین پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

441

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 13- مارچ 2020

(یوم الجمع، 17- رجب المرجب 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئر زلاہور میں صبح 11 بج کر 13 منٹ پر زیر صدارت

جناب چیئر مین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ

اَللّٰهُمَّ مَعْلُوْمُكَ ۚ فَمَنْ فَعَلَ فَبِهِنَّ اَلْحَمْدُ فَلَا رَيْبَ وَلَا
شُكَّ وَلَا جَدَالَ فِيْ اَلْحَمْدِ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللّٰهُ
وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَالتَّقْوٰى يَأْتِيْ الْاَلْبَابَ ۝
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ سَرِّكُمْ
فَاِذَا اقْتَضَيْتُمْ عَزْفَتِ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ
الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِمْ
لَيَمُنَّ الضَّالِّیْنَ ۝ ثُمَّ اَقْبِضُوا مِنْ حَبْثِ اَقَامِصٍ

النَّاسِ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

سورۃ البقرہ آیات 197 تا 199

حج کے مہینے معین ہیں جو معلوم ہیں۔ توجہ شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کر لے تو حج کے دنوں میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے نہ کوئی بڑا کام کرے اور نہ کسی سے جھگڑے۔ اور جو نیک کام تم کرو گے وہ اللہ کو معلوم ہو جائے گا۔ اور زاد راہ یعنی رستے کا خرچ ساتھ لے جاؤ کیونکہ بہترین زاد راہ پر ہیز گاری ہے۔ اور اے اہل عقل مجھی سے ڈرتے رہو (197) اس کا تمہیں کچھ گناہ نہیں کہ حج کے دنوں میں بذریعہ تجارت اپنے پروردگار سے روزی طلب کرو اور جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر حرام یعنی مزدلفہ میں اللہ کا ذکر کرو اور اس طرح ذکر کرو جس طرح اس نے تم کو سکھایا اور اس سے پیشتر تم لوگ ان طریقوں سے محض ناواقف تھے (198) پھر جہاں سے اور لوگ واپس ہوں وہیں سے تم بھی واپس ہو اور اللہ سے بخشش مانگو۔ بے شک اللہ بخشنے والا ہے رحمت کرنے والا ہے (199) واعلیٰٰنا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

معراج کی رتیاں دھوم یہ تھی اک راج دُلا را آوت ہے
 لولاک کا سہرا سُر سوہت وہ احمد پیارا آوت ہے
 یاسین کی چمک داتن میں طہ کا کرشمہ آنکھن میں
 والفجر کا جلوہ گالن پر وہ عرش کا تارا آوت ہے
 حُوروں نے کہا جب بِسْمِ اللہ، غلماں نے پکارا اِلا اللہ
 خود رُب نے کہا ماشاء اللہ محبوب ہمارا آوت ہے
 جبریل امیں یہ کہتے چلے اے عرشو! ثمرے بھاگ گئے
 تعظیم کو سب ہو جاؤ کھڑے سردار تمہارا آوت ہے

جناب چیئر مین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

سروسز ہسپتال میں کرونا وائرس کے مریض علاج سے محروم

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ چاہوں گا کہ کرونا وائرس پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور ساری دنیا میں یہ کھپ ڈلی ہوئی ہے، سکریننگ بھی ہو رہی ہے، ٹیسٹ بھی ہو رہے ہیں diagnosis بھی ہو رہا ہے علاج بھی ہو رہا ہے اور اموات بھی ہو رہی ہیں۔

جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان اور خاص طور پر پنجاب کوئی بڑا ہی خوش قسمت اور پوری دنیا سے کٹا ہوا ایک ایسا خطہ ہے جس میں آج تک کوئی سکریننگ ہوئی ہے، کوئی اعداد و شمار ہیں، کوئی مریض ہے، کوئی ٹیسٹ ہے اور نہ ہی کسی ہسپتال میں کوئی انتظام ہے۔ میرے ایک ملازم کو دو تین دن سے زکام تھا، اس کے گلے میں سوزش تھی اور وہ بڑی تکلیف میں تھا۔

جناب چیئر مین! میں کل اسے لے کر سروسز ہسپتال گیا وہاں پر حکومت اور محکمہ صحت نے جو کرنا کے لئے وارڈ مختص کیا ہے اس میں صرف دو نرسیں تھیں اور آٹھ بیڈ لگے ہوئے تھے۔

جناب چیئر مین! میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہاں پر تو کوئی ڈاکٹر نہیں ہے آپ کہیں سے اسے چیک کروالیں اور اگر خدا نخواستہ کوئی diagnose ہو جائے تو پھر اسے ہماری طرف نہ لے کر آئیں چونکہ ہمارے پاس تو علاج ہی نہیں ہے اور ہمیں اس بارے میں کوئی علم ہی نہیں ہے۔ میں خود وہاں گیا تھا اور سروسز ہسپتال یہاں سے کوئی دور بھی نہیں وہاں سے پتا بھی کیا جا سکتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! سید حسن مرتضیٰ سے انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ انہوں نے ابتدائی طور پر جن کلمات کا اظہار کیا ہے اس وقت واقعاً پوری دنیا ایک انتہائی خطرناک وائرس کی لپیٹ میں ہے اور پوری دنیا میں جو اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ جتنے بھی اقدامات کئے جائیں وہ کم ہیں ان میں ہر وقت بہتری کی گنجائش رہتی ہے لیکن میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج پوری دنیا میں تمام ممالک سے ایک متفقہ آواز آرہی ہے اور کسی بھی ملک میں اپوزیشن یا حکومت کی کوئی تقسیم نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! میں آپ کے توسط سے سید حسن مرتضیٰ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج وہ جس معزز ایوان میں کھڑے ہو کر بات کر رہے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ یہاں سے ایک positive message باہر جانا چاہئے لیکن یہ message نہیں جانا چاہئے۔ سید حسن مرتضیٰ! آپ میرے لئے قابل احترام ہیں میں آپ کی معلومات سے اختلاف نہیں کرتا لیکن حکومت اس وقت جو کچھ اس epidemic کے کنٹرول کے لئے کر رہی ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! آج بھی نیشنل سیوریٹی کی میٹنگ ہو رہی ہے جس میں decisions لئے جا رہے ہیں، پنجاب میں کل کابینہ کی میٹنگ میں میڈیکل ایمرجنسی نافذ کر دی گئی، اجتماعات کے لئے ہم نے آج 2:30 بجے پھر میٹنگ رکھی ہوئی ہے جس میں فیصلے کئے جانے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ آج اس معزز ایوان سے یہ message جانا چاہئے کہ یہاں اپوزیشن یا گورنمنٹ کا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ پنجاب کے عوام کی صحت کا معاملہ ہے اور ہمیں اجتماعی طور پر یہاں سے ایک مشترکہ message بھیجنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح سید حسن مرتضیٰ نے بات کی ہے اگر اس وقت یہاں سے یہ message جائے جو کہ حقائق کے برعکس ہے۔

جناب چیئرمین! میں ان کا احترام کرتے ہوئے ان کی بات سے اختلاف کرنا چاہتا ہوں کہ یہ درست نہیں ہے۔ سید حسن مرتضیٰ جس ہسپتال میں مرضی میرے ساتھ چلیں وہاں پر انتظامات ہیں سپیشل کیئر کی جارہی ہے، سپیشل یونٹ بن چکے ہیں، پاکستان آرمی کے ہسپتالوں میں بھی یونٹ بن چکے ہیں۔ اگر کوئی مریض detect ہو جائے تو اسے چودہ دن کے لئے رکھنے کے انتظامات آرمی بھی کر چکی ہے اور سول ایڈمنسٹریشن بھی ہر ضلع اور ہر تحصیل میں کر چکی ہے۔ ابھی دس منٹ میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ تشریف لے آتی ہیں ان کی موجودگی میں بات کر لیں تو وہ انتہائی تفصیل کے ساتھ انہیں آگاہ کریں گی کہ اس وقت گورنمنٹ آف پنجاب نے اس حوالے سے کیا کیا اقدامات کئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی سے دست بستہ استدعا کروں گا کہ یہ وقت panic پھیلانے یا اپنی کمزوریاں بتانے کا نہیں ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت عوام کو حوصلہ دینے کی ضرورت ہے اور وہ حوصلہ اس معزز ایوان سے سب سے بہتر دیا جاسکتا ہے کیونکہ اس سے بہتر کوئی اور فورم نہیں ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: Statecraft اسی میں ہے کہ یہاں سے ہمارا positive message جانا چاہئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! ہمارا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ ہم ہاؤس سے کوئی ایسا message بھیجیں جس سے باہر ہماری یکجہتی میں کوئی فرق آئے یا اپوزیشن اور حکومت میں کوئی ڈویژن ہو لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس پر کچھ ہو۔

جناب چیئرمین! میں جناب محمد بشارت راجہ کی بات کو سراہتا ہوں کہ انہوں نے بڑے اچھے انداز اور بڑے اچھے الفاظ میں اظہار فرمایا لیکن کیا اظہار یکجہتی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں۔

جناب چیئرمین: ہیلتھ منسٹر صاحبہ دس منٹ میں آجاتی ہیں پھر بات ہو جاتی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! ہم قطعاً یہ نہیں چاہتے کہ کوئی panic ہو اور نہ ہی یہ ہمارا مقصد ہے۔ ٹھیک ہے منسٹر صاحبہ آجاتی ہیں لیکن اس پر بات تو ہونی چاہئے تاکہ اس میں ہماری رائے بھی ہو۔ یہ قطعاً ذہن سے نکال دیں کہ ہم اختلاف کریں گے لیکن جو چیزیں ہیں وہ ضرور share کریں گے۔

جناب چیئرمین: بالکل آپ صحیح فرما رہے ہیں۔ ہیلتھ منسٹر صاحبہ آرہی ہیں تو پھر اس پر تفصیلی بات کرتے ہیں۔ جی، سردار اولیس احمد خان لغاری!

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب فیاض الحسن چوہان! میں نے سردار اولیس احمد خان لغاری کو floor دیا ہے، پہلے وہ بات کر لیں ان کے بعد آپ بات کر لینا۔

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! بہت مہربانی! جناب محمد بشارت راجہ نے جو بات کی ہے کہ ابھی ہیلتھ منسٹر صاحبہ آکر ہاؤس کو explain کر دیں گی کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں ہو رہا۔

جناب چیئرمین! میں ضلع ڈیرہ غازی خان سے تعلق رکھتا ہوں میں کل ہی حلقے سے آیا ہوں وہاں کی عوام کے اندر panic کی situation ہے۔ وہاں کی عوام یہ پوچھ رہی ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں آٹھ سو سے ایک ہزار مختلف زائرین کے لئے ایک quarantine سنٹر بنا کر لوگوں کو وہاں رکھنے کے انتظامات کیوں کئے گئے ہیں؟ ڈیرہ غازی خان کو کس criteria پر اس چیز کے لئے select کیا گیا۔ لوگوں میں یہ impression ہے جو بہت حد تک درست بھی ہے کہ اس وقت ڈیرہ غازی خان کے اندر ہیلتھ سروسز کا معیار ٹھیک نہیں ہے، ہمارا ٹراما سنٹر ہے، ہمارا جو میڈیکل کالج ہے جو پچھلی حکومت کے دوران بنا تھا وہاں مختلف basic services نہیں ہیں۔ وہاں BHUs میں anti-rabies injection تک نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: سردار اولیس احمد خان لغاری! ہیلتھ منسٹر صاحبہ آرہی ہیں وہ آپ کو تفصیل بتا دیتی ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! چونکہ سردار اولیس احمد خان لغاری نے specifically ڈیرہ غازی خان کے متعلق فرمایا ہے کہ اسے کیوں select کیا گیا ہے۔

جناب چیئر مین! میں عرض کرتا ہوں کہ صرف ڈیرہ غازی خان کو select نہیں کیا گیا بلکہ جس طرح میں نے دو منٹ پہلے گزارش کی ہے کہ ہر تحصیل میں یہ مرکز بنائے گئے ہیں جہاں پر چودہ دن کے لئے quarantine کیا جائے گا۔

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب چیئر مین! وہاں سپیشل مرکز ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں گزارش کر رہا ہوں کہ یہ مرکز تحصیل لیول تک بنے ہوئے ہیں۔

جناب چیئر مین! دوسری بات یہ ہے کہ آج بھی میں ڈیرہ غازی خان کی انتظامیہ کے ساتھ ذاتی طور پر contact میں ہوں اور آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صبح تک تقریباً 150 لوگ وہاں پر پہنچے تھے اور مزید 80 لوگ enroute ہیں اور انہوں نے وہاں پہنچنا ہے۔ وہاں پر باقاعدہ پوری انتظامیہ، پور medical cover اور آرمی موجود ہے۔

جناب چیئر مین! ہم اپنا فرض سمجھ کر ensure کر رہے ہیں کہ جو لوگ آرہے ہیں پہلے انہیں وہاں پر 14 دنوں کے لئے quarantine کیا جائے گا اور پھر آگے جانے کی اجازت دی جائے تاکہ اس مرض کے پھیلاؤ کا خطرہ نہ رہے۔ خدا نخواستہ کسی ضلع کو اس لئے منتخب نہیں کیا گیا کہ اس کی اہمیت کم ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ تمام اضلاع میں یہ مراکز قائم کئے گئے ہیں۔ لاہور کینٹ میں آرمی نے یہ facility create کی ہے اس لئے یہ کوئی ایسی خطرے والی بات نہیں ہے۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئر مین! میں آپ کے سامنے یہ انفارمیشن رکھنا چاہوں گا کہ اللہ پاک کے کرم سے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار کی قیادت میں جنوری کے پہلے ہفتے میں حکومت پنجاب نے اس issue کو take up کیا تھا حالانکہ اس

وقت پاکستان میں کرونا وائرس کا ایک کیس بھی نہیں تھا۔ اس issue پر جنوری کے تیسری ہفتے میں کابینہ کی ایک کمیٹی بنادی گئی تھی۔

جناب چیئرمین: جناب فیاض الحسن چوہان! وزیر صحت صاحبہ کو آنے دیں پھر اس موضوع پر بات ہو جائے گی۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! میں ایک اہم بات کرنے لگا ہوں جو کہ میرے محکمہ سے متعلقہ ہے۔ کرونا وائرس کے حوالے سے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار کی قیادت میں ہم نے پنجاب کے اندر ایک سسٹم develop کیا ہے۔ محکمہ صحت اور محکمہ اطلاعات کی coordination سے کرونا وائرس کے حوالے سے statistics ہر چھ گھنٹے بعد میڈیا اور عوام کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ آج صبح دس بجے تک پنجاب کے اندر بہتر suspected cases سامنے آئے ہیں۔ ان لوگوں کو چودہ دنوں کے لئے quarantine کیا گیا۔ اس وقت کرونا وائرس کا صرف ایک case under consideration ہے جو کہ screening process میں ہے جبکہ 71 لوگ negative result کی وجہ سے فارغ کر دیئے گئے ہیں یعنی وہ کرونا وائرس سے متاثر نہیں ہوئے تھے۔

جناب چیئرمین! وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار کی قیادت میں proper طریق کار کے تحت اور vigilant way میں اس issue کو deal کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں یہ کہوں گا کہ ہم سب کو اس issue پر سیاست نہیں کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! کل کے واقعہ سے متعلق میری اور وزیر قانون کی بات ہوئی ہے۔ میں نے categorically یہ بات کی ہے کہ جس طرح کی language میں بات کی گئی ہے اگر وہ language ہماری طرف سے استعمال کی گئی ہوگی تو یقینی طور پر ہم اس پر معذرت کریں گے لیکن اگر ریکارڈ سے یہ بات غلط ثابت ہوئی، اس کی recording نکلائی جائے اور اگر یہ بات غلط ثابت ہو تو پھر حزب اقتدار کی طرف سے معذرت کی جائے گی۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون! کیا آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے؟
وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میرے لئے رانا محمد اقبال خان انتہائی قابل احترام ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ درست ہے کہ انہوں نے آج صبح مجھے یہ حکم دیا تھا کہ کل کی ویڈیو نکال کر دیکھی جائے اور یہ بات میں نے آپ کی خدمت میں پہنچادی ہے۔ اجلاس کے بعد ہم اکٹھے مل بیٹھ کر اس ویڈیو کو دیکھ لیں گے۔ Irrespective of the fact کہ اس ویڈیو میں کوئی قابل اعتراض لفظ ہے یا نہیں لیکن وہ معزز ممبران جو کل ایوان میں موجود تھے۔

جناب چیئرمین! میری اس بات کو second کریں گے کہ کل حزب اختلاف کے معزز ممبران کا رویہ ہر لحاظ سے قابل اعتراض تھا۔ چیئرمین کے ساتھ جس طرح کا رویہ اختیار کیا جانا چاہئے ان کا وہ رویہ نہیں تھا۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرے لگائے گئے کہ

"گو سلیکیٹڈ چیئرمین گو"

جناب چیئرمین! میں یہ کہوں گا کہ آپ سلیکیٹڈ نہیں ہیں بلکہ آپ اس معزز ایوان کے elected Chairman ہیں۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ Chair کو کوئی ایکشن لینے کے لئے it self ہی ایک بات کافی ہے۔ اس کے باوجود میں نے رانا محمد اقبال خان سے گزارش کی ہے کہ اجلاس کے بعد ہم کل کی ویڈیو دیکھ لیتے ہیں اور اگر میں نے رانا محمد اقبال خان یا کسی دوسرے معزز ممبر حزب اختلاف کی شان میں کوئی غلط بات کہی ہوگی تو مجھے معذرت کرنے میں کوئی عار نہیں۔ رانا محمد اقبال خان کے حکم کے بغیر بھی میں ابھی معذرت کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین! میں رانا محمد اقبال خان کی بات کو رد نہیں کر رہا بلکہ ان کی بات کو ان کا حکم تصور کر رہا ہوں۔ میں بار بار یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ آپ کا حکم ہے اور ہم ویڈیو دیکھ لیں گے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ یہ ہمارے مفاد میں ہے کہ معزز ایوان پُر امن طریقے سے چلے لہذا ہم یہ چاہیں گے کہ یہاں پر ایک اچھا ماحول ہو اور اس اچھے ماحول کو قائم رکھنے کے لئے ہمیں اپوزیشن کے ساتھ جس حد تک تعاون کرنا پڑے گا وہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم کریں گے۔ میں اس کے لئے ہر وقت حاضر ہوں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ۔ جناب محمد اختر! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! اگر آپ اجازت دیں تو میں کرونا وائرس کمیٹی کے کام سے متعلق اس معزز ایوان کو update کر دوں۔ کرونا وائرس کے حوالے سے کابینہ کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اور اس کا میں بھی ممبر ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد اختر! محترمہ ہیلتھ منسٹر تشریف لاتی ہیں تو پھر اس موضوع پر بات کریں گے ابھی آپ تشریف رکھیں۔

سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ مال و کالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ سب سے پہلا سوال نمبر 1422 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے لہذا اس سوال کو تھوڑی دیر کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1118 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1423 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ ان کی request آئی ہے تو اس سوال کو تھوڑی دیر کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2812 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئر مین! سوال نمبر 2283 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صادق آباد شہر میں ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن سے متعلقہ تفصیلات

* 2283: سید عثمان محمود: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صادق آباد شہر میں واگزار کرائی جانے والی زمین / جائیداد کی مالیت مع تعداد بتائی جائے
نیز اس اراضی کو مزید قبضے سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

تحصیل صادق آباد کے مختلف چلوک / مواضعات میں رقبہ تعدادی 1495 ایکڑ سات کنال بارہ مرلے ناجائز قابضین سے واگزار کرایا جا چکا ہے جس کی مالیت تقریباً -/21,41,90,625 روپے بنتی ہے۔ جو محکمہ مال کی تحویل میں ہے۔ اس کے علاوہ سٹی صادق آباد میں اندر حدود کمیٹی ٹبہ بلوچاں میں ایک پلاٹ پانچ مرلے واگزار کروالیا گیا ہے۔ جس کی مالیت تقریباً چھ لاکھ روپے بنتی ہے اور اب میونسپل کارپوریشن کی تحویل میں ہے۔

بورڈ آف ریونیو نے سرکاری اراضی کو غیر قانونی قبضہ سے بچانے کے لئے مؤثر اقدامات کئے ہیں۔ اندریں بابت فیلڈ افسران کو ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب چیئر مین! میں نے تحصیل صادق آباد کی تجاوزات کو واگزار کروانے کے حوالے سے ایک سوال پوچھا تھا۔

جناب چیئر مین! مجھے بتایا گیا ہے کہ 1495 ایکڑ، سات کنال اور بارہ مرلے زمین واگزار کروائی گئی ہے جس کی مالیت تقریباً -/21,41,90,625 روپے بنتی ہے۔

جناب چیئرمین میں وزیر کالونیز سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو انہوں نے 495 ایکڑ، سات کنال اور بارہ مرلے زمین واگزار کروائی ہے کیا وہ آج کسی use میں ہے، اگر ہے تو اس کا treasury کو کیا فائدہ ہو رہا ہے اور اس زمین کی مالیت کس mechanism or SOP کے تحت لگائی گئی ہے؟

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے جو سوال پوچھا تھا اس کا تو proper جواب دے دیا گیا ہے۔ اب انہوں نے جو ضمنی سوال پوچھا ہے وہ ایک الگ سوال ہے اس لئے یکدم اس کا جواب نہیں دیا جاسکتا۔

جناب چیئرمین! میں اپنے معزز ممبر سے درخواست کروں گا کہ وہ اس حوالے سے ایک fresh question put کر دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کا تفصیل کے ساتھ جواب دے دیا جائے گا۔
جناب چیئرمین: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! اصل میں مجھے جناب فیاض الحسن چوہان بہت اچھے لگتے ہیں تو ان کی خاطر میں یہ کہوں گا کہ میں اس جواب سے satisfied ہوں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 1916 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ ان کی request آئی ہے تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے اگر وہ تشریف لے آئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 3175 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: یونین کونسل بستی ہیرو

اور ملحقہ دیہات میں سیلاب سے نقصانات سے متعلقہ تفصیلات

*3175: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور یونین کونسل بستی ہیر و اور ملحقہ دیہات میں حالیہ آنے والے سیلاب سے کتنا زرعی رقبہ / فصلیں، کتنے مکان اور کتنے افراد سیلاب سے متاثر ہوئے، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سیلاب سے متاثرہ افراد کی ابھی تک حکومت کی جانب سے کوئی مالی امداد اور ہونے والے نقصان کا ازالہ نہ کیا گیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت یونین کونسل بستی ہیر و اور ملحقہ دیہات کے متاثرین کی مالی امداد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف)

نام موضع	کل رقبہ (ایکڑ)	کل متاثرہ رقبہ (ایکڑ)	فصلات متاثرہ (ایکڑ)	مکان متاثرہ	متاثرہ افراد	شرح نقصانات
ہیر و	4511	300	250	کوئی نہیں	کوئی نہیں	5.54 فیصد
ٹھل مہم	2858	200	160	کوئی نہیں	کوئی نہیں	5.60 فیصد

(ب) ڈپٹی کمشنر راجن پور سے موصولہ رپورٹ مورخہ 27-12-2019 کے مطابق سیلاب 2019 میں فصلات یا مکانات کا کوئی ایسا نقصان نہ ہوا جس کی بناء پر متاثرین کو مالی امداد دی جاتی۔ مزید برآں کسانوں نے پانی اترنے کے بعد فصلیں دوبارہ کاشت کر لی تھیں۔

(ج) ایضاً

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! یہ بستی ہیر و اور ملحقہ دیہات میں آنے والے سیلاب سے متعلق سوال تھا جس کا محکمہ نے انتہائی معصومیت سے غلط جواب دیا ہے۔ اس جواب میں متاثرہ رقبہ کی تفصیل دی ہوئی ہے کہ موضع ہیر و میں 300 ایکڑ رقبہ زیر آب آیا ہے اور 250 ایکڑ رقبہ کی فصلات متاثر ہوئی ہیں۔ اسی طرح ٹھل مہم میں 200 ایکڑ رقبہ زیر آب آیا اور 160 ایکڑ رقبہ کی فصلات متاثر ہوئی ہیں لیکن اس کے باوجود جواب کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ نقصان کوئی نہیں ہوا۔ ایک طرف یہ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ سیلاب آیا ہے، پانی سے متاثر ہونے والا رقبہ اور فصلات کا ذکر کر رہے ہیں جبکہ دوسری طرف کہہ رہے ہیں کہ کوئی نقصان نہیں ہوا۔ منسٹر صاحب اس بات کی وضاحت فرمادیں۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئر مین! ہم نے جواب میں بتایا ہے کہ سیلاب کی وجہ سے موضع ہیر وکا 1300 ایکڑ رقبہ متاثر ہوا ہے جبکہ ٹھل مہتم میں سیلاب کی وجہ سے 200 ایکڑ رقبہ متاثر ہوا ہے۔ معزز ممبر نے نقصان کے حوالے سے پوچھا ہے تو میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ نقصان اس لئے نہیں ہوا کیونکہ پانی آیا اور گزر گیا۔

جناب چیئر مین! اب ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ سیلاب نہیں آیا لیکن سیلاب آنے سے فصلوں کا نقصان نہیں ہوا۔ اس جواب میں بھی ہم نے یہی لکھا ہے اور ڈپٹی کمشنر کی رپورٹ کے مطابق بھی یہی جواب ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین! انہوں نے اپنے جواب کی last line میں خود ہی جواب دے دیا ہے کہ مزید برآں کسانوں نے پانی اترنے کے بعد فصلیں دوبارہ کاشت کر لیں۔ اس کا مطلب ہے کہ کپاس کی کھڑی فصل مکمل طور پر تباہ ہو گئی اور اُس کے بعد ہی فصل دوبارہ کاشت ہوئی نا! اگر فصل کا کوئی نقصان نہیں ہوا اور سیلاب کا پانی ایسے ہی اتر گیا تو دوبارہ فصلیں کاشت کرنے کی ضرورت کیسے پیش آگئی؟

جناب چیئر مین: جی، وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئر مین! ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی ایکٹ کے مطابق جو فصل مکمل طور پر تباہ ہو جائے اُس کو نقصان کہتے ہیں۔ کسی گاؤں کے کل رقبہ کا 50 فیصد سے زائد فصلوں کا نقصان ہو تو پھر ہم اُس کو آفت زدہ قرار دے سکتے ہیں تو یہ آپ کے سامنے ہے کہ اس گاؤں کا کل رقبہ 14511 ایکڑ ہے اور اُس میں سے صرف 300 ایکڑ رقبہ متاثر ہوا اُس میں بھی 1250 ایکڑ پر فصل لگی ہوئی تھی جس کو تھوڑا سا نقصان ہوا اس لئے ہم اُس کو آفت زدہ قرار نہیں دے سکتے۔ ہم نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ 1400 ایکڑ رقبہ پر سیلاب کا پانی آیا جہاں پر ابھی تھوڑی سی فصلیں کاشت ہوئی تھیں اس لئے نقصان نہیں ہوا اور زمینداروں نے وہاں دوبارہ بیج بو دیا لہذا ہم اُس کو آفت زدہ قرار نہیں دے سکتے۔

جناب چیئر مین: وزیر صاحب! آپ نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ نقصان نہیں ہوا۔ پھر آپ نے لکھا ہے کہ مزید برآں کسانوں نے پانی اترنے کے بعد فصلیں دوبارہ کاشت کر لیں۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئر مین! محترمہ 250 ایکڑ فصل کی بات کر رہی ہیں وہاں چند ایکڑ پر پانی آیا اور چلا گیا جس کی وجہ سے فصلوں کا تھوڑا بہت نقصان ہوا اور زمینداروں نے دوبارہ فصلیں کاشت کر لیں تو اس پر ہم compensation allowance نہیں دے سکتے کیونکہ وہاں زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

جناب چیئر مین: وزیر صاحب! جن کسانوں کا نقصان ہوا ہے اُن کا کوئی ٹھیکہ یا مطالبہ معاف کر دیں۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئر مین! ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ کے مطابق اگر نقصان 50 فیصد سے زیادہ ہو تو پھر compensate کیا جاتا ہے لیکن یہ رقبہ بہت کم ہے اور نقصان بھی زیادہ نہیں ہوا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین! میں بہت زیادہ ادب سے گزارش کر رہی ہوں اور وزیر موصوف خود مان رہے ہیں کہ نقصان ہوا تو جن کسانوں کی فصلوں کا نقصان ہوا انہیں یہ کیوں نہیں accommodate کر رہے؟

جناب چیئر مین: وزیر موصوف کبھی کہہ رہے ہیں کہ نقصان نہیں ہوا اور کبھی کہہ رہے ہیں کہ نقصان ہوا ہے لیکن نقصان کم ہوا ہے تو ہم compensation نہیں دے سکتے۔ ہاؤس میں اس قسم کے immature type جواب دینے کا کیا مقصد ہے؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئر مین! میں نے کب کہا کہ نقصان نہیں ہوا۔ میں تو کہہ رہا ہوں کہ وہاں سیلاب آیا جس کی وجہ سے وہاں پانی آیا اور پھر پانی نکل گیا جس کی وجہ سے فصلوں کا تھوڑا بہت نقصان ہوا اور کسانوں نے دوبارہ فصلیں کاشت کر لیں اور ڈپٹی کمشنر نے یہی رپورٹ دی ہے۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2010 کا ہے یہ ایکٹ ہم نے نہیں بنایا یہ پچھلی حکومت نے بنایا تھا۔ اب اس ایکٹ میں یہ قانونی رکاوٹ ہے تو محکمہ اس کو دور نہیں کر سکتا۔

جناب چیئر مین: دوسری بات یہ ہے کہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر نے کسی گاؤں کو آفت زدہ قرار دینے کی رپورٹ دینی ہے تو محکمہ نے پھر اُس گاؤں کو compensation دینی ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین! ڈپٹی کمشنر نے غلط رپورٹ دی تو بے چارے کسانوں کا کیا قصور ہے؟ کسانوں کا جتنا نقصان ہوا مجھے اُن کسانوں کا اتنا معاوضہ چاہئے۔ کپاس کی مکمل فصل تباہ ہو گئی ہے اور وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ نقصان نہیں ہوا؟ یہ ڈپٹی کمشنر کو یہاں پر طلب کر کے اُن سے پوچھیں۔

جناب چیئر مین: محترمہ! میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ وزیر صاحب! میری ایک تجویز ہے کہ آپ وزیر اعلیٰ سے request کریں کہ جن کاشتکاروں کا نقصان ہوا ہے کم از کم اُن کے taxes تو معاف کر دیں۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئر مین! صرف ایگریکلچر ٹیکس اور آبپاشی کی معافی ہوتی ہے۔

جناب چیئر مین: ایگریکلچر ٹیکس اور آبپاشی کی معافی کا ہی وعدہ کر لیں۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئر مین! اُس گاؤں کی فصلوں کا بہت کم نقصان ہوا ہے اس لئے یہ معافی نہیں مل سکتی۔

جناب چیئر مین: وزیر صاحب! کسان ویسے ہی بد حال ہے تو آپ مہربانی کر کے اُن کے taxes کی معافی کے لئے وزیر اعلیٰ کو recommend کر دیں تو وہ کر دیں گے۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئر مین! ٹھیک ہے میں کوشش کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین: بہت شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! میرے خیال میں وزیر موصوف مجبور ہیں وہ اُس مجبوری میں جکڑے ہوئے ہیں۔ یہ کوئی ایسا issue ہی نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: نہیں، انہوں نے admit کر لیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! وزیر موصوف کہہ دیں کہ آبیانہ معاف کر دیں گے اور ان کسانوں کے ٹیکس معاف کر دیں گے تو اس سے کتنا فرق پڑ جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ وہ بات ہو گئی ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2764 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: چک نمبر 388 گ، ب مربع نمبر 5

میں موجود قبرستان کے رقبہ اور عدم چار دیواری سے متعلقہ تفصیلات

*2764: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر 388 گ-ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد مربع نمبر 5 میں واقع قبرستان کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قبرستان کی چار دیواری نہ ہونے کی وجہ سے مقامی بااثر افراد نے قبرستان کے رقبہ پر قبضہ کیا ہوا ہے ان ناجائز قابضین کے نام اور زیر قبضہ رقبہ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت قبرستان کی چار دیواری کروانے اور زیر قبضہ رقبہ کو واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) مربع نمبر 5 کیلہ نمبر ان 19/2، 21 تا 25 برقبہ 44 کنال، چھ مرلہ از قسم بقایا سرکار

ملکیت صوبائی حکومت کیلہ نمبر 21، 22 میں جزوی طور پر قبریں موجود ہیں جبکہ بقایا رقبہ

بخیر قدیم خالی پڑا ہے رقبہ مذکورہ مجاز اتھارٹی سے قبرستان کے لئے الاٹ نہ ہے۔

(ب) چار دیواری ہے اور نہ ہی کسی نے رقبہ مذکورہ پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے جبکہ رقبہ مذکورہ پر ناجائز قبضہ نہ ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! جز (الف) میں مربع نمبر 5 کلمہ نمبر 25 to 21/2، 19 برقبہ 44 کنال چھ مرلہ بقایا سرکار ملکیت صوبائی حکومت کلمہ نمبر 21، 22 میں جزوی طور پر قبریں موجود ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو قبریں موجود ہیں ان کی کتنی تعداد ہے؟

جناب چیئر مین: جی، وزیر کالونیز!

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئر مین! میں اپنے محترم بھائی سے گزارش کروں گا کہ جب یہ سوال لکھ رہے تھے تو سوال کے جز (الف، ب اور ج) کے بعد جز (د) میں ان قبروں کی تعداد بھی پوچھ لیتے؟ اب اگر انہوں نے قبروں کی تعداد پوچھنی ہی ہے تو نیا سوال put کریں اور اُس کا جواب آجائے گا۔ ممبر موصوف نے اپنے سوال میں جو جو معلومات مانگی تھیں ہم نے وہ ساری detail دے دی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ماشاء اللہ وزیر موصوف بڑے experienced ہیں اور senior parliamentarian ہیں۔

جناب چیئر مین! اگر میرا یہ ضمنی سوال relevant نہیں ہے تو پھر میں اسے withdraw کر لوں گا اور میں ہاؤس سے بھی معافی مانگوں گا۔

جناب چیئر مین! جواب میں یہ خود کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر جزوی طور پر قبریں موجود ہیں۔ اگر قبریں موجود ہیں تو پھر وزیر موصوف کو پتا ہونا چاہیے تھا کہ کتنی قبریں موجود ہیں۔

جناب چیئر مین! میں ہاؤس میں بتانا چاہ رہا ہوں کہ وہاں پر بہت زیادہ تعداد میں قبریں موجود ہیں۔ میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے اور میں اس مسئلے کو حل کرنا چاہ رہا ہوں اور اس ہاؤس سے کوئی direction لینا چاہ رہا ہوں۔ آپ کے حلقہ کے اندر بھی مختلف قبرستان ہوں گے اور وہاں پر بھی قبریں بنی ہوں گی جہاں قبروں کے ساتھ جو خالی جگہ پڑی ہوئی ہوگی۔

جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ میرے شہر کا مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہاں قبضہ نہیں ہوا جبکہ وہاں پر خالی جگہ پر کچھ لوگوں کی گدھا گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں اور جانور باندھے جاتے ہیں۔ آپ موقع پر جا کر دیکھیں گے تو معلوم ہو گا کہ وہاں پر قبرستان کی جگہ پر قبضہ ہوا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اگر قبرستان پر قبضہ ہوا ہے تو وہ ختم ہونا چاہئے۔ جی، منسٹر صاحب! وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! جناب محمد طاہر پرویز میرے لئے قابل احترام ہیں۔ انہوں نے سوال پوچھا کہ کتنی قبریں ہیں، اب میں یہاں جواب دے بھی دوں تو اس کے بعد یہ اگلا سوال پوچھ لیں گے کہ ان قبروں میں مدفون لوگوں کے نام کیا ہیں۔ جناب چیئرمین: انہوں نے درخواست کی ہے کہ قبرستان کی خالی جگہ پر قبضہ ہے وہ چھڑوا دیں۔ وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! آپ کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے لیکن یہ ایک نیا سوال دے دیں تو اس کا جواب بھی آجائے گا۔ اس کے علاوہ انہوں نے جو بات کی ہے تو یہاں پر محکمہ کالونیز کا سارا سٹاف بیٹھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے بارے میں ہم نے لکھ بھی دیا ہے کہ اس قبرستان کی چار دیواری بھی نہیں ہے اور یہاں کسی قسم کا کوئی قبضہ بھی نہیں ہے۔ انہوں نے پہلے پوچھا ہوا ہے کہ قبضہ کیا ہوا ہے تو ناجائز قابضین کا نام بتائیں۔ اس کا سارا جواب آگیا ہے کہ کوئی ناجائز قبضہ نہیں ہے اور کسی کا نام لینے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کا تیسرا ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! یہ میرا دوسرا ضمنی سوال ہے پہلا قبروں والا تو یہ surrender کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ وہاں پر جو ناجائز قابضین ہیں جنہوں نے جانور باندھے ہوئے ہیں اور وہاں پر ریڑھیاں کھڑی کرتے ہیں۔ کیا حکومت ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئر مین! اس سے پہلے یہ بات ہے کہ جو لوگ وہاں پر اپنی گدھا گاڑیاں کھڑی کرتے ہیں تو اس بارے میں ہاؤس کو یہ کیوں نہیں بتایا گیا کہ وہاں پر ان لوگوں کا قبضہ ہے۔ یہاں پر حکومت کی طرف سے منسٹر صاحب یہ بتا رہے ہیں کہ وہاں پر کوئی ناجائز قبضہ نہیں ہے۔ جناب چیئر مین! میں تیسرا سوال بھی ساتھ ہی کر دیتا ہوں کیونکہ ماشاء اللہ منسٹر صاحب جواب دینے کے بڑے ماہر ہیں اور بات کو گول کرنے کے بھی ماہر ہیں۔

جناب چیئر مین! انہوں نے یہاں پر جز (ب) کا جواب دیا ہے کہ "چار دیواری ہے اور نہ ہی کسی نے رقبہ مذکورہ پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔" جناب چیئر مین! پہلی بات تو یہ ہے کہ یہاں پر قبریں کیسے بنیں اور یہ قبرستان، قبرستان ہی نہیں ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئر مین! میرے خیال میں یہاں پر جتنے فاضل ممبران بیٹھے ہوئے ہیں سب اس کا جواب پڑھ کر سمجھ چکے ہیں کہ جواب کیا ہے۔ اگر اسے linger on کرنا ہے اور اپنے سوال کا دورانہ بڑھانا ہے تو علیحدہ بات ہے لیکن میں نے بڑا categorically بتا دیا ہے کہ اس قبرستان میں کسی قسم کا کوئی قبضہ نہیں ہوا۔

جناب چیئر مین: منسٹر صاحب! اگر کوئی قبضہ ہے تو خالی کروادیں۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئر مین! کوئی قبضہ نہیں ہے۔ جہاں تک گدھا گاڑیوں کے حوالے سے ان کی apprehension ہے وہ سٹاف سن رہا ہے انشاء اللہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ وہاں پر کوئی گدھا گاڑی کھڑی نہ ہو۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 2242 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بورڈ آف ریونیو پنجاب کا انتخابات

کی فیس کا آڈٹ صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں کرانے سے متعلقہ تفصیلات

*2242: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) بورڈ آف ریونیو پنجاب میں انتخابات کی آڈٹ و انسپشن کا طریق کار کیا ہے؟
- (ب) انتخابات کی فیس کا آڈٹ اور انسپشن کس گریڈ کے آفیسر کرتے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- (ج) مذکورہ افسران نے یکم جولائی 2018 سے اب تک صوبہ بھر کے کتنے اضلاع کی فیس انتخابات کے آڈٹ کروائے ہیں اور اس ضمن میں کتنی فیس کی کمی بیشی کی رپورٹ سامنے آئی ہیں؟
- (د) انتخابات کی فیس کے آڈٹ کی پالیسی کیا ہے حکومت فیس کی کم وصولی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟
- (ه) کیا حکومت فیس انتخابات کا آڈٹ صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان):

- (الف) بورڈ آف ریونیو کی جانب سے اسسٹنٹ کمشنر، ڈسٹرکٹ کلکٹر اور کمشنر صاحبان کو تحریر کیا گیا ہے کہ اپنی تحصیل و ضلع و ڈویژن کی حد تک پٹواریان کے ریکارڈ کی پڑتال کریں جس میں فیس انتخابات بھی شامل ہیں مزید برآں بورڈ آف ریونیو نے دو ٹیمیں بھی تشکیل دی ہوئی ہیں جو ریونیو اکاؤنٹس کی سالانہ پڑتال کرتی ہیں اور ہر دو ٹیم ہائے ڈپٹی سیکرٹری ریونیو کی زیر نگرانی کام کرتی ہے اور انسپشن کرنے کے بعد بذریعہ ڈپٹی سیکرٹری ریونیو انسپشن نوٹ ضلعی ڈپٹی کمشنر کو بابت وصولی کی ریونیو اکاؤنٹس بھجوا جاتا ہے۔

(ب) بورڈ آف ریونیو میں جو ٹیمیں بابت پڑتال ریونیو اکاؤنٹس تشکیل دی گئی ہیں ان کا نام اور

سٹاف درج ذیل ہے:

نمبر سدر	ٹیم نمبر I/TOSD-1	ٹیم نمبر II/TOSD-2	سکیل	کیفیت
1-	حصیلدار / حصیلداران سچس ڈیوٹی-I	حصیلدار / حصیلداران سچس ڈیوٹی-II	16	اچارج ٹیم ہر دو پوسٹ ہائے خالی ہیں
2-	ریونیو اکٹیز-I	ریونیو اکٹیز-II	15	ایک پوسٹ خالی ہے
3-	سینئر ریونیو اکاؤنٹس-I	سینئر ریونیو اکاؤنٹس-II	7	ایک پوسٹ خالی ہے
4-	جونیئر ریونیو اکاؤنٹس-I	جونیئر ریونیو اکاؤنٹس-II	5	ہر دو پوسٹ ہائے خالی ہیں
5-	نائب قاصد-I	نائب قاصد-II	2	

(ج) بورڈ آف ریونیو موجود ہر دو ٹیم ہائے کی جانب سے یکم جولائی 2018 تا حال درج ذیل

اضلاع کی پڑتال کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر سدر	ٹیم نمبر I/TOSD-1	کی فیس برآمدہ	ٹیم نمبر II/OSD-1	کی فیس برآمدہ
1-	شیخوپورہ	1552907/- روپے	پاکپتن	262748/- روپے
2-	منڈی بہاؤ الدین	890406/- روپے	اوکاڑہ	998322/- روپے
3-	گوبروالہ	363392/- روپے	دہلی	3683529/- روپے
5-	قصور	1046524/- روپے		
6-	راولپنڈی	3174418/- روپے		
	میران گل کی	7327647/- روپے	میران گل کی	4944599/- روپے

(د) بمطابق جاری کردہ ہدایات منجانب بورڈ آف ریونیو پنجاب تحصیلدار، اسسٹنٹ کمشنر،

ڈپٹی کمشنر اور کمشنر صاحبان تحصیل، ضلع اور ڈویژن کی حد تک ریونیو ریکارڈ کی پڑتال کرتے ہیں مزید برآں جو دو ٹیمیں بورڈ آف ریونیو کی جانب سے تشکیل دی گئی ہیں وہ بمطابق شیڈول بعد از منظوری مجاز اتھارٹی ہر ضلع میں ریونیو اکاؤنٹس مع کی فیس انتقالات کی پڑتال کرتی ہیں اور مابعد انسپکشن نوٹس تیار کر کے مجاز اتھارٹی کو برائے منظوری بھجوا یا جاتا ہے۔

جس کی ایک کاپی بعد از مجاز اتھارٹی ڈسٹرکٹ کلکٹر کو بھجوائی جاتی ہے اور درخواست کی جاتی ہے انسپکشن رپورٹ میں کمی میں جو فیس انتقالات برآمد ہوئی ہے اس کو بمطابق ضابطہ فی الفور عمل میں لائیں اور انسپکشن نوٹ کو ماہانہ میٹنگ میں ڈسٹرکٹ کلکٹر کے روبرو بحث لایا جاتا ہے اور عدم دلچسپی رکھنے والے اہلکاران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

مزید بر آں بورڈ آف ریونیو میں جو میٹنگ بابت وصولی ہوتی ہے اس میں بھی کمی فیس انتقالات کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔

(۵) بورڈ آف ریونیو کی جانب سے تمام اضلاع کی فیس انتقالات کا آڈٹ کرنے کے لئے پہلے ہی دو ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جس کے ذمہ درج ذیل ڈویژن میں واقع اضلاع کا آڈٹ فیس انتقالات کی ذمہ داری ہے، جو ہر سال باقاعدگی سے تمام اضلاع کا آڈٹ بمطابق شیڈول کرتے ہیں۔

نمبر شمار	نام ٹیم	تفصیل اضلاع
1-	TOSD-I	لاہور، قصور، شیخوپورہ، ننکانہ صاحب، گوجرانوالہ، حافظ آباد، گجرات، منڈی بہاؤ الدین، سیالکوٹ، نارووال، سرگودھا، خوشاب، میانوالی، بکھر، راولپنڈی، اٹک، جہلم اور چکوال (کل 18)
2-	TOSD-II	ساہیوال، پاکپتن، اوکاڑہ، ملتان، وہاڑی، خانیوال، لودھراں، بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان، راجن پور، مظفر گڑھ، لیہ، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ اور چنیوٹ (کل 18)

بوجہ کمی تحصیلداران سال 2018 میں انچارج ٹیم / تحصیلداران کی پوسٹ ہائے خالی ہونے کی بناء پر تمام اضلاع کی پڑتال مکمل نہ ہو سکی ہے۔ اب بذریعہ آرڈر نمبری- TOSD-I&II، 03-10-2019 مورخہ 2143-2019-E(F)I تعینات کر دیئے گئے ہیں تاکہ تمام اضلاع کا آڈٹ انتقالات فیس کیا جاسکے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! انہوں نے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ بورڈ آف ریونیو نے دو ٹیمیں بھی تشکیل دی ہوئی ہیں جو ریونیو اکاؤنٹس کی سالانہ پڑتال کرتی ہیں۔

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا انہوں نے ان سے رپورٹس لی ہیں کہ وہ ٹیمیں جانچ پڑتال کا کام کر رہی ہیں یا نہیں۔ اگر انہوں نے رپورٹس لی ہیں تو کیا ان کو یہ پتا نہیں ہے کہ ان کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ دونوں ٹیموں کے انچارج صاحبان کی posts خالی ہیں تو جب ٹیم انچارج ہی نہیں ہے تو پھر جانچ پڑتال کا کام کیسے ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! شکریہ۔ ہم نے جو تفصیل جز (الف اور ب) میں دی ہے تو یہ بات بالکل درست ہے کہ اُدھر اس وقت انچارج نہیں ہیں لیکن جو ٹیمیں کام کر رہی ہیں انہوں نے اس کا proper جواب دیا ہے، وہاں جو ریونیو اکٹھا ہوا ہے اس کی بھی تفصیل موجود ہے۔ یہ سلسلہ 30۔ جون تک جاری رہتا ہے اس وقت تک جو بقایا ہیں ان کی بھی رپورٹس آجائیں گی۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئر مین! ان ٹیوں نے آخری رپورٹس کب دی تھیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! یکم جولائی 2018 تا حال جن جن اضلاع کی پڑتال کی گئی ہے ان میں شیخوپورہ، منڈی بہاؤ الدین، گوجرانوالہ، قصور اور راولپنڈی شامل ہیں ان کی رپورٹس بھی آئی ہیں۔ ان کے علاوہ جو باقی اضلاع رہتے ہیں ان کی رپورٹس 30۔ جون تک آجائیں گی۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئر مین! انہوں نے جواب میں یہ بھی بتایا ہے کہ ریونیو میں کمی آئی ہے تو یہ بتادیں کہ کہاں کمی آئی ہے اور اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! ہر سال جو ٹیمیں آتی ہیں ان میں کوئی کمی بیشی آجاتی ہے۔ اس کمی کو بورڈ آف ریونیو اپنی سپیشل ٹیمیں بھیج کر پوری کراتا ہے۔ اس رپورٹ میں تفصیل سے لکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ 30۔ جون تک جتنی کمی آرہی ہے وہ پوری ہو جائے گی۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 3576 محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ اس سوال کا جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2946 چودھری اختر علی کا ہے۔ اس سوال کا جواب بھی نہیں ہے اس لئے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! یہ سوال پانچ ماہ سے ترسیل ہو چکا ہے لیکن ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا۔ آپ Custodian of the House ہیں۔ آپ اس کا نوٹس تو لیں کہ محکمہ جات پانچ پانچ ماہ تک کیوں جواب نہیں دیتے؟

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے۔ اس سوال کا جواب آئندہ اجلاس میں آنا چاہئے۔ اگلا سوال نمبر 2309 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3323 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ اس سوال کا جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئر مین! آپ سے نوٹس لینے کی appeal ہے۔

جناب چیئر مین: جی، نوٹس ہو گیا۔ آئندہ اجلاس میں اس سوال کا جواب آئے گا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئر مین! بہت شکریہ

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! کیا پروگرام ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب چیئر مین: امن عامہ کا خیال رکھتے ہوئے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں امن عامہ کو ملحوظ خاطر رکھوں گا۔

جناب چیئر مین: جی، جناب محمد ارشد ملک اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1422 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: تحصیل میں ریونیو

کے افسران / اہلکاران کی عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

* 1422: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ساہیوال میں محکمہ ریونیو کے کتنے افسران مع تحصیلدار / نائب تحصیلدار، قانونگو

و پٹواری ہیں؟

(ب) محکمہ ریونیو کے کتنے ملازمین کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن / سول کورٹس و دیگر کورٹس

میں کیسز ہیں اور کتنے عرصہ سے ہیں ان تمام افسران و ملازمین سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں ایک ایک پٹواری کو سیاسی ایماء پر کئی حلقوں کے چارج دیئے ہیں اور کرپشن کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس کے تدارک اور عوام الناس کی سہولت کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان):

(الف) مورخہ 20.06.2019، 20.07.2019، 02.09.2019 اور 12-10-2019 آمدہ از دفتر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) ساہیوال تحصیل ساہیوال میں تعینات ریونیو فیلڈ سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد
1	تحصیلدار	1
2	نائب تحصیلدار	5
3	قانونگو	7
4	پٹواری	48

(ب) محکمہ ریونیو کے گیارہ پٹواریان کے خلاف مختلف عدالت ہائے میں کیس اور انکوائری زیر سماعت ہے۔ تفصیل جھنڈا (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ساہیوال میں کل 114 پٹواری سرکل، آٹھ قانونگوئی سرکل پر مشتمل ہے جن میں 290 مواضع ہیں اور تحصیل ساہیوال میں صرف 48 پٹواری ہیں جبکہ پٹواریوں کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 117 ہے اس لئے ایک ایک پٹواری کو کئی حلقے دے گئے ہیں۔ کیونکہ پٹواری کی نئی بھرتیوں پر پابندی ہے۔ مزید برآں ضلع ساہیوال میں پٹواریوں کو دیئے گئے اضافی حلقوں کی تفصیل جھنڈی (الف) پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(د) حالیہ ریونیو فیلڈ سٹاف کی restructuring کے حوالے سے حکومت پنجاب

نے بروئے نوٹیفکیشن نمبری CMO/18/OT/0212355PS/SSCM (IMP)

مورخہ 01-07-2019 جھنڈی (ب) جناب ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کی

سربراہی میں کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ ریونیو فیلڈ سٹاف کی restructuring

کے حوالے سے سفارشات مرتب کر رہی ہے ان سفارشات کی حتمی منظوری کے بعد من و عن عمل کیا جائے گا۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں نے سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ ضلع میں ایک ایک پٹواری کو سیاسی ایماء پر کئی حلقوں کے charge دیئے گئے ہیں اور کرپشن کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ کل 114 پٹواری سرکل، 8 قانونگوئی اور 290 مواضعات ہیں۔ سوال کے جواب میں پٹواریوں کی کمی بتائی گئی ہے اس لئے اُن کو adjacent یعنی اضافی حلقے دیئے گئے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں آپ کے توسط سے متعلقہ منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن پٹواریوں کو اضافی حلقے دیئے جاتے ہیں وہ کس معیار پر دیئے جاتے ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! چونکہ یہاں پر پٹواری سرکل 114 ہیں جبکہ پٹواری حضرات کی تعداد صرف 48 ہے اور ان کے دور سے ہی ایک پالیسی کے تحت پٹواریوں کی بھرتی پر پابندی لگی ہوئی ہے لہذا پٹواریوں کی بھرتی نہ ہونے کی وجہ سے پٹواریوں کو اضافی پٹواری سرکل بھی دیئے گئے ہیں۔

جناب چیئر مین! جیسے معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ اس کی پالیسی کیا ہے تو یہ پالیسی 2019 میں بورڈ آف ریونیو نے بنائی ہے جس کے مطابق نئی بھرتی کے ذریعے پٹواری حلقوں میں نئے پٹواریوں کی تعیناتی ہوگی۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! پٹواریوں کی تعداد کم ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں نے ابھی دیکھا ہے کہ یہاں گیلری میں سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو تشریف رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک قانونگوئی کے پٹوار حلقہ میں پٹواری کے پاس ایک حلقے کا charge ہے لیکن 60 کلومیٹر کے فاصلے پر اس کو دوسرے پٹوار حلقے کا charge بھی دے دیا جاتا ہے لہذا ان کے پاس اگر کوئی پالیسی ہے تو اس کی کاپی مہیا کر دیں otherwise میں سوال کے جواب میں خود بتا دیتا ہوں کہ ایک حلقے سے دوسرے حلقے کا کتنا فاصلہ ہے اور عوام کس طرح در بدر ہو رہے ہیں؟

جناب چیئرمین! میں پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سمجھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بورڈ آف ریونیو کی پالیسی بتائی ہے کہ ایک قانونگوئی سے دوسری قانونگوئی میں charge دیا جاتا ہے کیونکہ میں نے پڑھا ہے کہ adjacent حلقہ ہے جبکہ انہوں نے پٹواریوں کو سیاسی ایماء اور سفارشوں پر 60/60 کلومیٹر کے فاصلے پر حلقے دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: اب یہ نہ کہہ دیجئے گا کہ میں نے بھی کوئی پٹواری لگوانا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں تو کسی کو لگوانے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئرمین! جناب محمد ارشد ملک کے تحفظات ٹھیک ہیں لیکن یہ اختیار ادارے کا ہی ہے اور متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر صاحب ہی پٹواریوں کو حلقے کی نوعیت کے مطابق اضافی حلقہ جات دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جو پٹواری competent ہوتا ہے اُس کو زیادہ حلقے دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! مجھے competency پر کوئی شک نہیں ہے لیکن پارلیمانی سیکرٹری نے پہلے خود یہ بات کی ہے جس کی بے شک آپ ریکارڈنگ نکوالیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے اپنا سوال repeat کر دیتا ہوں کہ انہوں نے پہلے کہا کہ بورڈ آف ریونیو کی کوئی پالیسی ہے لیکن ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے اور اب انہوں نے فرمایا ہے کہ اس میں اسسٹنٹ کمشنر کا اختیار ہے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اب میں آپ کو specific بتاتا ہوں کہ L-9/120 کمیر، L-9/127 اور L-9/99 تین پٹوار حلقے ہیں جو ایک پٹواری کے پاس ہیں۔ L-9/120 سے L-9/99 کا درمیانی فاصلہ 27 کلومیٹر ہے جبکہ L-9/127 سے L-9/120 کا فاصلہ 17 کلومیٹر ہے لیکن پٹواری ایک ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری

کون سی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں اور کون سی competency ہمیں بتا رہے ہیں؟ جس عوام کے لئے میں سوال کر رہا ہوں وہ بے چاری در بدر ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو اور ہاؤس کو آگاہ کر دوں کہ یہ سوال میں نے دوسری بار کیا ہے۔ پہلے اسی floor پر ہمیں assurance دی گئی تھی کہ adjacent حلقے میں پٹواری کو تعینات کیا جائے گا۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ Chair یہ direction دے کہ پٹواری کو adjacent حلقہ دیا جائے تاکہ پٹواری عوام کی رسائی میں ہو چاہے یہ اپنے پیاروں کو 50 یا 100 حلقے دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئرمین! چونکہ یہ سارا سلسلہ بورڈ آف ریونیو اور اسسٹنٹ کمشنر کے ذریعے سے چلتا ہے۔ معزز ممبر کے جو تحفظات ہیں اور جو مسئلہ وہاں درپیش ہے اس سلسلے میں ہم منسٹر صاحب کے چیمبر میں بیٹھ کر معاملہ discuss کر لیں گے۔ ویسے یہ اسسٹنٹ کمشنر صاحب کی اپنی power ہے اور وہ قانونی تقاضوں کے مطابق ہی پٹواریوں کو تعینات کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا issue address ہو جائے گا اور اب ہم اگلے سوال پر چلتے ہیں۔
جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! بیٹھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ آپ صرف direction دے دیں کہ وہ اس مسئلے کو حل کر دیں۔ ہم بیٹھیں گے تو پھر آپ کہیں گے کہ میں نے کوئی پٹواری لگوانا ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے حلفاً کوئی پٹواری لگوانا اور نہ ہی مجھے کوئی ضرورت ہے۔ اگر آپ انہیں direction نہیں دے رہے تو مہربانی کر کے ان کو request ہی کر دیں کہ پٹواریوں کو adjacent حلقوں میں تعینات کر دیں۔ یہ گورنمنٹ اپنے کام چلائے لیکن میری proposal یہ ہے کہ متعلقہ پٹواریوں کو adjacent حلقوں میں لگایا جائے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ recommend کر دیجئے گا تو وہ adjacent حلقہ دے دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! جی، ٹھیک ہے۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ آپ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1423 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال کے سرکلز کے ریونیو ریکارڈ کے کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلق تفصیلات

* 1423: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) LRMIS کا قیام صوبہ میں کب عمل میں آیا اور اس کے کیا اغراض و مقاصد تھے؟

(ب) LRMIS کے صوبہ میں کتنے دفاتر ضلع وار ہیں ان کے افسران، ملازمین کتنے

ہیں کتنے ملازمین مستقل، کنٹریکٹ / ڈیلی ویجز اور deputaion پر ہیں، تفصیل سے

آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ LRMIS ساہیوال کے ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی ہے

اگر ہاں تو کن بنیادوں پر کارروائی کی گئی ہے؟

(د) کیا صوبہ بھر میں تمام ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے ضلع ساہیوال کے کتنے

مواضعات / پٹوار سرکل کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے کتنے بقایا ہیں اور اس کے لئے

کتنے عرصہ درکار ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان):

(الف) LRMIS کا قیام 2006 میں عمل میں آیا اس کے اغراض و مقاصد ریونیو ریکارڈ کو جدید

سطور پر استوار کرنا اور عوام الناس کو جدید اور شفاف طریق کار کے تحت سہولیات سے

مزمین کرنا ہے۔

(ب) تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

i. LRMIS/PLRA کے صوبہ بھر میں دفاتر ہر تحصیل کی سطح پر موجود ہیں جبکہ

9 اضافی اراضی ریکارڈ سنٹر جو کہ رش کی وجہ سے بنائے گئے ضلع وار دفاتر کی تفصیل

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ii. آفیسران و ملازمین اور ان کی نوعیت ملازمت درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	نوعیت
1	اسسٹنٹ ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈ	124
2	لینڈ ریکارڈز آفیسر	106
3	سروس سنٹر انچارج	133
4	اسسٹنٹ سروس سنٹر انچارج	32
5	فیلڈ آفیسر	08
6	سروس سنٹر آفیشلز	1604
7	ڈسپنچر اینڈرز	113
8	آفس بوائے	121
9	چوکیدار	409
10	جونیئر آپریٹر	75
11	خاکروپ	121
ٹوٹل		2873

b. بھرتی پر پابندی کی وجہ سے صوبہ بھر میں موجود 152 دفاتر میں 208 درجہ

چہارم کے ملازمین ڈیلی ویز پر کام کر رہے ہیں۔

c. ڈپوٹیشن پر موجود آفیسرز کی تعداد اور عہدے درج ذیل ہیں۔

1. محمد اسلم راؤ، ڈائریکٹر جنرل (PAS)
2. عائشہ حمید، ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل (PAS)
3. ملیحہ رشید، ڈائریکٹر آپریشن (PAS)
4. رضوان نذیر، ڈائریکٹر پالیسی، پلاننگ اینڈ پراجیکٹس (PMS)
5. علی سعید اصغر، ایڈیشنل ڈائریکٹر ایڈمن

(ج) جی ہاں، عوام اور ڈپٹی کمشنر ساہیوال کی شکایت کے ازالے کے طور پر ایڈیشنل ڈائریکٹر آپریشن PLRA نے اچانک اراضی ریکارڈ سنٹر ساہیوال کا دورہ کیا جس پر کی جانے والی شکایات درست ثابت ہوئیں جس کی بنیاد پر کچھ عملہ کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(د) صوبہ بھر میں تقریباً 90 فیصد ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے ضلع ساہیوال کے کل مواضعات 290 ہیں جن میں سے 9 مواضعات زیر اشتغال ہیں 271 مواضعات کی کمپیوٹرائزڈ سروسز عوام الناس کو دی جا رہی ہیں اور باقی دس مواضعات کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے اربن لینڈ ریکارڈ کا منصوبہ زیر غور ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ LRMIS کے تحت مزید 114 اراضی ریکارڈ سنٹر بنائے جا رہے تھے وہ کب تک مکمل ہو جائیں گے اور ساہیوال میں کتنے سنٹر مزید بن رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئرمین! چونکہ اس میں اشتغال والے موضع جات بھی آگئے تھے اور scanning کا issue بھی تھا لیکن 60 سے 70 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور باقی کام بھی انشاء اللہ جلد ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! کیا آپ مطمئن ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بھی ہو جاتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے جو سوال کیا ہے اُس کا جواب ہی نہیں ملا لیکن میں آپ کے توسط سے اپنا سوال repeat کر دیتا ہوں۔ انہوں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی بنائی اور پچھلی دفعہ ہاؤس میں جواب دیا کہ 114 مراکز قائم کر رہے ہیں کیونکہ LRMIS already کے تحت جو مراکز بنے ہوئے ہیں وہ بہت کم ہیں۔ مراکز کم ہونے کی وجہ سے عوام وہاں پر دھکے کھا رہی ہے اور پریشان ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے پارلیمانی سیکرٹری بتادیں کہ ساہیوال میں مزید یہ مراکز کہاں کہاں پر بن رہے ہیں اور 114 مراکز کب تک بن جائیں گے تاکہ عوام کو اس کا فائدہ ہو اور یہ عوام کے لئے message دے دیں کہ کس تاریخ تک یہ مراکز بنادیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئرمین! 115 نئے سنٹر قانونگوئی کی سطح پر بنائے جا رہے ہیں جبکہ مزید دیہات کی سطح پر سیٹلائٹ سنٹر سال کے آخر تک بنائے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، سال کے آخر تک یہ بن جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! بادشاہ کا کام ہے جب وہ مرضی بنا دیں۔ میرا ضمنی سوال ج: (ج) کے متعلق ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ LRMIS ساہیوال کے ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، اگر ہاں تو کن بنیادوں پر کی گئی ہے؟ میں آپ کی توجہ کا طالب ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ہم سوال بڑی محنت سے کرتے ہیں اور آپ کی مہربانی کہ آپ ہمیں وقت دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: پورے ہاؤس نے آپ کا انتظار کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! I am grateful یہ قدرتی طور پر ڈپٹی کمشنر ساہیوال کا ذکر ہوا تو وہ بھی اس وقت موجود ہیں۔

جناب چیئرمین! جواب میں بتایا گیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر ساہیوال کی ہدایت پر شکایت کے ازالے کے طور پر ایڈیشنل ڈائریکٹر (آپریشن) PLRA نے اچانک اراضی ریکارڈ سنٹر کا دورہ کیا جس پر ڈپٹی کمشنر کو کی جانے والی شکایت درست ثابت ہوئی۔

جناب چیئرمین! میرے سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے شکایت موصول ہونے پر ٹیم مقرر کی جس کے اچانک چھاپے کے دوران وہ شکایت درست ثابت ہوئی جس کی بنیاد پر عملہ کے کچھ ارکان کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لائی گئی تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کون سی انضباطی کارروائی ہے، اس پر کتنا عملدرآمد ہوا ہے اور کن کرپٹ ملازمین کے خلاف کیا ایکشن propose ہوا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! جز (ج) کا بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا گیا ہے کہ کافی عوامی شکایت موصول ہو رہی تھیں جس پر وہاں اچانک دورہ کیا گیا اور یہ کارروائی ہوئی تھی۔ یہ کمپیوٹر سنٹرز ہمارے دور سے پہلے کے بنے ہوئے ہیں اور وہاں پر شروع سے ہی عوامی شکایت کی problem آرہی ہے اس لئے جہاں سے بھی شکایت آتی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میرے سوال کا ابھی تک مکمل جواب نہیں آیا۔

جناب چیئر مین: جی، انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! نہیں۔ یہ تو "جواب" ہی ہے۔ میں آپ کے توسط سے اپنا سوال repeat کر دیتا ہوں کہ میرا جز (ج) میں سوال ہے کہ

"کیا یہ درست ہے کہ LRIMS ساہیوال کے ملازمین کے خلاف کارروائی

کی گئی ہے، اگر ہاں تو کن بنیادوں پر کارروائی کی ہے؟"

جناب چیئر مین! یہ میرا سوال تھا۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، میں سمجھ گیا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری! اگر آپ جواب repeat کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! عوامی شکایت پر اچانک سرکاری دورہ کیا گیا جس میں عملہ کے خلاف کارروائی کی گئی تاہم چھاپہ کے دوران انچارج سنٹر LRO اور SCO معطل کئے گئے یعنی چار لوگ اس کارروائی میں معطل ہوئے جبکہ ساہیوال میں انکوائری جاری ہے۔ اعلیٰ افسران جو بھی فیصلہ کریں گے تو اس سے انہیں آگاہ کر دیا جائے گا چونکہ کمپیوٹر سنٹرز کی ہر جگہ سے شکایات آرہی ہیں جس پر ہم نے اس عمل کو تیز کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! مجھے اور اس معزز ایوان کو بتایا جائے کہ ان کا کیا قصور تھا، ان کا اب کیا status ہے اور ملازمین کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! آپ جواب سے مطمئن نہیں ہوئے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! ابھی تک انہوں نے بتایا ہی نہیں ہے کہ جو ملازمین کرپشن میں پکڑے گئے ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے اور ان کا اب status کیا ہے؟ ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے اتنی محنت سے ٹیم بنائی جس نے وہاں پر کارروائی کی لیکن اب پتا ہی نہیں ہے کہ ان ملازمین کے خلاف آج تک کیا کارروائی ہوئی ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! جہاں سے بھی عوامی شکایت آتی ہے وہاں پر کارروائی کی جاتی ہے۔ ایک سروس سنٹر میں چھاپہ کے بعد LRO اور چار SCO معطل کئے گئے ہیں اور اب ان کے خلاف ساہیوال میں انکوائری جاری ہے اور جو بھی فیصلہ ہو گا ان کے سامنے آجائے گا۔ کمپیوٹر سنٹرز میں ہر طرف سے شکایات آرہی ہیں جس کی وجہ سے ہم نے اس عمل کو تیز کیا ہے کہ جہاں سے شکایت آئے وہاں پر اچانک چھاپہ مارا جائے گا اور قانون کے مطابق کارروائی ہوگی۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے جواب آگیا ہے کہ قانون کے مطابق کارروائی ہوگی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! جب رپورٹ آجائے تو اس ایوان کو آگاہ کر دیا جائے چلیں، اتنا تو کر دیں ناں۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے۔ جب رپورٹ آجائے گی تو یہ ایوان کو بتا دیں گے۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب چیئر مین! شکریہ۔ سوال نمبر 2542 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بورڈ آف ریونیو میں سروس سنٹر

انچارج اور ایڈیشنل ڈائریکٹر کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*2542: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پالیسی کے تحت بورڈ آف ریونیو BOR میں سکیل 12 اور اس کے

اوپر کی تمام پوسٹیں PPSC کے ذریعے پر کی جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومتی پالیسی کے تحت کسی بھی پراجیکٹ کے لئے بھرتی

NTS سے مشروط ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو (بورڈ آف ریونیو) BOR میں سروس سنٹر انچارج اور

ایڈیشنل ڈائریکٹر کس قاعدہ / قانون کے تحت بھرتی کئے گئے ہیں تفصیل سے آگاہ

فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ سکیل 12 اور اس کے اوپر کی تمام پوسٹیں PPSC کے

ذریعے پر کی جاتی ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ تمام پراجیکٹس میں بھرتیاں NTS سے مشروط ہیں۔

(ج) تمام ایڈیشنل ڈائریکٹر اور اراضی ریکارڈ سنٹرز کا تمام عملہ مقابلہ جاتی طریق کار سے گزار

کر PMU-BOR میں بھرتی کیا گیا۔ PMU کو پنجاب لینڈ ریکارڈز اتھارٹی ایکٹ

2017 کی منظوری کے بعد پنجاب لینڈ ریکارڈز اتھارٹی میں تبدیل کر دیا گیا۔ PMU کا

تمام عملہ اور اراضی ریکارڈ سنٹرز کا تمام سٹاف بشمول اسٹنٹ ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈز،

سروس سنٹر انچارجز، سروس سنٹر آفیشلز اور لینڈ ریکارڈ آفیسرز سمیت تمام اثاثہ جات

اتھارٹی کو ٹرانسفر ہو گئے۔

سروس سنٹر انچارج اور ایڈیشنل ڈائریکٹر کی بھرتی کا طریق کار درج ذیل ہے:

- اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے۔
- درخواستیں وصول کی جاتی ہیں۔
- امیدواروں کی شارٹ لسٹنگ کی جاتی ہے۔
- ڈیپارٹمنٹ اہل امیدواروں کا ٹیسٹ لیتا ہے۔
- ٹیسٹ میں کامیاب ہونے والے اہل امیدواروں کا انٹرویو لیا جاتا ہے۔
- انٹرویو میں کامیاب امیدواروں کو آفر لیٹر جاری کر دیا جاتا ہے۔
- تمام بھرتیاں کنٹریکٹ پالیسی 2004 کے تحت کی جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے۔

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب چیئرمین! جی، بالکل ہے۔ جز (الف) میں لکھا ہے کہ سکیل 12 اور اس سے اوپر کی تمام پوسٹیں PPSC کے ذریعے پُر کی جاتی ہیں تو مجھے ان سے یہ پوچھنا ہے کہ گریڈ 12 اور اس سے اوپر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئرمین! محترمہ سے گزارش ہے کہ اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ اپنا سوال repeat کر دیں۔

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب چیئرمین! سکیل 12 سے اوپر کی تمام پوسٹیں PPSC کے ذریعے پُر کی جاتی ہیں تو گریڈ 12 اور اس سے اوپر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئرمین! یہ درست ہے کہ سکیل 12 سے اوپر کی تمام پوسٹیں PPSC کے ذریعے پُر کی جاتی ہیں اور جو بھی اسامیاں خالی ہوں وہ ایک پالیسی کے تحت اخبار میں announce ہوتی ہیں جنہیں پھر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت پُر کیا جاتا ہے۔

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب چیئرمین! میں نے سوال یہ پوچھا ہے کہ خالی اسامیاں کتنی ہیں کیونکہ آپ نے اپنے ایجنڈے کے مطابق لوگوں کو نوکریاں دینی ہیں اور یہی آپ کا ایجنڈا تھا جس کے اوپر آپ لوگ ووٹ لے کر آئے ہیں اس لئے آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ آپ کے پاس گریڈ 12 سے اوپر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

جناب چیئرمین: محترمہ! میں آپ کا سوال پڑھ رہا ہوں تو اس میں کہیں بھی اسامیوں کی تعداد نہیں پوچھی گئی۔

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری سے میں ضمنی سوال ہی میں یہ پوچھ رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، یہ fresh question بنتا ہے۔

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب چیئرمین! میں نے پارلیمانی سیکرٹری سے ضمنی سوال کیا ہے کیونکہ یہ متعلقہ محکمہ سے ہیں اور انہیں اس چیز کا پتا ہونا چاہئے کہ کتنی اسمیاں خالی ہیں اور سوال کے اندر سے ہی ضمنی سوال نکلتا ہے ناں۔

جناب چیئرمین: نہیں، اس کا fresh question بنتا ہے کہ اب خالی اسمیوں کی تعداد کتنی ہے۔

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب چیئرمین! اب میں آپ کو کیا کہہ سکتی ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئرمین! محترمہ نے جو سوال کیا تھا اس کی حد تک ہم نے جواب دیا ہے لیکن پھر بھی ہم انہیں بتا دیتے ہیں کہ اس وقت 550 اسمیاں خالی ہیں اور حکومت جب ان اسمیوں کو اخبار میں announce کرے گی تو ان پر قانون کے مطابق بھرتی ہوگی۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے 550 اسمیاں خالی ہیں۔

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب چیئرمین! سپیکر صاحب کہہ چکے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن کی کارکردگی بہتر بنانے کی ضرورت ہے تو کیا محکمہ مال کو بھی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتیوں میں مشکلات کا سامنا ہے؟

جناب چیئرمین: محترمہ اپنا سوال repeat فرمائیں!

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب چیئرمین! سپیکر صاحب کہہ چکے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن کی کارکردگی بہتر بنانے کی ضرورت ہے تو کیا محکمہ مال کو بھی پبلک سروس کمیشن کے تحت بھرتیوں میں مشکلات کا سامنا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! ہمارے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو کسی ایسی مشکل کا سامنا نہیں ہے کیونکہ تمام پالیسیاں بہتر ہیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب چیئر مین! ایک اور ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب چیئر مین: نہیں، محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 3409 جناب ممتاز علی کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! سوال نمبر 2827 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں لینڈ ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2827: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لینڈ ریکارڈ کو کب کمپیوٹرائزڈ کیا گیا اور یہ کام کتنے عرصہ میں مکمل ہوا؟
- (ب) اراضی کی فرد حاصل کرنے کا کیا طریق کار ہے اور اس کی کتنی فیس ہے؟
- (ج) کمپیوٹرائزڈ اراضی کی فرد کی کیا تصدیق ضروری ہے اور کون اس کی تصدیق کر سکتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان):

(الف) لینڈ ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا منصوبہ 07-2006 میں شروع ہوا اور 2016 میں دستیاب موضع جات کا ریکارڈ مکمل ہو گیا۔ تاہم اربن موضع جات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہونا ابھی باقی ہے جس کے لئے حکومت ورلڈ بینک کے تعاون سے اقدامات اٹھا رہی ہے۔

(ب) فرد مندرجہ ذیل طریق کار کے تحت حاصل کی جاسکتی ہے۔

- اراضی ریکارڈ سنٹر سے فرد حاصل کی جاسکتی ہے۔
- E-Fard (Online) کے ذریعے بھی فرد حاصل کی جاسکتی ہے۔
- نادرا کے E سہولت فراہم کرنے سے بھی فرد حاصل کی جاسکتی ہے۔

فرد کی فیس -/50 روپے فی کھٹونی ہے اور زیادہ سے زیادہ -/150 روپے ہے۔ اس کے

علاوہ -/350 روپے سروسز چارج ہیں۔

(ج) عمومی طور پر کمپیوٹرائزڈ فرد کی تصدیق کی ضرورت نہ ہے۔ اگر فرد کی تصدیق کروانے کی

ضرورت پیش آئے تو متعلقہ اراضی ریکارڈ سنٹر سے تصدیق کروائی جاسکتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! جی، بالکل ہے۔ 07-2006 میں لینڈ ریکارڈ کو کمپیوٹرائز

کرنے کا منصوبہ شروع ہوا یعنی میاں محمد شہباز شریف کے دور میں یہ کام شروع ہوا۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! میں بتا رہی ہوں کیونکہ ہماری حکومت کے کئے ہوئے

کام ہوتے ہیں اور یہ جا کر دوبارہ دوبارہ اپنے نام کی تختیاں لگالتے ہیں۔۔۔

MR CHAIRMAN: I think you should come to the question.

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اربن موضع جات کا ریکارڈ

کب تک کمپیوٹرائزڈ ہو جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئرمین! لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ

کرنے کا منصوبہ 07-2006 سے شروع ہوا ہے اور 2016 میں دستیاب موضع جات کا ریکارڈ مکمل

ہو گیا تاہم اربن موضع جات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہونا ابھی باقی ہے جس کے لئے ورلڈ بینک کے

تعاون سے اس پر اربوں روپے لگائے گئے۔

جناب چیئرمین! اب تک تقریباً 70 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے اور جو باقی موضع جات رہتے

ہیں ان میں کچھ قانونی رکاوٹ ہے جس کی وجہ سے وہ نہیں ہو رہے ہیں لیکن وہ بھی جلد کمپیوٹرائزڈ

ہو جائیں گے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! ان کے جواب میں لکھا ہے کہ اربن موضع جات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہونا باقی ہے۔ میں انتہائی ادب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کب تک کمپیوٹرائزڈ ہو جائے گا؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! میں اپنی معزز ایم پی اے صاحبہ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ rural area میں یہ کرنا آسان ہے کیونکہ وہاں رقبہ کھلے پڑے ہوتے ہیں لیکن urban area میں ہمیں قانونی طور پر بہت مشکلات آتی ہیں لیکن ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو بھی جلد از جلد کمپیوٹرائزڈ کر دیا جائے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! 2006 سے لے کر 2016 تک لینڈ ریکارڈ کا جو کام کمپیوٹرائزڈ ہوا ہے وہ ہماری گورنمنٹ میں ہوا ہے اور ابھی تک۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! ان کی گورنمنٹ کو آئے ڈیڑھ سال ہو گیا ہے لیکن ابھی تک اربن موضع جات کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا کام شروع کیوں نہیں ہوا؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! جب یہ منصوبہ شروع ہوا تھا تو وہ 07-2006 کو ہوا تھا اس وقت میرا خیال ہے کہ ان کی گورنمنٹ نہیں تھی اور یہ پالیسی اس وقت ہم نے ہی دی تھی۔ اب عالمی بینک کے تعاون سے 140 ملین کا منصوبہ صرف اربن ایریا کے لئے ہے اور اس کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے ہمیں تقریباً تین سال کا عرصہ درکار ہے کیونکہ اربن میں آبادی زیادہ ہوتی ہے اور بعض areas تو بہت congested ہیں ان میں کام کرنے کے لئے ہمیں ٹائم درکار ہے۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال نمبر 3482 چودھری مسعود احمد کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2914 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3499 رانا منور حسین کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 3499 ہے اس میں پنجاب کا بہت اہم issue ہے۔

جناب چیئر مین: رانا منور حسین! آپ کا یہ سوال pending ہو گیا ہے جب اس کا جواب آجائے گا پھر آپ بات کر لیں۔ اگلا سوال نمبر 3007 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3937 محترمہ شاہدہ احمد کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہین رضا کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب چیئر مین! سوال نمبر 3029 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ لینڈ ریکارڈ سنٹر کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*3029: محترمہ شاہین رضا: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کس کس مقام پر لینڈ ریکارڈ سنٹر بنائے گئے ہیں کتنے فنکشنل اور کتنے نان فنکشنل ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان لینڈ ریکارڈ سنٹر پر ہر وقت رش رہتا ہے صبح سے شام تک یہی صورتحال رہتی ہے سائلین کو تین تین دن بعد جواب دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ضلع کی آبادی 54 لاکھ ہے آبادی کے تناسب سے مزید لینڈ ریکارڈ سنٹر کی اہم ضرورت ہے؟

(د) حکومت اس ضلع میں مزید کب تک لینڈ ریکارڈ سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ان کی تفصیل دی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان):

(الف) ضلع میں تحصیل کی سطح پر پانچ اراضی ریکارڈ سنٹر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. اراضی ریکارڈ سنٹر گوجرانوالہ صدر

2. اراضی ریکارڈ سنٹر گوجرانوالہ سٹی

3. اراضی ریکارڈ سنٹر وزیر آباد

4. اراضی ریکارڈ سنٹر نوشہرہ درگاں

5. اراضی ریکارڈ سنٹر کاموگی

پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی ضلع میں قانونگوئی کی سطح پر پانچ مزید اراضی ریکارڈ سنٹر قائم کر رہی ہے جو کہ دسمبر 2019 سے خدمات فراہم کرنا شروع کر دیں گے۔

(ب) جی، ہاں! کچھ اراضی ریکارڈ سنٹر پر رش ہونے کی وجہ سے پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی مزید قانونگوئی کی سطح پر اراضی ریکارڈ سنٹر کا قیام کر رہی ہے جس سے سائلین کا رش کم ہو جائے گا۔

(ج) جی، ہاں! آبادی اور سائلین کو فراہم کردہ خدمات کے تناسب کے پیش نظر پنجاب لینڈ ریکارڈ سنٹر اتھارٹی ضلع بھر میں قانونگوئی کی سطح پر 5 مزید اراضی ریکارڈ سنٹر قائم کر رہی ہے۔

(د) حکومت دسمبر 2019 تک جن اراضی ریکارڈ سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

• تلوڈی راہوالی، قلعہ دیدار سنگھ اور ایمن آباد، تحصیل گوجرانوالہ صدر

• نوکھر، تحصیل نوشہرہ درگاں

• علی پور چٹھہ، تحصیل وزیر آباد

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہین رضا: جناب چیئر مین! جی (د) میں بتایا گیا ہے کہ دسمبر 2019 تک اراضی ریکارڈ سنٹر بنانے کا کام مکمل ہو جائے گا۔ اب تو ٹائم بھی گزر چکا ہے لیکن قلعہ دیدار سنگھ جہاں آبادی بہت زیادہ ہے تو وہاں کب تک لینڈ ریکارڈ سنٹر بن جائے گا؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! ہم بہت جلد یہ معاملات مکمل کر دیں گے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! یہ جلد مکمل ہو جائیں گے۔

محترمہ شاہین رضا: جناب چیئر مین! کیا یہ رواں مالی سال میں شروع ہو جائیں گے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! ہماری کوشش ہے کہ ان کو رواں مالی سال میں مکمل کر دیا جائے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! یہ رواں مالی سال میں مکمل ہو جائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 3159 جناب

صہیب احمد ملک کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرا سوال pending کر دیا جائے

لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3160 بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے

ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرا سوال pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو بھی

pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3191 جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس

سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3318 محترمہ شاہدہ احمد کا ہے اس سوال کو بھی

pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3324 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا

اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3408 جناب ممتاز علی کا ہے۔ ان کی جانب

سے request آئی ہے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3501 محترمہ خدیجہ

عمر کا ہے اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا یہ سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔

(اذان جمعہ المبارک)

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔
محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! سوال نمبر 3630 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کرتار پور راہ داری کے لئے کسانوں سے

حاصل کردہ زمینوں کے معاوضہ کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*3630: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ کرتار پور گردوارے اور کرتار پور راہ داری بنانے کے لئے کئی کسانوں سے زمین لی گئی ہے؟
- (ب) کرتار پور پراجیکٹ کے لئے کسانوں سے کتنی زمین خریدی گئی اور کن شرائط پر زمینیں حاصل کی گئی ہیں؟
- (ج) کیا اب تک تمام کسانوں کو رقم کی ادائیگی کر دی گئی ہے؟
- (د) اگر ابھی تک کسانوں کو رقم کی ادائیگی مکمل نہیں ہوئی تو کب تک ادائیگی کر دی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان):

- (الف) ہاں یہ درست ہے کہ 709 مالکان اراضی / کسانوں سے زمین لی گئی ہے۔
- (ب) کرتار پور پراجیکٹ کے لئے رقبہ تعدادی 5647 کنال 16 مرلہ حاصل کیا گیا ہے اور ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی نارووال کی مقرر کردہ قیمت کے مطابق معاوضہ ادا کیا جا رہا ہے۔

(ج) 709 میں سے اب تک 390 مالکان اراضی / کسانوں کو مبلغ -/395003885 روپے ادائیگی کر دی گئی ہے۔

(د) چند کسانوں کی حد تک تقسیم، وراثت / عدالت حکم امتناعی اور بعض مالکان کے بیرون ملک یا اندرون ملک یا ضلع سے باہر سکونت پذیر ہونے اور نابالغ ہونے کی وجہ سے ادائیگی میں کچھ تاخیر ہے۔ جیسے جیسے یہ مسائل حل ہو جائیں گے ان کو ادائیگی کر دی جائے گی۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! میرا ضمنی سوال جز (د) سے متعلق ہے جس میں کہا گیا کہ چند کسانوں کی حد تک پیسوں کی تقسیم نہیں ہو سکی۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ ٹوٹل میں سے کتنے فیصد ہیں جنہیں ابھی تک پیسوں کی ادائیگی نہیں ہوئی؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! کل 709 لوگ تھے جن میں سے 390 مالکان کو ادائیگی ہو گئی ہے اور جن کو ادائیگی نہیں ہوئی وہ پانچ فیصد سے بھی کم ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ کچھ پر stay ہے۔ کرتار پور کے وہ لوگ جن سے اراضی خریدی گئی تھی ان میں سے کتنے لوگوں کا stay matter چل رہا ہے یا کتنی کارروائیاں عدالت میں ہیں کیا یہ اس کی numbering بتا سکتے ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! یہ fresh question بنتا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! یہ fresh question نہیں بنتا۔ جب میں نے یہ سوال دیا تھا اس وقت یہ issue ہلکا تھا کہ لوگوں کو ادائیگیاں نہیں کی جا رہی ہیں اور کسان رو رہے ہیں۔ باقاعدہ اس وقت اخباروں اور ٹیلی ویژن پر یہ خبر چل رہی تھی۔ اگر اب تک

بہت سارے لوگوں کو ادائیگیاں ہو چکی ہیں تو یہ بڑی اچھی بات ہے لیکن یہ میرا fresh question کس طرح بنتا ہے حالانکہ اس سوال میں انہوں نے ذکر کیا ہوا ہے؟

جناب چیئر مین: انہوں نے بتایا ہے کہ ساری ادائیگیاں نہیں ہوئیں تقریباً پانچ فیصد رہتی ہیں۔ محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! انہوں نے کہا ہے کہ پانچ فیصد رہتی ہیں میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس وقت litigation میں کتنے matters چل رہے ہیں اور ان stay کے متعلق محکمہ کیا کارروائی کر رہا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! یہ سارے کیس ہمارے محکمہ ریونیو کے نہیں ہیں civil matters بھی بہت زیادہ چل رہے ہیں جن کا سول کورٹ سے stay ہوا ہے۔ ہم نے اسی حوالے سے مفصل جواب لکھا ہے کہ چند کسانوں کی حد تک تقسیم، وراثت / عدالت حکم امتناعی، بعض مالکان کے بیرون ملک یا اندرون ملک یا ضلع سے باہر سکونت پذیر ہونے اور نابالغ ہونے کی وجہ سے ادائیگی میں کچھ تاخیر ہے۔ جو نہی یہ معاملات clear ہوں گے ہم ادائیگیاں کر دیں گے۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری! civil litigation کی تفصیل محترمہ کو دے دیجئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! جب تک عدالتیں فیصلہ نہیں کریں گی ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

جناب چیئر مین: آپ میڈم کو litigation کی تفصیل دے دیجئے۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ کو litigation کی تفصیل انشاء اللہ دے دیں گے۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (چودھری محمد عدنان): جناب چیئر مین! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئر مین: بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد: چک جھمرہ میں قبرستان سے متعلقہ تفصیلات

*1118: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 144 / ر-ب گھڑ تل کلاں تحصیل چک جھمرہ ضلع

فیصل آباد میں قبرستان کارپونیو ریکارڈ کے مطابق کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قبرستان کے رقبہ پر بااثر افراد نے غیر قانونی قبضہ کر لیا

ہے کچھ رقبہ پر مکانات تعمیر کر کے اور کچھ احاطہ تعمیر کر کے جانوروں کے باندھنے کے

استعمال میں لایا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قبرستان کے رقبہ پر غیر قانونی طریقے سے پلاٹ بنا کر

فروخت کئے جا رہے ہیں اور قبضہ گروپ اپنی موجودگی میں مکانات تعمیر کروا رہے

ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ قبرستان کے رقبہ کو قبضہ مافیا سے واگزار کرانے اور غیر قانونی قبضہ

کرنے والے کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو

اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) چک نمبر 144 / ر-ب، تحصیل چک جھمرہ میں مربع نمبر 67، سیکہ نمبر ان 4، 6، 7، 8،

9، 12 تا 15، برقبہ 84 کنال ایک مرلہ ملکیتی صوبائی حکومت از قسم مقبوضہ اہل اسلام

قبرستان کو تقسیم شدہ ہے جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطابق موقعہ جزوی طور پر رقبہ تعدادی تقریباً پانچ کنال پر مختلف لوگوں نے ناجائز قبضہ

کر کے ڈیرہ جات و مکانات تعمیر کئے ہوئے ہیں جو کہ دیرینہ ہیں۔ میٹر بجلی لگے ہوئے

ہیں جن کی فوٹو کاپی جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) موقع پر موجود لوگوں کا بیان ہے کہ کوئی ایسا ناجائز قبضہ نہ ہے جو کسی بھی رقم کے عوض کیا ہوا ہو۔

(د) تاحال چھوٹے سکئی ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی نہ کی جارہی ہے جو نہی کوئی جدید ہدایت موصول ہوتی ہے تو ان کی معرفت کارروائی کر دی جائے گی۔

پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے موجودہ وسائل اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات
*2812: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے پاس ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے کیا وسائل اور سہولیات موجود ہیں؟

(ب) پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کسی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے مزید کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اور کن سہولیات کی اسے مزید ضرورت ہے؟

(ج) پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کو مالی سال 20-2019 میں سے کتنا بجٹ فراہم کیا گیا ہے؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، پنجاب کے پاس قدرتی آفات یعنی سیلاب، زلزلہ، خشک سالی یا ٹنڈی دل کی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے مندرجہ ذیل وسائل اور سہولیات موجود ہیں:-

i. کمانڈ اینڈ کنٹرول سنٹر۔

ii. دو بڑے ویئر ہاؤسز لاہور اور مظفر گڑھ جبکہ گیارہ چھوٹے ویئر ہاؤسز مختلف اضلاع میں قائم کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

iii. عدد واٹر باؤزر (واٹر کنٹینر) سیلاب / زلزلہ / خشک سالی کے متاثرین کو صاف پانی کی فوری فراہمی کے لئے موجود ہیں۔

iv. کشتیاں، آؤٹ بوٹ موٹرز، لائف جیکٹس، لائف رنگز، خیمہ جات، مچھر داناں، دریاں، کمبل، ڈی وائرنگ سیٹ، ایمر جنسی لائسنس وغیرہ شامل ہیں۔ جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

v. ویئر ہاؤسز کی براہ راست نگرانی کے لئے Live Surveillance System۔

vi. آفت زدہ علاقوں میں فوری امداد اور بحالی کے آپریشن کے دوران مسلسل رابطے کو یقینی بنانے کے لئے ضلعی انتظامیہ محکمہ موسمیات، ریسکیو 1122 کو پرواؤنشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے ساتھ سینٹلائٹ رابطہ کے ذریعے منسلک کیا گیا ہے۔

vii. ان اضلاع میں ایک جامع سروے (MHVRA) کروایا گیا ہے۔ جس میں سیلاب کی مختلف صورتوں میں یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کتنے مواضعات میں کتنا پانی آئے گا۔ اور اس سے کتنی آبادی اور نجی و سرکاری املاک متاثر ہو سکتے ہیں۔ یہ سروے متوقع نقصانات کو محدود کرنے میں بہت معاون ہوتا ہے۔

viii. پرواؤنشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے پاس دو عدد DSNG وین اور ایک موبائل کمیونیکیشن آفس موجود ہے۔

(ب)

1. پرواؤنشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، پنجاب نے ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے کئی GIS/MIS/IT پر مشتمل پروگرام شروع کئے ہیں۔ پرواؤنشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی مشرقی دریاؤں (راوی اور ستلج) پر بھی (MHVRA) کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

2. مزید 20 اضلاع میں جدید کنٹرول روم قائم کئے جا رہے ہیں۔

3. پرواؤنشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی مزید ویئر ہاؤسز بنانے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

پرواؤنشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کو درج ذیل سہولیات کی ضرورت ہے:

- i. خصوصی تعمیر شدہ (Purpose built) دفتر کی فراہمی
- ii. مزید چھوٹے اور بڑے ویئر ہاؤسز
- iii. ہمہ اقسام قدرتی آفات بشمول خشک سالی، سیلاب، زلزلہ، قحط، ٹڈی دل، سڈیاں، طوفانی ژالہ باری، آگ اور دیگر قدرتی و بائیں وغیرہ کی پیش بندی اور مقابلہ کے لئے ریسرچ اکیڈمی کا قیام

(ج) محکمہ خزانہ حکومت پنجاب نے مالی سال 2019-20 کے بجٹ میں PDMA کے لئے کل رقم -/1,602,295,000 مختص کی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

Sub-head	Detailed Object	Budget Estimate 2019-20 (Including S.N.E)
A011	Total Pay	49,783,000/-
A012	Total Allowances	56,467,000/-
A03	Total Operating Expenses	316,083,000/-
A04	Total Employees Retirement Benefits	1,000,000/-
A05	Grant Domestic	1,005,000,000/-
A06	Total Transfer	1,000/-
A09	Total Physical Assets	168,803,000/-
A13	Maintenance & Total Repair	5,158,000/-
	TOTAL RELIEF MEASURES	1,602,295,000/-

ضلع ساہیوال میں محکمہ اشتغال میں افسران اور پٹواری کے عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1916: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موضع 56 جی ڈی، پی پی-198 تحصیل و ضلع ساہیوال و دیگر چکوک حلقہ ہذا کی زمین کا

اشتغال کب شروع کیا گیا تھا اور موجودہ صورتحال کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ چکوک کی اراضی کا اشتغال اب تک مکمل نہ ہوا ہے۔ اشتغال مکمل نہ ہونے کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ان چکوک کا اشتغال مکمل کرنے اور تاخیر کرنے والے اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

(د) ضلع ساہیوال میں محکمہ اشتغال میں کتنے افسران اور پٹواری مع عملہ کب سے ہیں۔ عرصہ تعیناتی کیا ہے اور کس کس حلقہ میں تعینات ہیں۔ مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) حلقہ ہذا پی پی۔198 تحصیل و ضلع ساہیوال میں دو مواضع چک نمبر 56/G-D اور L-9/107 زیر اشتغال ہیں۔ چک نمبر L-9/107 کا کام اشتغال 2003 میں شروع کیا اور چک نمبر 56/G-D کا کام اشتغال 1998 میں شروع ہوا۔ جس کا ابتدائی ریکارڈ مکمل ہو کر سکیم کی تصدیق مورخہ 22.06.2019 کو ہو چکی ہے۔ چک نمبر L-9/107 کا ابتدائی ریکارڈ زیر تکمیل ہے جو کہ آخری مراحل میں ہے۔ اس کو جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش جاری ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ہر دو مواضع میں سے چک نمبر 56/G-D کی سکیم تصدیق ہو چکی ہے اور چک نمبر L-9/107 کا کام اشتغال جاری ہے کام اشتغال مکمل نہ کرنے کی وجہ کی عملہ فیلڈ پٹواریاں ہیں۔

(ج) مذکورہ چکوک کے کام اشتغال کی وجہ صرف کی پٹواریاں ہے۔ اگر کوئی اہلکار دانستہ طور پر کام اشتغال میں سستی کرے گا تو اسکے خلاف فوراً کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ نیز بحکم بورڈ آف ریونیو مورخہ 04.11.2013 کارروائی اشتغال پر پابندی عائد کی گئی تھی بعد ازاں مورخہ بحکم بورڈ آف ریونیو مورخہ 07.02.2018 پابندی ختم کر دی گئی ہے۔ اب متذکرہ چکوک اشتغال شروع میں تاخیر کی وجہ حکومت کی طرف سے لگائی گئی پابندی ہے۔

(د) درج ذیل افسران و اہلکاران محکمہ اشتغال ساہیوال میں تعینات ہیں:

نمبر سطر	نام افسر / اہلکاران	عہدہ	تعیناتی محلہ اشتغال	جگہ تعیناتی	تاریخ تعیناتی
1-	ملک محمد افضل خان	کلر اشتغال	24.01.2019	ساہیوال	24.01.2019
2-	غلام محمد بنگو	آفیسر اشتغال	04.03.2019	ساہیوال	04.03.2019
3-	احسان الحق	گروڈا اشتغال	30.03.2018	ساہیوال	30.03.2018
4-	منصور احمد	پٹواری	15.02.1994	73-5-L-56/GD	15.07.2013
5-	شعیب علی	پٹواری	01.04.2000	چالٹ مرٹھاہ L-109/9	09.01.2019
6-	نصر اللہ	پٹواری	01.06.2019	127/9-L-104/9-L 45/5-L	07.11.2018
				72/9-L-105/9-L	25.06.2019

ضلع رحیم یار خان کو ڈویژن بنانے کی تجویز سے متعلقہ تفصیلات

*2309: سید عثمان محمود: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان 50 لاکھ آبادی کا بہت بڑا ضلع ہے گزشتہ دور حکومت میں ضلع ہذا کو مزید اضلاع میں تقسیم کرنے اور رحیم یار خان کو ڈویژن بنانے کی تجویز پر غور و خوض کیا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ضلع ہذا کو کب تک ڈویژن کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف، ب) یہ درست نہ ہے ضلع رحیم یار خان کو مزید اضلاع میں تقسیم کرنے اور ڈویژن بنانے کی تجویز پر غور و خوض کیا گیا۔

ڈی سی ریٹس اور مارکیٹ ریٹس کے تعین اور مطابقت سے متعلقہ تفصیلات

*2914: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی سی ریٹس اور مارکیٹ ریٹس میں مطابقت قائم کرنے کے لئے بورڈ کی جانب سے ڈپٹی کمشنر اور ڈسٹرکٹ کلکٹر زکواریٹ طے کرنے سے پہلے ایف بی آر کے فوکل پرسن سے مشاورت کرنا ضروری ہو گیا ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس اقدام سے کیا فائدہ ہو گا نیز ڈی سی ریٹس کا تعین کس طرح کیا جاتا ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) یہ درست ہے۔ اس سال مرکزی حکومت کی ہدایت پر ڈسٹرکٹ کلکٹر نے ڈی سی ریٹس ایف بی آر کے فوکل پرسن سے مشاورت کے ساتھ متعین کئے ہیں۔

(ب) ڈی سی ریٹس باہمی مشاورت سے بنائے جائیں تو اس کا فائدہ ہوتا ہے۔ رولز کے مطابق ڈی سی ریٹس متعلقہ ضلع کے فیلڈ افسران ایک سروے کے مطابق مقرر کردہ کمیٹی کے سامنے پیش کرتے ہیں جو کہ ان ریٹس کے مناسب ہونے کی صورت میں منظوری دیتی

ہے۔ علاوہ ازیں لوگوں سے ریٹس کے تعین کے بارے میں اعتراضات کو سن کر حتمی ریٹس مقرر کئے جاتے ہیں۔ ڈی سی کی حتمی منظوری کے بعد بھی اگر کسی شخص کو ریٹس کے زیادہ ہونے کے بارے میں کوئی شکایت ہو تو وہ کمشنر کے پاس درستی کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔ اس اقدام کا مقصد ویلیو ایشن ٹیبل کو حقیقت پسندانہ بنانا ہے تاکہ ڈی سی ریٹس اور زمین کے اصل ریٹس کا تفاوت ختم کیا جاسکے۔ اس اقدام سے گورنمنٹ کو محاصل کی مد میں فائدہ ہوگا۔

ساہیوال: ریونیو ڈویژن میں قانونگو اور گرد اور

کی بطور نائب تحصیلدار کی ترقی سے متعلقہ تفصیلات

***3007: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت ساہیوال ریونیو ڈویژن میں نائب تحصیلدار کی پروموشن کوٹہ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قانونگو / گرد اور کے لئے ترقی کی واحد یہی کرن ہے؟ اگر ہاں تو اس سلسلے میں قبل ازیں کب محکمہ ترقی کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بروقت ترقی نہ ہونے سے متعلقہ ماتحتوں میں مایوسی پھیلتی ہے اور ان کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے؟

(د) حکومت کب تک محکمہ ترقی کمیٹی کا اجلاس برائے ترقی بطور نائب تحصیلدار بلانے اور ترقی کے احکامات جاری کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) اس وقت ساہیوال ریونیو ڈویژن میں نائب تحصیلدار کی پروموشن کوٹا کی کل سات اسامیاں خالی ہیں

(ب) ہاں یہ درست ہے۔ محکمہ پروموشن کمیٹی کا آخری اجلاس مورخہ 18-08-2017 کو منعقد ہوا تھا۔ جس میں آٹھ قانونگو کو بطور نائب تحصیلدار ترقی دی گئی تھی۔

(ج) جس وقت بھی پروموشن کوٹا کی اسامیاں خالی ہوں تو پروموشن کمیٹی کا اجلاس منعقد ہو جانا چاہئے۔

(د) کمشنر آفس ساہیوال نے قانونگو کی ڈویژن لیول پر حتمی سنیارٹی لسٹ فروری 2020 میں جاری کر دی ہے اور جملہ ڈپٹی کمشنر سے پہلے ہی قانونگو کا سروس ریکارڈ طلب کیا ہوا ہے اور جلد ہی محکمہ پروموشن کمیٹی کا اجلاس منعقد کر کے اہل قانونگو کی بطور نائب تحصیلدار ترقی کر دی جائے گی۔

جھنگ: ملازمین کو سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

* 3191: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جھنگ میں اس وقت سرکاری ملازمین کو الاٹمنٹ کے لئے کتنی سرکاری رہائش گاہیں ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ج) کیا ملازمین کو یہ رہائش گاہیں سنیارٹی لسٹ کے مطابق میرٹ پر الاٹ کرنے کا ارادہ ہے تو کب تک؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) بمطابق رپورٹ ہائے 18.12.2019 آمدہ از دفتر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو)/ اسٹیٹ آفیسر جھنگ، جھنگ میں اس وقت سرکاری ملازمین سکیل نمبر 1 تا 19 کو الاٹمنٹ کرنے کے لئے کل 90 رہائش گاہیں ہیں۔

(ب) اس میں سے کوئی بھی رہائش گاہ خالی نہ ہے۔

(ج) فی الوقت کوئی بھی سرکاری رہائش گاہ خالی نہ ہے۔ سرکاری رہائش گاہ خالی ہونے پر بمطابق پالیسی میرٹ پر الاٹمنٹ کر دی جاتی ہے۔

جھنگ: پنجاب لینڈ ریکارڈ میں عملہ کی

تعداد اور ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3324: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کا کام شروع ہوا ہے کہ تو ریکارڈ سنٹر میں عملہ کی کل تعداد مع عہدہ کے بیان فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت نے لالہ زار سکیم جو کہ محکمہ مال کے ملازمین کے لئے ہے اس کا تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس ضلع کا تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) ضلع جھنگ میں چار اراضی ریکارڈ سنٹرز کے عملہ کی تعداد کی تفصیل جز (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) لالہ زار سکیم موضع چک گھمنانہ میں ہے جو زیر اشتغال اور اربن ہے اس موضع کا ریکارڈ ابھی کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوا۔

(ج) جی، ہاں! کچھ موضع جات جو ابھی تک کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوئے ان میں زیادہ تر اربن موضعات ہیں اور چند ایسے موضعات ہیں جہاں اشتغال کی کارروائی ہو رہی ہے۔ ان بقایا موضع جات اور شہری علاقوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے ورلڈ بینک کے تعاون سے ایک پراجیکٹ اس وقت حکومت کے زیر غور ہے۔

جہلم: پنڈدادنخان میں پٹواری، قانونگو،

نائب تحصیلدار اور تحصیلداروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3834: جناب ناصر محمود: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) تحصیل پنڈدادنخان (ضلع جہلم) میں کتنے پٹواری، قانونگو، نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کام کر رہے ہیں؟
- (ب) کن کن پٹواریوں، قانونگو، نائب تحصیلدار کے پاس ایک سے زائد علاقہ جات / پوسٹوں کا چارج کب سے ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟
- (ج) یکم جنوری 2017 تا 2019 تک کن کن ملازمین کے خلاف محکمہ ہذا کو شکایات وصول ہوئی ہیں اگر ان ملازمین کے خلاف شکایات کی بناء پر کوئی انکوائریاں کروائی گئی ہیں تو ان ملازمین کو کیا سزائیں دی گئی ہیں مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟
- (د) کتنے ملازمین کو ان شکایات کی بنیاد پر معطل یا ملازمت سے برخاست کیا گیا تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) تحصیل پنڈدادنخان (ضلع جہلم) میں کام کرنے والے پٹواریوں کی تفصیل:-

نمبر شمار	نام عہدہ اسامی	تعدادی اسامی	تعداد اسامی پر شدہ	تعداد اسامی خالی
1-	تحصیلدار	01	01	-
2-	نائب تحصیلدار	02	02	-
3-	آفس قانونگو	01	01	-
4-	قانونگو	05	-	05
5-	نائب آفس قانونگو	02	01	01
6-	آفس پٹواری	01	-	01
7-	پٹواری	47	30	17

- (ب) پٹواریوں، قانونگو، نائب تحصیلدار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) دوران عرصہ یکم جنوری 2017 تا 2019 کسی بھی پٹواری کے خلاف کوئی محکمہ انکوائری نہ ہوئی ہے۔ لہذا رپورٹ ہذا معمور تصور فرمائی جائے۔
- (د) یکم جنوری 2017 تا 2019 کے دوران کسی بھی پٹواری کو ملازمت سے برخاست نہ کیا گیا ہے۔

پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے منصوبے میں بار بار ترمیم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3845: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے منصوبے میں پانچ بار ترمیم کی گئی اور اس منصوبے کا پی سی ون بار بار تیار کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبے میں ترمیم سے خزانہ پر غیر ضروری بوجھ پڑا اس بارے تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی، درست ہے۔ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے منصوبے کا پی سی ون درج ذیل وجوہات پر تبدیل کیا گیا۔

- ابتدا میں اس منصوبے کا دائرہ کار صرف اٹھارہ اضلاع تک محدود تھا۔
- اس منصوبے کے آغاز میں جدید طرز کی ٹیکنالوجی دستیاب نہ ہونے کے سبب ڈیٹا بنک اسی تحصیل تک محدود رہتا تھا۔
- منصوبے کی کامیابی کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کا دائرہ کار باقی تمام اضلاع تک پھیلا دیا گیا جس کی وجہ سے تخمینہ لاگت میں اضافہ ہوا۔
- منصوبے کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے جدید طرز کا ڈیٹا سنٹر بھی اسی منصوبے میں شامل کیا گیا۔
- منصوبے کو بین الاقوامی معیار کے مطابق اور ڈیٹا کو محفوظ بنانے کے لئے ڈیڑا سٹر ریکوری سائٹ کو منصوبے میں شامل کیا گیا۔ ان تمام عوامل کی بدولت منصوبے کی لاگت اور ٹائم میں اضافہ ہوا۔

یہ واحد منصوبہ ہے جسے ورلڈ بینک نے علاقائی ممالک کے لئے رول ماڈل قرار دیا ہے۔

(ب) یہ بات درست نہیں۔ منصوبہ شروع ہونے کے بعد اسے جدید خطوط پر استوار کرنا ہی مناسب قدم اور وقت کی ضرورت تھا۔

شیخوپورہ: فاروق آباد لینڈ ریکارڈ سنٹر میں

لینڈ ریکارڈ آفیسر کی عدم تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*3998: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فاروق آباد لینڈ ریکارڈ سنٹر میں انچارج ریکارڈ آفیسر (LRO) کی

پوسٹ دو مہینے سے خالی ہے جس کی وجہ سے عوام پریشانی سے دوچار ہیں؟

(ب) LRO کی تعیناتی میں تاخیر کیوں کی گئی ہے اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی، نہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ اراضی ریکارڈ سنٹر فاروق آباد میں لینڈ ریکارڈ آفیسر

مستقل بنیادوں پر اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ حال ہی میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر

لینڈ ریکارڈ کو بھی وہاں تعینات کر دیا گیا ہے۔ تاہم سروس سنٹر انچارج صفدر آباد،

ایڈیشنل چارج کے طور پر اراضی ریکارڈ سنٹر فاروق آباد میں اپنی خدمات سرانجام دے

رہا ہے۔

(ب) یہ بات درست نہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں ہیلپ لائن 1129 کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

779: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ہیلپ لائن 1129 عوام کو ریلیف فراہم کرنے کے لئے کس حد تک مؤثر ہے؟
 (ب) کیا ہیلپ لائن 1129 حکومت کے زیر اثر کام کرتی ہے یا اس کے لئے کسی نجی ادارے کی خدمات حاصل کی گئی ہیں؟
 (ج) ہیلپ لائن 1129 کہاں موجود ہے اور اس کی کارکردگی کو کس طرح مانیٹر کیا جاتا ہے؟
 وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) پرو نشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی ہیلپ لائن 1129 جو کہ 2014 کے سیلاب کے دوران قائم کی گئی تھی۔ عوام کو ریلیف فراہم کرنے کے لئے بے حد مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ ہیلپ لائن 1129 کے قائم کرنے کا مقصد مختلف آفات سے متاثر ہونے والے افراد کی شکایات کا ازالہ کرنا ہے۔ یہ ہیلپ لائن دن کے چوبیس گھنٹے اور ہفتے کے سات دن کام کرتی ہے جس کے لئے تربیت یافتہ عملہ ہمہ وقت موجود رہتا ہے۔
 ہیلپ لائن کے قیام سے لے کر آج تک پنجاب بھر سے 33797 ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) لوگوں نے اس سے رجوع کیا۔ اور ان کی شکایات کا ازالہ کیا گیا۔

(ب) جی، ہاں! ہیلپ لائن 1129 حکومت کے زیر اثر کام کرتی ہے اور اس سلسلہ میں کسی نجی ادارے کی خدمات حاصل نہ کی گئی ہیں۔

(ج) ہیلپ لائن 1129 پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ میں قائم کی گئی اس کو پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کا عملہ اور پرو نشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے افسران مانیٹر کرتے ہیں۔ تمام شکایات کا جائزہ لے کر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ بعد ازاں درخواست گزاران سے بھی پیشرفت کی تصدیق کی جاتی ہے۔

بورڈ آف ریونیو جانچ پڑتال کمیٹی کی طرف سے

16 منصوبوں کے لئے فنڈز کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

792: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بورڈ آف ریونیو کی جانچ پڑتال کمیٹی کی جانب سے کونسے 16 منصوبوں کے لئے فنڈز کی منظوری لی گئی ہے؟

(ب) ان منصوبوں سے صوبہ بھر کی عوام کو کیا فائدہ ہو گا اور ان منصوبوں کے لئے کتنے فنڈز کی منظوری حاصل کی گئی ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف، ب) بورڈ آف ریونیو، پنجاب میں نہ تو کوئی ایسی کمیٹی بنائی گئی ہے اور نہ ہی کوئی فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔

ضلع راجن پور میں سیلاب سے

متاثرہ رقبہ، فصلیں مکانات اور افراد سے متعلقہ تفصیلات

871: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں سیلاب سے کتنا زرعی رقبہ / فصلیں۔ کتنے مکان اور کتنے افراد متاثر ہوئے۔ تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) اس سیلاب سے متاثر افراد کو حکومت کی جانب سے کوئی مالی امداد کی گئی ہے تو کس کس مد میں کتنی رقم دی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کتنے افراد کو ابھی تک حکومت کی جانب سے رقم کی ادائیگی نہ ہوئی ہے اور ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت سیلاب سے متاثرہ باقی افراد کی بھی مالی امداد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

- (الف) مورخہ 2019-12-27 کے مطابق 39 موضوعات، 6302 ایکڑ کاشتہ رقبہ جبکہ 118 مکانات جزوی طور پر متاثر ہونے کی رپورٹ ہوئی۔ مکانات کی سروے میں یہ بات واضح کی گئی کہ یہ مکانات رہائشی نہ ہیں جبکہ جانوروں کے بازار جات اور جھونپڑیاں وغیرہ ہیں۔ جو کہ امدادی پالیسی کے دائرہ کار میں نہ آتے ہیں۔
- (ب) سیلاب سے متاثرہ افراد کو انتظامیہ کی طرف سے ریلیف کیمپ میں ٹھہرایا گیا جن کو دو وقت کا کھانا فراہم کیا گیا۔ متاثرین میں 676 فوڈ ہیمرز بھی تقسیم کئے گئے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ضلع راجن پور میں سیلاب سے متاثرہ موضوعات کی کاشتہ اراضی کا نقصان 50 فیصد سے کم پایا گیا لہذا برطابق پالیسی کوئی موضع آفت زدہ قرار نہ دیا گیا۔
- (ج) سیلاب 2019 میں فصلات یا مکانات کا کوئی ایسا نقصان نہ ہوا جس کی بناء پر متاثرین کو مالی امدادی جاتی یا وہ برطابق پالیسی مالی امداد مستحق ٹھہرے۔
- (د) ایضاً

رحیم یار خان: تحصیل صادق آباد میں محکمہ مال کے افسران و اہلکاران کی تعداد نیز انٹی کرپشن اور عدالتوں میں مقدمات سے متعلق تفصیلات

880: جناب ممتاز علی: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) تحصیل صادق آباد میں محکمہ مال کے افسران و اہلکاران کی تعداد کتنی ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ تحصیل میں منظور نظر پٹواری حضرات کو سالہا سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات کیا ہوا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک ایک پٹواری کو دو سے چار حلقوں کے چارج دیئے گئے ہیں؟
- (د) محکمہ ہذا کے ضلع میں کتنے افسران و اہلکاران کے خلاف انٹی کرپشن اور عدالتوں میں کیس چل رہے ہیں ان کے نام اور عہدہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) بمطابق رپورٹ ہائے مورخہ 30.01.2020 آمدہ از دفتر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو)

رحیم یار خان، تحصیل صادق آباد میں محکمہ مال کے افسران و اہلکاران کی تفصیل درج

ذیل ہیں:

نمبر شمار	عہدہ	کل اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
1-	تحصیلدار	1	1	0
2-	نائب تحصیلدار	5	3	2
3-	ٹائونگو	11	3	8
4-	پٹواری	88	41	47

(ب) تحصیل صادق آباد میں اس وقت کسی بھی پٹواری کا ایک ہی حلقہ میں عرصہ تعیناتی تین

سال سے زائد نہ ہے۔ سال 2018 میں تمام پٹواریوں کو دوسرے حلقوں میں تبدیل کر

دیا گیا تھا۔

(ج) تحصیل صادق آباد میں پٹواریوں کی کل منظور شدہ اسامیاں 88 جبکہ پر اسامیوں کی

تعداد 41 ہے۔ 47 اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے چند پٹواریوں کو ایک سے زائد

حلقہ جات حاکم مجاز نے دیئے ہیں تاکہ کار سرکار متاثر نہ ہو۔

(د) ضلع رحیم یار خان میں جن افسران و اہلکاران کے خلاف انٹی کرپشن اور عدالتوں میں

کیس چل رہے ہیں دستیاب شدہ ریکارڈ کے مطابق اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	تحصیل	عدالت
1-	محمد رمضان	نائب تحصیلدار	لیاقت پور	انٹی کرپشن
2-	زاہد حسین	نائب تحصیلدار	رحیم یار خان	انٹی کرپشن
3-	حامد متیق الرحمن	پٹواری	رحیم یار خان	انٹی کرپشن
4-	محمد اسلم ظہیر	پٹواری	رحیم یار خان	انٹی کرپشن
5-	غلام یاسین	پٹواری	لیاقت پور	انٹی کرپشن
6-	راؤ سلیم اقبال	پٹواری	لیاقت پور	انٹی کرپشن
7-	محمد غلیل	پٹواری	لیاقت پور	انٹی کرپشن

رحیم یار خان: پٹواریوں، قانونگو،

نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

881: جناب ممتاز علی: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں پٹواریوں کی کل کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی خالی ہیں تحصیل وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) ضلع رحیم یار خان میں قانونگو کی کل کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی خالی ہیں تحصیل وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی خالی ہیں؟
(د) مذکورہ ضلع میں پٹواری، قانونگو، نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کی آخری مرتبہ بھرتی اور تعیناتی کب کی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں پٹواریاں کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں قانونگو کی تحصیل وار کل اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی اسامیاں۔

04 کل اسامیاں تحصیلدار

04 حاضر سروس

00 خالی اسامیاں

23 کل اسامیاں نائب تحصیلدار

15 حاضر سروس

08 خالی اسامیاں

(د) ضلع ہذا میں پٹواریان کی آخری بھرتی 2005 میں قانونگو سال 2019 ترقی یاب، نائب تحصیلداران سال 2019 میں ترقی یاب جبکہ تحصیلداران کی بھی ترقی سال 2019 میں کی گئی۔

صوبہ بھر کے اضلاع کی زرعی و سکنی

زمین کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

928: چودھری افتخار حسین چیمپھر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ بھر میں اگست 2018 سے نومبر 2019 تک حکومت نے کتنے اضلاع کی زرعی و سکنی زمین کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کروایا ضلع وار تفصیل فراہم فرمائیں؟
- (ب) کتنے اضلاع کا ریکارڈ ابھی تک کمپیوٹرائزڈ نہیں کیا گیا ان کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟
- (ج) کیا حکومت صوبہ کے تمام اضلاع کا ریکارڈ جلد از جلد کمپیوٹرائزڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

- (الف) صوبہ بھر میں اگست 2018 سے نومبر 2019 تک حکومت نے 164 مواضعات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) اب تک صوبہ بھر میں تمام اضلاع / تحصیلوں کا رول زمین کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے بعض اضلاع / تحصیلوں میں کچھ موضع جات ایسے ہیں جو کہ ابھی کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوئے جن کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1. ریکارڈ کی عدم دستیابی بوجہ کاروائی اشتہال یا دیگر
2. ریکارڈ میں تفاوت ہونا
3. ریکارڈ دستی کا عمل کم از کم مقرر کردہ 90 فیصد تک مکمل نہ ہونا

(ج) جی، ہاں! باقی ماندہ موضوع جات اور اربن موضوع جات کے کمپیوٹرائزیشن کے عمل کو مکمل کرنے کے لئے ورلڈ بینک کے تعاون سے ایک پراجیکٹ اس وقت حکومت کے زیر غور ہے۔

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اب اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(57)/2020/2217.Dated: 19th March 2020. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **13th March 2020 (Friday)** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 16th March 2020

**MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

INDEX

	PAGE NO.
A	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Sale of sand at higher rates with the connivance of staff of Mines Department	181
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-9 th March, 2020	3
-10 th March, 2020	105
-11 th March, 2020	203
-12 th March, 2020	345
-13 th March, 2020	439
AISHA NAWAZ, MS.	
Resolution REGARDING-	
-Attribute to Pakistani women for struggle for getting their rights on the eve of International Women day	194
AKHTAR ALI, CHAUDRY	
questions REGARDING-	
-Details about vacant posts, doctors and budget of Salamat pura Hospital Lahore (<i>Question No. 2948*</i>)	409
-Nonpayment of "Non Practicing Allowance" to doctors of THQ Hospital Haveli Lakha and Depalpur (<i>Question No. 3225*</i>)	415
-Number of staff and their duties in Bagh-e-Jinnah Lahore (<i>Question No. 2417*</i>)	133
-Nurseries and perennial plants in Bagh-e-Jinnah Lahore (<i>Question No. 2416*</i>)	129
-Plantation and provision of facilities in Bagh-e-Jinnah and Race Course Lahore during 2018-19 (<i>Question No. 2356*</i>)	112
ALI AKHTAR, MR.	
question REGARDING-	384
-Provision of medicines in hospitals of the province (<i>Question No. 2687*</i>)	
ALLA-UD-DIN, SHEIKH	
question REGARDING-	
-Entrance of motorcycles and cars in Bagh-e-Jinnah Lahore (<i>Question No. 3320*</i>)	157
ANEEZA FATIMA, MS.	
questions REGARDING-	461
-Audit of mutation fee by Board of Revenue (<i>Question No. 2242*</i>)	88

	PAGE NO.
-Insecticide spray in Sir Ganga Ram Hospital Lahore (<i>Question No. 920</i>)	
-Number of deaths of Dengue fever patients during 2018-19 (<i>Question No. 3017*</i>)	410
-Recruitment of grade-IV to grade-IX employees in Communication & Works Department in the year 2013-14 (<i>Question No. 1707*</i>)	253
-Step taken for control over Dengue Virus (<i>Question 3228*</i>)	416
ASHRAF ALI, CHOUDHARY	
questions REGARDING-	
-Construction of Bund Road adjacent to Babu Sabu Inter Change, Lahore (<i>Question No. 1737*</i>)	257
-Making Gujranwala-Sheikhupura road double way (<i>Question No. 1768*</i>)	259
ASIA AMJAD, MS.	
report (LAI D IN THE HOUSE) REGARDING-	207
-The Green International University Bill 2020 (Bill No. 1 of 2020)	
AUTHORITIES-	
-Of the House	7
AYSHA IQBAL, MS.	
questions REGARDING-	169
-Construction of Kamahan Road Lahore (<i>Question No. 3663*</i>)	77
-Budget and facilities provided to public by Punjab Health Care Commission (<i>Question No. 3622*</i>)	499
-Not to post the Land Record Officer in Faroqabad Land Record Centre, Sheikhupura (<i>Question No. 3998*</i>)	70
-Reasons for not starting educational activities in Fatima Jinnah Dental College Jubilee Town Lahore (<i>Question No. 3088*</i>)	
AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.	
question REGARDING-	
-Number and performance of water filtration plants in Lahore (<i>Question No. 1626*</i>)	144
B	
BABAR HUSSAIN ABID, MR.	
questions REGARDING-	
-Construction of road from railway gate to Chak No. 125/15-L, Mian Channu district Khanewal (<i>Question No. 1697*</i>)	251
-Double way construction of road from Talamba Chungi Mian Channu to Bypass Mian Channu (<i>Question No. 1699*</i>)	252
-Number of BHUs and RHCs in Mian Channu and facilities provided therein (<i>Question No. 2565*</i>)	392

	PAGE
	NO.
-Number of RHCs in Mian Channu and facility of 24/7 emergency therein (<i>Question No. 2742*</i>)	398
BILAL FAROOQ TARAR, MR.	
BILL (<i>Discussed upon</i>)-	313
-THE PUNJAB MEDICAL TEACHING INSTITUTIONS (REFORMS) BILL 2019	
BILLS-	
-Baba Guru Nanak University, Nankana Sahib Bill, 2020 (<i>Introduced in the House</i>)	98
-Kohsar University, Murree Bill 2020 (<i>Introduced in the House</i>)	99
-The Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 (<i>Introduced in the House</i>)	99
-The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2019 (<i>Considered and passed by the House</i>)	339-342
-The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019 (<i>Introduced in the House</i>)	100,
(<i>Considered and passed by the House</i>)	274-339
C	
CABINET-	
-Of the Punjab	7
Call attention Notices REGARDING-	
-Murder of a young man Mr. Muzamil in encounter with robbers in Sheikhpura	94
-Murder of brother and sister in town Dandot tehsil Chowa Saidu Shah, Chakwal	91
COLONIES DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Area and boundary wall of graveyard situated in Chak No. 388/G.B, Faisalabad (<i>Question No. 2764*</i>)	457
-Graveyard in Chak Jhumra, Faisalabad (<i>Question No. 1118*</i>)	488
-Operation against encroachments in Sadiqabad city (<i>Question No. 2283*</i>)	451
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Budget allocated for repair of road from Jamali to Khatwanwali district Gujrat (<i>Question No. 2298*</i>)	245
-Construction of Bonga Hayat road Sahiwal (<i>Question No. 2369*</i>)	269
-Construction of Bund Road adjacent to Babu Sabu Inter Change, Lahore (<i>Question No. 1737*</i>)	257
	250

	PAGE
NO.	
-Construction of Depalpur Chowk road Okara (<i>Question No. 1263*</i>)	219
-Construction of Noor Kot Road PP-48 Narowal (<i>Question No. 1751*</i>)	
-Construction of over-head bridge over railway gate Imamia Colony Shahdara Lahore (<i>Question No. 2032*</i>)	264
-Construction of Qutab Shahana Bridge, Sahiwal (<i>Question No. 1930*</i>)	261
-Construction of road from Bhera to Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 1171*</i>)	211
-Construction of road from Bhera to Jhawarian district Sargodha (<i>Question No. 1170*</i>)	208
-Construction of road from Chiniot to Lahore and bridge in area of Tiba Shah Behlol (<i>Question No. 1734*</i>)	254
-Construction of road from Pipliwala to Mahan Chattha, Gujranwala (<i>Question No. 2330*</i>)	268
-Construction of road from railway gate to Chak No. 125/15-L, Mian Channu district Khanewal (<i>Question No. 1697*</i>)	251
-Construction of road from tehsil Bhera to Thathi Noor, Sargodha (<i>Question No. 1880*</i>)	227
-Construction of road from Umra to Shahana Lok, district Mandi Bahauddin (<i>Question No. 1805*</i>)	260
-Construction of road head Jalo to head Rasool via Upper Jhelum Canal tehsil Sara-e-Alamgir, Gujrat (<i>Question No. 2108*</i>)	265
-Construction of roads by Communication & Works Department in district Chiniot (<i>Question No. 1747*</i>)	258
-Construction of roads in PP-243, Bahawalpur (<i>Question No. 2053*</i>)	232
-Construction of roads in PP-251, Bahawalpur (<i>Question No. 1874*</i>)	222
-Construction of roads in PP-251, Bahawalpur (<i>Question No. 1889*</i>)	229
-Construction of roads in tehsil Depalpur Okara (<i>Question No. 2195*</i>)	266
-Construction of roads to tehsil Hasilpur, district Bahawalpur (<i>Question No. 1989*</i>)	263
-Construction of roads under M & R and provision of funds to district Rawalpindi in this head (<i>Question No. 2316*</i>)	267
-Construction of Zafar Chowk road, Kamalia road and Muridwala road connected to Mamon Kanjan (<i>Question No. 2181*</i>)	236
-Demand for making Depalpur to Okara road one way (<i>Question No. 1267*</i>)	250
-Demand for making Jalalpur Jattan road double way, Gujrat (<i>Question No. 2085*</i>)	235
-Demand for making Sargodha to Khushab road one way (<i>Question No. 1198*</i>)	249
-Double way construction of road from Talamba Chungi Mian Channu to Bypass Mian Channu (<i>Question No. 1699*</i>)	252
-Issuance of funds for construction of roads in district Muzaffargarh for the year 2018-19 (<i>Question No. 2427*</i>)	269
-Making Chiniot to Faisalabad road one-way (<i>Question No. 1735*</i>)	256
-Making Gujranwala-Sheikhupura road double way (<i>Question No. 1768*</i>)	259

	PAGE
	NO.
-Making road from Burewala Chichawatni to Sheikh Fazil double way (<i>Question No. 2041*</i>)	264
-Opening of bridge for traffic newly constructed over Chinab river at Sambrial road, Gujrat (<i>Question No. 2083*</i>)	231
-Project of widening of road from Noorpur Thal to Oragoraya Jhang (<i>Question No. 2295*</i>)	239
-Recruitment of grade-IV to grade-IX employees in Communication & Works Department in the year 2013-14 (<i>Question No. 1707*</i>)	253
-Schemes in ADP for PP-48 Narowal and budget allocated for the same (<i>Question No. 1750*</i>)	215
D	
DISASTER MANAGEMENT DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Losses due to floods in UC. Basti Hero and adjacent villages, district Rajanpur (<i>Question No. 3175*</i>)	452 500
-Performance of Help Line 1129 in the province (<i>Question No. 779</i>)	
-Resources and facilities of Punjab Disaster Management Authority (<i>Question No. 2812*</i>)	489
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-	
-Resolution No. 33 and Adjournment Motions No. 769, 851, 854 and 849 of 2019	90
F	
FAIZA MUSHTAQ, MRS.	
question REGARDING-	
-Water supply and sewerage schemes in Mandi Bahauddin (<i>Question No. 959</i>)	174
FARAH AZMI, SYEDA	
questions REGARDING-	
-Non availability of medicines in Allama Iqbal Teaching Hospital and Sardar Baighum Hospital Sialkot (<i>Question No. 3681*</i>)	81
-Working position of Hepatitis test machine in Government Allama Iqbal Memorial Hospital Sialkot (<i>Question No. 3680*</i>)	80

	PAGE NO.
Fateha khwani (CONDOLENCE)-	284
-On martyrdom of Wing Commander Noman Akram Shaheed of PAF	207
-On sad demise of anunt of Ms. Momina Waheed MPA, and father of Mr. Yasir Zafar Sandhu MPA	17
-On sad demise of brother of Mr. Abdul Rauf Mughal and Mr. Saeed Ahmed Mughal Ex Parliamentary Secretary	
FAYAZ-UL-HASAN CHOCHAN, MR. (<i>Minister for Information & Colonies</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Area and boundary wall of graveyard situated in Chak No. 388/G.B, Faisalabad (<i>Question No. 2764*</i>)	457
-Graveyard in Chak Jhumra, Faisalabad (<i>Question No. 1118*</i>)	488
-Operation against encroachments in Sadiqabad city (<i>Question No. 2283*</i>)	451
point of order REGARDING-	447
-Deprivation of Corona virus patients from treatment in Services Hospital Lahore	
H	
HAMEEDA MIAN, MS.	
question REGARDING-	
-Construction of road from Umra to Shahana Lok, district Mandi Bahauddin (<i>Question No. 1805*</i>)	260
HAMID RASHID, MR.	
question REGARDING-	387
-Number of Hepatitis patients in Faisalabad division (<i>Question No. 1956*</i>)	
HASSAN MURTAZA, SYED	
points of order REGARDING-	
-Demand for decrease of fee of private schools repair of farm to market roads and implementation upon health policy	197
	443
-DEPRIVATION OF CORONA VIRUS PATIENTS FROM TREATMENT IN SERVICES HOSPITAL LAHORE	258
question REGARDING-	
-Construction of roads by Communication & Works Department in district Chiniot (<i>Question No. 1747*</i>)	
HINA PERVAIZ BUTT, MS.	

	PAGE NO.
questions REGARDING-	
-Construction of over-head bridge over railway gate Imamia Colony Shahdara Lahore (<i>Question No. 2032*</i>)	264
-Employees, motor vehicles and budget of Punjab Medical Faculty (<i>Question No. 918</i>)	87 148
-Entry fee of Public Parks in Lahore (<i>Question No. 3150*</i>)	85
-Establishment of Punjab Health Care Commission and vacant posts therein (<i>Question No. 917</i>)	434
-Number of HIV AIDS patients (<i>Question No. 934</i>)	51
-Privatization of Government hospitals of the province (<i>Question No. 2499*</i>)	71
-Sale of dangerous waste of hospitals (<i>Question No. 3146*</i>)	109
-Sewerage system of Mian Ghulam Nabi Park Muslimabad Fateh Garh Lahore (<i>Question No. 1724*</i>)	163
-Water supply and sewerage facilities in Tehsil Pind Dadan Khan PP-27, district Jhelum (<i>Question No. 3430*</i>)	
HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Allocated funds and expenditures of water supply and sewerage in Bhalwal city, Sargodha during 2018-19 and 2019-2020 (<i>Question No. 3312*</i>)	156
-Area of parks and green belts under administrative control of PHA, Sahiwal (<i>Question No. 967</i>)	178
-Budget and expenditures of Housing, Urban Development & Public Health Engineering Department Sahiwal for the year 2018-19 (<i>Question No. 964</i>)	175
-Chairman and members of Board of Directors of Sahiwal Development Authority and PHA (<i>Question No. 968</i>)	179
-Change of sewerage and water supply pipes in PP-146, Lahore (<i>Question No. 3802*</i>)	171 146
-Cleanliness of rain drains in Lahore (<i>Question No. 2823*</i>)	165
-Completion of water supply scheme Kamair, Sahiwal (<i>Question No. 3536*</i>)	164
-Comparison between old and new sewerage pipe lines of tehsil Jampur (<i>Question No. 3443*</i>)	155
-Completion of three marla housing scheme tehsil Silanwali, Sargodha (<i>Question No. 3247*</i>)	126
-Completion of water supply scheme Math Tawana Town, district Khushab (<i>Question No. 2299*</i>)	169
-Construction of Kamahan Road Lahore (<i>Question No. 3663*</i>)	143
-Construction of road and drain upto Township Peco Road Lahore (<i>Question No. 1205*</i>)	142

	PAGE NO.
-Cutting of trees in Lahore (<i>Question No. 972*</i>)	
-Installation of water filtration plant in PP-104 Faisalabad (<i>Question No. 1540*</i>)	123
-Employees, motor vehicles and other machinery with WASA, Faisalabad (<i>Question No. 2656*</i>)	138
-Entrance of motorcycles and cars in Bagh-e-Jinnah Lahore (<i>Question No. 3320*</i>)	157
-Entry fee of Public Parks in Lahore (<i>Question No. 3150*</i>)	148
-Expenditures incurred upon ongoing works of LDA on elevated Expressway Lahore and completion thereof (<i>Question No. 3190*</i>)	152
-Government steps for safety of subsoil water in Lahore (<i>Question No. 3343*</i>)	161
-Installation of water filtration plant in Gulshan Shalamar Scheme Lahore (<i>Question No. 631</i>)	174
-MOUs between Punjab Housing and Town Planning Agency and Chinese Company Sun Rise Construction (<i>Question No. 3031*</i>)	148
-Non-availability of clean drinking water in Alqadir scheme, Madina Colony Baghbanpura Lahore (<i>Question No. 3629*</i>)	167
-Number and performance of water filtration plants in Lahore (<i>Question No. 1626*</i>)	144
-Number of employees of Punjab Land Development Company and salaries thereof (<i>Question No. 2923*</i>)	147
-Number of staff and their duties in Bagh-e-Jinnah Lahore (<i>Question No. 2417*</i>)	133
-Number of sewerage drains in Lahore (<i>Question No. 544</i>)	173
-Number of tube wells for water supply and working position thereof in Okara city (<i>Question No. 3675*</i>)	170
-Nurseries and perennial plants in Bagh-e-Jinnah Lahore (<i>Question No. 2416*</i>)	129
-Plantation and provision of facilities in Bagh-e-Jinnah and Race Course Lahore during 2018-19 (<i>Question No. 2356*</i>)	112
-Pollution of subsoil water of PP-72, Tehsil Bhera, moza Islampura, Sargodha due to drain (<i>Question No. 3245*</i>)	154
-Renovation of Kamran Ki Bara Dari (<i>Question No. 3489*</i>)	164
-Sewerage pipe line in UC No. 79, Insaf road Rustam Park Lahore (<i>Question No. 2066*</i>)	124
-Sewerage system of Mian Ghulam Nabi Park Muslimabad Fateh Garh Lahore (<i>Question No. 1724*</i>)	109
-Sewerage system in Grater Iqbal Park Lahore (<i>Question No. 2778*</i>)	145
-Shortage of wash rooms in Gulshan-e-Iqbal Park, Lahore (<i>Question No. 3326*</i>)	159
-Supply of clean drinking water in Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 3598*</i>)	167
-Supply of clean drinking water in Jhang city (<i>Question No. 3213*</i>)	153
-Supply of clean drinking water in Shaheenabad PP-152, Lahore (<i>Question No. 3379*</i>)	162

	PAGE
NO.	
-Supply of clean drinking water in UC Hazoorpur PP-72 Sargodha (<i>Question No. 3094*</i>)	117
-Time schedule for switching on tube wells for water supply (<i>Question No. 3640*</i>)	168
-Water supply and sewerage facilities in Tehsil Pind Dadan Khan PP-27, district Jhelum (<i>Question No. 3430*</i>)	163
-Water supply and sewerage schemes in Mandi Bahauddin (<i>Question No. 959</i>)	174
-Water supply and sewerage schemes in PP-198, Sahiwal (<i>Question No. 965</i>)	176

I

IFTIKHAR HUSSAIN, CHAUDHARY

question REGARDING-

-Demand for making Sargodha to Khushab road one way (<i>Question No. 1198*</i>)	249

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

questions REGARDING-

-Action against quacks in Liaqatabad, Lahore (<i>Question No. 1204*</i>)	56
-Computerization of Land record in the province (<i>Question No. 928</i>)	505
-Construction of road and drain upto Township Peco Road Lahore (<i>Question No. 1205*</i>)	143
-Recruitment of class IV employees in Primary & Secondary Healthcare Department (<i>Question No. 1715*</i>)	350
-Repair and construction of residences in BHUs Faizabad district Okara (<i>Question No. 741</i>)	426

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

questions REGARDING-

-Installation of water filtration plant in Gulshan Shalamar Scheme Lahore (<i>Question No. 631</i>)	174
-Non-availability of clean drinking water in Alqadir scheme, Madina Colony Baghbanpura Lahore (<i>Question No. 3629*</i>)	167
-Number of BHUs in Lahore and facility provided therein (<i>Question No. 2101*</i>)	362
-Number of CT scan machines in Allied Hospital Faisalabad and working position thereof (<i>Question No. 2602*</i>)	61
-Number of employees appointed for eradication of Dengue (<i>Question No. 2103*</i>)	367
-Number of sewerage drains in Lahore (<i>Question No. 544</i>)	173
	485

	PAGE
NO.	
-Payment of price of land acquired for Kartarpur Rahdari (<i>Question No. 3630*</i>)	
-Shortage of wash rooms in Gulshan-e-Iqbal Park, Lahore (<i>Question No. 3326*</i>)	159
-Working condition of MRI and CT Scan machines of Jinnah Hospital Lahore (<i>Question No. 1976*</i>)	33
Resolution REGARDING-	192
-Attribute to Pakistani women for struggle for getting their rights on the eve of International Women day	
KHADIJA UMER, MS.	
question REGARDING-	
-Expenditures incurred upon ongoing works of LDA on elevated Expressway Lahore and completion thereof (<i>Question No. 3190*</i>)	152
KHALID MEHMOOD, MIAN (<i>Minister for Disaster Management</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Losses due to floods in UC. Basti Hero and adjacent villages, district Rajanpur (<i>Question No. 3175*</i>)	453 500
-Performance of Help Line 1129 in the province (<i>Question No. 779</i>)	
-Resources and facilities of Punjab Disaster Management Authority (<i>Question No. 2812*</i>)	489
KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK	
questions REGARDING-	222
-Construction of roads in PP-251, Bahawalpur (<i>Question No. 1874*</i>)	229
-Construction of roads in PP-251, Bahawalpur (<i>Question No. 1889*</i>)	
KHALIL TAHIR SINDHU, MR.	
BILL (<i>Discussed upon</i>)-	300, 337
-THE PUNJAB MEDICAL TEACHING INSTITUTIONS (REFORMS) BILL 2019	
QUORUM-	101
-Indication of quorum of the House during sitting held on 9 th March, 2020	
KHIZER HAYAT, MR.	
question REGARDING-	269
-Construction of Bonga Hayat road Sahiwal (<i>Question No. 2369*</i>)	

M

MANAN KHAN, MR.

	PAGE
	NO.
questions REGARDING-	62
-Action against quacks in tehsil Shakargarh Narowal (<i>Question No. 2825*</i>)	219
-Construction of Noor Kot Road PP-48 Narowal (<i>Question No. 1751*</i>)	400
-Details about private practice of medical Superintendents of hospitals in district Narowal (<i>Question No. 2765*</i>)	215
-Schemes in ADP for PP-48 Narowal and budget allocated for the same (<i>Question No. 1750*</i>)	
MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY	
BILL (<i>Discussed upon</i>)-	291, 332
-THE PUNJAB MEDICAL TEACHING INSTITUTIONS (REFORMS) BILL 2019	
	79
questions REGARDING-	232
-Allotment policy of residential apartments in PIC Lahore (<i>Question No. 3624*</i>)	
-Construction of roads in PP-243, Bahawalpur (<i>Question No. 2053*</i>)	
MEHMOOD UR RASHEED, MIAN (<i>Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Allocated funds and expenditures of water supply and sewerage in Bhalwal city, Sargodha during 2018-19 and 2019-2020 (<i>Question No. 3312*</i>)	156
-Area of parks and green belts under administrative control of PHA, Sahiwal (<i>Question No. 967</i>)	178
-Budget and expenditures of Housing, Urban Development & Public Health Engineering Department Sahiwal for the year 2018-19 (<i>Question No. 964</i>)	176
-Chairman and members of Board of Directors of Sahiwal Development Authority and PHA (<i>Question No. 968</i>)	180
-Change of sewerage and water supply pipes in PP-146, Lahore (<i>Question No. 3802*</i>)	172
-Cleanliness of rain drains in Lahore (<i>Question No. 2823*</i>)	146
-Comparison between old and new sewerage pipe lines of tehsil Jampur (<i>Question No. 3443*</i>)	164
-Completion of three marla housing scheme tehsil Silanwali, Sargodha (<i>Question No. 3247*</i>)	155
-Completion of water supply scheme Kamair, Sahiwal (<i>Question No. 3536*</i>)	166
-Construction of Kamahan Road Lahore (<i>Question No. 3663*</i>)	170
-Construction of road and drain upto Township Peco Road Lahore (<i>Question No. 1205*</i>)	144
-Cutting of trees in Lahore (<i>Question No. 972*</i>)	142

	PAGE
NO.	
-Entrance of motorcycles and cars in Bagh-e-Jinnah Lahore (<i>Question No. 3320*</i>)	158 149
-Entry fee of Public Parks in Lahore (<i>Question No. 3150*</i>)	
-Expenditures incurred upon ongoing works of LDA on elevated Expressway Lahore and completion thereof (<i>Question No. 3190*</i>)	152
-Government steps for safety of subsoil water in Lahore (<i>Question No. 3343*</i>)	161
-Installation of water filtration plant in Gulshan Shalamar Scheme Lahore (<i>Question No. 631</i>)	174
-MOUs between Punjab Housing and Town Planning Agency and Chinese Company Sun Rise Construction (<i>Question No. 3031*</i>)	148
-Non-availability of clean drinking water in Alqadir scheme, Madina Colony Baghbanpura Lahore (<i>Question No. 3629*</i>)	168
-Number and performance of water filtration plants in Lahore (<i>Question No. 1626*</i>)	144
-Number of employees of Punjab Land Development Company and salaries thereof (<i>Question No. 2923*</i>)	147 173
-Number of sewerage drains in Lahore (<i>Question No. 544</i>)	
-Number of tube wells for water supply and working position thereof in Okara city (<i>Question No. 3675*</i>)	170
-Pollution of subsoil water of PP-72, Tehsil Bhera, moza Islampura, Sargodha due to drain (<i>Question No. 3245*</i>)	154 165
-Renovation of Kamran Ki Bara Dari (<i>Question No. 3489*</i>)	146
-Sewerage system in Grater Iqbal Park Lahore (<i>Question No. 2778*</i>)	
-Shortage of wash rooms in Gulshan-e-Iqbal Park, Lahore (<i>Question No. 3326*</i>)	160
-Supply of clean drinking water in Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 3598*</i>)	167 153
-Supply of clean drinking water in Jhang city (<i>Question No. 3213*</i>)	
-Supply of clean drinking water in Shaheenabad PP-152, Lahore (<i>Question No. 3379*</i>)	162
-Time schedule for switching on tube wells for water supply (<i>Question No. 3640*</i>)	169
-Water supply and sewerage facilities in Tehsil Pind Dadan Khan PP-27, district Jhelum (<i>Question No. 3430*</i>)	163
-Water supply and sewerage schemes in Mandi Bahauddin (<i>Question No. 959</i>)	175
-Water supply and sewerage schemes in PP-198, Sahiwal (<i>Question No. 965</i>)	177
MEHWISH SULTANA, MS.	
Call attention Notice REGARDING-	
-Murder of brother and sister in town Dandot tehsil Chowa Saiden Shah, Chakwal	91

	PAGE
	NO.
	184
Resolution REGARDING-	
-Expression of deep grief and sorrow on sad demise of Ex MPA Malik Atta Muhammad Khan	
MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS	
-See under Muhammad Asif Nakai, Sardar	
MINISTER FOR DISASTER MANAGEMENT	
-See under Khalid Mehmood, Mian	
MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING	
-See under Mehmood ur Rasheed, Mian	
MINISTER FOR INFORMATION & COLONIES	
-See under Fayaz-ul-Hasan Chohan, Mr.	
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL	
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.	
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION	
-See under Yasmin Rashid, Ms.	
MINISTER FOR REVENUE	
-See under Muhammad Anwar, Malik	
MOMINA WAHEED, MS.	
Call attention Notice REGARDING-	
-Murder of a young man Mr. Muzamil in encounter with robbers in Sheikhpura	94
questions REGARDING-	501
-Approval of 16 projects by Investigation Committee of Board of Revenue (<i>Question No. 792</i>)	493
-Fixation and harmony of DC rates of immovable property with market rates (<i>Question No. 2914*</i>)	63
-Medical facilities provided to people under "Sehat Insaf Card" (<i>Question No. 2852*</i>)	77
-Programme arranged under Punjab Mental Health Authority Act, Lahore (<i>Question No. 3491*</i>)	164
-Renovation of Kamran Ki Bara Dari (<i>Question No. 3489*</i>)	498
-Repeatedly amendments in projects of Punjab Land Record Authority (<i>Question No. 3845*</i>)	406
-Upgradation and establishment of hospitals in the province (<i>Question No. 2851*</i>)	
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	187
MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.	
	390

	PAGE NO.
questions REGARDING-	235
-Availability of vaccine of Rabies and snake bites (<i>Question No. 2538*</i>)	
-Demand for making Jalalpur Jattan road double way, Gujrat (<i>Question No. 2085*</i>)	231
-Opening of bridge for traffic newly constructed over Chinab river at Sambrial road, Gujrat (<i>Question No. 2083*</i>)	
MUHAMMAD ADNAN, CHOUDRY (<i>Parliamentary Secretary for Revenue</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	461
-Audit of mutation fee by Board of Revenue (<i>Question No. 2242*</i>)	479
-Computerization of land record in the province (<i>Question No. 2827*</i>)	
-Computerization of revenue record of Revenue circles of Sahiwal (<i>Question No. 1423*</i>)	470
-Employees of Revenue Department in tehsil Sahiwal (<i>Question No. 1422*</i>)	466
-Payment of price of land acquired for Kartarpur Rahdari (<i>Question No. 3630*</i>)	485
-Performance of Land Record Centres in Gujranwala (<i>Question No. 3029*</i>)	483
-Recruitment of Service Centre In charge and Additional Director in Board of Revenue (<i>Question No. 2542*</i>)	476
MUHAMMAD AFZAL GILL, MR.	
question REGARDING-	
-Construction of roads to tehsil Hasilpur, district Bahawalpur (<i>Question No. 1989*</i>)	263
MUHAMMAD AFZAL, MR.	
question REGARDING-	
-Posting of Lady Health Workers in BHUs and RHCs in district Bahawalpur (<i>Question No. 2541*</i>)	391
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK	
questions REGARDING-	
-Construction of boundary wall of BHU Muhammad Nagar Ladhoka tehsil Depalpur (<i>Question No 2193*</i>)	370
-Construction of roads in tehsil Depalpur Okara (<i>Question No. 2195*</i>)	266
-Number of doctors and other staff in RHC Alahbad Kasur (<i>Question No. 2129*</i>)	358
-Number of doctors and other staff in RHC Ganda Singh Wala (<i>Question No. 2127*</i>)	355
MUHAMMAD ANWAR, MALIK (<i>Minister for Revenue</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	

	PAGE
	NO.
-Allotment of Government residences to employees of Revenue Department in district Jhang (<i>Question No. 3191*</i>)	495
-Approval of 16 projects by Investigation Committee of Board of Revenue (<i>Question No. 792</i>)	501 505
-Computerization of Land record in the province (<i>Question No. 928</i>)	
-Fixation and harmony of DC rates of immovable property with market rates (<i>Question No. 2914*</i>)	493
-Not to post the Land Record Officer in Farqabad Land Record Centre, Sheikhpura (<i>Question No. 3998*</i>)	499
-Number of employees of Revenue Department in Jhelum (<i>Question No. 3834*</i>)	497
-Number of employees of Revenue Department in tehsil Sadiqabad, Rahim Yar Khan and their cases in Anti-Corruption and other courts (<i>Question No. 880</i>)	503
-Number of staff and computerization of record by Punjab Land Record Jhang (<i>Question No. 3324*</i>)	496
-Period of posting of officers and Patwaries in Consolidation Department district Sahiwal (<i>Question No. 1916*</i>)	492
-Promotion of Kanongos and Gardawars as Naib Tehsildar in Sahiwal (<i>Question No. 3007*</i>)	494
-Repeatedly amendments in projects of Punjab Land Record Authority (<i>Question No. 3845*</i>)	498
-Suggestion about upgrading district Rahim Yar Khan at division level (<i>Question No. 2309*</i>)	493
-Vacant posts of Patwaries, Kanongos, Naib Tehsildars and Tehsildar in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 881</i>)	504 502
-Victims of flood in district Rajanpur (<i>Question No. 871</i>)	
MUHAMMAD ARSHAD CHAUDHARY, MR.	
question REGARDING-	
-Construction of road head Jalo to head Rasool via Upper Jhelum Canal tehsil Sara-e-Alamgir, Gujrat (<i>Question No. 2108*</i>)	265
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.	
questions REGARDING-	
-Area of parks and green belts under administrative control of PHA, Sahiwal (<i>Question No. 967</i>)	178
-Availability of medicines in DHQ Teaching Hospital Sahiwal (<i>Question No. 1285*</i>)	55
-Budget and expenditures of Housing, Urban Development & Public Health Engineering Department Sahiwal for the year 2018-19 (<i>Question No. 964</i>)	175
-Chairman and members of Board of Directors of Sahiwal Development Authority and PHA (<i>Question No. 968</i>)	179
-Completion of water supply scheme Kamair, Sahiwal	165

	PAGE
NO.	
(Question No. 3536*)	
-Computerization of revenue record of Revenue circles of Sahiwal (Question No. 1423*)	470
-Construction of Qutab Shahana Bridge, Sahiwal (Question No. 1930*)	261
-Employees of Revenue Department in tehsil Sahiwal (Question No. 1422*)	465
-Laboratory tests in DHQ Teaching Hospital Sahiwal (Question No. 1284*)	54
-Number of demises and patients of Dengue diseases in THQ Hospital Sahiwal (Question No. 3089*)	411
-Number of THQ hospital, RHCs and BHUs in Sahiwal and vacant posts therein (Question No. 567)	423
-Period of posting of officers and Patwaries in Consolidation Department district Sahiwal (Question No. 1916*)	491
-Recruitment and salary of mid wives in BHUs of Sahiwal (Question No. 520)	422
-Under construction building of DHQ hospital Sahiwal (Question No. 1287*)	58
-Vacant posts in Medical College, Sahiwal (Question No. 1286*)	57
-Water supply and sewerage schemes in PP-198, Sahiwal (Question No. 965)	176
MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR (Minister for Communication & Works)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Budget allocated for repair of road from Jamali to Khatwanwali district Gujrat (Question No. 2298*)	245
-Construction of Bonga Hayat road Sahiwal (Question No. 2369*)	269
-Construction of Bund Road adjacent to Babu Sabu Inter Change, Lahore (Question No. 1737*)	258
-Construction of Depalpur Chowk road Okara (Question No. 1263*)	250
-Construction of Noor Kot Road PP-48 Narowal (Question No. 1751*)	219
-Construction of over-head bridge over railway gate Imamia Colony Shahdara Lahore (Question No. 2032*)	264
-Construction of Qutab Shahana Bridge, Sahiwal (Question No. 1930*)	262
-Construction of road from Bhera to Bhalwal, Sargodha (Question No. 1171*)	211
-Construction of road from Bhera to Jhawarian district Sargodha (Question No. 1170*)	209
-Construction of road from Chiniot to Lahore and bridge in area of Tiba Shah Behlol (Question No. 1734*)	255
-Construction of road from Pipliwala to Mahan Chattha, Gujranwala (Question No. 2330*)	268
-Construction of road from railway gate to Chak No. 125/15-L, Mian Channu district Khanewal (Question No. 1697*)	252
-Construction of road from tehsil Bhera to Thathi Noor, Sargodha (Question No. 1880*)	227
-Construction of road from Umra to Shahana Lok, district Mandi Bahauddin (Question No. 1805*)	261
	266

	PAGE
NO.	
-Construction of road head Jalo to head Rasool via Upper Jhelum Canal tehsil Sara-e-Alamgir, Gujrat (<i>Question No. 2108*</i>)	258
-Construction of roads by Communication & Works Department in district Chiniot (<i>Question No. 1747*</i>)	233
-Construction of roads in PP-243, Bahawalpur (<i>Question No. 2053*</i>)	222
-Construction of roads in PP-251, Bahawalpur (<i>Question No. 1874*</i>)	229
-Construction of roads in PP-251, Bahawalpur (<i>Question No. 1889*</i>)	267
-Construction of roads in tehsil Depalpur Okara (<i>Question No. 2195*</i>)	263
-Construction of roads to tehsil Hasilpur, district Bahawalpur (<i>Question No. 1989*</i>)	267
-Construction of roads under M & R and provision of funds to district Rawalpindi in this head (<i>Question No. 2316*</i>)	237
-Construction of Zafar Chowk road, Kamalia road and Muridwala road connected to Mamon Kanjan (<i>Question No. 2181*</i>)	251
-Demand for making Depalpur to Okara road one way (<i>Question No. 1267*</i>)	236
-Demand for making Jalalpur Jattan road double way, Gujrat (<i>Question No. 2085*</i>)	249
-Demand for making Sargodha to Khushab road one way (<i>Question No. 1198*</i>)	253
-Double way construction of road from Talamba Chungi Mian Channu to Bypass Mian Channu (<i>Question No. 1699*</i>)	270
-Issuance of funds for construction of roads in district Muzaffargarh for the year 2018-19 (<i>Question No. 2427*</i>)	256
-Making Chiniot to Faisalabad road one-way (<i>Question No. 1735*</i>)	259
-Making Gujranwala-Sheikhupura road double way (<i>Question No. 1768*</i>)	265
-Making road from Burewala Chichawatni to Sheikh Fazil double way (<i>Question No. 2041*</i>)	231
-Opening of bridge for traffic newly constructed over Chinab river at Sambrial road, Gujrat (<i>Question No. 2083*</i>)	240
-Project of widening of road from Noorpur Thal to Oragoraya Jhang (<i>Question No. 2295*</i>)	254
-Recruitment of grade-IV to grade-IX employees in Communication & Works Department in the year 2013-14 (<i>Question No. 1707*</i>)	215
-Schemes in ADP for PP-48 Narowal and budget allocated for the same (<i>Question No. 1750*</i>)	
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. (<i>Minister for Law & Parliamentary Affairs, Social Welfare & Bait-ul-Maal</i>)	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Sale of sand at higher rates with the connivance of staff of Mines Department	181
BILLS (Discussed upon)-	
-Baba Guru Nanak University, Nankana Sahib Bill, 2020	98
-Kohsar University, Murree Bill 2020	99
-The Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020	99
-The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2019	340
-The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019	100, 274, 286, 301, 319, 326
CALL ATTENTION NOTICES regarding-	
-Murder of a young man Mr. Muzamil in encounter with	

	PAGE
	NO.
robbers in Sheikhpura	94
-Murder of brother and sister in town Dandot tehsil Chowa Saiden Shah, Chakwal	92
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding- -Resolution No. 33 and Adjournment Motions No. 769, 851, 854 and 849 of 2019	90
ORDINANCE (<i>Laid in the House</i>)- -The Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance 2020	98
point of order REGARDING-	444, 449
-DEPRIVATION OF CORONA VIRUS PATIENTS FROM TREATMENT IN SERVICES HOSPITAL LAHORE	183
Resolution REGARDING- -Demand for including the basic right of provision of clean drinking water in constitution	
MUAHMMAD FAISAL KHAN NIAZI, MR.	
question REGARDING- -Number of beds, wards and doctors in DHQ Hospital Khanewal (<i>Question No. 2668*</i>)	394
MUHAMMAD ILYAS KHAN, MR.	
questions REGARDING- -Construction of road from Chiniot to Lahore and bridge in area of Tiba Shah Behlol (<i>Question No. 1734*</i>)	254 256
-Making Chiniot to Faisalabad road one-way (<i>Question No. 1735*</i>)	
MUHAMMAD JAMIL, MR.	
questions REGARDING- -Completion of building of Medical College Bahawalnagar and start of MBBS Classes (<i>Question No. 3459*</i>)	75
-Number of employees in RHC Madrissa and Gunjani district Bahawalpur (<i>Question No. 922</i>)	431
MUHAMMAD MIRZA JAVED, MR.	
question REGARDING- -Number of hospitals and dispensaries in PP-172 Lahore (<i>Question No. 951</i>)	435
QUORUM- -Indication of quorum of the House during sitting held on 12 th March, 2020	386

	PAGE NO.
MUHAMMAD MOAVIA, MR.	
questions REGARDING-	
-Allotment of Government residences to employees of Revenue Department in district Jhang (<i>Question No. 3191*</i>)	495
-Establishment of Children Hospital in Jhang (<i>Question No. 3207*</i>)	415
-Supply of clean drinking water in Jhang city (<i>Question No. 3213*</i>)	153
MUHAMMAD MUNEEB SULTAN CHEEMA, MR.	
questions REGARDING-	
-Completion of three marla housing scheme tehsil Silanwali, Sargodha (<i>Question No. 3247*</i>)	155
-Usage of funds of THQ Hospital Silanwali Sargodha (<i>Question No. 3184*</i>)	413
MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.	
questions REGARDING-	
-Construction of Zafar Chowk road, Kamalia road and Muridwala road connected to Mamun Kanjan (<i>Question No. 2181*</i>)	236
-Installation of water filtration plant in PP-104 Faisalabad (<i>Question No. 1540*</i>)	123
MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.	
questions REGARDING-	
-Area and boundary wall of graveyard situated in Chak No. 388/G.B, Faisalabad (<i>Question No. 2764*</i>)	457
-Details about Allied Hospital Faisalabad (<i>Question No. 1937*</i>)	60
-Details about office of Director IRMNCH & NP Programme (<i>Question No. 3142*</i>)	412
-Employees, motor vehicles and other machinery with WASA, Faisalabad (<i>Question No. 2656*</i>)	138
-Promotion of Kanongos and Gardawars as Naib Tehsildar in Sahiwal (<i>Question No. 3007*</i>)	494
-Removal of waste of hospitals of Faisalabad (<i>Question No. 2271*</i>)	42
-Sewerage system in Grater Iqbal Park Lahore (<i>Question No. 2778*</i>)	145
MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.	
BILL (<i>Discussed upon</i>)-	276, 307, 325, 328, 336
-THE PUNJAB MEDICAL TEACHING INSTITUTIONS (REFORMS) BILL 2019	245
questions REGARDING-	
-Budget allocated for repair of road from Jamali to Khatwanwali district Gujrat (<i>Question No. 2298*</i>)	126
-Completion of water supply scheme Math Tawana Town,	239

	PAGE NO.
district Khushab (<i>Question No. 2299*</i>)	
-Project of widening of road from Noorpur Thal to Oragoraya Jhang (<i>Question No. 2295*</i>)	
MUMTAZ ALI, MR.	
questions REGARDING-	
-Establishment of Phase-II, of Sheikh Zaid Medical Hospital, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3367*</i>)	74
-Number of BHUs, RHCs and staff and facilities provided therein in PP-266 Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2776*</i>)	402
-Number of employees of Revenue Department in tehsil Sadiqabad, Rahim Yar Khan and their cases in Anti-Corruption and other courts (<i>Question No. 880</i>)	502
-Number of Rural Dispensaries in tehsil Sadiqabad and vacant posts therein (<i>Question No. 3333*</i>)	420
-Supply of clean drinking water in Shaheenabad PP-152, Lahore (<i>Question No. 3379*</i>)	162
-Vacant posts of Patwaries, Kanongos, Naib Tehsildars and Tehsildar in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 881</i>)	504
MUNAWAR HUSSAIN, RANA	
question REGARDING-	397
-Details about THQ Hospital Silanwali Sargodha (<i>Question No. 2719*</i>)	
MUNIRA YAMIN SATTI, MS.	
question REGARDING-	
-Construction of roads under M & R and provision of funds to district Rawalpindi in this head (<i>Question No. 2316*</i>)	267
MUNEEB-UL-HAQ, MR.	
questions REGARDING-	250
-Construction of Depalpur Chowk road Okara (<i>Question No. 1263*</i>)	250
-Demand for making Depalpur to Okara road one way (<i>Question No. 1267*</i>)	170
-Number of tube wells for water supply and working position thereof in Okara city (<i>Question No. 3675*</i>)	
N	
NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-	
-9 th March, 2020	16
-10 th March, 2020	108
-11 th March, 2020	206
-12 th March, 2020	348

	PAGE
-13 th March, 2020	NO.
NASIR MAHMOOD, MR.	442
question REGARDING-	
-Number of employees of Revenue Department in Jhelum (Question No. 3834*)	496
NIAZ HUSSAIN KHAN, MR.	
question REGARDING-	
-Issuance of funds for construction of roads in district Muzaffargarh for the year 2018-19 (Question No. 2427*)	269
NOTIFICATION of-	
-Prorogation of 20 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9 th March, 2020	506
-Summoning of 20 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9 th March, 2020	1
O	
OFFICERS-	
-Of the House	
	13
ORDINANCE (Laid in the House)-	
-The Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance 2020	
	98
P	
Panel of Chairmen-	
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 20 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9 th March, 2020	17
Parliamentary Secretaries-	11
-OF THE PUNJAB	
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING	
-SEED UNDER TAIMOOR MASOOD, MALIK	

PAGE

NO.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR REVENUE*-Seed under Muhammad Adnan, Choudry*

	PAGE NO.
points of order REGARDING-	
-Demand for decrease of fee of private schools repair of farm to market roads and implementation upon health policy	197
-Deprivation of Corona virus patients from treatment in Services Hospital Lahore	443
-Murder of a Christian young man in tehsil Chunian	271
Primary & SECONDARY HEALTHCARE Department-	
questions REGARDING-	56
-Action against quacks in Liaqatabad, Lahore (<i>Question No. 1204*</i>)	62
-Action against quacks in tehsil Shakargarh Narowal (<i>Question No. 2825*</i>)	84
-Action taken against quacks in district Lahore (<i>Question No. 863</i>)	79
-Allotment policy of residential apartments in PIC Lahore (<i>Question No. 3624*</i>)	71
-Appointment of engineers and technicians for maintenance of medical machinery in hospitals (<i>Question No. 3097*</i>)	55
-Availability of medicines in DHQ Teaching Hospital Sahiwal (<i>Question No. 1285*</i>)	390
-Availability of vaccine of Rabies and snake bites (<i>Question No. 2538*</i>)	77
-Budget and facilities provided to public by Punjab Health Care Commission (<i>Question No. 3622*</i>)	427
-Cases of Congo Virus and step taken for control over it (<i>Question No. 817</i>)	75
-Completion of building of Medical College Bahawalnagar and start of MBBS Classes (<i>Question No. 3459*</i>)	370
-Construction of boundary wall of BHU Muhammad Nagar Ladhoka tehsil Depalpur (<i>Question No 2193*</i>)	60
-Details about Allied Hospital Faisalabad (<i>Question No. 1937*</i>)	408
-Details about dialysis units and availability of Rabies vaccine hospitals in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2934*</i>)	412
-Details about office of Director IRMNCH & NP Programme (<i>Question No. 3142*</i>)	400
-Details about private practice of medical Superintendents of hospitals in district Narowal (<i>Question No. 2765*</i>)	397
-Details about THQ Hospital Silanwali Sargodha (<i>Question No. 2719*</i>)	409
-Details about vacant posts, doctors and budget of Salamat pura Hospital Lahore (<i>Question No. 2948*</i>)	87
-Employees, motor vehicles and budget of Punjab Medical Faculty (<i>Question No. 918</i>)	21
-Establishment of Children Hospital in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1577*</i>)	415
-Establishment of Children Hospital in Jhang (<i>Question No. 3207*</i>)	48
-Establishment of new DHQ Hospital in Dera Ghazi Khan	

	PAGE
NO.	
(Question No. 2386*)	74
-Establishment of Phase-II, of Sheikh Zaid Medical Hospital, Rahim Yar Khan (Question No. 3367*)	85
-Establishment of Punjab Health Care Commission and vacant posts therein (Question No. 917)	74
-Facility of dressing in female ward of Mental Hospital Lahore (Question No. 3253*)	67
-Handing over the dialysis centre of Civil Hospital Gujranwala to a private institution (Question No. 3075*)	88
-Insecticide spray in Sir Ganga Ram Hospital Lahore (Question No. 920)	37
-Installation and present position of MRI machine in Jinnah Hospital Lahore (Question No. 2065*)	54
-Laboratory tests in DHQ Teaching Hospital Sahiwal (Question No. 1284*)	63
-Medical facilities provided to people under "Sehat Insaf Card" (Question No. 2852*)	402
-Non activation of Dialysis Centre in THQ Hospital Jampur district Rajanpur (Question No. 2773*)	81
-Non availability of medicines in Allama Iqbal Teaching Hospital and Sardar Baighum Hospital Sialkot (Question No. 3681*)	379
-Non availability of Rabies vaccine in RHCs of PP-264 Rahim Yar Khan (Question No. 2308*)	404
-Non availability of vaccine of Hepatitis B & C (Question No. 2805*)	415
-Nonpayment of "Non Practicing Allowance" to doctors of THQ Hospital Haveli Lakha and Depalpur (Question No. 3225*)	82
-Number and construction of hostels of Allama Iqbal Medical College Lahore (Question No. 841)	83
-Number of air conditioners in female ward of mental hospital, Lahore (Question No. 856)	65
-Number of Anesthesiologists in Government hospitals (Question No. 3037*)	398
-Number of beds and sectioned posts in THO Hospital Bhalwal (Question No. 2733*)	394
-Number of beds, wards and doctors in DHQ Hospital Khanewal (Question No. 2668*)	392
-Number of BHUs and RHCs in Mian Channu and facilities provided therein (Question No. 2565*)	362
-Number of BHUs in Lahore and facility provided therein (Question No. 2101*)	402
-Number of BHUs, RHCs and staff and facilities provided therein in PP-266 Rahim Yar Khan (Question No. 2776*)	61
-Number of CT scan machines in Allied Hospital Faisalabad and working position thereof (Question No. 2602*)	410
-Number of deaths of Dengue fever patients during 2018-19 (Question No. 3017*)	411

	PAGE NO.
-Number of demises and patients of Dengue diseases in THQ Hospital Sahiwal (<i>Question No. 3089*</i>)	358
-Number of doctors and other staff in RHC Alahbad Kasur (<i>Question No. 2129*</i>)	355
-Number of doctors and other staff in RHC Ganda Singh Wala (<i>Question No. 2127*</i>)	418
-Number of doctors and vacant posts in RHC Miani tehsil Bhera, Sargodha (<i>Question No. 3314*</i>)	424
-Number of doctors in Gynae wards in hospitals of district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 643</i>)	367
-Number of employees appointed for eradication of Dengue (<i>Question No. 2103*</i>)	431
-Number of employees in RHC Madrissa and Gunjiani district Bahawalpur (<i>Question No. 922</i>)	64
-Number of Government Hospitals in Gujranwala city and facilities provided therein (<i>Question No. 3012*</i>)	387 434
-Number of Hepatitis patients in Faisalabad division (<i>Question No. 1956*</i>)	435
-Number of HIV AIDS patients (<i>Question No. 934</i>)	435
-Number of hospitals and dispensaries in PP-172 Lahore (<i>Question No. 951</i>)	398
-Number of RHCs in Mian Channu and facility of 24/7 emergency therein (<i>Question No. 2742*</i>)	420
-Number of Rural Dispensaries in tehsil Sadiqabad and vacant posts therein (<i>Question No. 3333*</i>)	423
-Number of THQ hospital, RHCs and BHUs in Sahiwal and vacant posts therein (<i>Question No. 567</i>)	73
-Number of X-Ray, Ultra sound machines in Mental Hospital, Lahore (<i>Question No. 3250*</i>)	27
-Pediatric surgery cases in Children Hospital Lahore (<i>Question No. 1944*</i>)	391
-Posting of Lady Health Workers in BHUs and RHCs in district Bahawalpur (<i>Question No. 2541*</i>)	51
-Privatization of Government hospitals of the province (<i>Question No. 2499*</i>)	374
-Presence of Polio Virus in Children in different areas of Lahore (<i>Question No. 2198*</i>)	77
-Programme arranged under Punjab Mental Health Authority Act, Lahore (<i>Question No. 3491*</i>)	428
-Progress of Health and Nutrition Programme (<i>Question No. 836</i>)	401
-Provision of insulin in RHCs and THQ Hospital in Jampur district Rajanpur (<i>Question No. 2772*</i>)	384
-Provision of medicines in hospitals of the province (<i>Question No. 2687*</i>)	418
-Provision the facility of maternity home in UC. Madh Pargna tehsil Bhera district Sargodha (<i>Question No. 3268*</i>)	83
-Punishment and fine to illegal medical practitioners in district Lahore (<i>Question No. 862</i>)	70

	PAGE
	NO.
-Reasons for not starting educational activities in Fatima Jinnah Dental College Jubilee Town Lahore (<i>Question No. 3088*</i>)	422
-Recruitment and salary of mid wives in BHUs of Sahiwal (<i>Question No. 520</i>)	350
-Recruitment of class IV employees in Primary & Secondary Healthcare Department (<i>Question No. 1715*</i>)	42
-Removal of waste of hospitals of Faisalabad (<i>Question No. 2271*</i>)	426
-Repair and construction of residences in BHUs Faizabad district Okara (<i>Question No. 741</i>)	71
-Sale of dangerous waste of hospitals (<i>Question No. 3146*</i>)	416
-Step taken for control over Dengue Virus (<i>Question 3228*</i>)	407
-Step taken for eradication of Congo Virus (<i>Question No. 2887*</i>)	395
-Step taken for eradication of Dangué (<i>Question No. 2689*</i>)	388
-Tenders for purchase of medicines under "Hepatitis Control Programme" (<i>Question No. 2248*</i>)	58
-Under construction building of DHQ hospital Sahiwal (<i>Question No. 1287*</i>)	406
-Upgradation and establishment of hospitals in the province (<i>Question No. 2851*</i>)	413
-Usage of funds of THQ Hospital Silanwali Sargodha (<i>Question No. 3184*</i>)	57
-Vacant posts in Medical College, Sahiwal (<i>Question No. 1286*</i>)	33
-Working condition of MRI and CT Scan machines of Jinnah Hospital Lahore (<i>Question No. 1976*</i>)	80
-Working position of Hepatitis test machine in Government Allama Iqbal Memorial Hospital Sialkot (<i>Question No. 3680*</i>)	69
-Worst condition of toilets of Children Department of Mayo Hospital Lahore (<i>Question No. 3081*</i>)	

	PAGE NO.
Prorogation-	506
-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 20TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY	
of the Punjab commenced on 9 th March, 2020	
	Q
questions REGARDING-	
COLONIES DEPARTMENT-	
-Area and boundary wall of graveyard situated in Chak No. 388/G.B, Faisalabad (<i>Question No. 2764*</i>)	457 488
-Graveyard in Chak Jhumra, Faisalabad (<i>Question No. 1118*</i>)	451
-Operation against encroachments in Sadiqabad city (<i>Question No. 2283*</i>)	
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-	
-Budget allocated for repair of road from Jamali to Khatwanwali district Gujrat (<i>Question No. 2298*</i>)	245 269
-Construction of Bonga Hayat road Sahiwal (<i>Question No. 2369*</i>)	257
-Construction of Bund Road adjacent to Babu Sabu Inter Change, Lahore (<i>Question No. 1737*</i>)	250 219
-Construction of Depalpur Chowk road Okara (<i>Question No. 1263*</i>)	
-Construction of Noor Kot Road PP-48 Narowal (<i>Question No. 1751*</i>)	264
-Construction of over-head bridge over railway gate Imamia Colony Shahdara Lahore (<i>Question No. 2032*</i>)	261
-Construction of Qutab Shahana Bridge, Sahiwal (<i>Question No. 1930*</i>)	211
-Construction of road from Bhera to Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 1171*</i>)	208
-Construction of road from Bhera to Jhawarian district Sargodha (<i>Question No. 1170*</i>)	254
-Construction of road from Chiniot to Lahore and bridge in area of Tiba Shah Behlol (<i>Question No. 1734*</i>)	268
-Construction of road from Pipliwala to Mahan Chattha, Gujranwala (<i>Question No. 2330*</i>)	251
-Construction of road from railway gate to Chak No. 125/15-L, Mian Channu district Khanewal (<i>Question No. 1697*</i>)	227
-Construction of road from tehsil Bhera to Thathi Noor, Sargodha (<i>Question No. 1880*</i>)	260
-Construction of road from Umra to Shahana Lok, district Mandi Bahauddin (<i>Question No. 1805*</i>)	265
-Construction of road head Jalo to head Rasool via Upper Jhelum Canal tehsil Sara-e-Alamgir, Gujrat (<i>Question No. 2108*</i>)	258 232
-Construction of roads by Communication & Works Department in district Chiniot (<i>Question No. 1747*</i>)	

	PAGE
NO.	
-Construction of roads in PP-243, Bahawalpur (<i>Question No. 2053*</i>)	222
-Construction of roads in PP-251, Bahawalpur (<i>Question No. 1874*</i>)	229
-Construction of roads in PP-251, Bahawalpur (<i>Question No. 1889*</i>)	266
-Construction of roads in tehsil Depalpur Okara (<i>Question No. 2195*</i>)	
-Construction of roads to tehsil Hasilpur, district Bahawalpur (<i>Question No. 1989*</i>)	263
-Construction of roads under M & R and provision of funds to district Rawalpindi in this head (<i>Question No. 2316*</i>)	267
-Construction of Zafar Chowk road, Kamalia road and Muridwala road connected to Mamon Kanjan (<i>Question No. 2181*</i>)	236
-Demand for making Depalpur to Okara road one way (<i>Question No. 1267*</i>)	250
-Demand for making Jalalpur Jattan road double way, Gujrat (<i>Question No. 2085*</i>)	235
-Demand for making Sargodha to Khushab road one way (<i>Question No. 1198*</i>)	249
-Double way construction of road from Talamba Chungi Mian Channu to Bypass Mian Channu (<i>Question No. 1699*</i>)	252
-Issuance of funds for construction of roads in district Muzaffargarh for the year 2018-19 (<i>Question No. 2427*</i>)	269
-Making Chiniot to Faisalabad road one-way (<i>Question No. 1735*</i>)	256
-Making Gujranwala-Sheikhupura road double way (<i>Question No. 1768*</i>)	259
-Making road from Burewala Chichawatni to Sheikh Fazil double way (<i>Question No. 2041*</i>)	264
-Opening of bridge for traffic newly constructed over Chinab river at Sambrial road, Gujrat (<i>Question No. 2083*</i>)	231
-Project of widening of road from Noorpur Thal to Oragoraya Jhang (<i>Question No. 2295*</i>)	239
-Recruitment of grade-IV to grade-IX employees in Communication & Works Department in the year 2013-14 (<i>Question No. 1707*</i>)	253
-Schemes in ADP for PP-48 Narowal and budget allocated for the same (<i>Question No. 1750*</i>)	215
DISASTER MANAGEMENT DEPARTMENT-	
-Losses due to floods in UC. Basti Hero and adjacent villages, district Rajanpur (<i>Question No. 3175*</i>)	452
-Performance of Help Line 1129 in the province (<i>Question No. 779</i>)	500
-Resources and facilities of Punjab Disaster Management Authority (<i>Question No. 2812*</i>)	489
HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-	
-Allocated funds and expenditures of water supply and sewerage in Bhalwal city, Sargodha during 2018-19 and 2019-2020 (<i>Question No. 3312*</i>)	156
-Area of parks and green belts under administrative control of PHA, Sahiwal (<i>Question No. 967</i>)	178
-Budget and expenditures of Housing, Urban Development & Public	

	PAGE
NO.	
Health Engineering Department Sahiwal for the year 2018-19 (<i>Question No. 964</i>)	175
-Chairman and members of Board of Directors of Sahiwal Development Authority and PHA (<i>Question No. 968</i>)	179
-Change of sewerage and water supply pipes in PP-146, Lahore (<i>Question No. 3802*</i>)	171 146
-Cleanliness of rain drains in Lahore (<i>Question No. 2823*</i>)	
-Completion of water supply scheme Kamair, Sahiwal (<i>Question No. 3536*</i>)	165
-Comparison between old and new sewerage pipe lines of tehsil Jampur (<i>Question No. 3443*</i>)	164
-Completion of three marla housing scheme tehsil Silanwali, Sargodha (<i>Question No. 3247*</i>)	155
-Completion of water supply scheme Math Tawana Town, district Khushab (<i>Question No. 2299*</i>)	126 169
-Construction of Kamahan Road Lahore (<i>Question No. 3663*</i>)	
-Construction of road and drain upto Township Peco Road Lahore (<i>Question No. 1205*</i>)	143 142
-Cutting of trees in Lahore (<i>Question No. 972*</i>)	
-Installation of water filtration plant in PP-104 Faisalabad (<i>Question No. 1540*</i>)	123
-Employees, motor vehicles and other machinery with WASA, Faisalabad (<i>Question No. 2656*</i>)	138
-Entrance of motorcycles and cars in Bagh-e-Jinnah Lahore (<i>Question No. 3320*</i>)	157 148
-Entry fee of Public Parks in Lahore (<i>Question No. 3150*</i>)	
-Expenditures incurred upon ongoing works of LDA on elevated Expressway Lahore and completion thereof (<i>Question No. 3190*</i>)	152
-Government steps for safety of subsoil water in Lahore (<i>Question No. 3343*</i>)	161
-Installation of water filtration plant in Gulshan Shalamar Scheme Lahore (<i>Question No. 631</i>)	174
-MOUs between Punjab Housing and Town Planning Agency and Chinese Company Sun Rise Construction (<i>Question No. 3031*</i>)	148
-Non-availability of clean drinking water in Alqadir scheme, Madina Colony Baghbanpura Lahore (<i>Question No. 3629*</i>)	167
-Number and performance of water filtration plants in Lahore (<i>Question No. 1626*</i>)	144
-Number of employees of Punjab Land Development Company and salaries thereof (<i>Question No. 2923*</i>)	147
-Number of staff and their duties in Bagh-e-Jinnah Lahore (<i>Question No. 2417*</i>)	133 173
-Number of sewerage drains in Lahore (<i>Question No. 544</i>)	
-Number of tube wells for water supply and working position thereof in Okara city (<i>Question No. 3675*</i>)	170
-Nurseries and perennial plants in Bagh-e-Jinnah Lahore	129

	PAGE NO.
(Question No. 2416*)	
-Plantation and provision of facilities in Bagh-e-Jinnah and Race Course Lahore during 2018-19 (Question No. 2356*)	112
-Pollution of subsoil water of PP-72, Tehsil Bhera, moza Islampura, Sargodha due to drain (Question No. 3245*)	154 164
-Renovation of Kamran Ki Bara Dari (Question No. 3489*)	
-Sewerage pipe line in UC No. 79, Insaf road Rustam Park Lahore (Question No. 2066*)	124
-Sewerage system of Mian Ghulam Nabi Park Muslimabad Fateh Garh Lahore (Question No. 1724*)	109 145
-Sewerage system in Grater Iqbal Park Lahore (Question No. 2778*)	
-Shortage of wash rooms in Gulshan-e-Iqbal Park, Lahore (Question No. 3326*)	159
-Supply of clean drinking water in Bhalwal, Sargodha (Question No. 3598*)	167 153
-Supply of clean drinking water in Jhang city (Question No. 3213*)	
-Supply of clean drinking water in Shaheenabad PP-152, Lahore (Question No. 3379*)	162
-Supply of clean drinking water in UC Hazoorpur PP-72 Sargodha (Question No. 3094*)	117
-Time schedule for switching on tube wells for water supply (Question No. 3640*)	168
-Water supply and sewerage facilities in Tehsil Pind Dadan Khan PP-27, district Jhelum (Question No. 3430*)	163
-Water supply and sewerage schemes in Mandi Bahauddin (Question No. 959)	174
-Water supply and sewerage schemes in PP-198, Sahiwal (Question No. 965)	176
PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-	56
-Action against quacks in Liaqatabad, Lahore (Question No. 1204*)	62
-Action against quacks in tehsil Shakargarh Narowal (Question No. 2825*)	84
-Action taken against quacks in district Lahore (Question No. 863)	
-Allotment policy of residential apartments in PIC Lahore (Question No. 3624*)	79
-Appointment of engineers and technicians for maintenance of medical machinery in hospitals (Question No. 3097*)	71
-Availability of medicines in DHQ Teaching Hospital Sahiwal (Question No. 1285*)	55 390
-Availability of vaccine of Rabies and snake bites (Question No. 2538*)	
-Budget and facilities provided to public by Punjab Health Care Commission (Question No. 3622*)	77 427
-Cases of Congo Virus and step taken for control over it (Question No. 817)	
-Completion of building of Medical College Bahawalnagar and start of MBBS Classes (Question No. 3459*)	75
-Construction of boundary wall of BHU Muhammad Nagar Ladhoka tehsil Depalpur (Question No. 2193*)	370 60

	PAGE
NO.	
-Details about Allied Hospital Faisalabad (<i>Question No. 1937*</i>)	
-Details about dialysis units and availability of Rabies vaccine hospitals in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2934*</i>)	408
-Details about office of Director IRMNCH & NP Programme (<i>Question No. 3142*</i>)	412
-Details about private practice of medical Superintendents of hospitals in district Narowal (<i>Question No. 2765*</i>)	400
-Details about THQ Hospital Silanwali Sargodha (<i>Question No. 2719*</i>)	397
-Details about vacant posts, doctors and budget of Salamat pura Hospital Lahore (<i>Question No. 2948*</i>)	409
-Employees, motor vehicles and budget of Punjab Medical Faculty (<i>Question No. 918</i>)	87
-Establishment of Children Hospital in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1577*</i>)	21
-Establishment of Children Hospital in Jhang (<i>Question No. 3207*</i>)	415
-Establishment of new DHQ Hospital in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 2386*</i>)	48
-Establishment of Phase-II, of Sheikh Zaid Medical Hospital, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3367*</i>)	74
-Establishment of Punjab Health Care Commission and vacant posts therein (<i>Question No. 917</i>)	85
-Facility of dressing in female ward of Mental Hospital Lahore (<i>Question No. 3253*</i>)	74
-Handing over the dialysis centre of Civil Hospital Gujranwala to a private institution (<i>Question No. 3075*</i>)	67
-Insecticide spray in Sir Ganga Ram Hospital Lahore (<i>Question No. 920</i>)	88
-Installation and present position of MRI machine in Jinnah Hospital Lahore (<i>Question No. 2065*</i>)	37
-Laboratory tests in DHQ Teaching Hospital Sahiwal (<i>Question No. 1284*</i>)	54
-Medical facilities provided to people under "Sehat Insaf Card" (<i>Question No. 2852*</i>)	63
-Non activation of Dialysis Centre in THQ Hospital Jampur district Rajanpur (<i>Question No. 2773*</i>)	402
-Non availability of medicines in Allama Iqbal Teaching Hospital and Sardar Baighum Hospital Sialkot (<i>Question No. 3681*</i>)	81
-Non availability of Rabies vaccine in RHCs of PP-264 Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2308*</i>)	379
-Non availability of vaccine of Hepatitis B & C (<i>Question No. 2805*</i>)	404
-Nonpayment of "Non Practicing Allowance" to doctors of THQ Hospital Haveli Lakha and Depalpur (<i>Question No. 3225*</i>)	415
-Number and construction of hostels of Allama Iqbal Medical College Lahore (<i>Question No. 841</i>)	82
-Number of air conditioners in female ward of mental hospital, Lahore (<i>Question No. 856</i>)	83

	PAGE
NO.	
-Number of Anesthesiologists in Government hospitals (<i>Question No. 3037*</i>)	65
-Number of beds and sectioned posts in THO Hospital Bhalwal (<i>Question No. 2733*</i>)	398
-Number of beds, wards and doctors in DHQ Hospital Khanewal (<i>Question No. 2668*</i>)	394
-Number of BHUs and RHCs in Mian Channu and facilities provided therein (<i>Question No. 2565*</i>)	392
-Number of BHUs in Lahore and facility provided therein (<i>Question No. 2101*</i>)	362
-Number of BHUs, RHCs and staff and facilities provided therein in PP-266 Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2776*</i>)	402
-Number of CT scan machines in Allied Hospital Faisalabad and working position thereof (<i>Question No. 2602*</i>)	61
-Number of deaths of Dengue fever patients during 2018-19 (<i>Question No. 3017*</i>)	410
-Number of demises and patients of Dengue diseases in THQ Hospital Sahiwal (<i>Question No. 3089*</i>)	411
-Number of doctors and other staff in RHC Alahbad Kasur (<i>Question No. 2129*</i>)	358
-Number of doctors and other staff in RHC Ganda Singh Wala (<i>Question No. 2127*</i>)	355
-Number of doctors and vacant posts in RHC Miani tehsil Bhera, Sargodha (<i>Question No. 3314*</i>)	418
-Number of doctors in Gynae wards in hospitals of district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 643</i>)	424
-Number of employees appointed for eradication of Dengue (<i>Question No. 2103*</i>)	367
-Number of employees in RHC Madrissa and Gunjiani district Bahawalpur (<i>Question No. 922</i>)	431
-Number of Government Hospitals in Gujranwala city and facilities provided therein (<i>Question No. 3012*</i>)	64
-Number of Hepatitis patients in Faisalabad division (<i>Question No. 1956*</i>)	387
-Number of HIV AIDS patients (<i>Question No. 934</i>)	434
-Number of hospitals and dispensaries in PP-172 Lahore (<i>Question No. 951</i>)	435
-Number of RHCs in Mian Channu and facility of 24/7 emergency therein (<i>Question No. 2742*</i>)	398
-Number of Rural Dispensaries in tehsil Sadiqabad and vacant posts therein (<i>Question No. 3333*</i>)	420
-Number of THQ hospital, RHCs and BHUs in Sahiwal and vacant posts therein (<i>Question No. 567</i>)	423
-Number of X-Ray, Ultra sound machines in Mental Hospital, Lahore (<i>Question No. 3250*</i>)	73
-Pediatric surgery cases in Children Hospital Lahore (<i>Question No. 1944*</i>)	27

	PAGE
NO.	
-Posting of Lady Health Workers in BHUs and RHCs in district Bahawalpur (<i>Question No. 2541*</i>)	391
-Privatization of Government hospitals of the province (<i>Question No. 2499*</i>)	51
-Presence of Polio Virus in Children in different areas of Lahore (<i>Question No. 2198*</i>)	374
-Programme arranged under Punjab Mental Health Authority Act, Lahore (<i>Question No. 3491*</i>)	77 428
-Progress of Health and Nutrition Programme (<i>Question No. 836</i>)	
-Provision of insulin in RHCs and THQ Hospital in Jampur district Rajanpur (<i>Question No. 2772*</i>)	401 384
-Provision of medicines in hospitals of the province (<i>Question No. 2687*</i>)	
-Provision the facility of maternity home in UC. Madh Pargna tehsil Bhera district Sargodha (<i>Question No. 3268*</i>)	418
-Punishment and fine to illegal medical practitioners in district Lahore (<i>Question No. 862</i>)	83
-Reasons for not starting educational activities in Fatima Jinnah Dental College Jubilee Town Lahore (<i>Question No. 3088*</i>)	70
-Recruitment and salary of mid wives in BHUs of Sahiwal (<i>Question No. 520</i>)	422
-Recruitment of class IV employees in Primary & Secondary Healthcare Department (<i>Question No. 1715*</i>)	350 42
-Removal of waste of hospitals of Faisalabad (<i>Question No. 2271*</i>)	
-Repair and construction of residences in BHUs Faizabad district Okara (<i>Question No. 741</i>)	426 71
-Sale of dangerous waste of hospitals (<i>Question No. 3146*</i>)	416
-Step taken for control over Dengue Virus (<i>Question 3228*</i>)	407
-Step taken for eradication of Congo Virus (<i>Question No. 2887*</i>)	395
-Step taken for eradication of Dangué (<i>Question No. 2689*</i>)	
-Tenders for purchase of medicines under "Hepatitis Control Programme" (<i>Question No. 2248*</i>)	388 58
-Under construction building of DHQ hospital Sahiwal (<i>Question No. 1287*</i>)	
-Upgradation and establishment of hospitals in the province (<i>Question No. 2851*</i>)	406
-Usage of funds of THQ Hospital Silanwali Sargodha (<i>Question No. 3184*</i>)	413 57
-Vacant posts in Medical College, Sahiwal (<i>Question No. 1286*</i>)	
-Working condition of MRI and CT Scan machines of Jinnah Hospital Lahore (<i>Question No. 1976*</i>)	33
-Working position of Hepatitis test machine in Government Allama Iqbal Memorial Hospital Sialkot (<i>Question No. 3680*</i>)	80
-Worst condition of toilets of Children Department of Mayo Hospital Lahore (<i>Question No. 3081*</i>)	69
REVENUE DEPARTMENT-	
-Allotment of Government residences to employees of Revenue Department in district Jhang (<i>Question No. 3191*</i>)	495

	PAGE
	NO.
-Approval of 16 projects by Investigation Committee of Board of Revenue (<i>Question No. 792</i>)	501
-Audit of mutation fee by Board of Revenue (<i>Question No. 2242*</i>)	461
-Computerization of land record in the province (<i>Question No. 2827*</i>)	479
-Computerization of Land record in the province (<i>Question No. 928</i>)	505
-Computerization of revenue record of Revenue circles of Sahiwal (<i>Question No. 1423*</i>)	470
-Employees of Revenue Department in tehsil Sahiwal (<i>Question No. 1422*</i>)	465
-Fixation and harmony of DC rates of immovable property with market rates (<i>Question No. 2914*</i>)	493
-Not to post the Land Record Officer in Farqabad Land Record Centre, Sheikhpura (<i>Question No. 3998*</i>)	499
-Number of employees of Revenue Department in Jhelum (<i>Question No. 3834*</i>)	496
-Number of employees of Revenue Department in tehsil Sadiqabad, Rahim Yar Khan and their cases in Anti-Corruption and other courts (<i>Question No. 880</i>)	502
-Number of staff and computerization of record by Punjab Land Record Jhang (<i>Question No. 3324*</i>)	496
-Payment of price of land acquired for Kartarpur Rahdari (<i>Question No. 3630*</i>)	485
-Performance of Land Record Centres in Gujranwala (<i>Question No. 3029*</i>)	482
-Period of posting of officers and Patwaries in Consolidation Department district Sahiwal (<i>Question No. 1916*</i>)	491
-Promotion of Kanongos and Gardawars as Naib Tehsildar in Sahiwal (<i>Question No. 3007*</i>)	494
-Recruitment of Service Centre In charge and Additional Director in Board of Revenue (<i>Question No. 2542*</i>)	475
-Repeatedly amendments in projects of Punjab Land Record Authority (<i>Question No. 3845*</i>)	498
-Suggestion about upgrading district Rahim Yar Khan at division level (<i>Question No. 2309*</i>)	493
-Vacant posts of Patwaries, Kanongos, Naib Tehsildars and Tehsildar in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 881</i>)	504
-Victims of flood in district Rajanpur (<i>Question No. 871</i>)	501
QUORUM-	
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-	
-9 th March, 2020	101
-12 th March, 2020	386

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.

	PAGE NO.
questions REGARDING-	479
-Computerization of land record in the province (<i>Question No. 2827*</i>)	37
-Installation and present position of MRI machine in Jinnah Hospital Lahore (<i>Question No. 2065*</i>)	148
-MOUs between Punjab Housing and Town Planning Agency and Chinese Company Sun Rise Construction (<i>Question No. 3031*</i>)	147
-Number of employees of Punjab Land Development Company and salaries thereof (<i>Question No. 2923*</i>)	27
-Pediatric surgery cases in Children Hospital Lahore (<i>Question No. 1944*</i>)	500
-Performance of Help Line 1129 in the province (<i>Question No. 779</i>)	374
-Presence of Polio Virus in Children in different areas of Lahore (<i>Question No. 2198*</i>)	489
-Resources and facilities of Punjab Disaster Management Authority (<i>Question No. 2812*</i>)	388
-Tenders for purchase of medicines under "Hepatitis Control Programme" (<i>Question No. 2248*</i>)	
RAHEELA NAEEM, MRS.	
questions REGARDING-	84
-Action taken against quacks in district Lahore (<i>Question No. 863</i>)	74
-Facility of dressing in female ward of Mental Hospital Lahore (<i>Question No. 3253*</i>)	83
-Number of air conditioners in female ward of mental hospital, Lahore (<i>Question No. 856</i>)	496
-Number of staff and computerization of record by Punjab Land Record Jhang (<i>Question No. 3324*</i>)	73
-Number of X-Ray, Ultra sound machines in Mental Hospital, Lahore (<i>Question No. 3250*</i>)	83
-Punishment and fine to illegal medical practitioners in district Lahore (<i>Question No. 862</i>)	168
-Time schedule for switching on tube wells for water supply (<i>Question No. 3640*</i>)	
Resolution REGARDING-	189
-Attribute to Pakistani women for struggle for getting their rights on the eve of International Women day	

	PAGE NO.
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	15
-9 th March, 2020	107
-10 th March, 2020	205
-11 th March, 2020	347
-12 th March, 2020	441
-13 th March, 2020	
report (LAI D IN THE HOUSE) REGARDING-	207
-THE GREEN INTERNATIONAL UNIVERSITY BILL 2020 (BILL NO. 1 OF 2020)	
Resolutions REGARDING-	
-Attribute to Pakistani women for struggle for getting their rights on the eve of International Women day	188
-Demand for including the basic right of provision of clean drinking water in constitution	183
-Expression of deep grief and sorrow on sad demise of Ex MPA Malik Atta Muhammad Khan	184
REVENUE DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Allotment of Government residences to employees of Revenue Department in district Jhang (<i>Question No. 3191*</i>)	495
-Approval of 16 projects by Investigation Committee of Board of Revenue (<i>Question No. 792</i>)	501
-Audit of mutation fee by Board of Revenue (<i>Question No. 2242*</i>)	461
-Computerization of land record in the province (<i>Question No. 2827*</i>)	479
-Computerization of Land record in the province (<i>Question No. 928</i>)	505
-Computerization of revenue record of Revenue circles of Sahiwal (<i>Question No. 1423*</i>)	470
-Employees of Revenue Department in tehsil Sahiwal (<i>Question No. 1422*</i>)	465
-Fixation and harmony of DC rates of immovable property with market rates (<i>Question No. 2914*</i>)	493
-Not to post the Land Record Officer in Farqabad Land Record Centre, Sheikhpura (<i>Question No. 3998*</i>)	499
-Number of employees of Revenue Department in Jhelum (<i>Question No. 3834*</i>)	496
-Number of employees of Revenue Department in tehsil Sadiqabad, Rahim Yar Khan and their cases in Anti-Corruption and other courts (<i>Question No. 880</i>)	502
-Number of staff and computerization of record by Punjab Land Record Jhang (<i>Question No. 3324*</i>)	496
	485

	PAGE
	NO.
-Payment of price of land acquired for Kartarpur Rahdari (<i>Question No. 3630*</i>)	482
-Performance of Land Record Centres in Gujranwala (<i>Question No. 3029*</i>)	
-Period of posting of officers and Patwaries in Consolidation Department district Sahiwal (<i>Question No. 1916*</i>)	491
-Promotion of Kanongos and Gardawars as Naib Tehsildar in Sahiwal (<i>Question No. 3007*</i>)	494
-Recruitment of Service Centre In charge and Additional Director in Board of Revenue (<i>Question No. 2542*</i>)	475
-Repeatedly amendments in projects of Punjab Land Record Authority (<i>Question No. 3845*</i>)	498
-Suggestion about upgrading district Rahim Yar Khan at division level (<i>Question No. 2309*</i>)	493
-Vacant posts of Patwaries, Kanongos, Naib Tehsildars and Tehsildar in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 881</i>)	504 501
-VICTIMS OF FLOOD IN DISTRICT RAJANPUR (QUESTION NO. 871)	
RIAZ AHMAD, RANA	
question REGARDING-	
-Making road from Burewala Chichawatni to Sheikh Fazil double way (<i>Question No. 2041*</i>)	264
S	
SABRINA JAVAID, MS.	
question REGARDING-	395
-Step taken for eradication of Dangu (<i>Question No. 2689*</i>)	
SADIA SOHAIL RANA, MS.	
question REGARDING-	488
-Graveyard in Chak Jhumra, Faisalabad (<i>Question No. 1118*</i>)	
SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.	
questions REGARDING-	146
-Cleanliness of rain drains in Lahore (<i>Question No. 2823*</i>)	404
-Non availability of vaccine of Hepatitis B & C (<i>Question No. 2805*</i>)	
-Number of Anesthesiologists in Government hospitals (<i>Question No. 3037*</i>)	65 428
-Progress of Health and Nutrition Programme (<i>Question No. 836</i>)	
-Recruitment of Service Centre In charge and Additional Director in Board of Revenue (<i>Question No. 2542*</i>)	475
SALMAN RAFIQ, KHAWAJA	
BILL (Discussed upon)-	

	PAGE
	NO.
	281
-THE PUNJAB MEDICAL TEACHING INSTITUTIONS (REFORMS) BILL 2019	
SEEMABIA TAHIR, MS.	
question REGARDING-	
-Sewerage pipe line in UC No. 79, Insaf road Rustam Park Lahore (<i>Question No. 2066*</i>)	124
SHAHEEN RAZA, MS.	
questions REGARDING-	
-Construction of road from Pipliwala to Mahan Chattha, Gujranwala (<i>Question No. 2330*</i>)	268
-Handing over the dialysis centre of Civil Hospital Gujranwala to a private institution (<i>Question No. 3075*</i>)	67
-Number of Government Hospitals in Gujranwala city and facilities provided therein (<i>Question No. 3012*</i>)	64
-Performance of Land Record Centres in Gujranwala (<i>Question No. 3029*</i>)	482
SHAHEENA KARIM, MS.	
questions REGARDING-	
-Appointment of engineers and technicians for maintenance of medical machinery in hospitals (<i>Question No. 3097*</i>)	71
-Establishment of new DHQ Hospital in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 2386*</i>)	48
-Number and construction of hostels of Allama Iqbal Medical College Lahore (<i>Question No. 841</i>)	82
SHAMSA ALI, MS.	
MOTION regarding-	
	187
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION	
	188
Resolution REGARDING-	
-Attribute to Pakistani women for struggle for getting their rights on the eve of International Women day	
SHAWANA BASHIR, MS.	
question REGARDING-	
-Worst condition of toilets of Children Department of Mayo Hospital Lahore (<i>Question No. 3081*</i>)	69
SHAZIA ABID, MS.	

	PAGE NO.
questions REGARDING-	164
-Comparison between old and new sewerage pipe lines of tehsil Jampur (<i>Question No. 3443*</i>)	452
-Losses due to floods in UC. Basti Hero and adjacent villages, district Rajanpur (<i>Question No. 3175*</i>)	402
-Non activation of Dialysis Centre in THQ Hospital Jampur district Rajanpur (<i>Question No. 2773*</i>)	401
-Provision of insulin in RHCs and THQ Hospital in Jampur district Rajanpur (<i>Question No. 2772*</i>)	501
-Victims of flood in district Rajanpur (<i>Question No. 871</i>)	
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.	
Fateha khwani (CONDOLENCE)-	
-On sad demise of anunt of Ms. Momina Waheed MPA, and father of Mr. Yasir Zafar Sandhu MPA	207
questions REGARDING-	
-Allocated funds and expenditures of water supply and sewerage in Bhalwal city, Sargodha during 2018-19 and 2019-2020 (<i>Question No. 3312*</i>)	156 211
-Construction of road from Bhera to Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 1171*</i>)	208
-Construction of road from Bhera to Jhawarian district Sargodha (<i>Question No. 1170*</i>)	227
-Construction of road from tehsil Bhera to Thathi Noor, Sargodha (<i>Question No. 1880*</i>)	418
-Number of doctors and vacant posts in RHC Miani tehsil Bhera, Sargodha (<i>Question No. 3314*</i>)	154
-Pollution of subsoil water of PP-72, Tehsil Bhera, moza Islampura, Sargodha due to drain (<i>Question No. 3245*</i>)	418
-Provision the facility of maternity home in UC. Madh Pargna tehsil Bhera district Sargodha (<i>Question No. 3268*</i>)	117
-Supply of clean drinking water in UC Hazoorpur PP-72 Sargodha (<i>Question No. 3094*</i>)	
SUMMONING-	
-Notification of summoning of 20 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9 th March, 2020	1
SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.	
question REGARDING-	
-Change of sewerage and water supply pipes in PP-146, Lahore (<i>Question No. 3802*</i>)	171

T

TAHIA NOON, MS.

questions REGARDING-

- Cases of Congo Virus and step taken for control over it 427
(*Question No. 817*) 407
- Step taken for eradication of Congo Virus (*Question No. 2887**)
- Supply of clean drinking water in Bhalwal, Sargodha 167
(*Question No. 3598**)

TAIMOOR MASOOD, MALIK (*Parliamentary Secretary for Housing, Urban Development & Public Health Engineering*)

Answers to the questions REGARDING-

- Completion of water supply scheme Math Tawana Town, 126
district Khushab (*Question No. 2299**)
- Installation of water filtration plant in PP-104 Faisalabad 124
(*Question No. 1540**)
- Employees, motor vehicles and other machinery with WASA, 138
Faisalabad (*Question No. 2656**)
- Number of staff and their duties in Bagh-e-Jinnah Lahore 133
(*Question No. 2417**)
- Nurseries and perennial plants in Bagh-e-Jinnah Lahore 130
(*Question No. 2416**)
- Plantation and provision of facilities in Bagh-e-Jinnah and 113
Race Course Lahore during 2018-19 (*Question No. 2356**)
- Sewerage pipe line in UC No. 79, Insaf road Rustam Park 125
Lahore (*Question No. 2066**)
- Sewerage system of Mian Ghulam Nabi Park Muslimabad 110
Fateh Garh Lahore (*Question No. 1724**)
- Supply of clean drinking water in UC Hazoorpur PP-72 Sargodha 117
(*Question No. 3094**)

TALAT FATEMEH NAQVI, MS.

Resolution REGARDING-

- Attribute to Pakistani women for struggle for getting their rights on 191
the eve of International Women day

TARIQ MASIH GILL, MR.

point of order REGARDING-

- Murder of a Christian young man in tehsil Chunian 271

PAGE
NO.

U

USMAN MEHMOOD, SYED

questions REGARDING-

- Details about dialysis units and availability of Rabies vaccine hospitals in Rahim Yar Khan (*Question No. 2934**)
 - Establishment of Children Hospital in district Rahim Yar Khan (*Question No. 1577**)
 - Non availability of Rabies vaccine in RHCs of PP-264 Rahim Yar Khan (*Question No. 2308**) **408**
 - Number of doctors in Gynae wards in hospitals of district Rahim Yar Khan (*Question No. 643*)
 - Operation against encroachments in Sadiqabad city (*Question No. 2283**) **21**
 - Suggestion about upgrading district Rahim Yar Khan at division level (*Question No. 2309**) 379
- 424
451
493

USWAH AFTAB, MS.

question REGARDING-

- Government steps for safety of subsoil water in Lahore (*Question No. 3343**)
- 161**

UZMA KARDAR, MS.

question REGARDING-

- Cutting of trees in Lahore (*Question No. 972**)
- 142**

Y

YASIR ZAFAR SANDHU, MR.

question REGARDING-

- Number of beds and sectioned posts in THO Hospital Bhalwal (*Question No. 2733**) 398

YASMIN RASHID, MS. (*Minister for Primary & Secondary Healthcare*)

	PAGE NO.
<i>and Specialized Healthcare & Medical Education)</i>	
Answers to the questions REGARDING-	56
-Action against quacks in Liaqatabad, Lahore (<i>Question No. 1204*</i>)	62
-Action against quacks in tehsil Shakargarh Narowal (<i>Question No. 2825*</i>)	85
-Action taken against quacks in district Lahore (<i>Question No. 863</i>)	
-Allotment policy of residential apartments in PIC Lahore (<i>Question No. 3624*</i>)	79
-Appointment of engineers and technicians for maintenance of medical machinery in hospitals (<i>Question No. 3097*</i>)	71
-Availability of medicines in DHQ Teaching Hospital Sahiwal (<i>Question No. 1285*</i>)	55 390
-Availability of vaccine of Rabies and snake bites (<i>Question No. 2538*</i>)	76
Completion of building of Medical College Bahawalnagar and start of MBBS Classes (<i>Question No. 3459*</i>)	
-Budget and facilities provided to public by Punjab Health Care Commission (<i>Question No. 3622*</i>)	78 428
-Cases of Congo Virus and step taken for control over it (<i>Question No. 817</i>)	
-Construction of boundary wall of BHU Muhammad Nagar Ladhoka tehsil Depalpur (<i>Question No. 2193*</i>)	371 61
-Details about Allied Hospital Faisalabad (<i>Question No. 1937*</i>)	
-Details about dialysis units and availability of Rabies vaccine hospitals in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2934*</i>)	408
-Details about office of Director IRMNCH & NP Programme (<i>Question No. 3142*</i>)	413
-Details about private practice of medical Superintendents of hospitals in district Narowal (<i>Question No. 2765*</i>)	400 397
-Details about THQ Hospital Silanwali Sargodha (<i>Question No. 2719*</i>)	
-Details about vacant posts, doctors and budget of Salamat pura Hospital Lahore (<i>Question No. 2948*</i>)	409
-Employees, motor vehicles and budget of Punjab Medical Faculty (<i>Question No. 918</i>)	87
-Establishment of Children Hospital in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1577*</i>)	22 415
-Establishment of Children Hospital in Jhang (<i>Question No. 3207*</i>)	
-Establishment of new DHQ Hospital in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 2386*</i>)	49
-Establishment of Phase-II, of Sheikh Zaid Medical Hospital, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3367*</i>)	75
-Establishment of Punjab Health Care Commission and vacant posts therein (<i>Question No. 917</i>)	85
-Facility of dressing in female ward of Mental Hospital Lahore (<i>Question No. 3253*</i>)	74
-Handing over the dialysis centre of Civil Hospital Gujranwala to a private institution (<i>Question No. 3075*</i>)	68
-Insecticide spray in Sir Ganga Ram Hospital Lahore	89

	PAGE NO.
(<i>Question No. 920</i>)	
-Installation and present position of MRI machine in Jinnah Hospital Lahore (<i>Question No. 2065*</i>)	38
-Laboratory tests in DHQ Teaching Hospital Sahiwal (<i>Question No. 1284*</i>)	54
-Medical facilities provided to people under "Sehat Insaf Card" (<i>Question No. 2852*</i>)	63
-Non activation of Dialysis Centre in THQ Hospital Jampur district Rajanpur (<i>Question No. 2773*</i>)	402
-Non availability of medicines in Allama Iqbal Teaching Hospital and Sardar Baighum Hospital Sialkot (<i>Question No. 3681*</i>)	81
-Non availability of Rabies vaccine in RHCs of PP-264 Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2308*</i>)	379 405
-Non availability of vaccine of Hepatitis B & C (<i>Question No. 2805*</i>)	
-Nonpayment of "Non Practicing Allowance" to doctors of THQ Hospital Haveli Lakha and Depalpur (<i>Question No. 3225*</i>)	416
-Number and construction of hostels of Allama Iqbal Medical College Lahore (<i>Question No. 841</i>)	82
-Number of air conditioners in female ward of mental hospital, Lahore (<i>Question No. 856</i>)	83
-Number of Anesthesiologists in Government hospitals (<i>Question No. 3037*</i>)	66
-Number of beds and sectioned posts in THO Hospital Bhalwal (<i>Question No. 2733*</i>)	398
-Number of beds, wards and doctors in DHQ Hospital Khanewal (<i>Question No. 2668*</i>)	394
-Number of BHUs and RHCs in Mian Channu and facilities provided therein (<i>Question No. 2565*</i>)	392
-Number of BHUs in Lahore and facility provided therein (<i>Question No. 2101*</i>)	362
-Number of BHUs, RHCs and staff and facilities provided therein in PP-266 Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2776*</i>)	403
-Number of CT scan machines in Allied Hospital Faisalabad and working position thereof (<i>Question No. 2602*</i>)	62
-Number of deaths of Dengue fever patients during 2018-19 (<i>Question No. 3017*</i>)	410
-Number of demises and patients of Dengue diseases in THQ Hospital Sahiwal (<i>Question No. 3089*</i>)	412
-Number of doctors and other staff in RHC Alahbad Kasur (<i>Question No. 2129*</i>)	358
-Number of doctors and other staff in RHC Ganda Singh Wala (<i>Question No. 2127*</i>)	356
-Number of doctors and vacant posts in RHC Miani tehsil Bhera, Sargodha (<i>Question No. 3314*</i>)	419
-Number of doctors in Gynae wards in hospitals of district	425

	PAGE NO.
Rahim Yar Khan (<i>Question No. 643</i>)	
-Number of employees appointed for eradication of Dengue (<i>Question No. 2103*</i>)	368
-Number of employees in RHC Madrissa and Gunjiani district Bahawalpur (<i>Question No. 922</i>)	432
-Number of Government Hospitals in Gujranwala city and facilities provided therein (<i>Question No. 3012*</i>)	65 387
-Number of Hepatitis patients in Faisalabad division (<i>Question No. 1956*</i>)	434
-Number of HIV AIDS patients (<i>Question No. 934</i>)	
-Number of hospitals and dispensaries in PP-172 Lahore (<i>Question No. 951</i>)	436
-Number of RHCs in Mian Channu and facility of 24/7 emergency therein (<i>Question No. 2742*</i>)	399
-Number of Rural Dispensaries in tehsil Sadiqabad and vacant posts therein (<i>Question No. 3333*</i>)	420
-Number of THQ hospital, RHCs and BHUs in Sahiwal and vacant posts therein (<i>Question No. 567</i>)	424
-Number of X-Ray, Ultra sound machines in Mental Hospital, Lahore (<i>Question No. 3250*</i>)	73
-Pediatric surgery cases in Children Hospital Lahore (<i>Question No. 1944*</i>)	27
-Posting of Lady Health Workers in BHUs and RHCs in district Bahawalpur (<i>Question No. 2541*</i>)	391
-Privatization of Government hospitals of the province (<i>Question No. 2499*</i>)	52
-Presence of Polio Virus in Children in different areas of Lahore (<i>Question No. 2198*</i>)	375
-Programme arranged under Punjab Mental Health Authority Act, Lahore (<i>Question No. 3491*</i>)	77 429
-Progress of Health and Nutrition Programme (<i>Question No. 836</i>)	
-Provision of insulin in RHCs and THQ Hospital in Jampur district Rajanpur (<i>Question No. 2772*</i>)	401 384
-Provision of medicines in hospitals of the province (<i>Question No. 2687*</i>)	
-Provision the facility of maternity home in UC. Madh Pargna tehsil Bhera district Sargodha (<i>Question No. 3268*</i>)	419
-Punishment and fine to illegal medical practitioners in district Lahore (<i>Question No. 862</i>)	84
-Reasons for not starting educational activities in Fatima Jinnah Dental College Jubilee Town Lahore (<i>Question No. 3088*</i>)	70
-Recruitment and salary of mid wives in BHUs of Sahiwal (<i>Question No. 520</i>)	422
-Recruitment of class IV employees in Primary & Secondary Healthcare Department (<i>Question No. 1715*</i>)	350 42
-Removal of waste of hospitals of Faisalabad (<i>Question No. 2271*</i>)	
-Repair and construction of residences in BHUs Faizabad district Okara (<i>Question No. 741</i>)	427 72

	PAGE
NO.	
-Sale of dangerous waste of hospitals (<i>Question No. 3146*</i>)	417
-Step taken for control over Dengue Virus (<i>Question 3228*</i>)	407
-Step taken for eradication of Congo Virus (<i>Question No. 2887*</i>)	396
-Step taken for eradication of Dangu (<i>Question No. 2689*</i>)	
-Tenders for purchase of medicines under "Hepatitis Control Programme" (<i>Question No. 2248*</i>)	388
-Under construction building of DHQ hospital Sahiwal (<i>Question No. 1287*</i>)	59
-Upgradation and establishment of hospitals in the province (<i>Question No. 2851*</i>)	406
-Usage of funds of THQ Hospital Silanwali Sargodha (<i>Question No. 3184*</i>)	414
-Vacant posts in Medical College, Sahiwal (<i>Question No. 1286*</i>)	58
-Working condition of MRI and CT Scan machines of Jinnah Hospital Lahore (<i>Question No. 1976*</i>)	33
-Working position of Hepatitis test machine in Government Allama Iqbal Memorial Hospital Sialkot (<i>Question No. 3680*</i>)	80
-Worst condition of toilets of Children Department of Mayo Hospital Lahore (<i>Question No. 3081*</i>)	69